سُنن دارقطنی
احادیثِ مبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے
تخریج سے مزین سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں
جلد سوم
www.KitaboSunnat.com

جلد سوم

احادیثِ مبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے
تخریج سے مزیّن سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں

تألیف امام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنیؒ (۳۸۵ھ)
تخریج الشیخ شعیب الارنووط حفظہ اللہ
ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر

ادارۂ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

سُنن دارقطنی رحمہ اللہ

جلد سوم

اشاعت اول

ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ ـ ستمبر ۲۰۱۵ء

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۴۴۴۱۲ فیکس ۳۷۳۴۴۷۸۵-۴۲-۹۲+

۱۹۰- انارکلی، لاہور - پاکستان ....فون ۳۷۲۴۳۹۹۱-۳۷۳۵۳۲۵۵

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی - پاکستان.....فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴

مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴

دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

ادارۃ القرآن والعلوم، اردو بازار، کراچی

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

فہرست مضامین

حدود اور دیتوں کے مسائل

نکاح کے مسائل

طلاق، خلع اور ایلاء کے مسائل

وراثت کے مسائل

جہاد کے مسائل

مکاتب غلام کے مسائل

نادر اور کم یاب مسائل

وصیتوں کے مسائل

وکالت کے مسائل

نذروں کے مسائل

رضاعت کے مسائل

راہِ خدا میں وقف کرنے کے مسائل

فیصلوں کے متعلق مسائل

مشروبات وغیرہ کے مسائل

گھوڑ دوڑ کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب الحدود والديات

حدود اور دیتوں کے مسائل

بَابُ أَحْكَامِ الْحُدُودِ وَالدِّيَاتِ

حدود اور دیتوں کے احکام کا بیان

[۳۰۸۷]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَهْدِيٍّ الْحَافِظُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، نا أَبُو مُوسَى، نا عَامِرٌ، ح وَنا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، نا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ الْعَوَقِيُّ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَحِلُّ قَتْلُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ: زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ، وَرَجُلٍ يَقْتُلُ مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ بِهِ، وَرَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَيُقْتَلُ، أَوْ يُصْلَبُ، أَوْ يُنْفٰى مِنَ الْأَرْضِ)). [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین صورتوں کے سوا کسی مسلمان کو قتل کرنا جائز نہیں ہے: (۱) وہ شادی شدہ شخص جو زنا کرے؛ اسے رجم کیا جائے گا (۲) جو شخص عمداً کسی کو قتل کرے تو بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا، اور (۳) جو شخص اسلام سے خارج ہو کر اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرنے لگے تو اسے قتل کیا جائے گا، یا سولی چڑھا دیا جائے، یا جلا وطن کر دیا جائے۔

[۳۰۸۸]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو حُذَيْفَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ الْعَوَقِيُّ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. قَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى: إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ؟ قَالَ: لَا.

امام ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ سے پوچھا: ابراہیم بن طہمان کی حدیث سے حجت پکڑی جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

[1] سنن أبي داود: ۴۳۵۳۔ سنن النسائي: ۷/ ۱۰۱۔ شرح معاني الآثار للطحاوي: ۱۸۰۰، ۱۸۰۱

[٣٠٨٩]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ، يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ.

ابواسحاق طالقانی کہتے ہیں کہ میں نے امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: ابراہیم بن طہمان فنِ حدیث میں ثبت (ثقہ و معتبر) ہیں۔

[٣٠٩٠]...... نا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ، نا أَبُو مُوسَى، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ: التَّارِكُ لِلْإِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ. ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! ایسے کسی مسلمان کا قتل جائز نہیں ہے جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، سوائے تین آدمیوں کے: (١) دینِ اسلام کو ترک کر کے اجتماعیت سے الگ ہو جانے والا (٢) شادی شدہ زانی (٣) قتل کے قصاص میں قتل کرنا۔

[٣٠٩١]...... قَالَ الْأَعْمَشُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ، فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٠٩٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ)). ❸

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا قتل جائز نہیں ہے۔

[٣٠٩٣]...... قَالَ الْأَعْمَشُ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيهِ الْأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ. ❹

اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم رحمہ اللہ سے اس حدیث کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حدیث اسود نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔

---

❶ صحيح البخاري: ٦٨٧٨ـ صحيح مسلم: ١٦٧٦ـ سنن أبي داود: ٤٣٥٢ـ جامع الترمذي: ١٤٠٢ـ سنن النسائي: ٧/ ٩٠ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٣٤ـ مسند أحمد: ٣٦٢١، ٤٠٦٥، ٤٢٤٥، ٤٤٢٩ـ صحيح ابن حبان: ٤٤٠٧، ٤٤٠٨ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٨٠٤، ١٨٠٦، ١٨٠٧

❷ صحيح مسلم: ١٦٧٦

❸ سلف برقم: ٣٠٩٠

❹ سلف برقم: ٣٠٩١

[٣٠٩٤]..... قَالَ: وَنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ الْأَوَّلِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَسْنَدَ هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی ﷺ سے عبداللہ بن مرہ سے مروی سابقہ حدیث کے مثل ہے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی مسروق کی حدیث اور اسود سے مروی ابراہیم کی حدیث دونوں حدیثیں مسند ہیں۔

[٣٠٩٥]..... نا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ، نا أَبُو مُوسٰى، نا أَبُو عَامِرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ قَتَلَ فَيُقْتَلُ بِهِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ، أَوْ قَالَ: ((الْخَارِجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ)) مَوْقُوفٌ.

مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تین صورتوں کے سوا اس امت کے کسی مسلمان کا قتل جائز نہیں ہے: (۱) جو شخص کسی کو قتل کرے تو بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا (۲) شادی شدہ زانی اور (۳) اجتماعیت سے الگ ہو جانے والا (یا راوی نے کہا) جماعت سے خارج ہو جانے والا۔ یہ حدیث موقوف ہے۔

[٣٠٩٦]..... نا ابْنُ الْجُنَيْدِ، نا يُوسُفُ، نا جَرِيرٌ، ح وَنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ، مَوْقُوفٌ. ❶

مذکورہ سند کے ساتھ بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح موقوفاً مروی ہے۔

[٣٠٩٧]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، ح وَنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الشَّامِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ادْرَئُوا الْحُدُودَ مَا اسْتَطَعْتُمْ عَنِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ، فَإِنَّ الْإِمَامَ لَأَنْ يُخْطِءَ فِي الْعَفْوِ، خَيْرٌ لَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کو حدود سے بچاؤ، اگر تم کسی مسلمان کے لیے نکلنے کی راہ پاؤ تو اس کا راستہ چھوڑ دو، کیونکہ امام کا معاف کرنے میں غلطی کر جانا؛ سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٥٤٧٥ ـ صحيح ابن حبان: ٤٤٠٧ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٨٠٥

مِنْ أَنْ يُخْطِءَ فِي الْعُقُوبَةِ)). ❶

[٣٠٩٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ مُخْتَارٍ التَّمَّارِ، عَنْ أَبِي مَطَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ادْرَءُوا الْحُدُودَ)). ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: (جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں کو) حدود سے بچاؤ۔

[٣٠٩٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، قَالُوا: إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ الْحَدُّ فَادْرَأْهُ مَا اسْتَطَعْتَ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا معاذ بن جبل اور سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: جب تم پر حد مشتبہ ہو جائے تو جہاں تک ہو سکے حد کو (نافذ کرنے سے) بچاؤ۔

[٣١٠٠]...... نا ابْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَلَمْ يَحُدَّهُ. ❸

سیدنا سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا مقدمہ لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے بدکاری کی تھی، تو آپ ﷺ نے اس پر حد نہیں لگائی۔

[٣١٠١]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ، نا عَبَّاسٌ التَّرْقُفِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، نا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيُّ، عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ، أَوْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ، أَوْ يُنْشَدَ فِيهِ الشِّعْرُ. ❹

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قصاص لینے سے، اس میں حدود نافذ کرنے سے اور وہاں شعر گوئی سے منع فرمایا۔

[٣١٠٢]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ زُفَرَ

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قصاص لینے سے یا مسجد میں حدود کے نفاذ سے منع فرمایا۔

---

❶ جامع الترمذي: ١٤٢٤ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٨٤

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٣٨

❸ مسند أحمد: ١٥٩١١، ٢٠٠٦٠ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣/ ١٤٤

❹ مسند أحمد: ١٥٥٨٠

بْنِ وَثِيمَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ. ❶

[٣١٠٣]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْثِيُّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيهَا)).

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں حدود نافذ نہ کی جائیں اور نہ ہی مساجد میں قصاص لیا جائے۔

[٣١٠٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَوِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، أَوْ كِلَاهُمَا، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى﴾ الْآيَةَ، ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾، قَالَ: وَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ فِي الْعَمْدِ الدِّيَةَ، ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ يُتْبِعُ الطَّالِبُ بِالْمَعْرُوفِ، وَيُؤَدِّي إِلَيْهِ الْمَطْلُوبُ بِإِحْسَانٍ ﴿ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وأنا بِهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بنی اسرائیل کے لیے صرف قصاص تھا، دیت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے فرمایا: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ ''تم پر مقتولوں میں قصاص لینا فرض کر دیا گیا ہے، آزاد کے بدلے میں آزاد، غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت کو (قتل کیا جائے گا) لیکن جسے اس (مقتول) کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی معاف کر دیا جائے (تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا)۔'' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: معافی یہ ہے کہ قتل عمد (یعنی جان بوجھ کر قتل کرنے) میں دیت وصول کر لے۔ اور ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ''معروف طریقے سے پیچھا کرنا'' سے مراد یہ ہے کہ وصول کرنے والا اچھے طریقے سے مطالبہ کرے اور ادائیگی کرنے والا اچھے انداز سے ادائیگی کرے۔ ﴿ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ ''یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک قسم کی آسانی اور مہربانی ہے'' اس بات میں جو تم سے پہلے لوگوں

❶ سنن أبي داود: ٤٤٩٠۔ جامع الترمذي: ١٤٠١۔ سنن ابن ماجه: ٢٥٩٩۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٧٨۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٢٨۔ مسند البزار: ١٥٦٥

❷ صحيح البخاري: ٤٤٩٨۔ سنن النسائي: ٨/ ٣٦۔ صحيح ابن حبان: ٦٠١٠

پر فرض کی گئی تھی۔

عبدالرزاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے بیان کی، انہوں نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کی اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

[۳۱۰۵]..... حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ، نا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ الْآبِقِ إِذَا سَرَقَ قَطْعٌ، وَلَا عَلَى الذِّمِّيِّ)). لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ فَهْدٍ، وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھاگنے والا غلام جب چوری کرے تو اس پر ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو نہیں ہوگا اور (اسی طرح) ذِمی شخص پر بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو نہیں ہوگا۔

فہد کے سوا کسی نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت نہیں کیا، تاہم اس کا موقوف ہونا صحیح ہے۔

[۳۱۰۶]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا نَرَى عَلَى عَبْدٍ آبِقٍ يَسْرِقُ قَطْعًا. ❷

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: بھاگ جانے والا غلام چوری کرے تو ہمارے خیال میں اس پر ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو نہیں ہوگا۔

[۳۱۰۷]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَاضِي خُوَارِزْمَ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى عَلَى الْعَبْدِ حَدًّا، وَلَا عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصَارَى حَدًّا.

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما غلام پر اور یہودی وعیسائی ذِمی شخص پر حد لگانے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

[۳۱۰۸]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ مِنْ كِتَابِهِ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ النُّعْمَانِ، نا أَبُو عَاصِمٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ وَلَا عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ حُدُودٌ)). الَّذِي قَبْلَهُ مَوْقُوفٌ أَصَحُّ مِنْ هَذَا، وَاللهُ أَعْلَمُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام پر اور اہل کتاب (ذمی) پر حدود کا نفاذ نہیں ہوگا۔ اس سے پہلی موقوف روایت اس سے زیادہ صحیح ہے، واللہ اعلم۔

❶ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٨٢

❷ الموطأ: ١٨٠٥

[٣١٠٩] ..... نـا مُـحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمِصِّيصِيُّ بِكَفْرِيتَا ، نـا عَـامِرُ بْـنُ سَيَّـارٍ ، نـا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ ، عَنِ الـزُّهْـرِيِّ ، عَـنْ سَـعِيـدِ بْـنِ الْـمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُـرَيْرَةَ ، قَـالَ: قَـالَ رَسُـولُ اللهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ)) . سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ مَتْرُوكٌ . ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ساتھ ہوگا۔

اس حدیث کی سند میں مذکور راوی سلیمان بن اسلم متروک ہے۔

[٣١١٠] ..... نـا عُثْمَـانُ بْـنُ أَحْـمَـدَ بْـنِ يَزِيدَ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سِنِينَ ، نا خَالِدُ بْنُ مِرْدَاسٍ ، نا مُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ ، عَـنْ أَبِـي إِسْـحَـاقَ ، عَـنْ عَاصِمِ بْنِ ضَـمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِحَدِيدَةٍ ، وَلَا قَوَدَ فِي النَّفْسِ وَغَيْرِهَا إِلَّا بِحَدِيدَةٍ)) . مُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ مَتْرُوكٌ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ساتھ ہوگا، قتل کا قصاص اور اس کے علاوہ کوئی اور قصاص تلوار کے ذریعے ہی ہوگا۔

معلّٰی بن ہلال متروک راوی ہے۔

[٣١١١] ..... نـا مُـحَمَّدُ بْنُ أَسَدٍ ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ الْـقَـاضِـي ، نـا نُـعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، نا بَقِيَّةُ ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ)) . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ذریعے ہوگا۔

[٣١١٢] ..... نـا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا أَيُّوبُ بْـنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ ، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ ، نا بَـقِيَّةُ ، عَـنْ أَبِـي مُـعَـاذٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْـمُـخَـارِقِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الـلّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِسِلَاحٍ)) . ❸

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص صرف اسلحہ (تلوار) کے ذریعے ہوگا۔

[٣١١٣] ..... قَـالَ: وَنـا بَـقِيَّةُ ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ، عَنِ الـزُّهْـرِيِّ ، عَـنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ . أَبُو مُعَاذٍ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ هُوَ مَتْرُوكٌ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ ابو معاذ سے مراد سلیمان بن ارقم ہے اور وہ متروک ہے۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٢٦٦٧ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٦٢

❷ سلف برقم: ٣١٠٩

❸ المعجم الكبير للطبراني: ١٠/ ١٠٠٤٤

[٣١١٤]..... نا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ ، نا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوسَ ، نا الْقَوَارِيرِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِي رُكْبَتِهِ ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقِدْنِي ، قَالَ: ((حَتَّى تَبْرَأَ)) ، ثُمَّ جَاءَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَقِدْنِي ، فَأَقَادَهُ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرَجْتُ ، قَالَ: ((قَدْ نَهَيْتُكَ فَعَصَيْتَنِي فَأَبْعَدَكَ اللَّهُ وَبَطَلَ عَرَجُكَ)) ، ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْتَصَّ مِنْ جُرْحٍ حَتَّى يَبْرَأَ صَاحِبُهُ . ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے گھٹنے پر سینگ مار دیا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بدلہ دلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو تندرست ہو جائے (تب آنا)۔ وہ شخص دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: مجھے بدلہ دلایئے۔ تو آپ ﷺ نے اسے بدلہ دلا دیا۔ پھر وہ آپ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں لنگڑا ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے منع کیا تھا لیکن تو نے میری بات نہیں مانی، اللہ نے تجھے دُور کر دیا اور اب تیرا لنگڑا پن رائیگاں ہے (یعنی اب تمہیں اس کا بدلہ نہیں ملے گا، کیونکہ تم اپنا قصاص پہلے لے چکے ہو)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے زخمی کے تندرست ہونے سے پہلے اس کے زخم کا بدلہ لینے سے منع فرما دیا۔

[٣١١٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُمَوِيُّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَعُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ ، وَيَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَجُلًا جُرِحَ فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَقِيدَ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ مِنَ الْجَارِحِ حَتَّى يَبْرَأَ الْمَجْرُوحُ . ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی زخمی ہو گیا، اس نے زخم پہنچانے والے شخص سے بدلہ لینا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے زخمی کے تندرست ہونے تک زخم پہنچانے والے سے بدلہ لینے سے منع فرما دیا (تاکہ اس کی چوٹ کی نوعیت خوب واضح ہو جائے کہ کس قدر سخت ہے؟ اور پھر اسی کے مطابق قصاص دِلایا جا سکے)۔

[٣١١٦]..... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ نَجِيحٍ ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، بِهَذَا وَقَالَ: أَنْ يُمْثَلَ مِنَ الْجَارِحِ .

مذکورہ سند کے ساتھ بھی یہی حدیث مروی ہے اور اس میں راوی نے (أَنْ يُسْتَقَادَ مِنَ الْجَارِحِ کی بجائے) أَنْ يُمْثَلَ مِنَ الْجَارِحِ کے الفاظ بیان کیے۔

[٣١١٧]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسَ بْنِ كَامِلٍ ، نا أَبُو بَكْرٍ ، وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَا: نا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے گھٹنے میں سینگ چبھو دیا، وہ بدلہ لینے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسے کہا گیا: جب تم تندرست ہو جاؤ تو

❶ مسند أحمد: ٧٠٣٤

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٣٦٩-السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٦٦

أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِي رُكْبَتِهِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَقِيدُ، فَقِيلَ لَهُ: حَتَّى تَبْرَأَ، فَأَبَى وَعَجَّلَ فَاسْتَقَادَ، قَالَ: فَعَنِتَتْ رِجْلُهُ وَبَرِءَتْ رِجْلُ الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: ((لَيْسَ لَكَ شَيْءٌ إِنَّكَ أَبَيْتَ)). قَالَ أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عُبْدُوسَ: مَا جَاءَ بِهٰذَا إِلَّا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ. قَالَ الشَّيْخُ: أَخْطَأَ فِيهِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ، وَخَالَفَهُمَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلًا، وَكَذٰلِكَ قَالَ أَصْحَابُ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْهُ، وَهُوَ الْمَحْفُوظُ مُرْسَلًا.

بدلہ لے لینا۔ اس نے انکار کیا اور فوراً بدلہ چاہا، تو آپ ﷺ نے اسے بدلہ دِلا دیا۔ اس کی ٹانگ خراب ہوگئی اور جس سے بدلہ لیا تھا، اس کی ٹانگ ٹھیک ہوگئی۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تیرے لیے کچھ نہیں ہے، تو نے بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

ابواحمد بن عبدوس فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس طرح صرف ابو بکر اور عثمان بیان کرتے ہیں۔ ابوشیبہ کے دونوں بیٹوں نے اسے روایت کرنے میں غلطی کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور دیگر احباب نے ان کے خلاف بیان کیا اور انہوں نے ابن علیہ اور ایوب کے واسطے سے ایوب سے مرسل روایت کی ہے۔ عمرو بن دینار کے شاگردوں نے بھی ان سے ایسے ہی روایت کیا ہے اور اس کا مرسل ہونا ہی صحیح ہے۔

[٣١١٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلاف سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٣١١٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ: أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِي رِجْلِهِ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَقِدْنِي، قَالَ: ((حَتَّى تَبْرَأَ))، قَالَ: أَقِدْنِي، قَالَ: ((حَتَّى تَبْرَأَ))، قَالَ: أَقِدْنِي، فَأَقَادَهُ، ثُمَّ عُرِجَ فَجَاءَ الْمُسْتَقِيدُ، فَقَالَ: حَقِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حَقَّ لَكَ)). ❶

محمد بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی ٹانگ میں سینگ چبھو دیا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: مجھے بدلہ دلا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو تندرست ہو جائے (تب آنا)۔ اس نے کہا: مجھے بدلہ دلا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو تندرست ہو جائے (تب آنا)۔ اس نے کہا: مجھے (ابھی) بدلہ دِلا دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے بدلہ دِلا دیا۔ پھر وہ بدلہ لینے والا شخص لنگڑا ہو گیا اور آ کر کہنے لگا: مجھے میرا حق چاہیے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: (اب) تیرا کوئی حق نہیں ہے۔

[١/٣١٢٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کی مثل مروی ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٦٦

[٢/٣١٢٠]...... وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبْعَدَكَ اللّٰهُ أَنْتَ عَجَّلْتَ)).

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے جلد بازی سے کام لیا، اللہ تعالیٰ نے تجھے (اپنی رحمت سے) دور کر دیا۔

[٣١٢١]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْرَقِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَالِكَ أَنْ يُقْتَصَّ مِنَ الْجِرَاحِ حَتَّى يَنْتَهِيَ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اس کے بعد نبی ﷺ نے زخموں کے ٹھیک ہو جانے سے پہلے ان کا بدلہ لینے سے منع فرما دیا۔

[٣١٢٢]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ، نا هَانِئُ بْنُ يَحْيَى، نا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُسْتَأْنَى بِالْجِرَاحَاتِ سَنَةً)). يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيفٌ مَتْرُوكٌ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زخموں کے بدلے میں سال کی مہلت دی جائے۔
یزید بن عیاض ضعیف ومتروک راوی ہے۔

[٣١٢٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، نا ابْنُ أَبِي نُعْمٍ، نا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ قَذَفَ عَبْدَهُ بِحَدٍّ أُقِيمَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَذَالِكَ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی توبہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام پر کوئی تہمت لگا کر سزا دی تو روزِ قیامت اس پر وہ حد قائم کی جائے گی، سوائے اس صورت کے کہ اس کا غلام واقعی ویسا ہو (جیسا اس کے مالک نے الزام لگایا ہو)۔

[٣١٢٤]...... نا الشَّافِعِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا مُسَدَّدٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، بِهٰذَا. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ مُسَدَّدٍ، عَنْ يَحْيَى، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ حُفَّاظٌ. ❹

مذکورہ سند کے ساتھ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور اس کے تمام رُواۃ ثقہ اور حفاظ حدیث ہیں۔

[٣١٢٥]...... نا ابْنُ أَبِي الثَّلْجِ، نا جَدِّي، أَبُو الْجَوَّابِ، نا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی توبہ ابو القاسم ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی

❶ سلف برقم: ٣١١٤
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٦٧
❸ صحيح البخاري: ٦٨٥٨۔ السنن الكبرى للنسائي: ٧٣١٢۔ مسند أحمد: ٩٥٦٧۔ مصنف عبد الرزاق: ١٣٧٩٩
❹ صحيح البخاري: ٦٨٥٨

غَزْوَان، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ نَبِيَّ التَّوْبَةِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ قَذَفَ عَبْدَهُ بِزِنًا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

اور پھر توبہ نہیں کی، تو روزِ قیامت اس پر حد قائم کی جائے گی۔

[٣١٢٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْبَزَّارُ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ الْقَزْوِينِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَذَفَ عَبْدَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا يَقُولُ، جُلِدَ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوالقاسم ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب آدمی اپنے غلام پر ایسی تہمت الزام لگائے کہ جس سے وہ بری ہو (یعنی وہ اس جرم کا مرتکب نہ ہو) تو روزِ قیامت اس (تہمت لگانے والے) شخص پر حد قائم کی جائے گی۔

[٣١٢٧]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، نا بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ فِي شَلَلٍ وَلَا عَرَجٍ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جسم کا کوئی عضو) شل ہونے اور لنگڑا ہونے میں قصاص نہیں ہے۔

[٣١٢٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ، نا رَجُلٌ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الْفَاخُورِيُّ، نا ضَمْرَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((عَقْلُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتَّى تَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کے مثل ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی دیت کا ایک تہائی وصول کرلے۔

[٣١٢٩]...... نا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْأَسْكَافِيُّ، قَالَا: نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ الصَّائِغُ، قَالَا: نا يَحْيَى

بریدہ بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیجیے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! لوٹ جاؤ، اللہ تعالیٰ سے (اپنے گناہ کی) بخشش مانگو اور اس کی

❶ سلف برقم: ٣١٢٣

❷ سنن النسائي: ٨/ ٤٤

بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ ، نا أَبِي ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي)) ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ)) ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي)) ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ ، قَالَ لَهُ: ((مِمَّا أُطَهِّرُكَ)) ، قَالَ: مِنَ الزِّنَا ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَبِهِ جُنُونٌ؟)) ، فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ ، فَقَالَ: ((أَشَرِبَ خَمْرًا؟)) ، فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْهَكَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَثَيِّبٌ أَنْتَ؟)) ، قَالَ: نَعَمْ ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ، فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ ، تَقُولُ فِرْقَةٌ: لَقَدْ هَلَكَ مَاعِزٌ عَلَى أَسْوَأِ عَمَلِهِ ، لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: أَتَوْبَةٌ أَفْضَلُ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ، فَقَالَ: اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ ، قَالَ: فَلَبِثُوا عَلٰى ذَالِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ ، ثُمَّ قَالَ: ((اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ)) ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهَا)) ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي ، قَالَ: وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ ، فَقَالَتْ: تُرِيدُ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكِ)) ، قَالَتْ: إِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا ، قَالَ: ((أَثَيِّبٌ أَنْتِ؟)) ، قَالَتْ: نَعَمْ ، قَالَ: ((إِذًا لَا نَرْجُمُكِ حَتّٰى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ)) ،

بارگاہ میں توبہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ واپس چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد پھر آ گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیجیے۔ نبی ﷺ نے ان سے (اس بار بھی) وہی بات کہی۔ یہاں تک کہ جب وہ چوتھی مرتبہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے عرض کیا: زنا سے۔ تو نبی ﷺ نے پوچھا: کیا یہ پاگل ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ پاگل نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ ایک آدمی نے اُٹھ کر اس کا منہ سونگھا، مگر اسے اس سے شراب کی بو نہیں آئی۔ پھر نبی ﷺ نے (ان سے) پوچھا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ان کے متعلق (رجم کا) حکم صادر فرمایا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔ لوگ ماعز کے بارے میں دو رائے میں بٹ گئے، ایک گروہ کہتا تھا کہ ماعز انتہائی بری موت مرا ہے، اس کے گناہ نے اسے ہلاک کر ڈالا، جبکہ کچھ لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ کیا ماعز سے افضل بھی توبہ کسی کی ہوگی؟ (کیونکہ) ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے کر کہتا ہے: مجھے پتھر مار کر ہلاک کر دیجیے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ دو تین دن اسی کیفیت میں رہے۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے، لوگ بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے سلام کہا اور بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ماعز بن مالک کی بخشش کی دعا کرو۔ لوگوں نے دعا کی: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی بخشش فرمائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے پوری اُمت میں بانٹ دیا جائے تو ان (سب کی مغفرت) کے لیے کافی ہو جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں ازد قبیلہ کی غامدیہ حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! لوٹ جاؤ، اللہ سے معافی مانگو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اس نے کہا: آپ مجھے بھی واپس بھیج دینا چاہتے ہیں جیسے ماعز بن مالک کو واپس

قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ))، فَقَالَ: ((إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ))، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: ((إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ))، فَرَجَمَهَا. هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ غَيْلَانَ. ❶

بھیج دیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی کیا بات ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ زنا کی وجہ سے حاملہ ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: جو تیرے پیٹ میں ہے، اسے جنم دینے تک ہم تجھے رجم نہیں کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے اس عورت کی کفالت کا ذمہ لے لیا، یہاں تک کہ اس نے بچے کو جنم دیا تو وہ انصاری نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: غامدیہ نے بچے کو جنم دے دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اسے (ابھی) رجم نہیں کریں گے (کیونکہ ایسا نہ ہو) کہ اس کے ننھے سے بچے کو کوئی دودھ پلانے والا ہی نہ رہے۔ ایک انصاری اُٹھا اور اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! اس (کے بچے) کو دودھ پلانا میرے ذمہ ہوا۔ تب آپ ﷺ نے اس عورت کو رجم کر دیا۔
یہ حدیث صحیح ہے، امام مسلم نے اسے ابوکریب سے، انہوں نے یحییٰ بن یعلی سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے غیلان سے روایت کیا ہے۔

[٣١٣٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ مِيَاحٍ أَبُو حَامِدٍ، نا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ، نا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. ❷

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت سے زبردستی زنا کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس پر حد نہیں لگائی، البتہ جس نے زنا کیا تھا اس پر حد لگائی۔ اس بات کا تذکرہ نہیں کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے مہر مقرر کیا تھا۔

[٣١٣١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ))

طاؤس رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قتل کیا (باقی فرمان اگلی حدیث میں مذکور ہے)۔

[٣١٣٢]...... ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، نا حَمَّادُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اندھا دھند یا ان دیکھے تیراندازی کی زد میں مارا

❶ صحيح البخاري: ٥٢٧١ ـ صحيح مسلم: ١٦٩١
❷ جامع الترمذي: ١٤٥٣ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٥٥٠ ـ مسند أحمد: ١٨٨٧٢

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا أَوْ رِمِّيًّا فَهُوَ خَطَأٌ وَدِيَتُهُ دِيَةُ خَطَإٍ، وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ، مَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)). ❶

گیا تو وہ قتل خطا ہے (یعنی وہ قتل جان بوجھ کر نہیں بلکہ غلطی سے ہوتا ہے)، اس کی دیت بھی قتل خطا کی ہوتی ہے اور جس نے عمداً (جان بوجھ کر) قتل کیا تو اس کے ہاتھ میں قصاص ہے (یعنی اس سے قتل کا بدلہ لیا جائے گا) اور جو کوئی بدلہ دینے میں رکاوٹ بنے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

[٣١٣٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قُتِلَ عِمِّيًّا رِمِّيًّا بِحَجَرٍ أَوْ ضَرْبًا بِعَصًا أَوْ سَوْطٍ فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ، وَمَنْ قَتَلَ اعْتِبَاطًا فَهُوَ قَوَدٌ لَا يُحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَاتِلِهِ، فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَاتِلِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اَندھا دھند پتھراؤ، لاٹھی چارج یا کوڑا زنی میں مارا گیا، اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جو کسی کو عمداً قتل کرے تو اس پر قصاص ہے۔ جو کوئی مقتول اور قاتل کے درمیان رُکاوٹ بنے (یعنی قصاص دِلانے میں رُکاوٹ پیدا کرے)، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی فرضی و نفلی عبادت قبول نہیں ہوگی۔

[٣١٣٤]..... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْطَاكِيُّ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ، نا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، حَدَّثَنِي حَمْزَةُ النَّصِيبِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا رِمِّيًّا يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ أَوْ عَصًا فَهُوَ خَطَأٌ عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ، وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ، مَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)). زَادَ الْحُسَيْنُ: ((لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کوئی لوگوں کے درمیان اَندھا دھند پتھراؤ یا لاٹھی چارج میں مارا گیا، وہ قتل خطا ہے اور اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جس نے عمداً قتل کیا، اس پر قصاص ہے۔ جو شخص اس قصاص میں رُکاوٹ بنے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی فرضی و نفلی عبادت کو قبول نہیں کرے گا۔

❶ سنن أبي داود: ٤٥٤٠ ـ سنن النسائي: ٨/ ٣٩ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٣٥
❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٢٢٨

[٣١٣٥]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، أنا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْهُ حَمْزَةُ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

اختلافِ سند کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل مروی ہے، البتہ اس سند میں حمزہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

[٣١٣٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَمْدُ قَوَدٌ إِلَّا أَنْ يَعْفُوَ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتلِ عمد باعثِ قصاص ہے، سوائے اس صورت کے کہ مقتول کا وارث (قاتل کو) معاف کر دے۔

[٣١٣٧]..... نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا أَوْ رِمِّيًّا بِحَجَرٍ أَوْ عَصًا أَوْ بِسَوْطٍ عَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ)). مِثْلُ قَوْلِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے درمیان اندھا دھند پتھراؤ، لاٹھی چارج یا کوڑا زنی میں مارا گیا، اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے۔ حماد بن زید کی بیان کردہ حدیث کی طرح ہی ہے۔

[٣١٣٨]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا كُرْدُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَمْدُ قَوَدُ الْيَدِ، وَالْخَطَأُ عَقْلٌ لَا قَوَدَ فِيهِ، وَمَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ عَصًا أَوْ سَوْطٍ فَهُوَ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ فِي أَسْنَانِ الْإِبِلِ)). [2]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتلِ عمد باعثِ قصاص ہے، قتلِ خطا میں دیت ہے؛ قصاص نہیں ہے اور جو کوئی بھگدڑ میں اندھا دھند پتھراؤ، لاٹھی چارج یا کوڑا زنی میں مارا گیا تو اس کی دیت میں بڑے اونٹ ہوں گے جو (صحت کے اعتبار سے) وزن اور بوجھ لادنے کے لائق ہوں۔

---

[1] سلف برقم: ٣١٣١

[2] انظر ما قبله

[٣١٣٩]...... نـا إِبْـرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، نا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ رِمِّيًا يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ)) أَحْسَبُهُ قَالَ: ((أَوْ سِيَاطٍ عَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ، وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ مَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے مابین اندھا دھند پتھراؤ میں مارا گیا، راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یا اندھا دھند کوڑا زنی میں مارا گیا تو اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کیا تو وہ باعث قصاص ہے، جو شخص قصاص میں رکاوٹ بنے، اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

[٣١٤٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَرْفَعُهُ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ أَوْ رِمِّيَةٍ بِحَجَرٍ أَوْ بِسَوْطٍ أَوْ عَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ، وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ، مَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) جو شخص اندھا دھند پتھراؤ، کوڑا زنی یا لاٹھی چارج میں مارا گیا، اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جو کسی کو عمداً قتل کرے تو وہ باعث قصاص ہے۔ جو شخص قاتل ومقتول کے درمیان (قصاص کی ادائیگی میں) رکاوٹ بنے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اللہ ایسے شخص سے کوئی فرضی نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

[٣١٤١]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، يَقُولُ: الرَّجُلُ يُصَابُ فِي الرِّمِّيَّا فِي الْقِتَالِ بِالْعَصَا أَوْ بِالسِّيَاطِ أَوْ بِالتَّرَامِي بِالْحِجَارَةِ يُودَى وَلَا يُقْتَلُ بِهِ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَا يُعْلَمُ مَنْ قَاتِلُهُ. وَأَقُولُ: أَلَا تَرَى إِلَى قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْهُذَلِيَّتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا أَنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهَا بِهَا وَوَدَاهَا وَجَنِينَهَا. أَخْبَرَنَاهُ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ لَمْ يُجَاوِزْ طَاوُسٌ.

طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ کے دوران اندھا دھند لاٹھی چارج، کوڑا زنی یا پتھراؤ میں مارا جائے، اس کی دیت تو ہوگی لیکن بدلے میں (کسی کو) قتل نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اس کے قاتل کا علم نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں: کیا تم نبی ﷺ کے ہذلی عورتوں کے متعلق فیصلے کو نہیں دیکھتے کہ جن میں سے ایک عورت نے دوسری کو لکڑی (چبھونے) سے قتل کر دیا تھا تو آپ ﷺ نے دوسری کو بدلے میں قتل نہیں کیا تھا بلکہ مقتولہ اور اس کے جنین کی دیت دلوائی ہے۔ یہ حدیث ہمیں ابن طاؤس نے اپنے والد کے واسطے سے سنائی لیکن طاؤس سے آگے بیان نہیں کیا۔

[٣١٤٢]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ،

ابن طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کے پاس ایک تحریر تھی جس میں دیتوں کا بیان تھا، جو وحی کے ذریعے نبی ﷺ کو

❶ سلف برقم: ٣١٣٤

❷ سلف برقم: ٣١٣١

أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عِنْدَ أَبِي كِتَابٌ فِيهِ ذِكْرُ الْعُقُولِ، جَاءَ بِهِ الْوَحْيُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَقْلٍ أَوْ صَدَقَةٍ فَإِنَّمَا جَاءَ بِهِ الْوَحْيُ فَفِي ذَالِكَ الْكِتَابِ، وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((قَتْلُ الْعِمِيَّةِ دِيَتُهُ دِيَةُ الْخَطَأِ، الْحَجَرُ وَالْعَصَا وَالسَّوْطُ مَا لَمْ يَحْمِلْ سِلَاحًا)).

بتلائی گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے دیت یا صدقے کا جو بھی فیصلہ فرمایا، اس کی آپ ﷺ کو وحی کی گئی تھی۔ اس تحریر میں نبی ﷺ کا یہ ارشاد مذکور تھا کہ ہنگامہ آرائی میں پتھراؤ، لاٹھی چارج یا کوڑا زنی کے دوران مارنے جانے والے کی دیت قتل خطا کی دیت ہے، بشرطیکہ اسلحہ نہ چلائے۔

[٣١٤٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ رِمِّيًّا بِحَجَرٍ أَوْ عَصًا أَوْ سَوْطٍ فَفِيهِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ)).

ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جو شخص ہنگامہ آرائی میں پتھراؤ، لاٹھی چارج یا کوڑا زنی کے دوران مارا جائے، اس کی دیت مغلظ ہے (یعنی صحت کے اعتبار سے وزن اور بوجھ لادنے کے لائق اُونٹ ادا کرنا ہوں گے)۔

[٣١٤٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ قَتْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتل شبہ عمد (یعنی ایسا قتل جو جان بوجھ کر قتل کرنے کے مشابہ ہو) کی دیت قتلِ عمد کی طرح مغلظ (یعنی بھاری اور سخت ہوتی) ہے، البتہ اس کا مرتکب قتل نہیں کیا جا سکتا۔

[٣١٤٥]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّمَ مَكَّةَ، فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا، فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ، فَقَالَ: إِنَّهَا أُحِلَّتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: ((فَإِنَّ اللهَ أَحَلَّهَا لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، ثُمَّ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ، وَإِنِّي عَاقِلُهُ، فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ مَقَالَتِي هٰذِهِ فَأَهْلُهُ

ابو شریح کعبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو حرم قرار دیا، چنانچہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہرگز یہاں خون ریزی نہ کرے اور نہ ہی اس کے درختوں کو کاٹے، کیونکہ کوئی گنجائش نکالنے کی خاطر کہہ سکتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی تو حلال ہوا تھا (تو اسے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا:) بلا شبہ اللہ نے یہ میرے لیے حلال کیا ہے لوگوں کے لیے نہیں، اور میرے لیے بھی کچھ وقت کے لیے ہی حلال کیا گیا ہے (یعنی ہمیشہ کے لیے نہیں)، پھر سے قیامت تک کے لیے اس کی حرمت قائم ہے، اے خزاعہ کے لوگو! تم نے اس مقتول کو، جو ہذیل قبیلہ کا تھا، قتل کیا ہے؟ اور بلا شبہ میں اس کا عاقل ہوں (یعنی میں اس کی دیت میں دلواؤں گا) سو میری اس گفتگو کے بعد جس کا بھی

❶ مسند أحمد: ٦٧١٨ - سنن أبي داود: ٤٥٦٥

بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ ، أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ ، أَوْ يَقْتُلُوا)) . ❶

کوئی مقتول ہو اس کے ورثاء کو دو اختیار ہیں: وہ دیت لے لیں یا (قصاص میں قاتل کو) قتل کر دیں۔

[٣١٤٦]...... قُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ: ثُمَّ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ ، وَأَنَا عَاقِلُهُ ، فَمَنْ قُتِلَ بَعْدُ فَأَوْلِيَاءُ الْقَتِيلِ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ ، إِنْ أَحَبُّوا قَتَلُوا ، وَإِنْ أَحَبُّوا أَخَذُوا الْعَقْلَ .

ابن ابی ذئب نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا (اس میں ہے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اے خزاعہ کے لوگو! تم نے اس مقتول کو، جو ہذیل قبیلہ کا تھا قتل کیا ہے؟ اور بلاشبہ میں اس کا عاقل ہوں (یعنی میں اس کی دیت دلواؤں گا) لہٰذا آج کے بعد جس کا بھی کوئی مقتول ہو اس کے ورثاء کو دو اختیار ہیں: چاہیں تو (قصاص میں قاتل کو) قتل کر دیں اور چاہیں تو دیت وصول کر لیں۔

[٣١٤٧]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ ، وَالْخَبْلُ عَرَجٌ ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ ، فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ ، بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ ، أَوْ يَعْفُوَ ، أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ ، فَإِنْ قَبِلَ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذَالِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا)) . ❷

سیدنا ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص پر قتل یا ٹانگ کٹنے کی مصیبت آن پڑے، اسے تین باتوں میں سے ایک کا اختیار حاصل ہے، اگر وہ کوئی چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو۔ (وہ تین باتیں یہ ہیں کہ) یا اس کو قتل کر دے، یا معاف کر دے، یا دیت وصول کر لے۔ جو ان تینوں میں سے ایک اختیار کر لے پھر (کچھ اور) زیادتی بھی کرے تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

[٣١٤٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ رَزِينٍ ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْتَى الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ مَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ ، وَمَنْ طَلَبَ بِدَمِ الْجَاهِلِيَّةِ ، وَمَنْ بَصَّرَ عَيْنَيْهِ فِي النَّوْمِ مَا لَمْ تُبْصِرْ)) . ❸

سیدنا ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا سب سے بڑا سرکش وہ شخص ہے جو قتل نہ کرنے والے کو قتل کرے، جو جاہلیت کا بدلہ طلب کرے، اور جو اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہ دیکھی ہو (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے)۔

---

❶ صحيح البخاري: ٢٤٣٤۔صحيح مسلم: ١٣٥٥۔سنن أبي داود: ٢٠١٧۔سنن ابن ماجه: ٢٦٢٤۔جامع الترمذي: ١٤٠٥۔سنن النسائي: ٨/ ٣٨۔مسند أحمد: ١٦٣٧٣ ، ١٦٣٧٤

❷ سنن ابن ماجه: ٢٦٢٣۔مسند أحمد: ١٦٣٧٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٠٤

❸ مسند أحمد: ١٦٣٧٨

[٣١٤٩]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْجَوَازُ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدِمَ عَلَيْنَا فِي الْمَوْسِمِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ، نا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلَى شَجَرُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَقْطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، أَوْ بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ)) ـ الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ ـ ((إِمَّا أَنْ يُودِي، وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ))، فَقَامَ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ))، فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، قَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ)). قَالَ الْوَلِيدُ: قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں کو مکہ سے روک دیا اور اس نے اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو غلبہ عطا فرمایا۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی مکہ حلال نہیں تھا اور میرے لیے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے ہی حلال ہوا تھا اور اب میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا، چنانچہ یہاں سے نہ شکار بھگایا جائے، نہ یہاں کے کانٹے (درخت) کاٹے جائیں اور نہ ہی یہاں کی گری ہوئی چیز (اُٹھانا) کسی کے لیے حلال ہے، سوائے اعلان کرنے والے کے (یعنی جو شخص زمین پر گری ہوئی چیز اس ارادے سے اٹھائے کہ وہ اعلان وغیرہ کر کے یہ چیز اس کے مالک کو پہنچانے کی کوشش کرے گا) اور جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے (راوی محمد بن منصور کو شک ہے کہ آپ نے بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ کہا یا بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ کہا) یا دیت وصول کر لے یا اسے قصاص میں قتل کر دے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اِذخر (بوٹی) کو مستثنیٰ فرما دیں (یعنی اسے کاٹنے کی اجازت دے دیں) کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (اسے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے) فرمایا: سوائے اِذخر کے۔ (یعنی حرم کی حدود میں اسے کاٹنے کی اجازت ہے) ایک یمنی شخص ابوشاہ کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھوا دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ دو۔

ولید کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ابوشاہ کے یہ کہنے کا کیا مطلب ہے؟ اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھوا دیں۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ خطبہ جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

❶ مسند أحمد ٧٢٤٢ ـ صحيح ابن حبان: ٣٧١٥

[٣١٥٠]...... ثنا علي بن عبد الله بن مبشر، نا أحمد بن سنان، نا علي بن بحر، ح وثنا أبو سهل بن زياد، نا إسماعيل بن إسحاق، نا علي بن المديني، قالا: نا الوليد بن مسلم، نا الأوزاعي، بإسناده نحوه.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣١٥١]...... نا محمد بن إسماعيل الفارسي، نا أبو زرعة الدمشقي، نا أبو نعيم، نا شيبان، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، أن خزاعة قتلوا رجلا من بني ليث عام فتح مكة بقتيل منهم قتلوه، فأخبر النبي ﷺ بذلك فركب راحلته فخطب، فقال: ((إن الله تعالى حبس عن مكة الفيل وسلط عليها رسول الله ﷺ والمؤمنين، ألا وإنها لم تحل لأحد قبلي، ولا تحل لأحد بعدي، ألا وإنها أحلت لي ساعة من نهار، ألا وإنها ساعتي هذه حرام لا يختلى خلاها، ولا يعضد شجرها، ولا تلتقط ساقطتها إلا لمنشد، فمن قتل له قتيل فهو بخير النظرين، إما أن يقتل، وإما أن يفادي أهل القتيل))، فجاء رجل من أهل اليمن، فقال: اكتبوا لي يا رسول الله، فقال رسول الله ﷺ: ((اكتبوا لأبي فلان))، فقال رجل من قريش: إلا الإذخر يا رسول الله فإنا نجعله في بيوتنا وقبورنا، فقال رسول الله ﷺ: ((إلا الإذخر)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال بنو خزاعہ نے اپنے ایک مقتول کے بدلے میں بنولیث کے ایک شخص کو قتل کر دیا، نبی ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے، خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں کو مکہ سے روک دیا اور اس نے اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو غلبہ عطا فرمایا۔ خبردار! مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی مکہ حلال نہیں تھا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا، میرے لیے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے حلال ہوا تھا اور اب اس کی حرمت پھر سے قائم ہے، چنانچہ یہاں سے کانٹے نہ توڑے جائیں، یہاں سے درخت نہ کاٹے جائیں اور نہ ہی یہاں کی گری ہوئی چیز اُٹھائی جائے، البتہ اعلان کرنے والے کے لیے (وہ چیز اُٹھانا) جائز ہے۔ جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار حاصل ہے: یا تو قصاص میں قتل کر دے یا دیت وصول کر لے۔ ایک یمنی آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے (یہ احکام) لکھوا دیجئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو فلاں کو لکھ دو۔ ایک قریشی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اِذخر (بوٹی) کو مستثنیٰ فرما دیں، کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (اسے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے) فرمایا: سوائے اِذخر کے (یعنی حرم کی حدود میں اسے کاٹنے کی اجازت ہے)۔

[٣١٥٢]...... نا إسماعيل بن محمد الصفار، نا العباس بن محمد، نا عمر بن حفص بن غياث، نا أبي، عن حجاج، عن قتادة، عن مسلم

مالک اشتر بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! جب ہم آپ کی مجلس سے جاتے ہیں تو کچھ عجیب باتیں سنتے ہیں، کیا رسول

الْأَجْرَدِ، عَنْ مَالِكٍ الْأَشْتَرِ، قَالَ: أَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ سَمِعْنَا أَشْيَاءَ فَهَلْ عَهِدَ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا سِوَى الْقُرْآنِ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ فِي عِلَاقَةِ سَيْفِي، فَدَعَا الْجَارِيَةَ فَجَاءَتْ بِهَا، فَقَالَ: ((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ فَهِيَ حَرَامٌ مَا بَيْنَ حَرَّتَيْهَا، أَنْ لَا يُعْضَدَ شَوْكُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَالْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ)). ❶

اللہ ﷺ نے آپ کو قرآن کے علاوہ بھی کچھ دیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، صرف یہ صحیفہ ہے جو میری تلوار کی نیام میں ہے۔ پھر انہوں نے لونڈی کو بلایا، وہ صحیفہ لائی (تو اس میں لکھا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں، لہٰذا یہ دو پتھریلی زمینوں کے درمیان حرم ہے، چنانچہ اس کے کانٹے (یعنی درخت) نہ کاٹے جائیں اور یہاں سے شکار کو نہ بھگایا جائے، جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے، تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، مسلمان اپنے علاوہ لوگوں کے خلاف ایک ہاتھ ہیں، ان کے خون برابر ہیں، ادنیٰ مسلمان ذمہ دے سکتا ہے اور اسے پورا کیا جائے گا، کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جاسکتا اور نہ کسی ذمی کو اس کا عہد ہوتے ہوئے قتل کیا جاسکتا ہے۔

[٣١٥٣]..... قَالَ حَجَّاجٌ: وَحَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ. إِلَّا أَنْ يَخْتَلِفَ مَنْطِقُهَا فِي الشَّيْءِ فَأَمَّا الْمَعْنَى فَوَاحِدٌ. ❷

حجاج بیان کرتے ہیں کہ عون بن ابی جحیفہ رحمہ اللہ نے مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل بیان کیا، الفاظ کچھ مختلف ہیں البتہ مفہوم ایک ہی ہے۔

[٣١٥٤]..... نَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نَا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ، نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: إِنَّ أَعْمَى كَانَ يَنْشُدُ فِي الْمَوْسِمِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ:

أَيُّهَا النَّاسُ لَقِيتُ مُنْكَرَا
هَلْ يَعْقِلُ الْأَعْمَى الصَّحِيحَ الْمُبْصِرَا
خَرَّا مَعًا كِلَاهُمَا تَكَسَّرَا

وَذَالِكَ أَنَّ الْأَعْمَى كَانَ يَقُودُهُ بَصِيرٌ فَوَقَعَا فِي بِئْرٍ فَوَقَعَ الْأَعْمَى عَلَى الْبَصِيرِ فَمَاتَ الْبَصِيرُ، فَقَضَى

موسیٰ بن علی لخمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایام حج میں ایک نابینا شعر پڑھتا تھا، وہ کہتا:

أَيُّهَا النَّاسُ لَقِيتُ مُنْكَرَا
هَلْ يَعْقِلُ الْأَعْمَى الصَّحِيحَ الْمُبْصِرَا
خَرَّا مَعًا كِلَاهُمَا تَكَسَّرَا

"اے لوگو! مجھے ایک عجیب معاملہ پیش آیا ہے، بھلا نابینا شخص تندرست و بینا شخص کو دیت دے گا؟ جو ایک ساتھ گریں اور وہ (بینا) مر جائے۔"

واقعہ یہ ہوا تھا کہ نابینے کا رہبر ایک بینا شخص تھا، دونوں ایک کنویں میں گر گئے، نابینا بینے کے اُوپر گرا، جس سے بینا مر گیا

❶ سنن أبي داود: ٢٠٣٥ - سنن النسائي: ٨/ ٢٠ - مسند أحمد: ٩٥٩
❷ مسند أحمد: ٥٩٩

عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعَقْلِ الْبَصِيرِ عَلَى الْأَعْمٰى . ❶

تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نابینے کو اس کی دِیت ادا کرنے کا فیصلہ دیا۔

[٣١٥٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، ح وَنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، نا عَبَّادُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ زَنَى بِفُلَانَةَ، امْرَأَةٌ سَمَّاهَا، ((فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا))، فَأَنْكَرَتْ ((فَرَجَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَتَرَكَهَا)). ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں فلاں عورت سے زنا کر بیٹھا ہوں۔ اس نے ایک عورت کا نام لیا۔ نبی ﷺ نے اس عورت کی جانب پیغام بھیج کر پوچھا، اس نے انکار کر دیا، تو نبی ﷺ نے اس شخص کو رجم کر دیا اور عورت کو چھوڑ دیا۔

[٣١٥٦]...... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ فُلَيْحٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ وَلِيدَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَمَلَتْ مِنَ الزِّنَا، فَسُئِلَتْ مَنْ أَحْبَلَكِ؟ قَالَتْ: أَحْبَلَنِي الْمُقْعَدُ، فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ فَاعْتَرَفَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ لَضَعِيفٌ عَنِ الْجَلْدِ))، فَأَمَرَ بِمِائَةِ عُثْكُولٍ فَضَرَبَهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً. كَذَا قَالَ، وَالصَّوَابُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک لڑکی زنا کی وجہ سے حاملہ ہوگئی، اس سے پوچھا گیا: تجھے کس نے حاملہ کیا؟ اس نے کہا: مجھے مقعد (اپاہج) نے حاملہ کیا۔ چنانچہ اس آدمی سے پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کمزور ہے، کوڑے برداشت نہیں کر پائے گا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سو ٹہنیوں کا حکم دیا، جو اکٹھی کر کے ایک ہی بار اسے ماردی گئیں۔

راوی نے ایسے ہی بیان کیا ہے اور ابوحازم کا ابوامامہ بن سہل کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کرنا صحیح ہے۔

[٣١٥٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، نا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مقعد (اپاہج) اُم سعد رضی اللہ عنہا کے باغ کے پاس رہتا تھا، اس نے ایک عورت سے بدکاری کی۔ اس سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، تو نبی ﷺ نے اسے کھجور کی ٹہنیاں مارنے کا حکم دیا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ١١٢

❷ مسند أحمد: ٢٢٨٧٥ ـ سنن أبي داود: ٤٤٣٧ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٧٣٠٨

أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مَقْعَدٌ عِنْدَ جِدَارِ أُمِّ سَعْدٍ، فَفَجَرَ بِامْرَأَةٍ، فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُضْرَبَ بِأَثْكَالِ النَّخْلِ. ❶

[۳۱۵۸]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السُّيُوطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ مَقْعَدًا أُحَيْنَ، فَذُكِرَ مِنْهُ زَمَانَةٌ كَانَ عِنْدَ جِدَارِ أُمِّ سَعْدٍ فَفَجَرَ بِامْرَأَةٍ حَمَلَتْ، فَسُئِلَتْ فَقَالَتْ: هُوَ مِنْهُ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُجْلَدَ بِأَثْكَالِ النَّخْلِ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احین اپاہج جس کی دینداری معروف تھی، وہ اُم سعد رضی اللہ عنہا کے باغ کے پاس رہتا تھا۔ اس نے ایک عورت کے ساتھ بدکاری کی۔ وہ عورت حاملہ ہوگئی۔ اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا: یہ حمل مقعد (اپاہج) کا ہے۔ پھر اس (اپاہج) نے بھی اعتراف کرلیا، تو نبی ﷺ نے اسے کھجور کی ٹہنیاں مارنے کا حکم دیا۔

[۳۱۵۹]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَمَلَتْ أَمَةٌ فِي بَنِي سَاعِدَةَ مِنَ الزِّنَا، فَلَمَّا وَضَعَتْ قِيلَ لَهَا: ((مِمَّنْ وَلَدُكِ؟))، قَالَتْ: مِنْ فُلَانٍ، إِنْسَانٌ نَضْوٌ مَمْسُوحٌ كَأَنَّهُ خَرْشَاءُ مِنْ ضَعْفِهِ، فَسُئِلَ الْمَقْعَدُ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ: صَدَقَتْ هُوَ مِنِّي، فَرُفِعَ ذَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَا قَالَ، وَأُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِهَيْئَةِ الرَّجُلِ وَأَنَّهُ لَا مَضْرِبَ فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذُوا لَهُ عُثْكُولًا، يَعْنِي عَذْقًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ، فَاضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً)) فَفَعَلُوا. ❷

ابو امامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنو ساعدہ کی ایک عورت زنا کی وجہ سے حاملہ ہوگئی، جب اس نے بچے کو جنم دیا تو اس سے پوچھا گیا: بچہ کس کا ہے؟ اس نے کہا: فلاں کا ہے۔ اس نے ایک دُبلے پتلے پنجر نما آدمی کا نام لیا، جو کمزوری کی بنا پر انڈے کی باریک جھلی جیسا تھا۔ اس اپاہج سے پوچھا گیا، تو اس نے کہا: وہ سچ کہتی ہے، وہ بچہ میرا ہے۔ اس بات کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو دی گئی اور اس کے اعتراف کا تذکرہ کیا گیا اور ساتھ اس آدمی کی حالت سے بھی آگاہ کیا گیا کہ وہ سزا برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک خوشہ لو جس میں سو شاخیں ہوں، وہ اسے ایک ہی دفعہ مار دو۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

[۳۱۶۰]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارِسْتَانِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایسے کام

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٥٤٤٦

❷ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٣٠٨

أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا وَلِيَّهَا، فَقَالَ: ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا فَأْتِنِي)) فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَشُدَّتْ أَوْ شُكَّتْ ثِيَابُهَا عَلَيْهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا، فَقِيلَ لَهُ: رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا سَبْعُونَ مُذْنِبًا لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا)). ❶

کا ارتکاب کیا ہے جس پر حد واجب ہوتی ہے، لہٰذا مجھ پر حد قائم کیجئے۔ آپ ﷺ نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا: اس سے اچھا سلوک کرو، جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتانا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس کے بدن کے ساتھ باندھ دیے گئے اور آپ ﷺ کے حکم پر اس کو رجم کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی، تو آپ ﷺ سے کہا گیا: آپ نے اسے رجم کیا ہے اور اب اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر گناہ گار بھی ایسی توبہ کریں تو انہیں (مغفرت کے لیے) کافی ہو جائے، تمہاری نگاہ میں اس سے بہتر بھی کچھ ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی جان قربان کر دی؟

[٣١٦١]...... نا عَبْدُ اللهِ، نا يَحْيَى، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا هِشَامٌ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: رَجَمْتَهَا، وَقَالَ: ((لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، هَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

مذکورہ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے (اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: آپ نے اسے رجم کیا ہے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اہل مدینہ ایسی توبہ کر لیں تو یہ ان سب کو اپنی وسعت میں لے لے، اور تمہاری نگاہ میں اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے کہ اس نے اللہ عزوجل کے لیے اپنی جان قربان کر دی ہے؟

[٣١٦٢]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو الْمُهَلَّبِ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ جُهَيْنَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٣١٦٣]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا جس نے چادر چوری کی تھی۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس شخص نے چوری کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ

❶ مسند أحمد: ١٩٨٦١۔صحيح ابن حبان: ٤٤٠٣، ٤٤٤١۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٢٧، ٤٢٨، ٤٢٩

هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِسَارِقٍ سَرَقَ شَمْلَةً، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا قَدْ سَرَقَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ، ثُمَّ احْسِمُوهُ، ثُمَّ ائْتُونِي بِهِ))، فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ، فَقَالَ: ((تُبْ إِلَى اللّٰهِ))، فَقَالَ: قَدْ تُبْتُ إِلَى اللّٰهِ، قَالَ: ((تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ)). وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ مُرْسَلًا. ❶

کاٹ دو، پھر خون روکنے کا علاج کر کے اسے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اس نے عرض کیا: میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری توبہ قبول فرمائے۔
ثوری رحمہ اللہ نے یزید بن خصیفہ سے اس حدیث کو مرسل روایت کیا ہے۔

[٣١٦٤]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ شَمْلَةً، فَقَالَ: ((أَسَرَقْتَ مَا إِخَالُهُ سَرَقَ))، قَالَ: بَلٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ))، فَقَطَعُوهُ ثُمَّ حَسَمُوهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((تُبْ))، فَقَالَ: تُبْتُ إِلَى اللّٰهِ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ)).

محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور کو پیش کیا گیا جس نے چادر چوری کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ مجھے نہیں لگتا کہ اس نے چوری کی ہے۔ اس شخص نے کہا: کیوں نہیں (میں نے چوری کی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو اور اس کا خون روکنے کا علاج کرو۔ انہوں نے اس کا ہاتھ کاٹ کر اس کا خون روک دیا۔ پھر نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: توبہ کرو۔ اس نے کہا: میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

[٣١٦٥]..... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، نا جُمْهُورُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣١٦٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمَّانِيُّ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى، فَإِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى، فَإِنْ عَادَ ضَمِنَتْهُ السِّجْنُ حَتّٰى يُحْدِثَ

عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب چور چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے، اگر دوبارہ کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے، اگر پھر چوری کرے تو اسے جیل میں ڈال دیا جائے، یہاں تک کہ وہ اچھائی (آئندہ چوری نہ کرنے) کی بات کرے۔ مجھے اس بات پر اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اس کا کوئی ہاتھ نہ رہنے دوں جس

❶ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٨١۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ٨/ ٢٧١۔مصنف عبد الرزاق: ١٨٩٢٣
❷ سلف برقم: ٣١٦٣

خَيْرًا، إِنِّي أَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ أَنْ أَدَعَهُ لَيْسَ لَهُ يَدٌ يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا، وَرَجُلٌ يَمْشِي عَلَيْهَا .

سے وہ کھا سکے اور استنجا کر سکے، اس کا کوئی پاؤں نہ رہنے دوں جس پر وہ چل سکے۔

[٣١٦٧]..... نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَنَّاطِ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، نا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مَيْسَرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَأُمُّهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا قَتَلَ زَوْجِي، فَقَالَ الابْنُ: إِنَّ عَبْدِي وَقَعَ عَلَى أُمِّي، فَقَالَ عَلِيٌّ: خِبْتُمَا وَخَسِرْتُمَا، إِنْ تَكُونِي صَادِقَةً يُقْتَلُ ابْنُكِ، وَإِنْ يَكُنِ ابْنُكِ صَادِقًا نَرْجُمُكِ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلصَّلَاةِ، فَقَالَ الْغُلَامُ لِأُمِّهِ: مَا تَنْظُرِينَ أَنْ يَقْتُلَنِي أَوْ يَرْجُمَكِ؟ فَانْصَرَفَا، فَلَمَّا صَلَّى سَأَلَ عَنْهُمَا فَقِيلَ: انْطَلَقَا .

میسرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اور اس کی ماں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عورت نے کہا: میرے اس بیٹے نے میرے خاوند کو قتل کر دیا ہے۔ بیٹے نے کہا: میرے غلام نے میری ماں سے بدکاری کی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں گھاٹے اور خسارے میں ہو، اگر تُو سچی ہے تو تیرا بیٹا قتل کر دیا جائے گا اور اگر تیرا بیٹا سچا ہے تو ہم تجھے رجم کر دیں گے۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے گئے تو لڑکے نے اپنی ماں سے کہا: تو کس انتظار میں ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں یا تجھے رجم کر دیں؟ چنانچہ وہ دونوں چلے گئے، جب آپ نماز پڑھ چکے تو ان دونوں کے متعلق پوچھا، تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ چلے گئے ہیں۔

[٣١٦٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَا: نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ بِشْرٌ: وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ تُعَدُّ وَتُدْعَى وَدَمٍ وَمَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، غَيْرَ سِدَانَةِ الْبَيْتِ وَسِقَايَةِ الْحَاجِّ، أَلَا وَإِنَّ فِي قَتِيلِ خَطَأِ الْعَمْدِ قَتِيلِ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا)) . [1]

محمد بن عقبہ ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی، اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔ خبردار! دورِ جاہلیت میں ذکر کیے جانے والے تمام مفاخر یا خون اور مال کے مطالبات میرے ان قدموں تلے ہیں، سوائے اس کے جو بیت اللہ کی خدمت تھی اور جو حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف تھا۔ خبردار! قتل خطا کی دیت کوڑے اور لاٹھی سے مارے جانے والے (قتل شبہ عمد) کی سی ہے۔ اس میں چالیس اُونٹنیاں وہ ہوں گی جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔

[٣١٦٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا شُعْبَةُ،

شعبہ نے ایوب سے، انہوں نے قاسم سے اور انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اُونٹوں کی عمروں کے

[1] سنن النسائی: ٨/ ٤١۔ مسند أحمد: ١٥٣٨٨، ١٥٣٨٩، ١٥٣٩٠۔ شرح مشكل الآثار للطحاوی: ٤٩٤٥، ٤٩٤٩، ٤٩٥٠

عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ فِي أَسْنَانِ الْإِبِلِ ، وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذَالِكَ . كَذَا رَوَاهُ أَيُّوبُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، لَمْ يَذْكُرْ يَعْقُوبَ بْنَ أَوْسٍ ، وَأَسْنَدَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو . وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . كَذَالِكَ رَوَاهُ عَنْهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَمَعْمَرٌ ، وَخَالَفَهُمَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، فَرَوَاهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، لَمْ يَذْكُرِ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيعَةَ ، وَأَسْنَدَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ . وَرَوَاهُ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْهُ . ❶

بارے میں نبی ﷺ سے اسی حدیث کے مثل روایت کیا ہے۔ اسی طرح ایوب نے قاسم بن ربیعہ کے واسطے سے یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مسند روایت کی ہے اور یعقوب بن اوس کا تذکرہ نہیں کیا۔ قاسم بن ربیعہ سے علی بن زید بن جدعان نے بھی سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ ابن عیینہ اور معمر نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے، البتہ حماد بن سلمہ نے ان دونوں سے اختلاف کیا ہے، انہوں نے علی بن زید سے یعقوب السدوسی کے واسطے سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث قاسم بن ربیعہ کا تذکرہ کیے بغیر ہی سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حمید الطویل نے بھی قاسم بن ربیعہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے بھی ان کے واسطے سے نقل کیا ہے۔

[۳۱۷۰]..... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نا أَبُو سَلَمَةَ ، نا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ ، قَالَ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ، صَدَقَ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ، أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ تُعَدُّ أَوْ تُدْعَى تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ إِلَّا السِّدَانَةَ وَالسِّقَايَةَ ، أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَأِ شِبْهِ الْعَمْدِ ، قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ ، مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا)) يَعْنِي مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ . ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی، اس یکتا ذات نے لشکروں کو شکست دی۔ خبردار! دورِ جاہلیت میں ذکر کیے جانے والے تمام مفاخر یا خون اور مال کے مطالبات میرے ان قدموں تلے ہیں، سوائے اس کے جو بیت اللہ کی خدمت تھی اور جو حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف تھا۔ خبردار! قتل خطا کی دیت کوڑے اور لاٹھی سے مارے جانے والے (قتل شبہ عمد) کی سی سخت دیت ہے، یعنی سو اُونٹ۔ اس میں چالیس اُونٹنیاں وہ ہوں گی جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔

[۳۱۷۱]..... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ ، نا عَبْدُ

عقبہ بن اوس ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے......

---

❶ سنن أبي داود: ٤٥٤٧ ـ سنن النسائي: ٨/ ٤١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٢٧ ـ مسند أحمد: ٦٥٣٣ ، ٦٥٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٦٠١١ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٤٦

❷ صحيح ابن حبان: ٦٠١١ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٤٨

الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَقَالَ ابْنُ السُّكَيْنِ: ((أَلَا إِنَّ قَتِيلَ خَطَأِ الْعَمْدِ قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا)) نَحْوَهُ.

پھر راوی نے اسی طرح حدیث نقل کی۔ ابن سکین نے یہ الفاظ بیان کیے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) خبردار! قتل خطا کی دیت کوڑے اور لاٹھی سے مارے جانے والے (یعنی قتل شبہ عمد) کی سی ہے۔ سابقہ حدیث کی طرح ہی بیان کیا۔

[٣١٧٢]...... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، أَلَا إِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ الْخَطَأِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةٌ، مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا، أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَدَمٍ وَمَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِدَانَةِ الْبَيْتِ أَوْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ، فَإِنِّي أَمْضَيْتُهَا لِأَهْلِهَا كَمَا كَانَتْ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ کعبے کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: تمام تر تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا۔ خبردار! کوڑے اور لاٹھی سے مارے جانے والے قتل خطا کی دیت سخت یعنی سو اُونٹ ہے، ان میں چالیس ایسی اُونٹنیاں (ادا کرنا) ہوں گی جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔ خبردار! دورِ جاہلیت میں ذکر کیے جانے والے تمام مفاخر یا خون اور مال کے مطالبات میرے ان قدموں تلے ہیں، سوائے اس کے جو بیت اللہ کی خدمت تھی اور جو حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف تھا، انہیں میں برقرار رکھتا ہوں۔

[٣١٧٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبے کی سیڑھی پر یہ فرماتے سنا۔ پھر انہوں نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کیا۔

[٣١٧٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، نا الْوَلِيدُ هُوَ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ساتھ ہوگا۔

❶ مسند أحمد: ٤٥٨٣، ٤٩٢٦

ابْنُ صَالِحٍ، نا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ)). ❶

[۳۱۷۵]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ)). قَالَ يُونُسُ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: عَنْ مَنْ أَخَذْتَ هٰذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَذْكُرُ ذَالِكَ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ساتھ ہوگا۔
یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ نے یہ حدیث کس سے لی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا تھا۔

[۳۱۷۶]...... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا وَكِيعٌ، وَأَبُو قُتَيْبَةَ، وَابْنُ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلَّا السَّيْفَ، وَفِي كُلِّ شَيْءٍ خَطَأٌ أَرْشٌ)). تَابَعَهُ زُهَيْرٌ، وَقَيْسٌ، وَغَيْرُهُمَا عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ وَرْقَاءُ: عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَرَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ، فَإِنْ كَانَ حَفِظَ فَهُوَ اسْمُ أَبِي عَازِبٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تلوار کے سوا ہر چیز میں غلطی کی گنجائش ہے اور ہر چیز میں غلطی پر تاوان ہے۔
زہیر، قیس اور دیگر نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔ ورقا نے جابر سے، انہوں نے مسلم بن اراک سے اور انہوں نے نعمان سے بیان کیا۔ اگر اس نے یاد رکھا ہے تو ابو عازب کا نام مسلم ہے۔ واللہ اعلم

[۳۱۷۷]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلَّا السَّيْفَ، وَلِكُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ)). كَذَا قَالَ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَالَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ.

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تلوار کے سوا ہر چیز میں غلطی کی گنجائش ہے اور ہر چیز میں غلطی پر تاوان ہے۔
اسی طرح انہوں نے جابر سے اور انہوں نے عامر سے بیان کیا، لیکن جو روایت اس سے پہلے والی ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

[۳۱۷۸]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا زُهَيْرٌ، وَقَيْسٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ،

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوہے (تلوار) کے سوا ہر چیز میں غلطی کی گنجائش ہے اور ہر چیز میں غلطی پر تاوان ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ۳/ ۶۳

❷ سنن ابن ماجه: ۲۲۶۷ ـ مسند أحمد: ۱۸۳۹۵، ۱۸۴۲۴ ـ مسند البزار: ۳۲۴۴

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَيْءٍ سِوَى الْحَدِيدَةِ فَهُوَ خَطَأٌ، وَفِي كُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ)).

[٣١٧٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا قَيْسٌ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ بِنْتِ النُّعْمَانِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣١٨٠]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ حَبَّانَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، نا شَبَابَةُ، نا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَرَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلَّا مَا كَانَ أُصِيبَ بِحَدِيدَةٍ، وَلِكُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز میں غلطی کا امکان ہے، سوائے اس کے جو تلوار سے واقع ہو، نیز ہر غلطی پر تاوان ہے۔

[٣١٨١]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْقَوَدُ بِالسَّيْفِ، وَالْخَطَأُ عَلَى الْعَاقِلَةِ)). كَذَا قَالَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قصاص تلوار کے ساتھ ہوگا اور قتل خطا کی دیت (ادا کرنا) وارثوں پر لازم ہوگی۔

اسی طرح انہوں نے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

[٣١٨٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، نا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَبَلَغَ ذَالِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ بِالنَّارِ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ)) وَلَكِنْ أَقْتُلُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ))، قَالَ: فَبَلَغَ ذَالِكَ عَلِيًّا، فَقَالَ: وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ. هٰذَا ثَابِتٌ صَحِيحٌ. [1]

عکرمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسلام سے مرتد ہونے والے کچھ لوگوں کو جلا دیا، جب اس بات کا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: میں انہیں ہرگز آگ سے نہ جلاتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو سزا مت دو۔ میں انہیں قتل کر دیتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے دین سے پھر جائے، اسے قتل کر دو۔ عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو جب ان کے اس فرمان کا پتہ چلا تو انہوں

[1] صحيح البخاري: ٣٠١٧ـسنن أبي داود: ٤٣٥١ـسنن ابن ماجه: ٢٥٣٥ـجامع الترمذي: ١٤٥٨ـسنن النسائي: ٧/ ١٠٤ـمسند أحمد: ١٨٧١، ٢٥٥١، ١٥٥٢ـصحيح ابن حبان: ٤٤٧٦، ٥٦٠٦ـشرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٨٦٤، ٢٨٦٥، ٢٨٦٦

[٣١٨٣]...... نـا أَبُـو حَـامِـدٍ مُـحَمَّدُ بْنُ هَـارُونَ الْـحَـضْـرَمِـيُّ، نـا عَـمْـرُو بْـنُ عَلِيٍّ، نا بِشْرُ بْنُ الْـمُـفَـضَّـلِ، نـا يَـحْيَـى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَـارٍ، عَـنْ سَهْـلِ بْـنِ أَبِي حَثْمَةَ، وَمُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُـودٍ، أَنَّهُـمَـا أَتَيَـا خَيْبَـرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، فَتَـفَـرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا، فَأَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْـنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُـحَيِّـصَةُ إِلَـى رَسُـولِ اللَّـهِ ﷺ، فَـذَهَـبَ عَبْدُ الـرَّحْـمَـنِ يَتَـكَـلَّـمُ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَبِّرِ الْكُبْرَ)) فَسَـكَتَ فَتَكَلَّمَا، فَـقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَـحْلِفُونَ خَمْسِينَ مِنْكُمْ فَتَسْتَـحِـقُّـوا دَمَ صَاحِبِكُمْ؟))، قَالُوا: ((يَا رَسُولَ الـلَّـهِ كَيْفَ نَـحْـلِفُ وَلَـمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ؟))، قَالَ: ((أَتُبَـرِّئُـكُـمْ يَهُـودُ بِخَمْسِينَ؟))، قَالُوا: يَا رَسُولَ الـلَّـهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كَفَرُوا، فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. ❶

بشیر بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبر گئے، ان دنوں اہل خیبر سے صلح (کا معاہدہ) تھا۔ دونوں اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے (اور جب واپس آئے) تو محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو خون میں لت پت مقتول پایا، انہوں نے اسے دفن کیا اور مدینہ چلے آئے۔ عبدالرحمٰن بن سہل، حویصہ اور محیصہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن سب سے چھوٹے تھے، انہوں نے بات کرنا شروع کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے کو بات کرنے کا موقع دو۔ وہ خاموش ہو گئے، تو ان دونوں نے بات کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے پچاس آدمی قسم کھانے کو تیار ہیں؟ پھر تم اپنے ساتھی کا قصاص لینے کے مستحق ہو گے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم قسم کیسے کھائیں جبکہ ہم وہاں موجود نہیں تھے اور نہ ہی ہم نے دیکھا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہودی پچاس قسم کھا کر تم سے بری ہو سکتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کافر لوگوں کی قسموں پر کیسے اعتبار کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا فرما دی۔

[٣١٨٤]...... نـا أَحْـمَـدُ بْـنُ مُـحَـمَّـدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْـمَـاعِيـلُ بْـنُ إِسْـحَـاقَ، نـا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، نـا أَبِي ح، وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْـدُ الـلَّـهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَبِـي، عَـنْ يَـحْيَـى بْـنِ سَعِيدٍ، أَنَّ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيـرًا فَـقِيهًـا وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْهُمْ: رَافِعُ بْـنُ خَـدِيـجٍ، وَسَهْـلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ

نے فرمایا: اے ابن عباس! شاباش، یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

بشیر بن یسار بنو حارثہ کے آزاد کردہ غلام، فقیہ اور بڑے شیخ ہیں، انہوں نے بنو حارثہ کے کئی اصحاب نبی رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی، ان میں سے سیدنا رافع بن خدیج، سیدنا سہل بن ابی خیثمہ اور سیدنا سوید بن نعمان رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان سب نے بشیر کو بتایا کہ قسامہ کا معاملہ انہی یعنی بنو حارثہ کے ساتھ خیبر میں مارے گئے ایک انصاری عبداللہ بن سہل بن زید رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں ہوا۔ بشیر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خیبر گئے، ان دنوں خیبر میں یہود آباد تھے اور ان سے صلح تھی۔

❶ صحيح البخاري: ٣١٧٣ـ صحيح مسلم: ١٦٦٩ـ سنن أبي داود: ١٦٣٨ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٧٧ـ جامع الترمذي: ١٤٢٢ـ سنن النسائي: ٨/ ٧ـ مسند أحمد: ١٦٠٩١، ١٦٠٩٦، ١٧٢٧٦ـ صحيح ابن حبان: ٦٠٠٩

النُّعْمَانِ حَدَّثَهُ: أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِيهِمْ فِي بَنِي حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ فِي رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُدْعَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ قُتِلَ بِخَيْبَرَ، فَذَكَرَ بَشِيرٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنُ زَيْدٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا الْيَهُودُ، فَتَفَرَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمُحَيِّصَةُ بِخَيْبَرَ فِي حَوَائِجِهِمَا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ. [1]

عبداللہ اور محیصہ رضی اللہ عنہما اپنے کام کے سلسلے میں (ایک دوسرے سے) الگ ہو گئے۔ پھر اسی طرح ذکر کیا اور کہا: ہم کافر لوگوں کی قسموں کو کیسے قبول کر لیں؟

[۳۱۸۵]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَوْ حُدِّثَا، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ أَتَيَا خَيْبَرَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما خیبر گئے، پھر راوی نے اسی کے مثل حدیث بیان کی۔

[۳۱۸۶]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَعْدَوَيْهِ، عَنْ عَبَّادٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: خَرَجَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ إِلَى خَيْبَرَ يَمْتَارُونَ فَتَفَرَّقُوا لِحَاجَتِهِمْ، فَمَرُّوا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ قَتِيلًا، فَرَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا قَسَامَةً تَسْتَحِقُّونَ بِهِ قَاتِلَكُمْ؟))، فَكَرِهُوا، فَقَالُوا: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ، نَحْلِفُ عَلَى أَمْرٍ غِبْنَا عَنْهُ؟))، قَالَ: ((فَتَحْلِفُ الْيَهُودُ خَمْسِينَ يَمِينًا فَيَبْرَئُونَ))، فَقَالُوا: ((يَا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے محیصہ اور حویصہ اور (ان کے ساتھ) عبدالرحمٰن اور عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہم خیبر گئے۔ اپنے اپنے کام کے سلسلے میں وہ (ایک دوسرے سے) جدا ہو گئے (اور جب واپس آئے تو) انہوں نے دیکھا کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل ہوئے پڑے تھے۔ واپس آئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم قسامہ کے مطابق پچاس قسمیں کھا کر اپنے قاتل سے قصاص کے مستحق ہو سکتے ہو۔ لیکن انہوں نے یہ ناپسند کیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ان دیکھی بات پر قسمیں کھائیں؟ ہم اس بات پر قسم کھائیں جس کے وقوع کے وقت ہم موجود نہیں تھے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودی

[1] السنن الکبریٰ للبیھقی: ۸/ ۱۱۹

رَسُولَ اللّٰهِ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟))، فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَالٍ مِنْ مَالِ الصَّدَقَةِ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. ❶

پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کافر لوگوں کی قسموں کو کیونکر قبول کریں؟ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس صدقے کا مال آیا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا فرمائی۔

[٣١٨٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ: ((قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا؟))، فَقَالُوا: مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا، فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْكُبْرَ الْكُبْرَ))، فَقَالَ لَهُمْ: ((تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ))، فَقَالُوا: ((مَا لَنَا بَيِّنَةٌ))، قَالَ: ((فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ))، قَالُوا: ((لَا نَرْضَى أَيْمَانَ الْيَهُودِ))، وَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ، فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ. ❷

بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ان کے قبیلے کے کچھ لوگ خیبر گئے، وہاں وہ (ایک دوسرے سے) الگ الگ ہو گئے، (جب واپس آئے) تو انہوں نے اپنا ایک ساتھی مقتول پایا۔ جن کے ہاں اس کی لاش ملی، انہوں نے ان سے کہا: کیا تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہم قاتل کو جانتے ہیں۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم خیبر گئے تو ہم نے اپنا ایک ساتھی مقتول پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے کو بات کرنے دو، نیز ان سے پوچھا: تمہارے پاس کوئی دلیل ہے کہ اسے کس نے قتل کیا؟ انہوں نے کہا: ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ (یہودی) تمہارے سامنے (اپنے بے گناہ ہونے کی) قسمیں کھائیں گے (اور بری ہو جائیں گے) انہوں نے عرض کیا: ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے، چنانچہ آپ ﷺ نے صدقے کے اُونٹوں میں سے سو اُونٹ اس کی دیت ادا فرما دی۔

[٣١٨٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣١٨٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارَسْتَانِيُّ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ انصاری خیبر گئے تو ان میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا گیا۔ یہ معاملہ نبی ﷺ

❶ نصب الراية للزيلعي: ٤/ ٣٩٠

❷ سلف برقم: ٣١٨٣

إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ، نا أَبِي، نا قَيْسٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ خَرَجَ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَقُتِلَ مِنْهُمْ رَجُلٌ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((بَيِّنَتُكُمْ)) قَالُوا: ((مَا لَنَا بَيِّنَةٌ))، قَالَ: ((فَتَنْفُلُكُمْ أَيْمَانُهُمْ))، فَقَالُوا: ((إِذًا تَقْتُلُنَا الْيَهُودُ))، قَالَ: ((فَأَيْمَانُكُمْ أَنْتُمْ))، قَالُوا: ((لَمْ نَشْهَدْ))، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَالٍ أَتَاهُ.

کی خدمت میں اُٹھایا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی قسمیں تمہیں کافی ہوں گی؟ (یعنی اگر یہودی پچاس قسمیں اُٹھا کر اپنی برأت کا اظہار کر دیں تو تمہیں قبول ہے؟) انہوں نے عرض کیا: تب تو یہودی ہمیں مار ڈالیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم قسمیں کھاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم تو وہاں موجود ہی نہیں تھے (جب قتل ہوا)۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ ﷺ نے (اپنی طرف سے) اس کی دیت ادا فرما دی۔

[٣١٩٠]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَبُوبَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، قَالُوا: نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ إِلَّا فِي الْقَسَامَةِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دلیل پیش کرنا مدعی (یعنی دعوی کرنے والے) کا فرض ہے اور قسم اُٹھانا اس کے ذمے ہے جو (اس کے دعوے کا) انکار کرے، سوائے قسامہ کے۔

[٣١٩١]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، قَالَا: نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُطَرِّفٌ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الضَّحَّاكِ، وَمُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، نا مُطَرِّفٌ، قَالَا: نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ إِلَّا فِي الْقَسَامَةِ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دلیل پیش کرنا مدعی کا فرض ہے اور قسم اُٹھانا انکار کرنے والے پر لازم ہے، سوائے قسامہ کے۔

[٣١٩٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللَّهِ

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ عبدالرزاق اور

❶ سيأتي برقم: ٤٥٠٧

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ١٢٣

بْنُ شَبِيبٍ ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الزَّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . خَالَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَحَجَّاجٌ رَوَيَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلًا .

حجاج نے اس کے خلاف بیان کیا اور ابن جریج کے واسطے سے عمرو سے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

[٣١٩٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ ، نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَضْرَمِيُّ ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأُتِيَ بِأَخِي بَنِي عِجْلٍ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ قَبِيصَةَ تَنَصَّرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: ((مَا حُدِّثْتُ عَنْكَ؟)) ، قَالَ: ((مَا حُدِّثْتَ عَنِّي؟)) ، قَالَ: ((حُدِّثْتُ عَنْكَ أَنَّكَ تَنَصَّرْتَ)) ، فَقَالَ: ((أَنَا عَلَى دِينِ الْمَسِيحِ)) ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: ((وَأَنَا عَلَى دِينِ الْمَسِيحِ)) ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: ((مَا تَقُولُ فِيهِ؟)) فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: طَؤُوهُ ، فَوُطِئَ حَتَّى مَاتَ ، فَقُلْتُ لِلَّذِي يَلِينِي: مَا قَالَ؟ قَالَ: الْمَسِيحُ رَبُّهُ .

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ آپ کی خدمت میں بنو عجل کا آدمی مستورد بن قبیصہ پیش کیا گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: مجھے تیرے متعلق کیا بتایا گیا ہے؟ اس نے کہا: آپ کو میرے متعلق کیا بتایا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ تو نصرانی ہو گیا ہے۔ اس نے کہا: میں حضرت مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کے دین پر ہوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں بھی حضرت مسیح کے دین پر ہوں۔ آپ نے پوچھا: تو ان کے متعلق کیا کہتا ہے؟ اس نے کوئی بات کہی جو مجھے سنائی نہ دی، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے گھسیٹو۔ چنانچہ اسے گھسیٹا گیا، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ میں نے اپنے ساتھ والے آدمی سے پوچھا: اس نے کیا کہا تھا؟ تو اس نے بتایا کہ اس نے کہا تھا: حضرت مسیح اس کے رب ہیں۔

[٣١٩٤]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ ح وَنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ، قَالَا: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ، نا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، نا ابْنُ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ ، فَكَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَمَا صَبَرَ أَنْ قَامَ إِلَى مِعْوَلٍ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَيْهَا حَتَّى أَنْفَذَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ)) . لَفْظُ ابْنِ كَرَامَةَ . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی اُم ولد تھی (یعنی ایسی لونڈی جس سے آدمی کی اولاد ہو) اس سے اس آدمی کے دو موتیوں جیسے بیٹے تھے۔ وہ نبی ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی اور وہ آدمی اسے منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی، وہ اسے ڈانٹتا لیکن اس پر ڈانٹ کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ ایک رات اس (ملعونہ) نے نبی ﷺ کو سب وشتم کیا، تو اس سے برداشت نہ ہو سکا۔ اس نے ایک بھالا اُٹھا کر اس کے پیٹ میں چبھو دیا اور اس پر ٹیک لگا کر کھڑا رہا، یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: خبردار! گواہ رہو، اس کا خون رائیگاں ہے (یعنی اس کا کوئی قصاص اور دیت نہیں ہے)۔

❶ سنن أبي داود: ٤٣٦١ ـ سنن النسائي: ٧/ ١٠٧

[٣١٩٥]...... نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبْدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، قَالَا: نا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، نا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَتَشْتُمُهُ فَقَتَلَهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ الْأَعْمَى، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا صَاحِبُهَا، كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلَ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ، وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً، فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةُ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَقَتَلْتُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینے کی اُم ولد تھی جو نبی ﷺ کو سب وشتم کیا کرتی اور آپ کو برا بھلا کہتی تھی۔ وہ اسے منع کرتا مگر وہ باز نہ آتی، وہ اسے ڈانٹتا مگر اس پر ڈانٹ کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ ایک رات جب وہ نبی ﷺ کو برا بھلا کہہ رہی تھی اور آپ ﷺ کو سب وشتم کر رہی تھی تو اس آدمی نے اسے قتل کر دیا۔ صبح ہوئی تو نبی ﷺ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا گیا۔ نابینا کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس کا مالک ہوں، یہ آپ کو سب وشتم کرتی اور آپ کو برا بھلا کہا کرتی تھی، میں اسے منع کرتا مگر وہ باز نہ آتی، میں اسے ڈانٹتا مگر اس پر ڈانٹ کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ میرے اس سے دو موتیوں جیسے بیٹے ہیں، حالانکہ وہ میرے ساتھ اچھا سلوک کرتی تھی (لیکن آپ ﷺ کی گستاخی مجھ سے برداشت نہ ہو پاتی تھی)۔ چنانچہ کل رات اس نے جب آپ ﷺ کو سب وشتم کیا اور برا بھلا کہا، تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: گواہ رہو، اس کا خون رائیگاں ہے۔

[٣١٩٦]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا أَبُو الْيَمَانِ، نا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَعَافَوْا الْحُدُودَ بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ)) [1]

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود کو آپس میں ہی درگزر کر لیا کرو، البتہ جو حد مجھ تک پہنچ جائے تو اس کا نافذ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

[٣١٩٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ، أنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا، وَقَالَ فِيهِ: ((كُلُّ حَدٍّ رُفِعَ إِلَيَّ فَقَدْ وَجَبَ)). اتَّفَقَ مُسْلِمٌ وَابْنُ عَيَّاشٍ فَوَصَلَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَأَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْهُ وَعَنِ الْمُثَنَّى، وَتَابَعَهُ ابْنُ عُلَيَّةَ.

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے، اس میں ہے: جو بھی حد مجھ تک پہنچ جائے، اس کا نفاذ واجب ہو جاتا ہے۔ مسلم اور ابن عیاش اس حدیث کو ابن جریج سے موصولاً بیان کرنے میں متفق ہیں اور عبدالرزاق نے اسے ابن جریج اور مثنی سے مرسل بیان کیا ہے، ابن علیہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

[٣١٩٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ

اس سند کے ساتھ بھی نبی ﷺ سے ابن عیاش کی حدیث کی مثل مروی ہے۔

[1] المستدرك للحاكم: ٤/ ١٨٣

جُرَيْجٍ، وَالْمُثَنَّى، قَالَا: نا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَيَّاشٍ.

[٣١٩٩]..... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا ابْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَافَوْا بَيْنَكُمْ قَبْلَ أَنْ تَأْتُونِي، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ)) مُرْسَلٌ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے معاملات میرے پاس لانے سے پہلے آپس میں ہی معاف کرلیا کرو، کیونکہ جو حد مجھ تک پہنچ جائے، اس کا نفاذ واجب ہوجاتا ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

[٣٢٠٠]..... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا يَزِيدُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)) قَالَ يَزِيدُ: تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو اپنا دین بدل لے، اسے قتل کردو۔ یزید کہتے ہیں: مرتد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا۔

[٣٢٠١]..... نا الْمَحَامِلِيُّ، نا الْحَسَّانِيُّ، نا يَزِيدُ، أنا سَعِيدٌ، قَالَ: وَنا يُوسُفُ، نا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے ہی مثل ہے۔

[٣٢٠٢]..... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَتَلَ أُمَّ قِرْفَةَ الْفَزَارِيَّةَ فِي رِدَّتِهَا قِتْلَةً مُثْلَةً، شَدَّ رِجْلَيْهَا بِفَرَسَيْنِ ثُمَّ صَاحَ بِهِمَا فَشَقَّاهَا وَأُمُّ وَرَقَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّيهَا الشَّهِيدَةَ، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَتَلَهَا غُلَامُهَا وَجَارِيَتُهَا، فَأُتِيَ بِهِمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَتَلَهُمَا وَصَلَبَهُمَا. ❷

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُم قرفہ فزاریہ کو اس کے مرتد ہونے پر قتل کیا، نیز اس کا مثلہ کیا۔ آپ نے اس کی دونوں ٹانگیں دو گھوڑوں کے ساتھ باندھ دیں، پھر گھوڑوں کو دوڑادیا اور اسے چیر کر رکھ دیا۔ سیدہ اُم ورقہ انصاریہ کو تو رسول اللہ ﷺ شہیدہ کے نام سے پکارا کرتے تھے، انہیں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان کے غلام اور لونڈی نے شہید کردیا تھا، پھر ان دونوں کو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے ان دونوں کو قتل کیا اور انہیں سولی پر چڑھا دیا۔

[٣٢٠٣]..... نا بِذَلِكَ ابْنُ الْبُهْلُولِ، نا أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ

مذکورہ سند کے ساتھ بھی ام ورقہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٢٥٣٣ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ٥٦٣ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٨٧٠٦

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٠٤

جَدَّتِهِ لَيْلَى بِنْتِ مَالِكٍ، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ، عَنْ عُمَرَ، بِذَالِكَ. ❶

[٣٢٠٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحِ الْأَزْدِيُّ الْوَكِيلُ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبِ الْخَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ)). ❷

سیدنا جندب الخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جادوگر کی سزا، اسے تلوار کے ساتھ مارنا (قتل کرنا) ہے۔

[٣٢٠٥]...... نا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا هُشَيْمٌ، أنا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ، أَنَّهُ قَتَلَ سَاحِرًا كَانَ عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، ثُمَّ قَالَ: ﴿أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ﴾ (الأنبياء: ٣).

سیدنا جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ولید بن عقبہ کے پاس ایک جادوگر کو قتل کرنے کے بعد یہ آیت پڑھی: ﴿أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ﴾ ''تم آنکھوں دیکھتے جادو (کی لپیٹ) میں کیوں آتے ہو؟''

[٣٢٠٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ، فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: أَعْقِلُ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذَالِكَ بَطَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ فِيهِ غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ أَوْ فَرَسٌ أَوْ بَغْلٌ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (یعنی وہ بچہ جو عورت کے پیٹ میں ہی فوت ہو جائے) کی دیت میں ایک غلام، یا لونڈی، یا گھوڑا، یا خچر ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا، اس نے کہا: کیا میں اس کی دِیت ادا کروں جس نے کھایا نہ پیا، جو چیخا نہ چلایا؟ اس طرح کی دیت نہیں دی جاتی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ شخص شاعروں کی سی باتیں کر رہا ہے، اس کی دِیت ایک ''غرہ'' ہے، غلام ہو یا لونڈی، گھوڑا ہو یا خچر۔

[٣٢٠٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا أَبُو عَاصِمٍ، ح وَنا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ نا أَبُو عُبَيْدَةَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جنین میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے متعلق لوگوں میں اعلان کیا تو حمل بن مالک نابغہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کھڑے

❶ مسند أحمد: ٢٧٢٨٢

❷ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٦٠۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ١٣٦۔جامع الترمذي: ١٤٦٠

❸ صحيح البخاري: ٥٧٥٩۔صحيح مسلم: ١٦٨١۔سنن أبي داود: ٤٥٧٩۔جامع الترمذي: ١٤١٠۔مسند أحمد: ٧٢١٧، ٧٧٠٣، ٩٦٥٥۔صحيح ابن حبان: ٦٠١٧

بْـنُ أَبِـى السَّـفَرِ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَـخْـلَدٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْـنِ جُرَيْجٍ ، نا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، حَدَّثَنِي طَاوُسٌ ، عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ نَشَـدَ الـنَّـاسَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰـهِ ﷺ فِي الْـجَنِيـنِ ، فَـقَـامَ حَـمَـلُ بْنُ مَـالِكِ بْنِ النَّـابِغَةِ الْأَنْـصَـارِيُّ فَـقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ لِي فَأَخَذَتْ إِحْدَاهُـمَـا الْأُخْـرٰى مِسْـطَحًا فَضَرَبَتْ بِهِ رَأْسَهَا فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ جَنِينَهَا ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْـجَـنِينِ بِغُرَّةٍ ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ، وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا . وَقَالَ ابْـنُ بُهْـلُـولٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَشَـدَ النَّاسَ: مَا تَعْلَمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَنِينِ؟ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ قَالَ: كُنْتُ بَيْـنَ امْـرَأَتَيْـنِ فَـرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ جَنِينَهَا ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْـجَنِينِ بِـغُرَّةٍ ، وَأَمَـرَ أَنْ تُـقْـتَـلَ بِهَـا . وَقَالَ ابْنُ الْجُنَيْدِ: فَقَامَ حَمَلُ أَوْ حَمَلَةُ بْنُ مَالِكٍ . ❶

ہو کر کہا: میری دو بیویاں تھیں، ایک نے دوسری کو شہتیر مار کر قتل کر دیا اور اس کے جنین کو بھی قتل کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے جنین کے بدلے میں ایک ''غرہ'' (یعنی ایک غلام یا لونڈی) کی ادائیگی کا فیصلہ دیا اور مقتولہ کے بدلے اس عورت کے قتل کا حکم دیا۔

[۳۲۰۸]..... نـا يَـعْـقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَـى الْبَـزَّارُ ، نـا عَـلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَـكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَـارٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا ، يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّـهُ شَهِـدَ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِـي ذَالِكَ ، فَجَاءَ حَـمَـلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ ، فَقَالَ: ((كَانَ شَيْءٌ بَيْنَ امْـرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ ، وَأَنْ تُـقْـتَـلَ بِهَا)) . فَقُلْتُ لِعَمْرٍو: لَا ، أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ: كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ: شَكَّكْتَنِي . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کرنے کے وقت موجود تھے۔ حمل بن نابغہ رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: میری دونوں بیویوں میں کچھ چپقلش ہو گئی، ان میں سے ایک نے دوسری کو شہتیر مار کر قتل کر دیا اور اس کا جنین بھی ضائع کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے جنین کے بدلے ایک غلام یا لونڈی ادا کی جائے اور مقتولہ کے بدلے اس عورت کو قتل کیا جائے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عمرو سے کہا: ایسے نہیں ہے، ابن طاؤس نے مجھے اپنے والد کے واسطہ سے ایسے ایسے بیان کیا ہے، تو عمرو نے کہا: تم نے مجھے شک میں مبتلا کر دیا ہے۔

❶ صحيح البخارى: ٦٩٠٥، ٦٩٠٦، ٦٩٠٧۔صحيح مسلم: ١٦٨٢۔مسند أحمد: ٣٤٣٩، ١٦٧٢٩۔صحيح ابن حبان: ٦٠٢١

❷ ٣٤٣٩

[٣٢٠٩]...... أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أُذَكِّرُ اللَّهَ امْرَأً سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَنِينِ، فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كُنْتُ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ، يَعْنِي ضَرَّتَيْنِ، فَجَرَحَتْ أَوْ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحِ عَمُودِ ظُلَّتِهَا، فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ مَا فِي بَطْنِهَا، ((فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ))، فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ لَمْ نَسْمَعْ هَذِهِ الْقَضِيَّةَ لَقَضَيْنَا بِغَيْرِهِ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو جنین کا فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہو، وہ بتائے۔ حمل بن مالک نابغہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے امیر المومنین! میری دو بیویاں تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو چھت کا شہتیر مار کر زخمی کر دیا اور اسے قتل کر دیا، اس کے پیٹ میں موجود بچہ بھی مار ڈالا، تو نبی ﷺ نے جنین کے بدلے ایک غلام یا لونڈی کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! اگر ہمیں اس فیصلے کی خبر نہ ہوتی تو ہم کچھ اور فیصلہ کر بیٹھتے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: مجھے ابن طاؤس نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ نبی ﷺ نے جنین کے بدلے ''غرہ'' یعنی ایک غلام یا لونڈی یا گھوڑا ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

[٣٢١٠]...... قَالَ: وَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ، نَحْوَهُ وَقَالَ: فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالدِّيَةِ فِي الْمَرْأَةِ، وَفِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ.

ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ کیا۔ پھر راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے عورت کی دیت ادا کرنے اور جنین کے بدلے ''غرہ'' یعنی ایک غلام یا لونڈی یا گھوڑا کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔

[٣٢١١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى الْجَزَرِيُّ، نا عَفَّانُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُقْتَلُ الْمَرْأَةُ إِذَا ارْتَدَّتْ)). عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى هَذَا كَذَّابٌ، يَضَعُ الْحَدِيثَ عَلَى عَفَّانَ وَغَيْرِهِ، وَهَذَا لَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا رَوَاهُ شُعْبَةُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت مرتد ہو جائے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

عبداللہ بن عیسیٰ کذاب راوی ہے جو عفان اور دوسرے محدثین کے نام پر اپنی طرف سے ہی احادیث گھڑ لیتا تھا۔ اس حدیث کا نبی ﷺ سے مروی ہونا صحیح نہیں ہے اور نہ ہی شعبہ نے اسے روایت کیا ہے۔

[٣٢١٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو يُوسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْعَطَّارُ الْفَقِيهُ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے مرتدہ کے متعلق فرمایا: اسے سزا دی جائے گی، البتہ قتل نہیں کیا جائے گا۔

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ١٢ / ٢٧٨

النَّجُودِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ، قَالَ: تُجْبَرُ وَلَا تُقْتَلُ.

[٣٢١٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْمُرْتَدَّةُ عَنِ الْإِسْلَامِ، تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ.

ابوزرین سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسلام سے مرتد ہونے والی عورت کو قید میں ڈال دیا جائے گا، البتہ اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٢١٤]...... وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَاتِمٍ الطَّوِيلُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ السَّرَّاجُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، نا أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: ارْتَدَّتِ امْرَأَةٌ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُسْتَتَابَ، فَإِنْ تَابَتْ، وَإِلَّا قُتِلَتْ.

عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: غزوہ اُحد کے روز ایک عورت مرتد ہوگئی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس سے توبہ کرائی جائے، اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کردی جائے۔

[٣٢١٥]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَطْحَاءَ، نا نَجِيحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، نا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ السَّعْدِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ مَرْوَانَ ارْتَدَّتْ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَعْرِضَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ، فَإِنْ رَجَعَتْ وَإِلَّا قُتِلَتْ. [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُم مروان نامی ایک عورت مرتد ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کی پیشکش کا حکم دیا کہ اگر وہ واپس پلٹ آئے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کردی جائے۔

[٣٢١٦]...... نا ابْنُ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، نا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اس سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٢١٧]...... نا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ الْقَرَاطِيسِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَجَلِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، نا خَالِدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت اسلام سے مرتد ہو جائے تو اسے ذبح کر دیا جائے۔

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٠٣

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَرْأَةِ: ((إِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْإِسْلَامِ أَنْ تُذْبَحَ)).

[٣٢١٨]...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى الْبَزَّازُ مِنْ كِتَابِهِ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُكَيْرٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَلْمٍ الْعَبْدِيُّ، نا الْخَلِيلُ بْنُ مَيْمُونٍ الْكِنْدِيُّ بِعَبَادَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُذَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ارْتَدَّتِ امْرَأَةٌ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَعْرِضُوا عَلَيْهَا الْإِسْلَامَ، فَإِنْ أَسْلَمَتْ وَإِلَّا قُتِلَتْ، فَعُرِضَ عَلَيْهَا فَأَبَتْ أَنْ تُسْلِمَ فَقُتِلَتْ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت مرتد ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کی پیشکش کا حکم دیا کہ اگر اسلام قبول کر لے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کر دی جائے۔ چنانچہ اسے اسلام کی پیشکش کی گئی، لیکن اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا، تو اسے قتل کر دیا گیا۔

[٣٢١٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَكْفُرُ بَعْدَ إِسْلَامِهَا، قَالَ: تُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَتْ، وَإِلَّا قُتِلَتْ. ❶

امام زہری رحمہ اللہ اسلام سے منحرف ہو کر کفر کا ارتکاب کرنے والی عورت کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے توبہ کرائی جائے، اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کر دی جائے۔

[٣٢٢٠]...... وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ قَالَ: تُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَتْ وَإِلَّا قُتِلَتْ.

ابراہیم رحمہ اللہ مرتدہ کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے توبہ کرائی جائے گی، اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کر دی جائے۔

[٣٢٢١]...... نا ابْنُ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِنْ أَسْلَمَتْ وَإِلَّا قُتِلَتْ. ❷

ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرتد ہونے والی عورت اگر اسلام قبول کر لے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کر دی جائے۔

[٣٢٢٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كُلُّ مُرْتَدٍّ عَنِ الْإِسْلَامِ، مَقْتُولٌ إِذَا لَمْ يَرْجِعْ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام سے مرتد ہونے والا مرد ہو یا عورت، اگر توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

[٣٢٢٣]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ،

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم پر حد کا نفاذ مشکوک ہو

❶ صحيح البخاري: ٦٩٢٢

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١٢/ ٢٧٩

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، قَالُوا: إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ الْحَدُّ فَادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ.

جائے تو حتی الوسع حد کو ٹالنے کی کوشش کرو۔

[٣٢٢٤]..... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ أُتِيَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ مَصْلِيَّةٍ أَهْدَتْهَا لَهُ امْرَأَةٌ يَهُودِيَّةٌ، فَأَكَلَ مِنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَبِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ فَمَرِضَا مَرَضًا شَدِيدًا عَنْهَا، ثُمَّ إِنَّ بِشْرًا تُوُفِّيَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَأُتِيَ بِهَا، فَقَالَ: ((وَيْحَكِ مَاذَا أَطْعَمْتِنَا؟))، قَالَتْ: أَطْعَمْتُكَ السُّمَّ، عَرَفْتُ إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا أَنَّ ذَالِكَ لَا يَضُرُّكَ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى سَيُبَلِّغُ مِنْكَ أَمْرَهُ، وَإِنْ كُنْتَ غَيْرَ ذَالِكَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيحَ النَّاسَ مِنْكَ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصُلِبَتْ. ❶

سیدنا ابولبیبہ رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے روز ایک یہودیہ نے زہر آلود بھنی ہوئی بکری رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ کے طور پر پیش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے، انہوں نے (یعنی ابولبیبہ رضی اللہ عنہ نے) اور بشر بن ضراء رضی اللہ عنہ نے اس سے کھا لیا۔ وہ دونوں سخت بیمار ہو گئے۔ بعد ازاں بشر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے یہودیہ کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، تو نے ہمیں کیا کھلایا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو زہر کھلایا ہے، میں دیکھنا چاہتی تھی کہ اگر آپ واقعی نبی ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہیں دے سکتا اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے آگاہ فرما دے گا اور اگر آپ نبی نہیں ہیں تو میں لوگوں کو آپ سے نجات دلانا چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کر دینے کا حکم دیا، چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔

[٣٢٢٥]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا أَبِي، سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِمَاعِزٍ: ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ، لَعَلَّكَ لَمَسْتَ))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَلَعَلَّكَ))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ بَعْدَ ذَالِكَ: أَمَرَ بِرَجْمِهِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعز رضی اللہ عنہ سے پوچھا: شاید کہ تم نے بوس و کنار کیا ہے؟ شاید کہ تم نے (محض) چھوا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر (زنا کیا ہے)؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔

[٣٢٢٦]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، أنا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو السَّائِبِ، نا يَزِيدُ، أنا جَرِيرُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر زنا کا اعتراف کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید کہ تم نے بوس و کنار کیا ہے؟ یا تم نے (محض) چھوا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ

❶ صحيح البخاري: ٣١٦٩

❷ مسند أحمد: ٢١٢٩، ٢٣١٠، ٢٤٣٣

حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا: ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ لَمَسْتَ))، فَقَالَ: لَا، قَالَ: ((فَكَذَا؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ: ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ))، قَالَ: لَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفَعَلْتَ كَذَا؟)) لَا يُكَنِّي، قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذَالِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ. ❶

نے اس سے پوچھا: تو پھر (زنا کیا ہے)؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ تب آپ ﷺ نے حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ ابن سنان نے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے: شاید کہ تو نے بوس و کنار کیا ہے، یا آنکھ مٹکا کیا ہے، یا صرف آنکھ بھر کر دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے ایسے کیا ہے (یعنی زنا کیا ہے)؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا۔

[٣٢٢٧]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَبَلِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْأَسْلَمِيِّ الَّذِي أَتَاهُ وَقَدْ زَنَى: ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ لَمَسْتَ أَوْ نَظَرْتَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ (ماعز) اسلمی زنا کرنے کے بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: شاید کہ تو نے بوس و کنار کیا ہے، یا چھوا ہے، یا آنکھ اُٹھا کر دیکھا ہے؟

[٣٢٢٨]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، نا أَبِي، نا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: ((انْطَلِقِي حَتَّى تَفْطِمِي وَلَدَكِ))، فَلَمَّا فَطَمَتْ وَلَدَهَا أَتَتْهُ، فَقَالَتْ: إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ فِيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: ((هَاتِ مَنْ يَكْفُلُ وَلَدَكِ))، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا أَكْفُلُ وَلَدَهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَرَجَمَهَا. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: میں زنا کر بیٹھی ہوں، مجھ پر حد قائم کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واپس چلی جا، یہاں تک کہ تو اپنے بچے کا دودھ چھڑا لے۔ جب اس نے اپنے بچے کا دودھ چھڑا دیا تو پھر نبی ﷺ کی خدمت میں آ حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میں زنا کر بیٹھی ہوں، مجھ پر حد قائم کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچے کی کفالت کرنے والا پیش کر۔ ایک انصاری کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میں اس کے بچے کی کفالت کروں گا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اسے رجم کیا۔

[٣٢٢٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، وَابْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَا: نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، أنا هُشَيْمٌ، أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِزَانٍ مُحْصَنٍ فَجَلَدَهُ

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شادی شدہ زانی کو پیش کیا گیا تو آپ نے جمعرات کے روز اسے سو کوڑے مارے اور جمعے کے روز اسے رجم کیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے اس پر دو حدیں جمع

❶ صحيح البخاري: ٦٨٢٤۔ مسند أحمد: ٢١٢٩۔ سنن أبي داود: ٤٤٢١

❷ صحيح مسلم: ١٦٩٥

يَوْمَ الْخَمِيسِ مِائَةَ جَلْدَةٍ ثُمَّ رَجَمَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقِيلَ لَهُ جَمَعْتَ عَلَيْهِ حَدَّيْنِ ، فَقَالَ: جَلَدْتُهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ ، وَرَجَمْتُهُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . ❶

کر دی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے کتاب اللہ کی رُو سے اسے کوڑے مارے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رُو سے رجم کیا ہے۔

[۳۲۳۰]...... نا الْحُسَيْنُ ، وَابْنُ قَحْطَبَةَ ، قَالَا: نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ ، نا هِشَامٌ ، نا حُصَيْنٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَوْلَاةٍ لِسَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ قَدْ فَجَرَتْ فَضَرَبَهَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ثُمَّ رَجَمَهَا ، ثُمَّ قَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ ، وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن قیس کی لونڈی کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اس نے بدکاری کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے اسے سو کوڑے لگائے اور رجم کیا، پھر فرمایا: میں نے اسے کتاب اللہ کی رُو سے کوڑے لگائے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رُو سے رجم کیا۔

[۳۲۳۱]...... نا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ ، نا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عَلِيًّا ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَدَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَرَجَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ ، وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے روز کوڑے لگائے اور جمعہ کے روز رجم کیا اور فرمایا: میں نے اسے کتاب اللہ کی رُو سے کوڑے لگائے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رُو سے رجم کیا۔

[۳۲۳۲]...... نا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَوْلَاةِ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ فَجَلَدَهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ، وَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ ، وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن قیس کی لونڈی کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اسے کوڑے لگانے کے بعد رجم کیا اور فرمایا: میں نے اسے کتاب اللہ کی رُو سے کوڑے لگائے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رُو سے رجم کیا۔

[۳۲۳۳]...... نا أَبُو عُمَرَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نا أَبُو الْجَوَّابِ ، نا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشِرَاحَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ قَدْ فَجَرَتْ ، فَرَدَّهَا حَتّٰى وَلَدَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ ، قَالَ: ((ائْتُونِي بِأَقْرَبِ النِّسَاءِ مِنْهَا)) ، فَأَعْطَاهَا وَلَدَهَا ثُمَّ جَلَدَهَا وَرَجَمَهَا ،

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمدانی عورت شراحہ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا، اس نے بدکاری کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے اسے بچے کی ولادت تک واپس بھیج دیا۔ جب بچہ پیدا ہوا تو آپ نے فرمایا: اس کی سب سے زیادہ قریبی عورت کو لاؤ۔ آپ نے بچہ اس کو دیا، پھر اسے کوڑے لگانے کے بعد رجم کیا اور فرمایا: میں نے اسے کتاب اللہ کی رُو سے

❶ صحیح البخاری: ٦٨١٢ ـ مسند أحمد: ٧١٦ ، ٨٣٩ ، ٩٤١

وَقَالَ: ((جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَرَجَمْتُهَا بِالسُّنَّةِ))، ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُعِيَ عَلَيْهَا وَلَدُهَا أَوْ كَانَ اعْتِرَافٌ، فَالْإِمَامُ أَوَّلُ مَنْ يَرْجُمُ، ثُمَّ النَّاسُ، فَإِنْ نَعَتَهَا شُهُودٌ فَالشُّهُودُ أَوَّلُ مَنْ يَرْجُمُ ثُمَّ النَّاسُ)).

کوڑے لگائے اور سنت کی رُو سے رجم کیا۔ پھر فرمایا: جو عورت ناجائز بچے کو جنم دے یا بدکاری کا اعتراف کر لے تو اسے رجم کرنے کا سب سے پہلا حق حکمران کا ہے، پھر لوگوں کا۔ اگر اس کی بدکاری پر گواہ موجود ہوں تو اسے رجم کرنے کا پہلا حق گواہوں کا ہے، پھر لوگوں کا۔

[۳۲۳۴]..... نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے تم قومِ لوط کا سا کام کرتے پاؤ، تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

[۳۲۳۵]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْبِكْرِ يُوجَدُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ قَالَ: يُرْجَمُ. ❷

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لواطت میں مبتلا کنوارے کے متعلق فرمایا: اسے رجم کر دیا جائے۔

[۳۲۳۶]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا مُخَنَّثُ فَاجْلِدُوهُ عِشْرِينَ سَوْطًا، وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاجْلِدُوهُ عِشْرِينَ، وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ، وَمَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی کو مخنث (ہیجڑا) کہے تو اسے بیس کوڑے مارو، جب کوئی شخص کسی کو یہودی کہے تو اسے بیس کوڑے مارو، جو کوئی محرم کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے قتل کر دو اور جو کوئی کسی جانور سے بدکاری کرے اسے بھی قتل کر دو اور جانور کو بھی قتل کر دو۔

❶ سنن أبي داود: ٤٤٦٢۔ جامع الترمذي: ١٤٥٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٥٦١۔ مسند أحمد: ٢٤٢٠، ٢٧٢٧۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٨٣٠، ٣٨٣١

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٣٢

❸ سنن أبي داود: ٤٤٦٢۔ سنن ابن ماجه: ٢٥٦٤۔ جامع الترمذي: ١٤٥٥۔ السنن الكبرى للنسائي: ٧٣٤١

[۳۲۳۷]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ مَعَهُ)). فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا، وَلٰكِنْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا شَيْءٌ أَوْ يُنْتَفَعُ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَالِكَ الْعَمَلُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کا ارتکاب کرے، اسے اور اس جانور کو بھی اس کے ساتھ قتل کر دو۔ ہم نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: جانور کا کیا قصور ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو اس بارے میں کچھ نہیں سنا، البتہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ اس کا گوشت کھایا جائے، یا اس سے فائدہ اٹھایا جائے، جبکہ اس کے ساتھ یہ برا فعل ہو چکا ہے۔

[۳۲۳۸]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيِّبِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَتْ بِالزِّنَا، فَقَالَتْ: ((إِنِّي حُبْلَى))، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا)) فَفَعَلَ، فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ)) فَفَعَلَتْ، ثُمَّ جَاءَتْ فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، هَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا)). ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور زنا کا اعتراف کرتے ہوئے بولی: میں حاملہ ہوں۔ نبی ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلوا کر فرمایا: اس سے اچھا سلوک کر، جب یہ بچے کو جنم دے دے تو اسے میرے پاس لانا۔ اس نے ایسا ہی کیا، جب اس نے بچے کو جنم دے دیا تو وہ اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ، اسے دودھ پلاؤ۔ وہ دودھ پلاتی رہی، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس کے بدن پر باندھ دیے گئے، پھر آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، پھر اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا ہے، اب آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر لوگوں میں اس کو تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہے۔ کیا تم نے اس سے افضل بات دیکھی ہے کہ اس نے خود اپنی جان کو (حد کے لیے) پیش کر دیا ہے؟

[۳۲۳۹]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، نا هِشَامٌ،

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کی طرح ہی مروی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

❶ مسند أحمد: ٢٧٢٧ - سنن أبي داود: ٤٤٦٤ - جامع الترمذي: ١٤٥٦

❷ صحيح مسلم: ١٦٩٦ - سنن أبي داود: ٤٤٤٠ - جامع الترمذي: ١٤٣٥ - سنن النسائي: ٤/ ٦٣

عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: تُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ؟.

آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں، حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟

[٣٢٤٠]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبِكَ جُنُونٌ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((أَحْصَنْتَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اسلم قبیلے کا ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے زنا کے ارتکاب کا اعتراف کیا، تو آپ ﷺ نے اس کی جانب سے رُخِ انور پھیر لیا، اس نے دوبارہ اعتراف کیا تو آپ نے پھر رُخِ انور دوسری جانب کر لیا، یہاں تک کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تو پاگل ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ نبی ﷺ نے حکم دیا تو اسے نماز گاہ میں رجم کر دیا گیا۔ جب اسے پتھر پڑے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا، اسے پکڑ کر پتھر مارے گئے، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ نبی ﷺ نے اس کے لیے کلماتِ خیر ارشاد فرمائے، لیکن اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔

[٣٢٤١]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا، وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آنکھ نابینا ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو، وہ نکالی جائے تو اس میں آنکھ کی دِیت ایک تہائی ادا کرنا ہوگی اور جو ہاتھ شل ہو گیا ہو، اس کو کاٹنے میں ہاتھ کی ایک تہائی دِیت ادا کرنا ہوگی۔

[٣٢٤٢]..... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مُوسَى الْهَرَوِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ، نا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیت میں ایک سو اُونٹ مقرر فرمائے۔ راوی کہتے ہیں: ہر اونٹ کی قیمت اَسّی (۸۰) درہم لگائی گئی اور یوں کل دِیت آٹھ ہزار درہم ہوئی۔ آپ ﷺ

❶ صحيح البخاري: ٦٨٢٠۔صحيح مسلم: ١٦٩١۔سنن أبي داود: ٤٤٣٠۔جامع الترمذي: ١٤٢٩۔سنن النسائي: ٤/ ٦٢۔مسند أحمد: ١٤٤٦٢۔صحيح ابن حبان: ٣٠٩٤، ٤٤٤٠۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٣١

❷ سنن النسائي: ٨/ ٥٥

أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدِّيَةَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، قَالَ: فَقُوِّمَ كُلُّ بَعِيرٍ بِثَمَانِينَ، وَكَانَتِ الدِّيَةُ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ، وَجَعَلَ دِيَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ النِّصْفَ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ، فَكَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَهْدِ أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ غَلَتِ الْإِبِلُ فَقَوَّمَهَا عِشْرِينَ وَمِائَةً، فَجَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا هِيَ، وَجَعَلَ دِيَةَ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانَمِائَةٍ. ❶

نے مسلمانوں کی دیت کا نصف اہل کتاب کی دیت مقرر فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایسا ہی رہا، لیکن جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اونٹ مہنگا ہو گیا، تو انہوں نے اونٹ کی قیمت ایک سو بیس درہم مقرر فرمائی اور یوں کل دیت بارہ ہزار درہم ہو گئی۔ انہوں نے اہل کتاب کی دیت کو اسی طرح رہنے دیا اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم مقرر فرمائی۔

[٣٢٤٣]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوسَ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، نا أَبُو كُرْزٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ ((أَنَّهُ وَدَى ذِمِّيًّا دِيَةَ مُسْلِمٍ)). أَبُو كُرْزٍ هٰذَا مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرُهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے ذکر کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ذمی کو مسلمان والی دیت دلائی۔
ابو کرز متروک الحدیث ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو اس کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

[٣٢٤٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا زَنْجَوَيْهِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، نا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يَجْعَلَانِ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ إِذَا كَانَا مُعَاهَدَيْنِ دِيَةَ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ، وَكَانَ عُثْمَانُ وَمُعَاوِيَةُ لَا يُقِيدَانِ الْمُشْرِكَ مِنَ الْمُسْلِمِ. ❷

ابن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ذمی یہودی وعیسائی کی دیت آزاد مسلمان کی سی ٹھہراتے تھے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مشرک کو مسلمان سے قصاص نہیں دلاتے تھے۔

[٣٢٤٥]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَيَّاطُ الْمَكِّيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((قَضَى بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فِي الدِّيَةِ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ: وَإِنَّمَا قَالَ لَنَا فِيهِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَأَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ كَانَ يَقُولُ: عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دیت میں بارہ ہزار درہم طے فرمائے۔
محمد بن میمون کہتے ہیں: راوی نے ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ایک بار ہی یہ حدیث بیان کی، اکثر اوقات وہ عکرمہ کے حوالے سے براہِ راست نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے۔

❶ مسند أحمد: ٧٠٩٠

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٢٨٦ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٨٤٩١

❸ سنن أبي داود: ٤٥٤٦ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٢٩ ـ جامع الترمذي: ١٣٨٨ ـ سنن النسائي: ٨/ ٤٤

[٣٢٤٦]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَبُو مُوسَى ، مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى ، نا مُعَاذُ بْنُ هَانِءٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَتَهُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا ، وَذَالِكَ قَوْلُهُ: ﴿إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (التوبة:٧٤) بِأَخْذِهِمُ الدِّيَةَ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے دوسرے کو قتل کر دیا تو نبی ﷺ نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ''اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا'' یعنی دیت وصول کرنے کی بنا پر۔

[٣٢٤٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلافٍ ، وَالْمَجُوسِيِّ ثَمَانُمِائَةٍ . ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار ہے، جبکہ مجوسی کی دیت آٹھ ہزار ہے۔

[٣٢٤٨]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ ، نا شَرِيكٌ ، عَنْ ثَابِتٍ أَبِي الْمِقْدَامِ ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، كِلاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلافٍ أَرْبَعَةَ آلافٍ ، وَالْمَجُوسِيِّ ثَمَانَمِائَةٍ .

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہودی اور عیسائی کی دیت چار چار ہزار جبکہ مجوسی کی دیت آٹھ ہزار مقرر فرماتے تھے۔

[٣٢٤٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كِتَابَانِ: ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عُتُوًّا فِي الْأَرْضِ رَجُلٌ ضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ ، وَرَجُلٌ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ ، وَرَجُلٌ تَوَلَّى غَيْرَ أَهْلِ نِعْمَتِهِ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ ، لَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے دستے سے یہ دو تحریریں ملیں: زمین پر سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے جو ایسے شخص کو مارتا ہے جس نے اسے مارا نہیں ہوتا، جو ایسے شخص کو قتل کرتا ہے جو قاتل نہیں ہے اور جو ذمہ داری ایسے شخص کو سونپتا ہے جو اس کا اہل نہیں ہے، جو شخص یہ اعمال کرے گا اس نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا، اللہ اس سے کوئی فرضی و نفلی عمل قبول نہیں فرمائے گا۔ دوسری تحریر یہ تھی: مومنوں کے خون برابر ہیں، ادنیٰ مسلمان کسی کافر کو امن دے سکتا ہے، کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا

❶ مسند الشافعي: ٢/ ١٠٦۔ المعرفة للبيهقي: ١٢/ ١٤٢

يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)) وَفِي الْآخَرِ: ((الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ، وَلَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ)) مُخْتَصَرٌ. ❶

جاسکتا، نہ کسی ایسے ذِمی کوقتل کیا جاسکتا ہے جس سے عہد کیا گیا ہو اور نہ ہی دو (الگ الگ) مذاہب والے ایک دوسرے کے وارث ہوسکتے ہیں۔

[٣٢٥٠]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهَى أَصْحَابَهُ أَنْ يَبْسُطُوا عَلَى الْخَوَارِجِ حَتَّى يُحْدِثُوا حَدَثًا، فَمَرُّوا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ فَأَخَذُوهُ فَانْطَلَقُوا بِهِ فَمَرُّوا عَلَى تَمْرَةٍ سَاقِطَةٍ مِنْ نَخْلَةٍ فَأَخَذَهَا بَعْضُهُمْ فَأَلْقَاهَا فِي فَمِهِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ: تَمْرَةُ مُعَاهِدٍ فَبِمَ اسْتَحْلَلْتَهَا؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ: أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَنْ هُوَ أَعْظَمُ حُرْمَةً عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَنَا فَقَتَلُوهُ، فَبَلَغَ ذَالِكَ عَلِيًّا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَنْ أَقِيدُونَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، قَالُوا: كَيْفَ نَقِيدُكَ بِهِ وَكُلُّنَا قَتَلَهُ؟ قَالَ: ((وَكُلُّكُمْ قَتَلَهُ؟))، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَبْسُطُوا عَلَيْهِمْ))، وَقَالَ: ((وَاللّٰهِ لَا يُقْتَلُ مِنْكُمْ عَشَرَةٌ، وَلَا يَنْفَلِتُ مِنْهُمْ عَشَرَةٌ))، قَالُوا: فَقَتَلُوهُمْ، قَالَ: فَقَالَ: ((اطْلُبُوا مِنْهُمْ ذَا الثُّدَيَّةِ))، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

ابومجلز روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو خارجیوں پر تب تک حملہ کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ کسی جرم کا ارتکاب نہ کرلیں۔ خارجی سیدنا عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں پکڑ کر ساتھ لے گئے، کھجور کے درخت سے ایک کھجور گری ہوئی تھی، وہ گزرے تو ان میں سے کسی نے وہ اُٹھا کر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈال دی تو دوسرا بولا: عہد والے کی کھجور تم نے کیونکر حلال جانی؟ سیدنا عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کا نہ بتاؤں جو تم پر اس کھجور سے (کہیں) زیادہ حرام ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں (یعنی مجھے قتل کرنا اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر حرام ہے)۔ انہوں نے آپ کو شہید کردیا، جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے خارجیوں کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمیں عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ کا قصاص دو۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کو قصاص کیسے دیں؟ ہم سب نے اسے قتل کیا ہے۔ آپ نے پوچھا: تم سب اس کے قاتل ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے ساتھیوں کو ان پر حملہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہارے دس آدمی بھی نہیں مرنے چاہئیں اور ان کے دس آدمی بھی نہیں بھاگنے چاہئیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان سب کو قتل کردیا ہے، تو آپ نے فرمایا: ان میں سے ذوالثدیہ (پستان والے) کو تلاش کرو۔ راوی نے بقیہ حدیث بیان کی۔

[٣٢٥١]..... نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ، نا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِيُّ، نا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدَةَ،

ابوالاحوص بیان کرتے ہیں کہ نہروان کی جنگ کے روز ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نہر کے قریب تھے کہ خارجی آئے اور انہوں نے آپ کے پیچھے پڑاؤ ڈال لیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب

❶ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤٧٥٧ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٩ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٩

عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّهْرَوَانِ كُنَّا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ النَّهْرِ، فَجَاءَتِ الْحَرُورِيَّةُ حَتَّى نَزَلُوا مِنْ وَرَائِهِ، قَالَ عَلِيٌّ: لَا تُحَرِّكُوهُمْ حَتَّى يُحْدِثُوا حَدَثًا، فَانْطَلَقُوا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، فَقَالُوا: حَدِّثْنَا حَدِيثًا حَدَّثَكَ بِهِ أَبُوكَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنِي: ((تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي)). فَقَدَّمُوهُ إِلَى النَّهْرِ فَذَبَحُوهُ كَمَا تُذْبَحُ الشَّاةُ، فَأُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأُخْبِرَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، نَادُوهُمْ أَنْ أَخْرِجُوا إِلَيْنَا قَاتِلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، فَقَالُوا: كُلُّنَا قَتَلَهُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِأَصْحَابِهِ: دُونَكُمُ الْقَوْمُ، فَمَا لَبِثَ أَنْ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. ❶

تک وہ کچھ نہیں کرتے تم کوئی حرکت نہ کرنا۔ خارجی سیدنا عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہنے لگے: ہمیں کوئی ایسی حدیث سناؤ جو تمہارے والد نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر تمہیں بیان کی ہو۔ انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ایسا فتنہ برپا ہوگا جس میں بیٹھا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا آدمی بھاگنے والے سے بہتر ہوگا۔ انہوں نے سیدنا عبداللہ کو نہر کی طرف لے جا کر بکری کی طرح ذبح کر ڈالا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے نعرۂ تکبیر لگایا اور فرمایا: ان سے کہو کہ عبداللہ بن خباب کے قاتل کو ہمارے حوالے کر دیں۔ خارجیوں نے تین بار کہا: ہم سب نے اس کو قتل کیا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ان لوگوں کو ختم کر دو۔ تھوڑی ہی دیر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ راوی نے بقیہ حدیث بیان کی۔

[٣٢٥٢]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا السَّرِيُّ بْنُ سَهْلٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عُثْمَانُ الْبُرِّيُّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: غلام کے بدلے میں آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٢٥٣]...... نا ابْنُ الْجُنَيْدِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، نا لَيْثٌ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا قَتَلَ الْحُرُّ الْعَبْدَ مُتَعَمِّدًا فَهُوَ قَوَدٌ. لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ لِأَنَّهُ مُرْسَلٌ.

حکم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آزاد شخص جان بوجھ کر غلام آدمی کو قتل کرے تو یہ باعث قصاص ہے۔

اس سے حجت قائم نہیں ہوتی کیونکہ یہ مرسل ہے۔

[٣٢٥٤]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

عامر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور سنت یہ ہے کہ کسی آزاد کو غلام کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

❶ مسند أحمد: ٢١٠٦٤

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٣٥

مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ ، وَمِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُقْتَلَ حُرٌّ بِعَبْدٍ . ❶

[٣٢٥٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، نا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوسَ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا لَا يَقْتُلَانِ الْحُرَّ بِقَتْلِ الْعَبْدِ . ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ غلام مقتول کے بدلے آزاد آدمی کو قتل نہیں کیا کرتے تھے۔

[٣٢٥٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّبَرِيُّ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ ، وَالْحَجَّاجُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، مِثْلَهُ سَوَاءٌ .

ایک اور سند کے بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل مروی ہے۔

[٣٢٥٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَكَ ، نا عَمْرُو بْنُ تَمِيمٍ ، نا أَبُو غَسَّانَ ، نا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِذِي عَهْدٍ ، وَلَا حُرٌّ بِعَبْدٍ . ❸

عامر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ کسی مسلمان کو کسی معاہد (ذمی) کے بدلے اور کسی آزاد کو کسی غلام کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

[٣٢٥٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ ، قَالَ : فِيهِ ثَمَنُهُ .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے غلام کو قتل کرنے والے آزاد سے متعلق فرمایا: اس قتل کے بدلے قیمت ادا کی جائے گی۔

[٣٢٥٩]...... نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ ، أَخْبَرَنِي جَدِّي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّهَاوِيُّ ، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ مَطَرٍ حَدَّثَهُمْ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَسْلَمِيُّ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمی کے بدلے مسلمان کو قتل کیا اور فرمایا: اپنے عہد کو پورا کرنے والوں میں سب سے زیادہ باعزت میں ہوں۔
ابراہیم بن ابی یحییٰ کے سوا کسی نے اس حدیث کو مسند بیان نہیں

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٨/ ٣٤
❷ مصنف ابن أبی شیبة: ٩/ ٣٠٥ ـ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٨/ ٣٥
❸ سلف برقم: ٣٢٥٤

الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَتَلَ مُسْلِمًا بِمُعَاهَدٍ، وَقَالَ: ((أَنَا أَكْرَمُ مَنْ وَفَى بِذِمَّتِهِ)) لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي يَحْيَى وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَالصَّوَابُ عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ ضَعِيفٌ لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ إِذَا وَصَلَ الْحَدِيثَ فَكَيْفَ بِمَا يُرْسِلُهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

کیا، ابراہیم متروک الحدیث ہے۔ ربیعہ کے واسطے سے ابن بیلمانی کا نبی ﷺ سے مرسل مروی ہونا صحیح ہے اور ابن بیلمانی بھی ضعیف راوی ہے، جب موصولاً بیان کرے تو اس کی حدیث حجت نہیں ہوتی، چہ جائیکہ مرسل روایت کرے۔ واللہ اعلم

[۳۲۶۰]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ، نا الرَّمَادِيُّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، يَرْفَعُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقَادَ مُسْلِمًا قَتَلَ يَهُودِيًّا. وَقَالَ الرَّمَادِيُّ: أَقَادَ مُسْلِمًا بِذِمِّيٍّ، وَقَالَ: ((أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَّى بِذِمَّتِهِ)).

عبدالرحمٰن بن بیلمانی نبی ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہودی کو قتل کرنے والے مسلمان کو قصاص میں قتل کیا۔ رمادیؒ نے یہ الفاظ بیان کیے کہ ذمی کے بدلے مسلمان کو قتل کیا، اور فرمایا: اپنے عہد کو پورا کرنے والوں میں سب سے زیادہ میں حق رکھتا ہوں۔

[۳۲۶۱]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: قَتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، وَقَالَ: ((أَنَا أَحَقُّ مَنْ أَوْفَى بِذِمَّتِهِ)). ❷

عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل ذمہ کے ایک آدمی کے بدلے میں اہل قبلہ کے آدمی کو قتل کیا اور فرمایا: اپنے عہد کو پورا کرنے والوں میں سب سے زیادہ میں حق رکھتا ہوں۔

[۳۲۶۲]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ، عَنْ حَجَّاجٍ، مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ روایت) کے مثل ہی مروی ہے۔

[۳۲۶۳]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ((إِنَّمَا سَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْيُنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرِّعَاءِ)). وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: يَعْنِي الْعُرَنِيِّينَ. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں چبھوئیں جنہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں چبھوئی تھیں۔ ابن صاعد فرماتے ہیں: یعنی عرینہ قبیلہ والے۔

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ۸/ ۳۰ ❷ المراسیل لأبی داود: ۲۵۰۔مصنف عبد الرزاق: ۱۸۵۱۴۔مسند الشافعی: ۲/ ۱۰۵

❸ صحیح مسلم: ۱۶۷۱ (۱۴)۔صحیح ابن حبان: ۴۴۷۴

[٣٢٦٤]..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ الْعَطَّارُ إِمْلَاءً ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيرٍ ، أنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ ، نا الْوَاقِدِيُّ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ خُرَيْنِقَ بِنْتِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: قَتَلَ حِرَاشُ بْنُ أُمَيَّةَ بَعْدَمَا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقَتْلِ ، فَقَالَ: ((لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا مُؤْمِنًا بِكَافِرٍ لَقَتَلْتُ حِرَاشًا بِالْهُذَلِيِّ)) ، يَعْنِي لَمَّا قَتَلَ حِرَاشٌ رَجُلًا مِنْ هُذَيْلٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ . ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حراش بن اُمیہ نے نبی ﷺ کی ممانعت کے بعد قتل کا ارتکاب کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کافر کے بدلے کسی مسلمان کو قتل کرتا تو ہذلی کے بدلے حراش کو قتل کرتا۔ یعنی جب فتح مکہ کے روز حراش نے ہذیل کا ایک آدمی قتل کر دیا۔

[٣٢٦٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: سَرَقَ مَمْلُوكٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَفَا عَنْهُ ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ ثَانِيَةً وَقَدْ سَرَقَ فَعَفَا عَنْهُ ، فَرُفِعَ الثَّالِثَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَفَا عَنْهُ ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ الرَّابِعَةَ وَقَدْ سَرَقَ فَعَفَا عَنْهُ ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ الْخَامِسَةَ وَقَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ السَّادِسَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ السَّابِعَةَ فَقَطَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ الثَّامِنَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ بِأَرْبَعٍ)) . ❷

عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک غلام نے چوری کی، یہ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں اُٹھایا گیا تو آپ نے اسے معاف فرما دیا۔ دوسری بار آپ ﷺ کے پاس اس کا معاملہ لایا گیا، اس نے چوری کی تھی تو آپ نے اسے (دوبارہ) معاف فرمادیا۔ تیسری بار اس کا معاملہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اسے پھر معاف فرمادیا۔ چوتھی بار اس نے چوری کی اور اس کا معاملہ آپ کی خدمت میں اُٹھایا گیا تو آپ نے اس سے پھر درگزر فرمایا۔ پانچویں بار چوری کرنے پر اس کو آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ چھٹی بار اس کا معاملہ آیا تو آپ ﷺ نے اس کا پاؤں کٹوا دیا۔ ساتویں بار اس کا مقدمہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا (دوسرا) ہاتھ کٹوا دیا۔ آٹھویں بار اس کو پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا (دوسرا) پاؤں کٹوا دیا اور فرمایا: چار بار کے بدلے چار اعضا کاٹ دیے جائیں۔

[٣٢٦٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محارب کے بارے یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں

❶ المعجم الكبير للطبرانی: ١٨/ ٢٠٩۔ السنن الكبرٰی للبیهقی: ٨/ ٢٩

❷ المعجم الكبير للطبرانی: ١٧/ ٤٨٣

عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُحَارِبِ ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ﴾ (المائدة:٣٣) إِذَا عَدَا فَقَطَعَ الطَّرِيقَ فَقَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ صُلِبَ، فَإِنْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْخُذْ مَالًا قُتِلَ، فَإِنْ أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَ مِنْ خِلَافٍ، فَإِنْ هَرَبَ وَأَعْجَزَهُمْ فَذَالِكَ نَفْيُهُ. ❶

اور زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں، ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں، یا سولی پر چڑھائے جائیں، یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا وہ جلا وطن کر دیے جائیں۔" جب وہ سرکشی کرتے ہوئے راستہ ہلاک کر دے، قتل کرے اور مال غصب کرے تو اسے سولی چڑھا دیا جائے۔ اگر قتل کرے لیکن مال غصب نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔ اگر مال چھینے لیکن قتل نہ کرے تو اس کے مخالف اعضاء کاٹ دیے جائیں۔ اگر وہ بھاگ جائے اور لوگوں کو عاجز کر دے تو یہ اس کی جلا وطنی ہے۔

[٣٢٦٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِمَجْنُونَةِ بَنِي فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَرَدَّهَا عَلِيٌّ، وَقَالَ لِعُمَرَ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلٰى عَقْلِهِ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ))، قَالَ: صَدَقْتَ، فَخَلّٰى عَنْهَا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فلاں قبیلے کی ایک پاگل عورت کے پاس سے گزرے، اس نے زنا کیا تھا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسے واپس کر دیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین افراد سے قلم اُٹھا لیا گیا ہے: (١) جس کی عقل پر پاگل پن غالب آ جائے (٢) سویا ہوا شخص، یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، اور (٣) بچہ، یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا، پھر انہوں نے اس عورت کو جانے دیا۔

[٣٢٦٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا قَتَلَ، وَالْآخَرُ أَمْسَكَ، فَقَتَلَ الَّذِي قَتَلَ، وَحَبَسَ الْمُمْسِكَ.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو لایا گیا، ایک نے قتل کیا تھا اور دوسرے نے (مقتول کو) پکڑا ہوا تھا، تو آپ نے قاتل کو قتل کر دیا اور پکڑنے والے کو قید میں ڈال دیا۔

[٣٢٦٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ رَفَعَ

اسماعیل بن اُمیہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٨٣

❷ سنن أبي داود: ٤٤٠١ ـ مسند أحمد: ١٣٢٨، ١٣٦٢ ـ صحيح ابن حبان: ١٤٣ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٧٣٠٤

الْحَدِيثَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَيُصْبَرُ الصَّابِرُ)).

[٣٢٧٠]...... نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصَّيْرَفِيُّ، نا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، نا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ، وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب ایک آدمی کسی کو پکڑے اور دوسرا اسے قتل کرے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید میں ڈالا جائے گا۔

[٣٢٧١]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَجُلٍ أَمْسَكَ رَجُلًا وَقَتَلَهُ الْآخَرُ، فَقَالَ: ((يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَيُحْبَسُ الْمُمْسِكُ)). ❷

اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کہ جسے ایک آدمی نے پکڑا اور دوسرے نے قتل کیا، فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا: قاتل کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو قید میں ڈالا جائے۔

[٣٢٧٢]...... وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَضَى بِذَالِكَ.

عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ فرمایا۔

[٣٢٧٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا يُقَادُ وَالِدٌ بِوَلَدِهِ))، لَقَتَلْتُكَ أَوْ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ. ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قتادہ بن عبداللہ سے فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ اولاد کے بدلے والد کو قتل نہیں کیا جائے گا، تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔

[٣٢٧٤]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ، وَابْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ وَارَةَ، يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بیٹے کو باپ سے قصاص نہیں دِلایا جائے گا۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٥٠

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٥٠

❸ جامع الترمذي: ١٤٠٠ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٦٢ ـ مسند أحمد: ١٤٧ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٤١٠

مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُقَادُ الْأَبُ مِنَ ابْنِهِ)). ❶

[٣٢٧٥]..... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی اور اولاد کے بدلے میں والد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٢٧٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)). ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اولاد کے بدلے میں والد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٢٧٧]..... نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهِ وَإِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا)). ❹

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والد کو اس کے بیٹے کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا، اگرچہ وہ اسے جان بوجھ کر ہی قتل کرے۔

[٣٢٧٨]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ، نا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، ح وَنا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم باپ کو اس کے بیٹے سے قصاص دلائیں گے لیکن بیٹے کو اس کے باپ سے قصاص نہیں دلائیں گے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٨۔المعرفة للبيهقي: ١٢/ ٤٠

❷ جامع الترمذي: ١٤٠١۔سنن ابن ماجه: ٢٥٩٩

❸ سلف برقم: ٣٢٧٣

❹ مسند أحمد: ١٤٧۔نصب الراية للزيلعي: ٤/ ٣٤١

الدَّقَّاقُ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، كَذَا قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نُقِيدُ الْأَبَ عَنِ ابْنِهِ، وَلَا نُقِيدُ الِابْنَ عَنْ أَبِيهِ)). ❶

[۳۲۷۹]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَابْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، ح وَنا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، نا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ، نا تُمَارٌ عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو حَفْصٍ السَّعْدِيُّ وَكَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي رِفَاعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَلَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهِ)) ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں اور اولاد کو والد سے قصاص نہ دلایا جائے۔

[۳۲۸۰]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، ((لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)).

مذکورہ سند کے ساتھ بھی اسی حدیث کے مثل مروی ہے: باپ کو اولاد کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

[۳۲۸۱]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَيَّارٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُقَادُ الْأَبُ بِالِابْنِ)). ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹے کے قصاص میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

[۳۲۸۲]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُونِيِّ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

❶ جامع الترمذی: ۱۳۹۹

❷ جامع الترمذی: ۱۴۰۱۔سنن ابن ماجہ: ۲۵۹۹

❸ سلف برقم: ۳۲۷۳

الْأَنْطَاكِيُّ قَاضِي الثُّغُورِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا، ((فَجَلَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَنَفَاهُ سَنَةً وَمَحَى سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يُقِدْهُ بِهِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً)). ❶

کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے سو کوڑے لگائے، ایک سال کے لیے جلاوطن کیا اور مسلمانوں سے اس کا نام مٹا دیا لیکن غلام کے عوض میں اسے قتل نہیں کیا، نیز اسے ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

[۳۲۸۳]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ((أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا، فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَنَفَاهُ سَنَةً وَمَحَى سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يُقِدْهُ بِهِ)). ❷

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس نے جان بوجھ کر اپنے غلام کو قتل کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک سو کوڑے لگائے، سال بھر کے لیے جلاوطن کیا اور مسلمانوں سے اس کا نام مٹا دیا، لیکن غلام کے عوض میں اسے قتل نہیں کیا۔

[۳۲۸٤]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[۳۲۸٥]...... وَعَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی ﷺ سے اس کے مثل ہی روایت کرتے ہیں۔

[۳۲۸٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ عَلَى

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس مسلمان پر چار ہزار درہم فرض فرمائے جو اہل کتاب کا کوئی آدمی قتل کر دے اور رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب یہود

❶ سنن ابن ماجه: ۲٦٦٤ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ۸/ ۳٦ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ۳/ ۱۳۷

❷ سنن ابن ماجه: ۲٦٦٤ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٥۳۱ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ۸/ ۳٦

كُلِّ مُسْلِمٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ عَقْلَ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ .

ونصاریٰ کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف مقرر فرمائی۔

[٣٢٨٧]...... نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، نا أَبُو كُرْزٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((دِيَةُ ذِمِّيٍّ دِيَةُ مُسْلِمٍ)) . لَمْ يَرْفَعْهُ عَنْ نَافِعٍ غَيْرُ أَبِي كُرْزٍ وَهُوَ مَتْرُوكٌ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْفِهْرِيُّ . ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ذِمی کی دیت مسلمان کی دیت کی سی ہے۔
اس حدیث کو نافع سے ابو کرز کے سوا کسی نے مرفوع بیان نہیں کیا، ابو کرز کا نام عبداللہ بن عبدالملک فہری ہے۔

[٣٢٨٨]...... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، نا أَبِي ، نا جَدِّي ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ دِيَةَ الْمُعَاهِدِ كَدِيَةِ الْمُسْلِمِ .
عُثْمَانُ هُوَ الْوَقَّاصِيُّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذِمی کی دیت مسلمان کی دیت کے مثل قرار دی۔
عثمان سے مراد وقاصی ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

[٣٢٨٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلًا مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ عَمْدًا ، فَرُفِعَ إِلَى عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْتُلْهُ وَغَلَّظَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ مِثْلَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ . ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک مسلمان نے ایک ذِمی کو عمداً قتل کر دیا، معاملہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے مسلمان کو قتل نہیں کیا، البتہ اس کی دیت میں مسلمان کی دیت کی سی سختی کی۔

[٣٢٩٠]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ ، حَدَّثَكُمْ بُنْدَارٌ ، نا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ، نا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ: زَعَمَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، جَعَلَ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَالْمَجُوسِيِّ

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودی و عیسائی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ ہزار درہم مقرر فرمائی۔ سعید بن عامر کہتے ہیں: میں نے حکم سے پوچھا کہ کیا آپ نے (یہ روایت) سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے خود سنی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، البتہ میں چاہتا تو

❶ سلف برقم: ٣٢٤٣
❷ مصنف عبد الرزاق: ١٨٤٩٢

ثَمَانِمِائَةٍ. قَالَ سَعِيدٌ: قُلْتُ لِلْحَكَمِ: سَمِعْتَهُ مِنْ سَعِيدٍ؟ قَالَ: لَا وَلَوْ شِئْتُ لَسَمِعْتُهُ مِنْهُ. حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْحَدَّادُ، فَلَقِيتُ ثَابِتًا الْحَدَّادَ فَحَدَّثَنِي بِهِ. ❶

خود ان سے سن سکتا تھا، مجھے ثابت الحداد نے بیان کی۔ پھر میں ثابت سے ملا تو انہوں نے مجھے بھی یہ حدیث بیان کی۔

[٣٢٩١]...... نا ابْنُ قَحْطَبَةَ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، نا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، ح وَنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ ثَابِتٍ الْحَدَّادِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَالْمَجُوسِيِّ ثَمَانُمِائَةٍ.

سعید بن میتبؒ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہودی وعیسائی کی دیت چار ہزار اور مجوسی کی دیت آٹھ ہزار ہے۔

[٣٢٩٢]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ بْنُ السَّمَّاكِ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، نا مُعَاوِيَةُ، نا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ثَابِتٍ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٢٩٣]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ التَّغْلَبِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ، نا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُحْصِنُ الْمُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)). وَهِمَ عَفِيفٌ فِي رَفْعِهِ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا ہرگز پاکدامن نہیں ہے۔ عفیف کا وہم ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہے، حالانکہ یہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

[٣٢٩٤]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُحْصَنٍ.

نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا، وہ پاکدامن نہیں ہے۔

[٣٢٩٥]...... نا دَعْلَجٌ، نا ابْنُ شِيرَوَيْهِ، نا إِسْحَاقُ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا، وہ پاکدامن نہیں ہے۔ اسحاق کے سوا کسی نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا، کہا جاتا ہے کہ

❶ مسند الشافعی: ٢/ ١٠٦ـ المعرفة للبيهقی: ١٢/ ١٤٢ـ نصب الراية للزيلعی: ٤/ ٣٦٥

❷ السنن الكبرى للبيهقی: ٨/ ٢١٦

((مَـنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُحْصَنٍ)) . وَلَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ إِسْحَاقَ وَيُقَالُ إِنَّهُ رَجَعَ عَنْهُ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ .

اسحاق نے بھی رجوع کر لیا تھا، لہٰذا اس کا موقوف ہونا صحیح ہے۔

[٣٢٩٦]..... نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُدَيْسٍ ، نَا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ شُعْبَةُ: فَلَقِيتُ حُسَيْنَ بْنَ مَيْمُونٍ ، فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الْجَنُوبِ ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ كَانَتْ لَهُ ذِمَّتُنَا فَدَمُهُ كَدِمَائِنَا . خَالَفَهُ أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ ، فَرَوَاهُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِي الْجَنُوبِ . وَأَبُو الْجَنُوبِ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . ❶

ابوالجنوب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کو ہماری طرف سے امان حاصل ہے، اس کا خون بھی ہمارے خون کی طرح ہے۔
ابان بن تغلب نے روایت میں اختلاف کیا ہے اور انہوں نے حسین بن میمون سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے اور انہوں نے ابوجنوب سے روایت کیا ہے اور ابوجنوب ضعیف الحدیث ہے۔

[٣٢٩٧]..... نَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدِ الطَّيِّبِيُّ ، قَالَا: نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً أَوْ نَصْرَانِيَّةً ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَنَهَاهُ عَنْهَا ، وَقَالَ: ((إِنَّهَا لَا تُحْصِنُكَ)) . أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ لَمْ يُدْرِكْ كَعْبًا . ❷

علی بن طلحہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کسی یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا: وہ تمہیں پاکدامن نہیں رہنے دے گی۔
ابوبکر بن ابی مریم ضعیف راوی ہے، نیز علی بن ابی طلحہ کی سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

[٣٢٩٨]..... نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا ، يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا يَهُودِيًّا قُتِلَ غِيلَةً ، فَقَضَى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ . ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی دھوکے سے مارا گیا تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (بہ طورِ دیت) بارہ ہزار درہم کی ادائیگی کا فیصلہ صادر فرمایا۔

---

❶ مسند الشافعي: ٢/ ١٠٥ ❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١٠/ ٦٧ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٢٠٥
❸ مصنف عبد الرزاق: ١٨٤٩٥

[٣٢٩٩]..... نـا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، يُؤْثِرُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ قَالَ فِي دِيَةِ كُلِّ مُعَاهِدٍ مَجُوسِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ: ((الدِّيَةُ وَافِيَةٌ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر ذمی شخص، خواہ وہ مجوسی ہو یا غیر مجوسی، کی دیت کے بارے میں فرماتے ہیں: پوری دیت ادا کی جائے۔

[٣٣٠٠]..... قَالَ: وَنا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ. وَقَالَ ذَالِكَ عَلِيٌّ أَيْضًا.

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کے مثل ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے۔

[٣٣٠١]..... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَمَعَهُ أَبُو سَلَمَةَ؟ فَقَالَ: إِنْ كَانَ مَعَهُ فَهُوَ مَعَهُ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چوپاؤں کا زخم رائیگاں ہے (یعنی اس میں کوئی دیت نہیں ہوگی)، کنویں میں گر کر ہلاک ہو جانے والے کا خون رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔

سائل نے راوی سے پوچھا: اے ابو محمد! کیا ابوسلمہ بھی ان کے ساتھ راوی ہیں؟ تو انہوں نے کہا: اگر وہ ان کے ساتھ تھے تو ساتھ ہی ہوں گے۔

[٣٣٠٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❸

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٣٠٣]..... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أنا مَالِكٌ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نـا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنـا مَعْمَرٌ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کا زخم رائیگاں ہے (یعنی اس میں دیت نہیں ہوگی)، کنویں میں گرنے والے کا خون رائیگاں ہے، کان میں دب جانے والے کا خون رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔ زبیدی اور جعفر بن برقان نے سند میں ابو سلمہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٨٤٩٧۔ المعجم الكبير للطبراني: ٩/ ٩٧٣٩۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ١٠٣

❷ صحيح البخاري: ١٤٩٩۔ صحيح مسلم: ١٧١٠ (٤٥)۔ سنن أبي داود: ٣٠٨٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٥٠٩۔ جامع الترمذي: ٦٤٢۔ سنن النسائي: ٥/ ٤٥

❸ مسند أحمد: ٧٢٥٤۔ صحيح ابن حبان: ٦٠٠٥

حَدَّثَنِي سَلَامَةُ، عَنْ عَقِيلٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، نا لَيْثٌ، ح وَنا أَبُوبَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا أَبِي، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: نا اللَّيْثُ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، نا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا أَبِي، نا أَبِي، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). إِلَّا أَنَّ الزُّبَيْدِيَّ وَجَعْفَرَ بْنَ بُرْقَانَ لَمْ يَذْكُرَا أَبَا سَلَمَةَ فِي الْإِسْنَادِ.

[٣٣٠٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ، وَالْعَجْمَاءُ الْبَهِيمَةُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِي إِسْنَادِهِ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ غَيْرَ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کا زخم رائیگاں ہے، کنویں میں گرنے والے کا خون رائیگاں ہے، کان میں دب جانے والے کا خون رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔
ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جبار کا مطلب ہے هدر (رائیگاں) اور عجماء کا معنی ہے بهيمة (جانور) ابوبکر کہتے ہیں: یونس بن یزید کے علاوہ میں کسی راوی کو نہیں جانتا جس نے اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن عبد اللہ کا تذکرہ کیا ہو۔

[٣٣٠٥]..... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کے پاؤں (کا نقصان) رائیگاں ہے۔

❶ صحيح مسلم: ١٧١٠ (٤٥)۔سنن النسائي: ٥/ ٤٥

الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرِّجْلُ جُبَارٌ)). ❶

[٣٣٠٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. لَمْ يُتَابَعْ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَلَى قَوْلِهِ: ((الرِّجْلُ جُبَارٌ))، وَهُوَ وَهْمٌ لِأَنَّ الثِّقَاتِ الَّذِينَ قَدَّمْنَا أَحَادِيثَهُمْ خَالَفُوهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا ذَالِكَ، وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ ((الرِّجْلُ جُبَارٌ))، وَهُوَ الْمَحْفُوظُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، البتہ سفیان بن حسین کی اس قول پر موافقت نہیں ہے کہ جانور کے پاؤں (کا نقصان) رائیگاں ہے۔ یہ وہم ہے، کیونکہ جن ثقات کی احادیث ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، وہ اس کے خلاف روایت کرتے ہیں اور اس کا تذکرہ نہیں کرتے۔ یہ حدیث اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابو صالح سمان، عبد الرحمٰن اعرج، محمد بن سیرین، محمد بن زیاد اور دوسرے رُواۃ بیان کرتے ہیں، لیکن انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ جانور کے پاؤں (کا نقصان) رائیگاں ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے محفوظ بھی یہی ہے۔

[٣٣٠٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((النَّارُ جُبَارٌ)). قَالَ الرَّمَادِيُّ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: لَا أَرَاهُ إِلَّا وَهْمًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگ (سے ہونے والا نقصان) رائیگاں ہے۔
رمادی کہتے ہیں کہ عبد الرزاق نے کہا: معمر نے فرمایا: میں اسے وہم کے سوا کچھ نہیں سمجھتا۔

[٣٣٠٨]...... نا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيُّ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((وَالنَّارُ جُبَارٌ)) لَيْسَ بِشَيْءٍ، لَمْ يَكُنْ فِي الْكُتُبِ، بَاطِلٌ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ.

حنبل بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو عبد الرزاق کی روایت کردہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کہ آگ (کا نقصان) رائیگاں ہے، کے متعلق فرماتے سنا کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں، کتبِ احادیث میں ایسے نہیں ہے، یہ باطل ہے، صحیح نہیں ہے۔

[٣٣٠٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَانِئٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: أَهْلُ الْيَمَنِ يَكْتُبُونَ النَّارَ: النِّيرَ، وَيَكْتُبُونَ الْبِيرَ يَعْنِي مِثْلَ ذَالِكَ، وَإِنَّمَا لُقِّنَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

اسحاق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: اہل یمن اَلنَّارَ کو اَلنِّيرَ لکھتے ہیں اور الْبِيرَ بھی اسی طرح لکھتے ہیں، عبد الرزاق کو ان الفاظ اَلنَّارُ جُبَارٌ کی تلقین کی گئی ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٤٥٩٢ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٧٥٦

((النَّارُ جُبَارٌ)).

[٣٣١٠]...... نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الزَّيَّاتُ، ثنا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالسَّائِمَةُ جُبَارٌ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). ❶

ہزیل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان میں دبنے والے کا نقصان رائیگاں ہے، کنویں میں گرنے والے کا نقصان رائیگاں ہے، جانور کا زخم رائیگاں ہے، جانور کے پاؤں کا نقصان رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔

[٣٣١١]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ، نا الدَّقِيقِيُّ، نا سَلْمُ بْنُ سَلَّامٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَظُنُّهُ مَرْفُوعًا، قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جانور کا زخم رائیگاں ہے، کان کا نقصان رائیگاں ہے، کنویں کا نقصان رائیگاں ہے، جانور کے کھر کا نقصان رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔

[٣٣١٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا جَعْفَرٌ الْقَلَانِسِيُّ، نا آدَمُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدَّابَّةُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) لَمْ يَرْوِهِ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرُ آدَمَ، قَوْلُهُ: الرِّجْلُ جُبَارٌ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کا زخم رائیگاں ہے، جانور کے پاؤں کا نقصان رائیگاں ہے، کنویں کا نقصان رائیگاں ہے، کان کا نقصان رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔
اس حدیث کے الفاظ اَلرِّجْلُ جُبَارٌ کو شعبہ سے آدم کے سوا کوئی روایت نہیں کرتا۔

[٣٣١٣]...... وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ وَقَعَتْ فِي حَائِطِ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَ أَمْوَالِهِمْ بِالنَّهَارِ، وَعَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ حِفْظَهُمْ بِاللَّيْلِ)). خَالَفَهُ وَهْبٌ، وَأَبُو مَسْعُودٍ الزُّجَاجُ، عَنْ مَعْمَرٍ، فَلَمْ يَقُولَا: عَنْ أَبِيهِ. ❸

حرام بن محیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی اُونٹنی ایک قوم کے باغ میں گھس گئی اور باغ کو خراب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اموال کی حفاظت دن کے وقت ان کے مالکان کے ذِمے ہے اور رات کے وقت جانوروں کی حفاظت ان کے مالکان کا فرض ہے۔
وہب اور ابومسعود زجاج نے اس حدیث کو معمر سے روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے، انہوں نے اس کے والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

---

❶ مسند أحمد: ١٤٥٩٢
❷ مسند أحمد: ٩٠٠٥، ٩٢٦٦، ٩٣٧٠
❸ مسند أحمد: ٢٣٦٩٧_صحيح ابن حبان: ٦٠٠٨

[٣٣١٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي مَا أَفْسَدَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ)). قَالَ يُونُسُ: سَمِعَهُ الشَّافِعِيُّ مِنْ أَيُّوبَ، لِأَنَّهُ قَالَ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامٍ، عَنِ الْبَرَاءِ. [1]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری کی اونٹنی ایک باغ میں گھس گئی اور اس نے باغ کو خراب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا: دن کے وقت باغوں کی حفاظت ان کے مالکان کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت جو نقصان جانور کریں، اس کی تلافی جانوروں کے مالکان پر ہے۔

یونس کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث کا سماع ایوب سے کیا ہے، کیونکہ انہوں نے زہری سے بیان کیا، انہوں نے حرام سے اور انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

[٣٣١٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ، نا الشَّافِعِيُّ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ أَبِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی ایک اونٹنی کسی باغ میں گھس گئی، پھر حدیث اسی طرح بیان کی۔

[٣٣١٦]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّمَادِيُّ، وَغَيْرُهُ قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَأَفْسَدَتْ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ: عَنْ حَرَامٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، وَخَالَفَهُمَا الْفِرْيَابِيُّ، وَأَيُّوبُ بْنُ خَالِدٍ، وَغَيْرُهُمَا عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، وَقَالُوا: عَنْ حَرَامٍ، أَنَّ الْبَرَاءَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی ایک سرکش اُونٹنی نے باغ خراب کر دیا، پھر نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حرام سے اور انہوں نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ فریابی، ایوب بن خالد اور دیگر رواۃ نے اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت کرنے میں دونوں راویوں کی مخالفت کی ہے اور حرام کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ براء رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی تھی۔

[٣٣١٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّ نَاقَةً لِآلِ الْبَرَاءِ أَفْسَدَتْ شَيْئًا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ ((حِفْظَ الثِّمَارِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ، وَضَمَّنَ أَهْلَ الْمَاشِيَةِ

سیدنا براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آل براء کی ایک اُونٹنی نے کچھ نقصان کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا: دن کے وقت پھلوں کی حفاظت ان کے مالکان کی ذمہ داری ہے۔ آپ ﷺ نے رات کے وقت جانوروں کے نقصان کر دینے کا ضامن ان کے مالکوں کو ٹھہرایا۔

[1] سنن أبي داود: ٣٥٧٠۔السنن الكبرى للنسائي: ٥٧٥٢۔مسند أحمد: ١٨٦٠٦۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦١٥٦

مَا أَفْسَدَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ)) . ❶

[٣٣١٨]..... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نا مُؤَمَّلٌ ، نا سُفْيَانُ ، بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ ، وَقَالَ: عَنْ حَرَامٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ نَاقَةً لَهُمْ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے، البتہ اس میں (آلِ براء کی اونٹنی کی جگہ) ان کی اونٹنی کے الفاظ ہیں۔

[٣٣١٩]..... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا يُونُسُ ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ ، أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ ، فَكُلِّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ذَالِكَ ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ ((حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا)) . وَكَذَالِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ ، وَاللَّيْثُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، وَعُقَيْلٌ ، وَشُعَيْبٌ ، وَمَعْمَرٌ ، مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ . وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، وَحَرَامٍ ، جَمِيعًا أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ . وَقَالَ قَتَادَةُ: عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَحْدَهُ ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ ، قَالَهُ الْحَجَّاجُ ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْهُ . ❷

حرام بن سعید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی کسی باغ میں گھس گئی اور اس نے باغ کو نقصان پہنچایا۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی گئی تو آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغوں کی حفاظت ان کے مالکان کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت جو نقصان جانور کردیں، اس کا تاوان جانوروں کے مالکان کے سر ہے۔ صالح بن کیسان، لیث، محمد بن اسحاق، عقیل، شعیب اور معمر نے عبدالرزاق کی روایت سے ہٹ کر اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابن عیینہ اور سفیان بن حسین نے زہری کے واسطے سے سعید بن میبّب اور حرام دونوں سے روایت کیا ہے کہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی اُونٹنی تھی۔ قتادہ نے زہری کے واسطے سے اکیلے سعید بن میبّب سے روایت کیا ہے جبکہ ابن جریج نے زہری کے واسطے سے ابوامامہ بن سہل سے روایت کیا ہے کہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی اُونٹنی تھی۔ حجاج نے یہی کہا ہے اور عبدالرزاق نے بھی ان سے روایت کیا ہے۔

[٣٣٢٠]..... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَزْهَرَ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَهُوَ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، فَأُتِيَ بِسَكْرَانَ ، قَالَ: فَقَالَ

سیدنا عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوۂ حنین کے روز رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ لوگوں میں گھوم پھر رہے تھے اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے خیمے کے بارے میں دریافت فرما رہے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک نشئی کو پیش کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گردموجود لوگوں کو حکم دیا تو جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا، انہوں نے اس کے ساتھ اسے

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٥٧٥٣ ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٣٢

❷ سنن ابن ماجه: ٢٣٣٢

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ عِنْدَهُ، فَضَرَبُوهُ بِمَا فِي أَيْدِيهِمْ، قَالَ: وَحَثَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التُّرَابَ . قَالَ: ثُمَّ أُتِيَ أَبُو بَكْرٍ بِسَكْرَانٍ، قَالَ: فَتَوَخَّى الَّذِي كَانَ مَنْ ضَرَبَهُمْ يَوْمَئِذٍ فَضَرَبَ أَرْبَعِينَ . ❶

پیٹا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مٹھی بھر خاک پھینکی۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک نشئی کو پیش کیا گیا تو اس دن آپ نے انہیں مارنے والوں کے مشورے سے چالیس کوڑے مارے۔

[٣٣٢١]...... قَالَ الزُّهْرِيُّ: ثُمَّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ وَبَرَةَ الْكَلْبِيِّ، قَالَ: أَرْسَلَنِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى عُمَرَ، فَأَتَيْتُهُ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَهُمْ مَعَهُ مُتَّكِئُونَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ: إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامُ، وَيَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ انْهَمَكُوا فِي الْخَمْرِ، وَتَحَاقُّوا الْعُقُوبَةَ فِيهِ، فَقَالَ عُمَرُ: هُمْ هٰؤُلَاءِ عِنْدَكَ فَسَلْهُمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: نَرَاهُ إِذَا سَكِرَ هَذِيَ، وَإِنْ هَذِيَ افْتَرَى، وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَبْلِغْ صَاحِبَكَ مَا قَالَ، قَالَ: فَجَلَدَ خَالِدٌ ثَمَانِينَ جَلْدَةً، وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِالرَّجُلِ الضَّعِيفِ الَّذِي كَانَتْ بِهِ الذِّلَّةُ ضَرَبَهُ أَرْبَعِينَ، قَالَ: وَجَلَدَ عُثْمَانُ أَيْضًا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ .

ابن وبرہ کلبی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، میں ان کی خدمت میں پہنچا، تو آپ کے پاس سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ وہ سب مسجد میں ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا: مجھے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، وہ آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور عرض گزار ہیں کہ لوگ شراب میں دھت ہوتے جا رہے ہیں اور شراب نوشی کی سزا کو معمولی سمجھتے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ احباب تمہارے پاس موجود ہیں، ان سے پوچھ لو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم دیکھتے ہیں کہ جب آدمی نشے میں ہوتا ہے تو ہذیان بکتا ہے، جب ہذیان بکتا ہے تو الزام تراشی بھی کرتا ہے اور الزام تراش کی سزا اسّی (٨٠) کوڑے ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا ہے وہ اپنے صاحب (خالد رضی اللہ عنہ) کو پہنچا دو۔ ابن وبرہ کہتے ہیں: چنانچہ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے لگائے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے لگائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کسی ضعیف شخص کو پیش کیا جاتا جو لاغر ہوتا تو آپ اسے چالیس کوڑے لگاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسّی اور چالیس کوڑے لگائے۔

[٣٣٢٢]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ .

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا عبدالرحمان بن ازہر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

[٣٣٢٣]...... نَا الْحُسَيْنُ، نَا يَعْقُوبُ، نَا رَوْحٌ، نَا

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٤٤٨٧۔السنن الكبرىٰ للنسائي: ٥٢٦٤۔مسند أحمد: ١٦٨٠٩۔المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٧٤۔مسند الشافعي: ٢/ ٩٠

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، نا ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَزْهَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ.

[٣٣٢٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، نا أَبُو سَلَمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَالزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَارِبٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلنَّاسِ: ((قُومُوا إِلَيْهِ))، فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ.

سیدنا عبدالرحمٰن بن ازھر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے روز ایک شرابی کو نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو مارنے کے لیے اُٹھو۔ لوگ اُٹھے اور اسے اپنے جوتوں سے پیٹنے لگے۔

[٣٣٢٥]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الزُّهْرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ خَالِي أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِشَارِبِ خَمْرٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ فَحَثَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ وَبِمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ، فَقَالَ لَهُمْ: ((ارْفَعُوهُ)) فَرَفَعُوهُ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتِلْكَ السُّنَّةُ. ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ أَرْبَعِينَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ، ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِينَ فِي آخِرِ وِلَايَتِهِ، ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ جَمِيعًا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْجَلْدَ ثَمَانِينَ.

سیدنا عبدالرحمٰن بن ازھر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حنین میں ایک شرابی کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس کے چہرے پر خاک ڈالی، پھر اپنے صحابہ کو حکم دیا تو انہوں نے اسے اپنے جوتوں سے اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا، اس سے پیٹا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بس کرو۔ تو انہوں نے مارنا بند کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات تک یہی طریقہ رہا۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا چالیس کوڑے مقرر کیے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں چالیس کوڑے لگائے، لیکن آخری سالوں میں اَسّی کوڑے لگائے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں سزاؤں کو یعنی چالیس اور اَسّی کو برقرار رکھا، پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اَسّی کوڑے طے کر دیے۔

[٣٣٢٦]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقِ بْنِ دِينَارٍ بِمِصْرَ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: نا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ جَارِيَةً لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلَدَتْ مِنْ زِنًا، قَالَ: فَأَمَرَنِي ((أَنْ أُقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ))، قَالَ: فَإِذَا هِيَ لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا وَلَمْ تَطْهُرْ، قُلْتُ: يَا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا سے بچہ جنم دیا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس پر حد نافذ کروں۔ اس عورت کا خون ابھی بند نہیں ہوا تھا اور نہ ہی وہ پاک ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کا خون تو ابھی بند نہیں ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ پاک ہو جائے تب اس پر حد نافذ کر دینا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں اور لونڈیوں پر حدود نافذ کیا

رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا، قَالَ: ((فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ)) وَقَالَ: ((أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)). تَابَعَهُ شُعْبَةُ، وَإِسْرَائِيلُ، وَشَرِيكٌ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، وَأَبُو وَكِيعٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى. ❶

کرو۔

عبدالاعلی سے روایت کرنے پر شعبہ، اسرائیل، شریک، ابراہیم بن طہمان اور ابووکیع نے اس کی موافقت کی ہے۔

[٣٣٢٧]..... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، نَا زَائِدَةُ، نَا إِسْمَاعِيلُ السُّدِّيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاضْرِبُوا أَرِقَّاءَ كُمْ إِذَا زَنَوْا، مَنْ أُحْصِنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصَنْ، فَإِنَّ وَلِيدَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَغَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَهَا، فَأَتَيْتُهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثَةُ عَهْدٍ بِالنِّفَاسِ، فَخَشِيتُ أَنْ تَمُوتَ إِنْ أَنَا ضَرَبْتُهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي خَشِيتُ أَنَّهَا تَمُوتُ إِنْ أَنَا ضَرَبْتُهَا، فَأَدَعُهَا حَتّٰى تَبْرَأَ ثُمَّ أَضْرِبُهَا؟ قَالَ: ((أَحْسَنْتَ)). ❷

ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو فرمایا: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، تمہارے غلام جب زنا کا ارتکاب کریں تو ان کو پیٹا کرو، شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی نے بدکاری کی تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اسے سزا دوں۔ چنانچہ میں اس کے پاس گیا تو وہ ابھی نفاس کی حالت میں تھی، مجھے خدشہ ہوا کہ میرے مارنے سے کہیں وہ مر نہ جائے۔ تو میں واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کے گوش گزار کی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے مارنے سے وہ ہلاک نہ ہو جائے، اس لیے میں نے اسے تندرست ہونے تک چھوڑ دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا۔

[٣٣٢٨]..... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَالَ: فَوَدَعْتُهَا حَتّٰى تَمَاثَلَ وَتَشْتَدَّ.

ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سنا، آپ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں نے اسے تندرست و چست ہونے تک چھوڑ دیا۔

[٣٣٢٩]..... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ح وَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کی لونڈی بدکاری کرے تو وہ اسے کوڑے لگائے اور عار مت دلائے، اگر وہ دوبارہ بدکاری کرے تو اسے کوڑے

❶ صحيح مسلم: ١٧٠٥ـ سنن أبي داود: ٤٤٧٣ـ جامع الترمذي: ١٤٤١ـ مسند أحمد: ٦٧٩، ١١٣٧، ١٢٣١ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٢٤٥ .المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٦٩ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٣٨

❷ صحيح مسلم: ١٧٠٥ـ سنن أبي داود: ٤٤٧٣ـ جامع الترمذي: ١٤٤١ـ مسند أحمد: ١٣٤١

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ أَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعَرٍ)) . ❶

لگائے اور عارمت دِلائے ، اگر پھر بدکاری کرے تو پھر کوڑے لگائے اور عارمت دِلائے ، اگر چوتھی مرتبہ بدکاری کرے تو اسے فروخت کر دے ، خواہ بالوں کی ایک رَسی یا ایک مینڈھی کے عوض ہی فروخت ہو۔

[٣٣٣٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَآخَرُونَ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، نا أَبِي ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٣٣١]..... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا الرَّمَادِيُّ ، وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ الْمَيْمُونِيُّ ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، نا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ، لَمْ يَقُولُوا: عَنْ أَبِيهِ . ❷

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث جیسی ہی مروی ہے ، البتہ اس میں انہوں نے عَنْ أَبِيهِ کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٣٣٣٢]..... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا عُبَيْدُ اللهِ ، أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٣٣٣]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نا أَبُو أُسَامَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَالِكَ .

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[٣٣٣٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ ، نا يَعْقُوبُ ، نا أَبِي ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کی لونڈی زنا کا ارتکاب کرے تو کتاب اللہ کا

❶ صحيح البخاري: ٢١٥٢ ، ٢٢٣٤ ـ صحيح مسلم: ١٧٠٣ ـ مسند أحمد: ٩٤٧٠ ـ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٢٠٧ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٣٥٩٧ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٣٦

❷ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٢٥١ ـ مسند أحمد: ٧٣٩٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٣٤

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَضْرِبْهَا بِكِتَابِ اللَّهِ لَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَمِثْلَ ذَالِكَ، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَمِثْلَ ذَالِكَ، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَمِثْلَ ذَالِكَ، ثُمَّ إِنْ عَادَتِ الرَّابِعَةَ فَلْيَضْرِبْهَا بِكِتَابِ اللَّهِ ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ)). ❶

تقاضا ہے کہ وہ اسے کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے۔ اگر دوبارہ ایسی حرکت کرے تو دوبارہ کوڑے مارے، اگر پھر بدکاری کرے تو پھر کوڑے مارے، اگر چوتھی مرتبہ زنا کی مرتکب ہوتو کتاب اللہ کا تقاضا ہے کہ اسے کوڑے مارے، پھر اسے فروخت کردے، خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی ہو۔

[٣٣٣٥]..... وَعَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَالِكَ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٣٣٣٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَابْنُ سَمْعَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا))، حَتَّى قَالَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ((ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعَرٍ)). وَالضَّفِيرُ هُوَ الْحَبْلُ. ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کسی کی لونڈی بدکاری کرے اور اس کی بدکاری ثابت ہو جائے تو وہ اسے کوڑے مارے اور ملامت کرے۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا کہا، پھر تیسری یا چوتھی بار فرمایا: پھر اسے بیچ دے، خواہ بالوں کی ایک مینڈھی کے عوض ہی بکے۔

[٣٣٣٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا يُونُسُ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَالِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَلَوْ بِنَقِيضٍ مِنْ شَعَرٍ)). ❹

ایک اور سند کے ساتھ اسی طرح حدیث مروی ہے البتہ اس میں وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعَرٍ کے بجائے وَلَوْ بِنَقِيضٍ مِنْ شَعَرٍ کے الفاظ ہیں۔

[٣٣٣٨]..... نا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ سلف برقم: ٣٣٢٩

❷ صحيح البخاري: ٦٨٣٧ـ مسند أحمد: ١٧٠٤٣، ١٧٠٥٧، ١٧٠٥٨ـ صحيح ابن حبان: ٤٤٤٤

❸ صحيح البخاري: ٢١٥٢

❹ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٣٥

بْـنِ هَـارُونَ، أنـا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ نَذِيرٍ أَبُو الْـفَـضْلِ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَـنْ أَبِيـهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْبَـعَةٌ لَيْـسَ بَيْنَهُمْ لِعَانٌ، لَيْسَ بَيْـنَ الْـحُرِّ وَالْأَمَةِ لِعَانٌ، وَلَيْسَ بَيْنَ الْحُرَّةِ وَالْعَبْدِ لِعَانٌ، وَلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةِ لِعَانٌ، وَلَيْسَ بَيْـنَ الْـمُسْلِمِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ لِعَانٌ)). عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ الْوَقَّاصِيُّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

نے فرمایا: چار صورتوں میں لعان نہیں ہوگا: (۱) آزاد شخص اور لونڈی میں لعان نہیں ہوگا (۲) آزاد عورت اور غلام میں لعان نہیں ہوگا (۳) مسلمان مرد اور یہودن میں لعان نہیں ہوگا (۴) مسلمان مرد اور عیسائی عورت میں لعان نہیں ہوگا۔
عثمان بن عبدالرحمٰن راوی وقاصی ہے جو متروک الحدیث ہے۔

[۳۳۳۹]...... نـا أَحْـمَـدُ بْـنُ مُـحَـمَّـدِ بْـنِ يَـزِيدَ الـزَّعْفَرَانِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ قُتَيْبَةَ الرَّمْلِيُّ، نا ضَـمْـرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمْ: الـنَّـصْـرَانِيَّةُ تَـحْـتَ الْـمُـسْـلِمِ، وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْـمَـمْـلُوكِ)). وَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيُّ وَهُـوَ ضَـعِيفُ الْـحَـدِيثِ جِـدًّا، وَتَابَعَهُ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْـعٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا، وَرُوِيَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، وَابْنِ جُرَيْجٍ وَهُمَا إِمَامَانِ، عَنْ عَمْرِو بْـنِ شُـعَـيْـبٍ، عَـنْ أَبِيـهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَوْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [1]

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار قسم کی عورتوں کے ساتھ لعان نہیں ہوسکتا: (۱) وہ یہودیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو (۲) وہ عیسائیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو (۳) وہ لونڈی جو آزاد مرد کے ماتحت ہو، اور (۴) وہ آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو۔
عثمان بن عطا خراسانی انتہائی ضعیف راوی ہے، یزید بن زریع نے عطاء سے اس کی متابعت کی ہے لیکن وہ بھی ضعیف راوی ہے۔ امام اوزاعی اور ابن جریج دونوں حدیث کے امام ہیں، انہوں نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے موقوف بیان کیا ہے، نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان نہیں کیا۔

[۳۳٤٠]...... نـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ الْـحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْـمُـقْـرِءُ، نـا أَحْـمَـدُ بْـنُ الْـعَبَّاسِ الطَّبَرِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْكِسَائِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَـنِ ابْـنِ جُـرَيْـجٍ، وَالْأَوْزَاعِـيِّ، عَـنْ عَمْرِو بْنِ شُـعَيْـبٍ، عَـنْ أَبِيـهِ، عَـنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَرْبَعٌ لَيْسَ بَيْـنَهُـنَّ وَبَيْـنَ أَزْوَاجِهِـنَّ لِـعَـانٌ: الْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: چار قسم کی عورتیں ہیں جن کا اپنے خاوندوں کے ساتھ لعان نہیں ہوسکتا: (۱) وہ یہودیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو (۲) وہ عیسائیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو (۳) وہ آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو، اور (۴) وہ لونڈی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہو۔

[1] سنن ابن ماجه: ۲۰۷۱

الْمُسْلِمِ، وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ، وَالْأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ.

[٣٣٤١]...... نا الرَّهَاوِيُّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فَرْوَةَ، نا أَبِي، نا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَتَّابَ بْنَ أَسَدٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ. حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو، وَعَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، وَزَيْدُ بْنُ رُفَيْعٍ ضُعَفَاءُ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عتاب بن اسد رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔
اس سند میں حماد بن عمرو، عمار بن مطر اور زید بن رفیع ضعیف روای ہیں۔

[٣٣٤٢]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا قُدَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ، يَزْعُمُ أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ، كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ جَلَدَ رَجُلًا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ لَهُ، وَلَمْ يُطَلِّقْهَا الْعَبْدُ، كَانَتْ تَحْتَ الْعَبْدِ، وَقَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَجُلٍ أَنْكَرَ وَلَدًا مِنَ امْرَأَةٍ وَهُوَ فِي بَطْنِهَا، ثُمَّ اعْتَرَفَ بِهِ وَهُوَ فِي بَطْنِهَا، حَتَّى إِذَا وُلِدَ أَنْكَرَهُ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ فَجُلِدَ ثَمَانِينَ جَلْدَةً لِفِرْيَتِهِ عَلَيْهَا، ثُمَّ أَلْحَقَ بِهِ وَلَدَهَا. [1]

قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سو کوڑے لگائے جس نے اپنی لونڈی سے تعلقات قائم کئے تھے، حالانکہ وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی اور غلام نے اسے طلاق نہیں دی تھی۔ ایک آدمی نے عورت کے بچے کا انکار کیا، جبکہ وہ اس کے پیٹ میں تھا، پھر اسی دوران اس نے اعتراف کر لیا، یہاں تک کہ جب بچہ پیدا ہوا تو اس نے پھر انکار کر دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو عورت پر الزام تراشی کے جرم میں اسی (٨٠) کوڑے لگوائے، پھر بچہ اس کے حوالے کر دیا۔

[٣٣٤٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: لَا أَجِدُ أَحَدًا يُصِيبُ حَدًّا فَأُقِيمُهُ عَلَيْهِ فَيَمُوتُ فَأَرَى أَنِّي أَدِيهِ إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّ فِيهِ شَيْئًا. [2]

عمیر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی ایسا شخص کہ جس پر حد قائم کرنا واجب ہو، میں اسے حد لگاؤں اور وہ مر جائے تو میں اس کی دیت نہیں دوں گا، سوائے شرابی کے، کیونکہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے کوئی سزا مقرر نہیں فرمائی۔

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤١١

[2] صحيح البخاري: ٦٧٧٨ـ صحيح مسلم: ١٧٠٧ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٢٥٢ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٦٩ـ مسند أحمد: ١٠٢٤، ١٠٨٤

[٣٣٤٤]..... نا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الشُّرَّابَ كَانُوا يُضْرَبُونَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ وَبِالْعُصِيِّ ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَجْلِدُهُمْ أَرْبَعِينَ حَتّٰى تُوُفِّيَ ، فَكَانَ عُمَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَجَلَدَهُمْ أَرْبَعِينَ كَذٰلِكَ ، حَتّٰى أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَقَدْ شَرِبَ ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُجْلَدَ ، فَقَالَ: لِمَ تَجْلِدُنِي؟ بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ ، فَقَالَ عُمَرُ: وَأَيُّ كِتَابِ اللّٰهِ تَجِدُ أَنْ لَا أَجْلِدَكَ ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ (المائدة:٩٣) الْآيَةَ ، فَأَنَا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا ، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ، شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَدْرًا ، وَأُحُدًا ، وَالْخَنْدَقَ ، وَالْمَشَاهِدَ ، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا تَرُدُّونَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ أُنْزِلَتْ عُذْرًا لِلْمَاضِينَ وَحُجَّةً عَلَى الْمُنَافِقِينَ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ﴾ (المائدة:٩٠) الْآيَةَ ، ثُمَّ قَرَأَ حَتّٰى أَنْفَذَ الْآيَةَ الْأُخْرٰى ، فَإِنْ كَانَ مِنَ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ (المائدة:٩٣) الْآيَةَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَهَاهُ أَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: صَدَقْتَ ، مَاذَا تَرَوْنَ؟ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ ، وَإِذَا سَكِرَ هَذٰى ، وَإِذَا هَذٰى

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں شراب خور کو ہاتھوں، جوتوں اور چھڑیوں سے پیٹا جاتا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شراب خوروں کی تعداد رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے زیادہ ہوگئی، تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ شراب خوروں کو چالیس کوڑے لگواتے رہے، یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر متمکن ہوئے تو وہ بھی اسی طرح چالیس کوڑے لگواتے رہے، یہاں تک کہ ان کے پاس اوّلین مہاجرین میں سے ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ نے اسے کوڑے لگانے کا حکم دیا تو اس نے کہا: آپ مجھے کوڑے کیوں مار رہے ہیں؟ حالانکہ میرے اور آپ کے مابین فیصلہ کن اللہ کی کتاب موجود ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کے کس حصے میں تم یہ بات پاتے ہو کہ میں تجھے کوڑے نہ ماروں؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہیں ہے، بشرطیکہ وہ آئندہ ان چیزوں سے بچے رہیں جو حرام کی گئی ہیں، اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اچھے کام کریں، پھر جس جس چیز سے روکا جائے اس سے رُکیں، اور جو فرمانِ الٰہی ہو اسے مانیں، پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ رکھیں، اللہ تعالیٰ نیک کردار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔'' لہٰذا میں ان لوگوں میں سے ہوں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، پھر جس جس چیز سے روکا گیا تھا اس سے رُکے رہے، اور جنہوں نے فرمانِ الٰہی کو مانا، پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ رکھا، یقیناً اللہ تعالیٰ نیک کردار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ نیز میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر، حدیبیہ، خندق اور دوسرے غزوات میں شریک ہوا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس کی بات کا جواب نہیں دے سکتے؟ سیدنا عبداللہ بن عباس

افْتَرَى، وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانُونَ جَلْدَةً، فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ ثَمَانِينَ. ❶

رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیات گذشتہ لوگوں کے لیے عذر ہیں اور موجودہ لوگوں پر حجت ہیں، کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ﴾ "اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانسے ناپاک اور شیطانی کام ہیں، سو تم ان سے بچتے رہنا تا کہ تم فلاح پاؤ۔" یہ آیت پڑھنے کے بعد دوسری آیت پڑھی: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ "جو ایمان لائے اور نیک کام کیے۔۔۔الخ" اللہ تعالیٰ نے شراب خوری سے منع فرما دیا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، تم لوگ کیا کہتے ہو؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شراب پیتا ہے تو اس کو نشہ چڑھ جاتا ہے، جب نشہ چڑھتا ہے تو وہ بکواس کرتا ہے، جب بکواس کرتا ہے تو الزام تراشی کرتا ہے اور الزام تراش کی سزا اَسّی (۸۰) کوڑے ہیں۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر اس شخص کو اَسّی (۸۰) کوڑے لگائے گئے۔

[٣٣٤٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ، حَدَّثَنِي سَلَامَةُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ رَجُلًا وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ. ❷

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جب آپ نے ایک آدمی کو کوڑے لگوائے جس سے انہوں نے شراب کی بو محسوس کی تھی۔

[٣٣٤٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا يُونُسُ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ جَلَدَ رَجُلًا وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ الْحَدَّ تَامًّا.

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو شراب نوشی کی پوری حد لگائی جس سے انہوں نے شراب کی بو محسوس کی تھی۔

[٣٣٤٧]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ ابْنُ أَخِي حَزْمٍ، نا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنْ يَهُودِيًّا مَرَّ بِجَارِيَةٍ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی ایک بچی کے پاس سے گزرا، بچی نے زیور پہنا ہوا تھا، یہودی نے زیور اُتار لیا اور بچی کو کنویں میں پھینک دیا۔ بچی کو کنویں سے نکالا گیا تو اس میں ابھی جان باقی تھی، اس سے پوچھا گیا: تجھے کس نے

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٧٠٢٨۔السنن الکبریٰ للنسائی: ٥٢٦٩۔شرح مشکل الآثار للطحاوی: ٤٤٤١

❷ صحیح البخاری: ٥٠٠١۔صحیح مسلم: ٨٠١

عَلَيْهَا حُلِيٌّ لَهَا، فَأَخَذَ عَلَيْهَا وَأَلْقَاهَا فِي بِئْرٍ، فَأُخْرِجَتْ وَبِهَا رَمَقٌ، فَقِيلَ: ((مَنْ قَتَلَكِ؟))، قَالَتْ: فُلَانٌ الْيَهُودِيُّ، فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ. ❶

قتل کرنے کی کوشش کی؟ اس نے کہا: فلاں یہودی نے۔ اس یہودی کو نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس نے اقبالِ جرم کر لیا، تو اسے آپ ﷺ کے حکم پر قتل کر دیا گیا۔

[٣٣٤٨]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ أَبُو عُثْمَانَ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا، فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟)) فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا، أَيْ: لَا، ثُمَّ قَالَ لَهَا: ((أَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟))، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ: لَا، ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ: نَعَمْ، فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک بچی کو قتل کر دیا، بچی نے پازیب پہن رکھے تھے۔ یہودی نے اسے پتھر سے کچل کر مار ڈالا۔ اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا، ابھی اس میں جان باقی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تجھے فلاں نے قتل کرنے کی کوشش کی؟ اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر اس سے پوچھا گیا: کیا تجھے فلاں نے مارا؟ اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے اس سے تیسری بار پوچھا: کیا تجھے فلاں نے مارنے کی کوشش کی؟ اس نے سر سے اشارہ کیا کہ جی ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے دو پتھروں کے درمیان کچل کر قتل کروا دیا۔

[٣٣٤٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، أنا يَزِيدُ، نا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّ قَتَادَةَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ: وَاعْتَرَفَ الْيَهُودِيُّ. ❸

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے، البتہ اس میں قتادہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ یہودی نے اقبالِ جرم کیا۔

[٣٣٥٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى تَمَائِمَ لَهَا، وَرَمَى بِهَا فِي قَلِيبٍ فَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ، فَرُجِمَ. ❹

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک انصاری بچی کے زیور چھین کر اس کو قتل کر دیا، اس نے بچی کا سر پتھر سے کچل کر اسے کنویں میں پھینک دیا، تو نبی ﷺ نے اسے بھی پتھروں سے کچلنے کا حکم دیا، یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا۔

❶ صحيح البخاري: ٢٤١٣ ـ صحيح مسلم: ١٦٧٢ ـ مسند أحمد: ١٢٧٤١، ١٢٨٩٥، ١٣٠٠٦ ـ صحيح ابن حبان: ٥٩٩١، ٥٩٩٣

❷ مسند أحمد: ١٢٧٤٨

❸ سلف برقم: ٣٣٤٧

❹ مسند أحمد: ١٢٦٦٧

[٣٣٥١]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أُحْصِنَ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے زنا کیا تو نبی ﷺ کے حکم پر اسے کوڑے مارے گئے۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپ ﷺ کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا۔

[٣٣٥٢]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، نا أَبُو صَالِحٍ، نا اللَّيْثُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، نا أَبُو صَالِحٍ، نا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ أُحْصِنَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عورت سے زنا کیا تو نبی ﷺ کے حکم پر اسے کوڑے مارے گئے۔ پھر پتہ چلا کہ وہ تو شادی شدہ ہے، چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر اسے رجم کر دیا گیا۔

[٣٣٥٣]...... نا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ فَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَيْدَةَ، حَدَّثَنِي خَلَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ مَنَاةَ بْنِ كِنَانَةَ، فَتَخَطَّى النَّاسَ حَتَّى اقْتَرَبَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اجْلِسْ)) فَانْتَهَرَهُ، فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: ((اجْلِسْ))، فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ، قَالَ: ((وَمَا حَدُّكَ؟))، قَالَ: ((أَتَيْتُ امْرَأَةً حَرَامًا))،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے روز لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے کہ بنولیث بن بکر بن عبد مناۃ کا ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آپ ﷺ کے قریب پہنچا اور بولا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر حد قائم کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: بیٹھ جا۔ تو وہ بیٹھ گیا۔ لیکن دوبارہ پھر کھڑا ہو گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر حد قائم کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا، لیکن تیسری مرتبہ پھر کھڑا ہو گیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر حد قائم کیجئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے کیا گناہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے حرام عورت سے تعلقات قائم کیے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور کوڑے لگاؤ۔ ان احباب میں سیدنا علی، سیدنا عباس، سیدنا زید بن حارثہ اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ لیث قبیلے کے اس شخص کی شادی نہیں ہوئی تھی، کہا گیا:

❶ سنن أبي داود: ٤٤٣٨۔ السنن الكبرى للنسائي: ٧١٧٣

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَمِنْهُمْ عَلِيٌّ، وَعَبَّاسٌ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، ((انْطَلِقُوا بِهِ فَاجْلِدُوهُ))، وَلَمْ يَكُنِ اللَّيْثِيُّ تَزَوَّجَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تُجْلَدُ الَّتِي خَبَثَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ائْتُونِي بِهِ مَجْلُودًا))، فَلَمَّا أُتِيَ بِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ صَاحِبَتُكَ؟))، قَالَ: فُلَانَةُ، لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي بَكْرٍ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهَا فَدَعَاهَا، فَسَأَلَهَا عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللّٰهِ مَا أَعْرِفُهُ، وَإِنِّي مِمَّا قَالَ لَبَرِيَّةٌ، اللّٰهُ عَلٰى مَا أَقُولُ مِنَ الشَّاهِدِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شُهَدَاؤُكَ عَلٰى أَنَّكَ خَبَثْتَ بِهَا، فَإِنَّهَا تُنْكِرُ أَنْ تَكُونَ خَابَثْتَهَا، فَإِنْ كَانَ لَكَ شُهَدَاءُ جَلَدْتُهَا، وَإِلَّا جَلَدْتُكَ حَدَّ الْفِرْيَةِ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِي شُهُودٌ، فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ جَلْدَةً. ❶

اے اللہ کے رسول! کیا اس عورت کو کوڑے نہیں لگنے چاہئیں جس نے اس کے ساتھ منہ کالا کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کوڑے لگا کر میرے پاس لاؤ۔ جب اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ساتھ کون تھی؟ اس نے بنو بکر کی ایک عورت کا بتاتے ہوئے کہا: فلاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف کچھ لوگ بھیج کر اسے طلب فرمایا، پھر اس سے اس واقعے کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا: یہ جھوٹ بول رہا ہے، اللہ کی قسم! میں اسے جانتی ہی نہیں ہوں اور اللہ گواہ ہے کہ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے میں اس سے بری ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس آدمی سے) فرمایا: کیا تیرے پاس گواہ ہے کہ تو نے اس سے بدکاری کی ہے جبکہ وہ تیرے ساتھ ایسا فعل کرنے کا انکار کر رہی ہے؟ اگر تیرے پاس گواہ ہیں تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا، ورنہ تجھے بہتان تراشی کی سزا ملے گی۔ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس گواہ نہیں ہیں، تو آپ ﷺ کے حکم سے اسے بہتان تراشی کی سزا اسی (۸۰) کوڑے لگائے گئے۔

[٣٣٥٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلٰى، عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا حَجَّ عُمَرُ حَجَّتَهُ الْأَخِيرَةَ الَّتِي لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا غُودِرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتِيلًا فِي بَنِي وَادِعَةَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ وَذَالِكَ بَعْدَ مَا قَضَى النُّسُكَ، فَقَالَ لَهُمْ: هَلْ عَلِمْتُمْ لِهٰذَا الْقَتِيلِ قَاتِلًا مِنْكُمْ؟، قَالَ الْقَوْمُ: لَا، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُمْ خَمْسِينَ شَيْخًا فَأَدْخَلَهُمُ الْحَطِيمَ، فَاسْتَحْلَفَهُمْ بِاللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ الْحَرَامِ، وَرَبِّ هٰذَا الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَرَبِّ هٰذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ أَنَّكُمْ لَمْ تَقْتُلُوهُ، وَلَا عَلِمْتُمْ لَهُ

سعید بن میسّب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا آخری حج کیا، جس کے سوا انہوں نے حج نہیں کیا، تو بنو وداعہ میں ایک مسلمان دھوکے سے قتل کر دیا گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مناسک حج کی ادائیگی کے بعد ان کی جانب پیغام بھیجا اور پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کا قاتل تمہارا کوئی فرد ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے ان میں سے پچاس بزرگوں کو نکال کر حطیم میں داخل کیا اور ان سے حلف کیا کہ اس حرمت والے بیت اللہ کے رب کی، اس حرمت والے شہر کی اور اس حرمت والے مہینے کی قسم کھا کر بتاؤ کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا ہے اور نہ ہی تم اس کے قاتل کو جانتے ہو۔ تو انہوں نے قسم اٹھائی (کہ انہیں کچھ معلوم نہیں ہے)، جب وہ حلف دے چکے تو آپ نے فرمایا: بڑی عمر کے اُونٹوں کے ساتھ اس کی

❶ سنن أبي داود: ٤٤٦٧ـ السنن الكبرى للنسائي: ٧٣٠٨

قَاتِلًا ، فَحَلَفُوا بِذَالِكَ ، فَلَمَّا حَلَفُوا ، قَالَ: أَدُّوا دِيَتَهِ مُغَلَّظَةً فِي أَسْنَانِ الْإِبِلِ ، أَوْ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ دِيَةً وَثُلُثًا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ سِنَانٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَجْزِينِي يَمِينِي مِنْ مَالِي؟ ، قَالَ: لَا ، إِنَّمَا قَضَيْتُ عَلَيْكُمْ بِقَضَاءِ نَبِيِّكُمْ ﷺ ، فَأَخَذَ دِيَتَهُ دَنَانِيرَ دِيَةً وَثُلُثَ دِيَةٍ . عُمَرُ بْنُ صُبَيْحٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

دیت ادا کرو یا درہم و دینار میں دیت اور ثلث ادا کرو۔ ان میں سے سنان نامی آدمی نے کہا: اے امیر المومنین! کیا میری قسم میرے مال کی جگہ مجھے کفایت نہیں کرتی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے تو وہی فیصلہ کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر آپ نے ان سے درہم و دینار میں دیت اور ثلث وصول کیا۔

اس روایت کی سند میں عمر بن صبیح راوی متروک الحدیث ہے۔

[٣٣٥٥]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، نا زَائِدَةُ ، نا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ ثَابِتٍ يُكَنَّى أَبَا الْمِقْدَامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ عُمَرَ ، جَعَلَ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ ، وَالْمَجُوسِيِّ ثَمَانَمِائَةٍ .

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی و عیسائی کی دیت چار ہزار اور مجوسی کی دیت آٹھ سو (درہم) مقرر فرمائی۔

[٣٣٥٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ ، حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ زَحْمَوَيْهِ ، نا شَرِيكٌ ، عَنْ ثَابِتٍ أَبِي الْمِقْدَامِ ؛ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ أَرْبَعَةَ آلَافٍ ، وَدِيَةَ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانَمِائَةٍ .

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہودی و عیسائی کی دیت چار ہزار اور مجوسی کی دیت آٹھ سو (درہم) مقرر فرمایا کرتے تھے۔

[٣٣٥٧]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ دَاوَرَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيذِ تَمْرٍ فَجَلَدَهُ . [1]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جو کھجور کے نبیذ سے نشے میں تھا، تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے لگوائے۔

[٣٣٥٨]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عامر کے دو افراد کی دیت ایک مسلمان کی دیت (کے برابر) مقرر فرمائی۔ ابوبکر کہتے ہیں: یعنی دونوں میں سے ہر ایک کے لیے مسلمان کی دیت مقرر فرمائی کیونکہ ان سے معاہدہ تھا۔

[1] نصب الراية للزيلعي: ٣/ ٣٥٠

اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْعَامِرِيَّيْنِ دِيَةَ الْمُسْلِمِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دِيَةُ الْمُسْلِمِ ، كَانَ لَهُمَا عَهْدٌ . ❶

[٣٣٥٩]..... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، أنا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، ح وثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ دِينَارٍ ، نا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ كَامِلٍ ، نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ دِيَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ نِصْفَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ . وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: دِيَةُ الْكَافِرِ مِثْلُ نِصْفِ دِيَةِ الْمُسْلِمِ . ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب کی دیت مسلمان کی دیت سے نصف مقرر فرمائی۔ ابن وہب کہتے ہیں: کافر کی دیت مسلمان کی نصف دیت کے برابر ہے۔

[٣٣٦٠]..... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، أنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، أنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى أَنَّ عَقْلَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ نِصْفَ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ . وَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف مقرر فرمائی۔ اہل کتاب یہود ونصاریٰ ہیں۔

[٣٣٦١]..... نَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ ، نَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، أنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ قَالَ: دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا ، عِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَعِشْرُونَ حِقَّةً ، وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ ، وَعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ . ❸

ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قتل خطا کی دیت پانچ اجزاء پر مشتمل ہوگی: چار سال کی عمر والی بیس مادہ اونٹنیاں، تین سال کی عمر والی بیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کی عمر والی بیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کی عمر والے بیس نر اونٹ اور ایک سال کی عمر والی بیس مادہ اونٹنیاں۔

---

❶ جامع الترمذي: ١٤٠٤

❷ سنن أبي داود: ٤٥٨٣ ـ جامع الترمذي: ١٤١٣ ـ سنن النسائي: ٨/ ٤٥ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٤٤ ـ مسند أحمد: ٦٧١٦ ، ٧٠٩٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٤٧٠

❸ سنن أبي داود: ٤٥٤٥ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٣١ ـ جامع الترمذي: ١٣٨٦ ـ سنن النسائي: ٨/ ٤٣

[٣٣٦٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ح. وَنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا حَمْزَةُ بْنُ جَعْفَرٍ الشِّيرَازِيُّ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: دِيَةُ الْخَطَأِ خَمْسَةُ أَخْمَاسٍ، عِشْرُونَ حِقَّةً، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ. لَفْظُ دَعْلَجٍ، وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ، وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ. ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل خطا کی دیت پانچ اجزا پر مشتمل ہوگی: تین سال کی بیس اونٹنیاں، چار سال کی بیس اونٹنیاں، ایک سال کی بیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کی بیس مادہ اونٹنیاں اور دو سال کے بیس نَر اونٹ۔

الفاظ دعلج کے ہیں اور سند حسن درجے کی ہے، تمام رواۃ ثقہ ہیں۔ علقمہ کی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔

[٣٣٦٣]...... ثنا بِهِ الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، نَحْوَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے ہی مثل ہے۔

[٣٣٦٤]...... وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: ((قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، مِنْهَا عِشْرُونَ حِقَّةً، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ، وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ)). هٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ غَيْرُ ثَابِتٍ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيثِ، مِنْ وُجُوهٍ عِدَّةٍ أَحَدُهَا أَنَّهُ مُخَالِفٌ لِمَا رَوَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، بِالسَّنَدِ الصَّحِيحِ عَنْهُ الَّذِي لَا

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قتلِ خطا کی دیت میں ایک سو اُونٹ ادا کرنے کا فیصلہ دیا (جن کی تفصیل یہ ہوگی:) تین سال کی بیس مادہ اونٹنیاں، چار سال کی بیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کی بیس مادہ اونٹنیاں، ایک سال کی بیس مادہ اونٹنیاں اور ایک سال کے بیس نَر اونٹ۔

یہ حدیث علم حدیث کے ماہرین کے ہاں بوجوہ ضعیف ہے، ایک وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث ابوعبیدہ بن عبداللہ کی اپنے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث کے مخالف ہے جس پر کوئی طعن یا تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ نیز ابوعبیدہ اپنے والد کی حدیث، موقف اور فتویٰ کو خشف بن مالک اور اس جیسے دیگر رُواۃ کی نسبت زیادہ جانتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بڑے متقی اور دین کے خیر خواہ ہیں، یہ

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ١٣٣ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٧٤

مَطْعَنَ فِيهِ، وَلَا تَأْوِيلَ عَلَيْهِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيهِ وَبِمَذْهَبِهِ وَفُتْيَاهُ مِنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ وَنُظَرَائِهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَتْقَى لِرَبِّهِ وَأَشَحُّ عَلَى دِينِهِ مِنْ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ يَقْضِي بِقَضَاءٍ وَيُفْتِي هُوَ بِخِلَافِهِ، هٰذَا لَا يُتَوَهَّمُ مِثْلُهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَهُوَ الْقَائِلُ فِي مَسْأَلَةٍ وَرَدَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَسْمَعْ فِيهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا وَلَمْ يَبْلُغْهُ عَنْهُ فِيهَا قَوْلٌ: أَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِي، فَإِنْ يَكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي، ثُمَّ بَلَغَهُ بَعْدَ ذَالِكَ أَنَّ فُتْيَاهُ فِيهَا وَافَقَ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مِثْلِهَا فَرَآهُ أَصْحَابُهُ عِنْدَ ذَالِكَ فَرِحَ فَرَحًا لَمْ يَرَوْهُ فَرِحَ مِثْلَهُ مِنْ مُوَافَقَةِ فُتْيَاهُ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَنْ كَانَتْ هٰذِهِ صِفَتُهُ وَهٰذَا حَالُهُ فَكَيْفَ يَصِحُّ عَنْهُ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا وَيُخَالِفُهُ. وَيَشْهَدُ أَيْضًا لِرِوَايَةِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، مَا رَوَاهُ وَكِيعٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، وَغَيْرُهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ قَالَ: دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا. ❶

کیسے ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کوئی فیصلہ فرمائیں اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے خلاف فتویٰ دیں؟ ان سے ایسی بات کا گمان بھی نہیں کیا جاسکتا۔ وہ تو ایسے پیش آمدہ مسئلے کے بارے میں بھی کہ جس کے متعلق انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا نہیں ہوتا یا انہیں کوئی علم نہیں ہوتا، فرمادیتے ہیں کہ اس سلسلے میں میں اپنی رائے پیش کردیتا ہوں، اگر صحیح ہوئی تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے ہے اور غلط ہوئی تو میری طرف سے ہے۔ پھر انہیں معلوم ہوا کہ اس مسئلے میں ان کا فتویٰ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے موافق ہے تو ان کے شاگردوں نے دیکھا کہ آپ بے حد خوش ہوئے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فتویٰ ہونے پر ان کا خوش ہونا (اس سے قبل) وہ ذکر نہیں کرتے۔ جس شخص کے یہ اوصاف واحوال ہوں، کیسے ممکن ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث نقل کرے لیکن اپنا فتویٰ اس کے خلاف دے؟ ابوعبیدہ کی اپنے والد سے مروی روایت کا شاہد بھی ہے جو وکیع، عبداللہ بن وہب اور دیگر راویوں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ابراہیم اور انہوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: قتل خطا کی دیت پانچ اجزاء پر مشتمل ہوگی۔

[٣٣٦٥]...... حَدَّثَنَا بِهِ الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ((دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا)). ثُمَّ فَسَّرَهَا كَمَا فَسَّرَهَا أَبُو عُبَيْدَةَ وَعَلْقَمَةُ عَنْهُ سَوَاءً، فَهٰذِهِ الرِّوَايَةُ وَإِنْ كَانَ فِيهَا إِرْسَالٌ فَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ هُوَ أَعْلَمُ النَّاسِ بِعَبْدِ اللّٰهِ وَبِرَأْيِهِ وَبِفُتْيَاهُ، قَدْ أَخَذَ ذَالِكَ عَنْ أَخْوَالِهِ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ يَزِيدَ، وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُبَرَاءِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ

ابراہیم رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قتل خطا کی دیت پانچ اجزاء پر مشتمل ہوگی۔ پھر ابراہیم رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر نقل کی جیسا کہ ابوعبیدہ اور علقمہ نے آپ سے بیان کی ہے۔ یہ روایت اگرچہ مرسل ہے لیکن ابراہیم رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو، آپ کے موقف اور فتویٰ کو سب سے زیادہ جانتے ہیں، یقیناً یہ بات انہوں نے اپنے معاصرین علقمہ، زید کے دونوں بیٹوں اسود وعبدالرحمٰن اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دیگر کبار تلامذہ سے لی ہے۔ ان کا کہنا ہے: جب میں تمہیں بتاؤں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

❶ مسند أحمد: ٣٦٣٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٢٨٤، ٥٢٨٥، ٥٢٨٦

الْقَائِلُ: إِذَا قُلْتُ لَكُمْ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَهُوَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْهُ، وَإِذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَجُلٍ وَاحِدٍ سَمَّيْتُهُ لَكُمْ. وَوَجْهٌ آخَرُ: وَهُوَ أَنَّ الْخَبَرَ الْمَرْفُوعَ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ بَنِي الْمَخَاضِ لَا نَعْلَمُهُ رَوَاهُ إِلَّا خِشْفُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ رَجُلٌ مَجْهُولٌ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْهُ إِلَّا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَرْمَلٍ الْجُشَمِيُّ، وَأَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ لَا يَحْتَجُّونَ بِخَبَرٍ يَنْفَرِدُ بِرِوَايَتِهِ رَجُلٌ غَيْرُ مَعْرُوفٍ، وَإِنَّمَا يَثْبُتُ الْعِلْمُ عِنْدَهُمْ بِالْخَبَرِ إِذَا كَانَ رُوَاتُهُ عَدْلًا مَشْهُورًا، أَوْ رَجُلٌ قَدِ ارْتَفَعَ اسْمُ الْجَهَالَةِ عَنْهُ، وَارْتِفَاعُ اسْمِ الْجَهَالَةِ عَنْهُ أَنْ يَرْوِيَ عَنْهُ رَجُلَانِ فَصَاعِدًا، فَإِذَا كَانَ هَذِهِ صِفَتُهُ ارْتَفَعَ عَنْهُ اسْمُ الْجَهَالَةِ وَصَارَ حِينَئِذٍ مَعْرُوفًا، فَأَمَّا مَنْ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ انْفَرَدَ بِخَبَرٍ وَجَبَ التَّوَقُّفُ عَنْ خَبَرِهِ ذَالِكَ حَتَّى يُوَافِقَهُ غَيْرُهُ، وَاللهُ أَعْلَمُ. وَوَجْهٌ آخَرُ: أَنَّ خَبَرَ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ لَا نَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْهُ إِلَّا حَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ، وَالْحَجَّاجُ فَرَجُلٌ مَشْهُورٌ بِالتَّدْلِيسِ وَبِأَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ مَنْ لَمْ يَلْقَهُ وَمَنْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ، قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ: قَالَ لِي حَجَّاجٌ: لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ عَنِ الْخَبَرِ، يَعْنِي: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَلَا تَسْأَلُونِي مَنْ أَخْبَرَكَ بِهِ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: كُنْتُ عِنْدَ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ يَوْمًا فَأَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ، ثُمَّ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ شَيْئًا، وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْ إِبْرَاهِيمَ، وَلَا مِنَ الشَّعْبِيِّ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا، وَلَا مِنْ فُلَانٍ، وَلَا مِنْ فُلَانٍ، حَتَّى عَدَّ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ بِضْعَةَ عَشَرَ كُلُّهُمْ قَدْ رَوَى عَنْهُ الْحَجَّاجُ، ثُمَّ زَعَمَ بَعْدَ رِوَايَتِهِ عَنْهُمْ أَنَّهُ لَمْ يَلْقَهُمْ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُمْ، وَتَرَكَ

تو وہ بات ان سے ایک جماعت کی بیان کردہ ہوتی ہے اور جب میں نے وہ بات کسی ایک آدمی سے سنی ہوتو میں تمہیں اس کا نام بتاؤں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ مرفوع حدیث جس میں ایک سال کے نَر اونٹوں کا ذکر ہے، وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے صرف خشف بن مالک نے روایت کی ہے اور خشف مجہول راوی ہے۔ اس سے صرف زید بن جبیر بن حرمل جشمی روایت کرتا ہے حالانکہ محدثین کسی متفرد غیر معروف کی روایت سے حجت نہیں لیتے بلکہ ان کے ہاں علم قطعی تو ایسی روایت سے ثابت ہوتا ہے جس کے رواۃ عادل اور مشہور ہوں، یا متفرد ہوتو اس پر جہالت کا عنصر ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے دو یا دو سے زیادہ روایت کریں، یوں اس سے جہالت ختم ہو جاتی ہے اور وہ راوی معروف ہو جاتا ہے۔ جس منفرد راوی سے ایک ہی روایت کرنے والا ہو تو کسی دوسرے کے موافقت کرنے تک اس کی حدیث پر توقف کیا جاتا ہے، واللہ اعلم۔ ایک بات یہ ہے کہ ہمارے علم کے مطابق خشف بن مالک کی حدیث کو زید بن جبیر سے صرف حجاج بن ارطاۃ بیان کرتا ہے اور حجاج کی شہرت یہ ہے کہ وہ تدلیس کرتا ہے، ایسے رُواۃ سے نقل کرتا ہے جن سے اس کی ملاقات ہے نہ سماع۔ ابو معاویہ ضریر کہتے ہیں: مجھے حجاج نے کہا کہ کوئی مجھ سے حدیث کے متعلق نہ پوچھے، یعنی جب میں تمہیں کوئی حدیث سناؤں تو مجھ سے یہ مت پوچھو کہ مجھے حدیث کس نے سنائی۔ یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حجاج بن ارطاۃ کے پاس تھا کہ اس نے دروازہ بند کرنے کا کہا اور بتایا: میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے کوئی حدیث نہیں سنی، میں نے ابراہیم رحمہ اللہ سے کوئی حدیث نہیں سنی اور میں نے شعبی رحمہ اللہ سے صرف ایک حدیث سنی ہے، فلاں فلاں سے کوئی حدیث نہیں سنی، یہاں تک کہ سترہ یا اُنیس اشخاص شمار کیے، حجاج نے ان سب سے روایت کیا اور روایت کرنے کے بعد کہا کہ اس نے ان احباب سے ملاقات کی ہے نہ سماع، چنانچہ

الرِّوَايَةَ عَنْهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ بَعْدَ أَنْ جَالَسُوهُ وَخَبَرُوهُ، وَكَفَاكَ بِهِمْ عِلْمًا بِالرِّجَالِ وَنُبْلًا، قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَسَمِعْتُ كَلَامَهُ، فَذَكَرَ شَيْئًا أَنْكَرْتُهُ، فَلَمْ أَحْمِلْ عَنْهُ شَيْئًا، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: رَأَيْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ بِمَكَّةَ فَلَمْ أَحْمِلْ عَنْهُ شَيْئًا وَلَمْ أَحْمِلْ أَيْضًا عَنْ رَجُلٍ عَنْهُ كَانَ عَدَّهُ مُضْطَرِبًا، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: لَا يَنْبُلُ الرَّجُلُ حَتَّى يَدَعَ الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ، وَقَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: أَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ يُزَاحِمُنِي الْحَمَّالُونَ وَالْبَقَّالُونَ، وَقَالَ جَرِيرٌ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: أَهْلَكَنِي حُبُّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ. وَوَجْهٌ آخَرُ: وَهُوَ أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ الثِّقَاتِ رَوَوْا هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيْهِ فِيهِ، فَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ عَلَى هٰذَا اللَّفْظِ الَّذِي ذَكَرْنَا عَنْهُ، وَوَافَقَهُ عَلَى ذَالِكَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، وَخَالَفَهُمَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ، فَرَوَاهُ عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَطَأِ أَخْمَاسًا: عِشْرُونَ جِذَاعًا، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ بَنِي لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ، وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورٍ، فَجَعَلَ مَكَانَ الْحِقَاقِ بَنِي لَبُونٍ.

سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید القطان اور عیسیٰ بن یونس نے اس کے ساتھ مجلس کرنے اور اس کی چھان پھٹک کرنے کے بعد اس سے حدیث لینا چھوڑ دیا۔ علم الرجال کے سلسلے میں ان قدآور شخصیات کا تجزیہ آپ کے لیے کافی ہے۔ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں حجاج بن ارطاۃ کے پاس گیا، اس کی باتیں سنیں، اس نے کچھ عجیب باتیں کیں تو میں نے اس سے کوئی حدیث نہ لی۔ یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں: میں نے حجاج بن ارطاۃ کو مکہ میں دیکھا، میں نے اس سے کوئی حدیث نہیں لی اور نہ ہی اس شخص سے جس کا ذکر اس نے اضطراب کی کیفیت میں کیا تھا۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ کی حدیث نہیں لی جائے گی۔ عبداللہ بن ادریس فرماتے ہیں: میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آدمی جب تک باجماعت نماز ترک نہیں کرتا تب تک وہ بلند رُتبے پر فائز نہیں ہوتا۔ عیسیٰ بن یونس فرماتے ہیں: میں نے حجاج بن ارطاۃ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نماز پڑھنے نکلتا ہوں لیکن بوجھ اٹھانے والے اور سبزی فروش مجھے روک لیتے ہیں، اور جریر فرماتے ہیں: میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مال اور شرف کی محبت نے مجھے ہلاک کر دیا۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ بہت سے ثقات نے یہ حدیث حجاج سے روایت کی ہے لیکن انہوں نے اس سے روایت کرتے ہوئے اختلاف کیا ہے۔ عبدالرحیم بن سلیمان نے حجاج سے انہی مذکورہ الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے، عبدالواحد بن زیاد نے اس کی موافقت کی ہے۔ یحییٰ بن سعید اُموی نے ان دونوں کی مخالفت کی ہے اور وہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے یہ حدیث حجاج سے زید بن جبیر کے حوالے سے لی ہے کہ خشف بن مالک کا کہنا ہے: میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے قتلِ خطا میں (ان) پانچ اجزاء پر مشتمل دیت کا فیصلہ فرمایا: چار سال کی بیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کی بیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کے بیس مادہ اونٹ، ایک سال کی بیس مادہ

اونٹنیاں اور ایک سال کے بیس نر اونٹ۔ یعنی انہوں نے تین سال کی مادہ اونٹنیوں کی بہ جائے دو سال کے نر اونٹ بیان کیے۔

[٣٣٦٦]...... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا، قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا: خَمْسًا جِذَاعًا، وَخَمْسًا حِقَاقًا، وَخَمْسًا بَنَاتَ لَبُونٍ، وَخَمْسًا بَنَاتَ مَخَاضٍ، وَخَمْسًا بَنِي لَبُونٍ ذُكُورٍ. فَجَعَلَ مَكَانَ بَنِي الْمَخَاضِ بَنِي اللَّبُونِ. وَوَافَقَ رِوَايَةَ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا کی دیت میں پانچ اجزاء کا فیصلہ فرمایا: ایک پانچواں چار سال کی مادہ اونٹنیوں کا (یعنی بیس)، ایک پانچواں تین سال کی مادہ اونٹنیوں کا، ایک پانچواں دو سال کی مادہ اونٹنیوں کا، ایک پانچواں ایک سال کی مادہ اونٹنیوں کا اور ایک پانچواں دو سال کے نر اونٹوں کا (یعنی یہ پانچوں اجزاء بیس بیس کی تعداد میں)۔ انہوں نے ایک سال کے مادہ اونٹوں کی بہ جائے دو سال کے نر اونٹ بیان کیے اور انہوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ابوعبیدہ کی مروی حدیث کی موافقت کی۔

[٣٣٦٧]...... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَنَزِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، وَرَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَعَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ، وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، كُلُّهُمْ عَنِ الْحَجَّاجِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا. لَمْ يَزِيدُوا عَلَى هٰذَا، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ تَفْسِيرَ الْأَخْمَاسِ.

ایک اور سند کے ساتھ بھی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا کی دیت پانچ اجزاء قرار دی۔ راویوں نے اتنا ہی بیان کیا اور پانچ اجزاء کی تفصیل بیان نہیں کی۔

[٣٣٦٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، جَمِيعًا عَنْ حَجَّاجٍ، ح وثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح ونا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ طَيْفُورٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح ونا

مذکورہ اسناد کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ حجاج سے روایت میں اختلاف ہے۔ ممکن ہے کہ تفصیل کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے قتل خطا کی دیت کے پانچ اجزاء کی یہ روایت صحیح ہو جیسا کہ ابو معاویہ، حفص، ابو مالک جنبی، ابو خالد اور ابن ابی زائدہ نے ابو ہشام کی روایت میں نقل کیا ہے، کیونکہ یہ راوی زیادہ ہیں، ان کا روایت پر اتفاق ہے اور یہ ثقہ ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بسا اوقات حجاج حدیث نبوی بیان

الْهَرَوِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، نا الْحِمَّانِيُّ، نا حَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ مِثْلَهُ. وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، وَاخْتَلَفَ عَنْهُ فَرَوَاهُ عَنْهُ سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ بِمُوَافَقَةِ عَبْدِ الرَّحِيمِ، وَعَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، وَخَالَفَهُ أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ فَرَوَاهُ عَنْهُ بِمُوَافَقَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرِ وَمَنْ تَابَعَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ دِيَةَ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا، لَمْ يُفَسِّرْهَا فَقَدِ اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَةُ عَنِ الْحَجَّاجِ كَمَا تَرَى، فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ الصَّحِيحُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ دِيَةَ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا كَمَا رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَحَفْصٌ، وَأَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ، وَأَبُو خَالِدٍ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ فِي رِوَايَةِ أَبِي هِشَامٍ عَنْهُ، لَيْسَ فِيهِ تَفْسِيرُ الْأَخْمَاسِ لِاتِّفَاقِهِمْ عَلَى ذَالِكَ وَكَثْرَةِ عَدَدِهِمْ، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ الْحَجَّاجُ رُبَّمَا كَانَ يُفَسِّرُ الْأَخْمَاسَ بِرَأْيِهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَيَتَوَهَّمُ السَّامِعُ أَنَّ ذَالِكَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَيْسَ ذَالِكَ فِيهِ، وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ الْحَجَّاجِ، وَيُقَوِّي هٰذَا أَيْضًا اخْتِلَافُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَبْدِ الرَّحِيمِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيِّ عَنْهُ فِيمَا ذَكَرْنَا فِي أَحَادِيثِهِمْ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْأُمَوِيَّ حَفِظَ عَنْهُ: عِشْرِينَ بَنِي لَبُونٍ مَكَانَ الْحِقَاقِ، وَأَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ وَعَبْدَ الرَّحِيمِ حَفِظَا عَنْهُ: عِشْرِينَ حِقَّةً مَكَانَ بَنِي لَبُونٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. وَوَجْهٌ آخَرُ وَهُوَ: أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ أَقَاوِيلُ مُخْتَلِفَةٌ، لَا نَعْلَمُ رُوِيَ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي ذَالِكَ ذِكْرُ بَنِي مَخَاضٍ إِلَّا فِي حَدِيثِ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا، فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ

کرنے کے بعد خود تفصیل بیان کرتا ہو اور سننے والا یہ سمجھ بیٹھا ہو کہ یہ بھی حدیث نبوی کے الفاظ ہیں جبکہ وہ حدیث نبوی کی بہ جائے حجاج کا کلام ہو۔ ہماری ذکر کردہ سابقہ روایات میں عبدالواحد بن زیاد، عبدالرحیم اور یحییٰ بن سعید اموی کا حجاج سے روایت پر اختلاف بھی اس بات کی تائید کرتا ہے۔ یحییٰ بن سعید اموی نے حجاج سے تین سال کی بیس مادہ اونٹنیوں کی بہ جائے دو سال کے نر اونٹ کے الفاظ یاد رکھے ہیں، جبکہ عبدالواحد اور عبدالرحیم نے اس سے دو سال کے نر اونٹوں کی بہ جائے تین سال کی بیس مادہ اونٹنیاں یاد رکھی ہیں، واللہ اعلم۔ ایک بات اور ہے، وہ یہ کہ نبی ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، مہاجرین وانصار سے قتل خطا کی دیت میں مختلف اقوال مروی ہیں، ان میں سے صرف خشف بن مالک کی مذکور حدیث میں ہی ایک سال کے مادہ اونٹوں کا ذکر آیا ہے۔ جہاں تک نبی ﷺ سے مروی حدیث کی بات ہے تو اسے اسحاق بن یحییٰ بن ولید بن عبادہ نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے قتل خطا کی دیت میں تین سال کی تیس مادہ اونٹنیاں، چار سال کی تیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کی بیس مادہ اونٹنیاں اور دو سال کے نر اونٹوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے، اسحاق بن یحییٰ کا سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ محمد بن راشد نے یہ حدیث سلیمان بن موسیٰ سے، انہوں نے عمرو بن شعیب، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو غلطی سے قتل ہو جائے، اس کی دیت میں تیس سال کی مادہ اونٹنیاں، تیس دو سال کی مادہ اونٹنیاں، تیس تین سال کی مادہ اونٹنیاں اور دس چار سال کے نر اونٹ ہوں گے۔

عُبَادَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَعِشْرِينَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَعِشْرِينَ بَنِي لَبُونٍ ذُكُورٍ، وَهَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ، إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِنَ الْإِبِلِ، ثَلَاثُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ، وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَعَشْرٌ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ)).

[٣٣٦٩]...... حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، وَهَذَا أَيْضًا فِيهِ مَقَالٌ مِنْ وَجْهَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ لَمْ يُخْبِرْ فِيهِ بِسَمَاعِ أَبِيهِ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَالْوَجْهُ الثَّانِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ رَاشِدٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلُ مَا رَوَى إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُبَادَةَ. وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَا فِي دِيَةِ الْخَطَأِ: ثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ. ❶

اس سند میں بھی دو سبب سے کلام ہے: ایک یہ کہ عمرو بن شعیب نے اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اپنے والد کے سماع کی خبر نہیں دی۔ دوسرا یہ کہ محمد بن راشد راوی محدثین کے ہاں ضعیف ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے جیسا اسحاق بن یحییٰ نے سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے قتل خطا کی دیت کے متعلق فرمایا: تیس عدد تین سال کی مادہ اونٹنیاں، تیس عدد دو سال کے نر اونٹ، بیس عدد ایک سال کی مادہ اونٹنیاں اور بیس عدد دو سال کے نر اونٹ۔

[٣٣٧٠]...... نا بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، نا النَّضْرُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَا ذَلِكَ.

ایک اور سند کے ساتھ بھی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہی مروی ہے۔

[٣٣٧١]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا حَمْزَةُ بْنُ

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہی مروی

❶ مسند أحمد: ٦٦٦٣، ٦٧١٩، ٦٧٤٣

جَعْفَرٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَمَّادٌ، نا الْحَجَّاجُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِذَالِكَ، وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ: دِيَةُ الْخَطَأِ أَرْبَاعٌ: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ.

ہے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قتلِ خطا کی دیت کے چار اجزاء ہیں: پچیس عدد چار سال کی مادہ اونٹنیاں، پچیس عدد تین سال کی مادہ اونٹنیاں، پچیس عدد دو سال کی مادہ اونٹنیاں اور پچیس عدد ایک سال کی مادہ اونٹنیاں۔

[٣٣٧٢]...... نا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا حَمْزَةُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَمَّادٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ بِذَالِكَ.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

[٣٣٧٣]...... وَعَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، مِثْلَهُ.

امام شعبی رحمہ اللہ اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٣٧٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الدِّيَةَ فِي الْخَطَأِ أَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ.

عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ قتلِ خطا کی دیت میں پچیس عدد تین سال کی مادہ اونٹنیاں، پچیس عدد چار سال کی مادہ اونٹنیاں، پچیس عدد دو سال کی مادہ اونٹنیاں اور پچیس عدد ایک سال کی مادہ اونٹنیاں مقرر کیا کرتے تھے۔

[٣٣٧٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا، وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ، وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً، وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ، وَذَالِكَ شَدِيدُ الْعَقْلِ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر قتل کیا، اسے مقتول کے ولی کے حوالے کر دیا جائے گا، وہ چاہیں تو (قاتل کو) قتل کر دیں اور چاہیں تو دیت وصول کر لیں (اور دیت کی تفصیل یہ ہے:) تیس عدد تین سالہ مادہ اونٹنیاں، تیس عدد چار سالہ مادہ اونٹنیاں اور چالیس عدد گابھن اونٹنیاں۔ وہ آپس میں جس بات پر اتفاق کر لیں وہ وصول کر لیں۔ یہ سختی والی دیت ہے۔

[٣٣٧٦]...... نا أَبُو عُبَيْدَةَ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا

عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جان

❶ مسند أحمد: ٦٧١٧، ٧٠٣٣

سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُسَيْنٍ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: الْعَمْدُ وَالْعَبْدُ، وَالصُّلْحُ وَالِاعْتِرَافُ، لَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ. ❶

بوجھ کر قتل کرنے والے کی، غلام کی، صلح کی اور اقبالِ جرم کرنے والے کی دیت ورثاء (یعنی خاندان کے لوگ) نہیں ادا کریں گے۔

[٣٣٧٧]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ، نا سَلْمٌ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَلَا عَبْدًا وَلَا صُلْحًا وَلَا اعْتِرَافًا.

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ورثا قتل عمد کی، غلام کی، صلح کی اور اقبال جرم کی دیت ادا نہیں کریں گے۔

[٣٣٧٨]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَبْهَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَجْعَلُوا عَلَى الْعَاقِلَةِ مِنْ دِيَةِ الْمُعْتَرِفِ شَيْئًا)). ❷

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعتراف کرنے والے کی واجب الاداء دیت اس کے خاندان والوں پر مت ڈالو۔

[٣٣٧٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالسَّائِمَةُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ)). يَعْنِي رِجْلَ الدَّابَّةِ، يَقُولُ: هَدَرٌ.

ہزیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان کا نقصان رائیگاں (یعنی اس میں کوئی دیت نہیں) ہے، کنویں کا نقصان رائیگاں ہے، جانور کا زخم رائیگاں ہے، جانور کے پاؤں کا نقصان رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔ یعنی جانور اپنے پاؤں سے جو نقصان پہنچائے اس پر دیت نہیں پڑے گی۔

[٣٣٨٠]...... نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الزَّيَّاتُ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا سُفْيَانُ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٣٨١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا

ہزیل سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کے

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ١٠٤

❷ مسند الشاميين: ٢١٢٤

❸ سلف برقم: ٣٣١٠

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الرِّجْلُ جُبَارٌ)) مُرْسَلٌ.

پاؤں سے ہونے والا نقصان رائیگاں ہے۔

[٣٣٨٢]...... نا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ، نا أَبِي، نا قَيْسٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❶

صرف سند مختلف ہے، حدیث اسی کے مثل ہے۔

[٣٣٨٣]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرِّجْلُ جُبَارٌ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کے پاؤں سے ہونے والا نقصان رائیگاں ہے۔

[٣٣٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ. وَخَالَفَهُ الْحُفَّاظُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِنْهُمْ مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَيُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَعُقَيْلٌ، وَلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَغَيْرُهُمْ، كُلُّهُمْ رَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَقَالُوا: ((الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ)). وَلَمْ يَذْكُرُوا الرِّجْلَ، وَهُوَ الصَّوَابُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی مروی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ اسے سفیان بن حسین نے روایت کیا ہے۔ بہت سے حفاظ حدیث جن میں مالک، ابن عیینہ، یونس، معمر، ابن جریج، زبیدی، عقیل، لیث بن سعد وغیرہ شامل ہیں، سب نے زہری سے روایت کرتے ہوئے سفیان بن حسین کی مخالفت کی ہے۔ سب نے یہ روایت کیا ہے کہ جانور کا نقصان رائیگاں ہے، کنویں کا نقصان رائیگاں ہے اور کان کا نقصان رائیگاں ہے۔ انہوں نے جانور کے پاؤں سے ہونے والے نقصان کا ذکر نہیں کیا اور یہی صحیح ہے۔

[٣٣٨٥]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا أَبُو النَّصْرِ التَّمَّارُ، عَنْ أَبِي جَزْءٍ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ، نا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، نا أَبُو جَزْءٍ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ،

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمانوں کے کسی راستے میں یا ان کے کسی بازار میں جانور کھڑا کرے اور جانور اپنے کھر سے یا ٹانگ سے کچھ روند ڈالے تو وہ ضامن ہے (یعنی اس نقصان کا وہ ذمہ دار ہے اور اسے نقصان کی رقم ادا کرنا ہوگی)۔

❶ سلف برقم: ٣٣١١

❷ سلف برقم: ٣٣٠٥

عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَوْقَفَ دَابَّةً فِي سَبِيلٍ مِنْ سُبُلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِهِمْ فَأَوْطَأَتْ بِيَدٍ أَوْ رِجْلٍ فَهُوَ ضَامِنٌ)). ❶

[٣٣٨٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، نا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنِ الشِّفَاءِ أُمِّ سُلَيْمَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((اسْتَعْمَلَ أَبَا جَهْمِ بْنَ غَانِمٍ عَلَى الْمَغَانِمِ يَوْمَ حُنَيْنٍ))، فَأَصَابَ رَجُلًا بِقَوْسِهِ فَشَجَّهُ مُنَقِّلَةً، فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ عَشْرَةَ فَرِيضَةً. ❷

ام سلیمان شفا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حنین کے روز ابو جہم بن غانم کو مال غنیمت کا نگران مقرر فرمایا، تو اس نے اپنی کمان کے ساتھ ایک شخص کا سر زخمی کر دیا، جس سے (اس کے سر کی) ہڈی ظاہر ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ صادر فرمایا۔

[٣٣٨٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو حُصَيْنٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ، نا عَبْثَرٌ، نا حُصَيْنٌ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ قَدْ سَرَقَ فَأَمَرَ بِهِ إِلَى السِّجْنِ، وَقَالَ: دَعُوا لَهُ رِجْلًا يَمْشِي عَلَيْهَا، وَيَدًا يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا. ❸

عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا، آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا، اس نے دوبارہ چوری کی، پھر اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس کا پاؤں کاٹ دیا۔ تیسری بار اس نے پھر چوری کی اور اس کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا، تو آپ نے اسے قید میں ڈال دینے کا حکم دیا اور فرمایا: اس کی ایک ٹانگ چھوڑ دو، تاکہ یہ اس پر چل سکے اور ایک ہاتھ چھوڑ دو، تاکہ اس سے کھانا کھا سکے اور استنجا کر سکے۔

[٣٣٨٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ((إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنَى، فَإِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرَى، فَإِنْ عَادَ ضُمِّنَ السِّجْنَ حَتَّى يُحْدِثَ خَيْرًا، إِنِّي لَأَسْتَحْيِي أَنْ

عبداللہ بن سلمہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب چور چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے، اگر دوبارہ چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے، اگر پھر چوری کرے تو اسے قید میں ڈال دیا جائے، یہاں تک کہ وہ اچھے ارادے کا اظہار کرے (یعنی چوری نہ کرنے کا ارادہ کرے)۔ میں حیا محسوس کرتا ہوں کہ اسے اس حالت میں چھوڑوں.... پھر اسی کے مثل بیان کیا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٤٤

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٧٣١٢ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ١٤٨

❸ مصنف عبد الرزاق: ١٨٧٦٤ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٥٠٩

أَدعَهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. ❶

[٣٣٨٩]...... نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، نا أَبِي، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور کو پیش کیا گیا، آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا، اسے دوبارہ چوری کرنے کی وجہ سے لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا پاؤں کاٹ دیا، اس کو پھر لایا گیا؛ اس نے (اب پھر) چوری کی تھی تو آپ ﷺ نے اس کا (دوسرا) ہاتھ کاٹ دیا، اس کو (چوتھی مرتبہ) پھر چوری کرنے پر پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا (دوسرا) پاؤں کاٹ دیا۔ پھر (پانچویں بار) اس نے چوری کر لی اور اسے آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ ﷺ کے حکم پر اسے قتل کر دیا گیا۔

[٣٣٩٠]...... نا ابْنُ الصَّوَّافِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ، نا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٣٩١]...... نا أَبُو بَكْرٍ الْأَبْهَرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمٍ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اس سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٣٩٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ، أنا الْوَاقِدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، أُرَاهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ فَاقْطَعُوا يَدَهُ، وَإِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ، فَإِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ، فَإِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ)). كَذَا قَالَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب چور چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو، اگر دوبارہ کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو۔ اگر سہ بارہ کرے تو اس کا (دوسرا) ہاتھ کاٹ دو، اگر پھر چوری کرے تو اس کا (دوسرا) پاؤں کاٹ دو۔

خالد بن سلمہ نے اسی طرح روایت کیا ہے، اس کے علاوہ راوی نے حارث سے، انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٧٥

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٧٢

[٣٣٩٣]..... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَطَعَ بَعْدَ يَدٍ وَرَجُلٍ يَدًا. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ آپ نے (ایک چور کے بار بار چوری کرنے پر اس کے) ہاتھ پاؤں کاٹے جانے کے بعد (دوسرا) ہاتھ کاٹا۔

[٣٣٩٤]..... نا أَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ بِرَجُلٍ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَهِدَا عَلَيْهِ بِالسَّرِقَةِ فَقَطَعَهُ، ثُمَّ جَاءُوا بِآخَرَ بَعْدَ ذَالِكَ، فَقَالَا: هُوَ هٰذَا غَلِطْنَا بِالْأَوَّلِ، فَلَمْ يَقْبَلْ شَهَادَتَهُمَا عَلَى الْآخَرِ، وَغَرَّمَهُمَا دِيَةَ الْأَوَّلِ، وَقَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا.

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی ایک آدمی کو لے کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے اس کے چوری کرنے پر گواہی دی، تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا، پھر وہ ایک اور آدمی کو لے آئے اور کہنے لگے: چور تو یہ ہے، پہلے کے بارے میں ہمیں غلط فہمی ہو گئی تھی۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق ان کی گواہی قبول نہیں کی اور انہیں پہلے کی دیت کا ذمہ دار ٹھہرایا اور فرمایا: اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ تم نے عمداً ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کے ہاتھ کاٹ دوں گا۔

[٣٣٩٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، نا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَخِي الْمِسْوَرُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا غُرْمَ عَلَى السَّارِقِ)). يَعْنِي: إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ. ❷

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور پر کوئی تاوان نہیں۔ یعنی جب اس پر حد قائم کر دی جائے۔

[٣٣٩٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، وَأَبُو صَالِحٍ قَالَا: نا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَخِيهِ مِسْوَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا غُرْمَ عَلَى السَّارِقِ بَعْدَ قَطْعِ يَمِينِهِ)).

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ کاٹے جانے کے بعد اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔

[٣٣٩٧]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٠/ ١٨٦

❷ سنن النسائی: ٨/ ٩٢۔ مسند البزار: ١٠٥٩

الْبَزَّازُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، نا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَخِيهِ الْمِسْوَرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يُغَرَّمُ السَّارِقُ إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ)).

اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چور پر حد قائم کر دی جائے تو اس پر تاوان نہیں ڈالا جائے گا۔

[٣٣٩٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا أَبُو صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، نا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قِصَّةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي السَّارِقِ. قَالَ أَبُو صَالِحٍ: قُلْتُ لِلْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ: يَا أَبَا مُعَاوِيَةَ إِنَّمَا هُوَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي، أَوْ، قَالَ: فِي كِتَابِي. سَعِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مَجْهُولٌ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، وَإِنْ صَحَّ إِسْنَادُهُ كَانَ مُرْسَلًا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا چور کے ساتھ قصہ مروی ہے۔ابو صالح کہتے ہیں: میں نے مفضل بن فضالہ سے کہا: اے ابو معاویہ! راوی سعد بن ابراہیم ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے اسی طرح حدیث سنائی ہے (یا کہا) میری کتاب میں ایسے ہی ہے۔سعید بن ابراہیم مجہول راوی ہے، مسور بن ابراہیم کی سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔اگر اس کی سند صحیح ہو تو یہ مرسل روایت ہے، واللہ اعلم

[٣٣٩٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَنْدَقِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ، قَالَ: ((لَا غُرْمَ عَلَيْهِ)). هٰذَا وَهْمٌ مِنْ وُجُوهٍ عِدَّةٍ.

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک چور کو نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: اس پر تاوان نہ ڈالا جائے۔ یہ متعدد وجوہ کی بنا پر یہ وہم ہے۔

[٣٤٠٠]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّرْحِ، نا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ أَبُو صَالِحٍ، نا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَخِيهِ الْمِسْوَرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُغَرَّمُ

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب چور پر حد قائم کر دی جائے تو اس پر تاوان نہیں ڈالا جائے گا۔
ابو صالح کہتے ہیں: میں نے مفضل سے پوچھا: یہ سعد بن ابراہیم ہے؟ انہوں نے کہا: میری کتاب میں ایسے ہی ہے، یا

السَّارِقُ إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ)) . قَالَ أَبُو صَالِحٍ: قُلْتُ لِلْمُفَضَّلِ: إِنَّمَا هُوَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ: هٰكَذَا فِي كِتَابِي ، أَوْ هٰكَذَا ، قَالَ: الشَّكُّ مِنْ أَبِي صَالِحٍ .

(صرف) یہ کہا: اسی طرح ہے، شک ابوصالح کی طرف سے ہے۔

[٣٤٠١]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ رَجُلًا أَقْطَعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ نَزَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: ((مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ ، مَنْ قَطَعَكَ؟)) ، قَالَ: يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ ظُلْمًا ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: ((لَأَكْتُبَنَّ إِلَيْهِ)) وَتَوَعَّدَهُ ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَالِكَ إِذْ فَقَدُوا حُلِيًّا لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ أَظْهِرْ عَلَى صَاحِبِهِ)) ، قَالَ: فَوُجِدَ عِنْدَ صَائِغٍ ، فَأُلْجِئَ حَتَّى أُلْجِئَ إِلَى الْأَقْطَعِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَغِرَّتُهُ بِاللّٰهِ كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِمَّا صَنَعَ ، اقْطَعُوا رِجْلَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نَقْطَعُ يَدَهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ: ((دُونَكَ)) . ❶

نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک ہاتھ پاؤں کٹا شخص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مہمان ہوا، وہ رات کو قیام کرتا تھا (یعنی نوافل پڑھتا تھا)۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تمہاری رات کسی چور کی رات جیسی نہیں ہوتی ہوگی، لیکن یہ تمہارے ہاتھ پاؤں کس نے کاٹ دیے؟ اس نے کہا: یعلی بن اُمیہ نے ظلم کیا ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ضرور اسے خط لکھتا ہوں، نیز آپ نے دھمکی والی بات کی۔ اسی دوران سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا زیور گم ہو گیا۔ نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دعا کرنے لگے: اے اللہ! مجھ پر چور واضح فرما دے۔ زیور سونار کے پاس سے ملا، اس سے پوچھ گچھ ہوئی تو بات اس ہاتھ پاؤں کٹے شخص تک جا پہنچی، تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اس کا اللہ کے نام پر دھوکہ دینا اس کے اس فعل سے زیادہ ناگوار گزرا ہے، اس کا (دوسرا) پاؤں کاٹ دو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں اس کا ہاتھ کاٹنا چاہئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی رائے اپنے پاس رکھیں۔

[٣٤٠٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: إِنَّمَا قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ رِجْلَ الَّذِي قَطَعَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ ، وَكَانَ مَقْطُوعَ الْيَدِ قَبْلَ ذَالِكَ . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا پاؤں کاٹا جس کا ہاتھ پہلے یعلیٰ بن اُمیہ نے کاٹا تھا۔

[٣٤٠٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، نا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَجُلٌ أَسْوَدُ يَأْتِي أَبَا بَكْرٍ فَيُدْنِيهِ وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک سیاہ رنگت کا آدمی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا، آپ اسے اپنے قریب بٹھاتے اور قرآن پڑھاتے۔ آپ نے ایک عامل یا لشکر روانہ کیا تو اس نے عرض کیا: مجھے بھی ساتھ بھیج دیجئے۔ تو

❶ الموطأ: ١٨٠٨ ـ مسند الشافعي: ٢/ ٨٥

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٨٧٧١

حَتّٰی بَعَثَ سَاعِيًا، أَوْ قَالَ سَرِيَّةً، فَقَالَ: أَرْسِلْنِي مَعَهُ، قَالَ: ((بَلْ تَمْكُثُ عِنْدَنَا))، فَأَبٰى، فَأَرْسَلَهُ مَعَهُ وَاسْتَوْصَاهُ بِهِ خَيْرًا، فَلَمْ يُغَبِّرْ عَنْهُ إِلَّا قَلِيلًا، حَتّٰی جَاءَ قَدْ قُطِعَتْ يَدُهُ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ فَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟))، قَالَ: مَا زِدْتُ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يُولِينِي شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ فَخُنْتُهُ فَرِيضَةً وَاحِدَةً فَقَطَعَ يَدَيَّ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: ((تَجِدُونَ الَّذِي قَطَعَ هٰذَا يَخُونُ أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ فَرِيضَةً، وَاللّٰهِ لَئِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَأُقِيدَنَّكَ بِهِ))، قَالَ: ثُمَّ أَدْنَاهُ وَلَمْ يُحَوِّلْ مَنْزِلَتَهُ الَّتِي كَانَتْ لَهُ مِنْهُ، قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُومُ بِاللَّيْلِ يَقْرَأُ، فَإِذَا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتَهُ، قَالَ: ((بِاللّٰهِ لَرَجُلٌ قَطَعَ هٰذَا))، قَالَ: فَلَمْ يُغَبِّرْ إِلَّا قَلِيلًا حَتّٰی فَقَدَ آلُ أَبِي بَكْرٍ حُلِيًّا لَهُمْ وَمَتَاعًا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: ((طَرَقَ الْحَيَّ اللَّيْلَةَ))، فَقَامَ الْأَقْطَعُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَهُ الصَّحِيحَةَ وَالْأُخْرَى الَّتِي قُطِعَتْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَظْهِرْ عَلَيَّ مَنْ سَرَقَهُمْ أَوْ نَحْوَ هٰذَا - وَكَانَ مَعْمَرٌ رُبَّمَا قَالَ: اللّٰهُمَّ أَظْهِرْ عَلَيَّ مَنْ سَرَقَ أَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِينَ - قَالَ: فَمَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتّٰی عَثَرُوا عَلَى الْمَتَاعِ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: ((وَيْلَكَ إِنَّكَ لَقَلِيلُ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ))، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ.

آپ نے فرمایا: تم ہمارے پاس ٹھہرو۔ اس نے انکار کیا تو آپ نے اسے بھیج دیا اور اسے نیکی کی وصیت فرمائی۔ تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ وہ واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، آپ نے اس سے پوچھا: کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرا صرف اتنا قصور ہے کہ وہ مجھے کچھ کام کرنے کو کہتا تھا، میں نے صرف ایک ضروری کام میں کوتاہی کی تو اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دیکھو گے کہ اس کا ہاتھ کاٹنے والا خود بیس واجبات میں کوتاہی برتتا ہوگا، اللہ کی قسم! اگر تو سچا ہے تو میں تجھے اس کا بدلہ ضرور دلاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ نے اسے اپنے قریب ٹھہرایا، اس کے گھر نہیں بھیجا۔ وہ آدمی رات کو قیام کرتا اور قراءت کرتا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز سنی تو فرمایا: اللہ کی قسم! اس شخص کو سزا دوں گا جس نے اس کا ہاتھ کاٹا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے اپنا زیور اور کچھ سامان گم پایا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رات محلے میں کوئی (چور) آیا ہے۔ وہ ہاتھ کٹا شخص قبلہ رخ کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنا سلامت اور کٹا ہوا ہاتھ اُٹھا لیے اور دعا کرنے لگا: اے اللہ! ان کا چور مجھ پر واضح فرما دے۔ معمر نے یہ الفاظ بھی بیان کیے (کہ اس نے کہا:) اے اللہ! اس نیک گھرانے کا چور مجھ پر واضح فرما دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ابھی آدھا دن نہیں گزرا تھا کہ انہیں سامان اسی سے مل گیا۔ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تو ہلاک ہو! یقیناً تو اللہ کے متعلق بہت کم علم رکھتا ہے۔ پھر آپ نے حکم دیا تو اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا۔

[٣٤٠٤]...... قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ. إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: كَانَ إِذَا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتَهُ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ.

اس سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی (گزشتہ روایت) کے مثل ہی مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ جب رات کے وقت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز سنی تو فرمایا: تمہاری رات کسی چور کی رات نہیں ہو سکتی۔

[٣٤٠٥]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أَشْهَدُ لَرَأَيْتُ عُمَرَ قَطَعَ رِجْلَ رَجُلٍ بَعْدَ يَدٍ وَرِجْلٍ سَرَقَ الثَّالِثَةَ . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں گواہ ہوں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ نے تیسری مرتبہ چوری کرنے والے کا پاؤں کاٹا تھا جس کا ہاتھ اور پاؤں پہلے ہی کٹے ہوئے تھے۔

[٣٤٠٦]...... ثنا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ فِي قِيمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ . ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پانچ درہم کے بہ قدر چوری پر ہاتھ کاٹا ہے۔

[٣٤٠٧]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ، نا أَبُو خَيْثَمَةَ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، بِهٰذَا .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[٣٤٠٨]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ وَكَانَ حَافِظًا ، أنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلَّا فِي خَمْسٍ .

سعید بن میبؒ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانچ اُنگلیاں (یعنی ہاتھ) پانچ درہم کے عوض میں ہی کاٹی جائیں گی (یعنی اگر چوری کے مال کی قیمت پانچ درہم ہوگی تو تب ہی ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو ہوگا)۔

[٣٤٠٩]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، نا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلَّا فِي خَمْسٍ . ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ انگلیاں (ہاتھ) پانچ درہم کے عوض میں ہی کاٹی جائیں گی۔

[٣٤١٠]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، نا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ فِي شَيْءٍ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ . قَالَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔
ابو ہلال کہتے ہیں: لوگوں نے مجھے کہا: ابن ابی عروبہ کا کہنا ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

❶ سلف برقم: ٣٣٩٣

❷ سنن النسائي: ٨/ ٨٢

❸ سنن النسائي: ٨/ ٨١۔ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٤٧١

أَبُو هِلَالٍ: فَقَالُوا لِي: إِنَّ ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ يَقُولُ: هُوَ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: فَلَقِيتُ هِشَامًا الدَّسْتُوَائِيَّ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: هُوَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ أَبُو هِلَالٍ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ❶

چنانچہ میں ہشام دستوائی سے ملا اور ان سے یہ بات کہی تو انہوں نے کہا: یہ حدیث قتادہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ ابو ہلال کہتے ہیں: اگر یہ حدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع نہیں ہے تو پھر نبی ﷺ سے مرسل ہے یا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے (متصل) ہے۔

[٣٤١١]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ وَلَا عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیانت کرنے والے، جھپٹنے والے اور ڈاکہ ڈالنے والے کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

[٣٤١٢]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِغُلَامٍ لِي، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْطَعْ هٰذَا، قَالَ: وَمَا شَأْنُهُ؟، قُلْتُ: سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي خَيْرٌ مِنْ سِتِّينَ دِرْهَمًا، قَالَ: خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ، لَا قَطْعَ عَلَيْهِ. ❸

عبداللہ بن عمرو حضرمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو لے کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! اس کا ہاتھ کاٹئے۔ آپ نے پوچھا: اس نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا: اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے جو ساٹھ درہم سے زیادہ قیمت کا ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے خادم نے تمہارا مال چرایا ہے، اس کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

[٣٤١٣]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، نا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمَيِّتِ مَيْتًا مِثْلَ كَسْرِهِ حَيًّا فِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: میت کی ہڈی توڑنے کا گناہ زندہ انسان کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے۔

---

❶ صحيح البخاري: ٦٧٩٥

❷ سنن أبي داود: ٤٣٩١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٩١ ـ جامع الترمذي: ١٤٤٨ ـ سنن النسائي: ٨/ ٨٨ ـ مسند أحمد: ١٤٣٥١، ١٤٤٦٤، ١٥٠٧٠ ـ صحيح ابن حبان: ٤٤٥٨ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٢٥٤. شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٣١٣، ١٣١٤

❸ الموطأ: ١٧٩٥ ـ مسند الشافعي: ٢/ ٨٢

الْإِثْمِ)). ❶

[٣٤١٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ أَخِي يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمَيِّتِ مَيْتًا مِثْلَ كَسْرِهِ حَيًّا))، يَعْنِي: فِي الْإِثْمِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میت کی ہڈی توڑنا زندہ انسان کی ہڈی توڑنے کی طرح ہی ہے، یعنی گناہ میں۔

[٣٤١٥]...... نا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ، نا الْحُنَيْنِيُّ، نا أَبُو حُذَيْفَةَ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کی ہڈی توڑنا اس کی زندگی میں ہڈی توڑنے جیسا ہے۔

[٣٤١٦]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الزُّبَيْرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيمَا دُونَ ثَمَنِ الْمِجَنِّ))، قَالَ: فَقِيلَ لِعَائِشَةَ: مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ؟ قَالَتْ: رُبْعُ دِينَارٍ، قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ڈھال کی قیمت سے کم کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: ڈھال کی قیمت کیا تھی؟ انہوں نے فرمایا: ایک چوتھائی دینار۔ ابن صاعد، عمرہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بیان کیا کہ چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار یا اس سے زائد (قیمت کی چوری) پر کاٹا جائے گا۔

❶ سنن أبي داود: ٣٢٠٧ـ سنن ابن ماجه: ١٦١٧ـ مسند أحمد: ٢٤٣٠٨، ٢٤٧٣٩، ٢٥٣٥٦ـ صحيح ابن حبان: ٣١٦٧ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٢٧٣، ١٢٧٤، ١٢٧٥

فَصَاعِدًا)) . ❶

[٣٤١٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عُمَرُو بْنُ مَعْمَرٍ الْعَمْرَكِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زائد (قیمت کی چوری) پر کاٹا جائے گا۔

[٣٤١٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، نا قُدَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْوَلِيدِ مَوْلَى الْأَخْنَسِيِّينَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ)) . قَالَ: وَزَعَمَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ: وَثَمَنُ الْمِجَنِّ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ، قَالَ: وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَ)) . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ڈھال یا اس کی قیمت کے برابر چوری پر ہی ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے۔عروہ کہتے ہیں: ڈھال کی قیمت چار درہم ہے۔راوی کا کہنا ہے کہ میں نے سلیمان بن یسار سے یہ سنا: چوتھائی دینار یا اس سے زائد پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

[٣٤١٩]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ . ❹

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

[٣٤٢٠]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ ثَابِتٌ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، ثنا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے ڈھال چوری کی، اس کی قیمت معلوم

---

❶ سنن النسائی: ٨/ ٨٠۔سنن أبی داود: ٤٣٨٤۔مسند أحمد: ٢٤٠٧٨، ٢٤٥١٥، ٢٥٣٠٤۔صحیح ابن حبان: ٤٤٦٤، ٤٤٦٥

❷ سنن النسائی: ٨/ ٨٠۔السنن الکبرٰی للبیهقی: ٨/ ٢٥٤

❸ سنن النسائی: ٨/ ٨١۔صحیح ابن حبان: ٤٤٥٥، ٤٤٦٠

❹ مسند أحمد: ٤٥٠٣، ٥١٥٧، ٥٣١٠۔صحیح ابن حبان: ٤٤٦١، ٤٤٦٣

شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ مِجَنًّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقَطَعَهُ. ❶

کی گئی تو پانچ درہم نکلی، چنانچہ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

[٣٤٢١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

[٣٤٢٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان دنوں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

[٣٤٢٣]...... قَالَ الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي مَنْ، سَمِعَ عَطَاءً، يَقُولُ: ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

ولید بیان کرتے ہیں کہ مجھے عطاء رحمہ اللہ سے سننے والے نے بتایا کہ ان دنوں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

[٣٤٢٤]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

[٣٤٢٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ الْمِجَنُّ يُقَوَّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

---

❶ سنن النسائی: ٨/ ٧٧

❷ سنن النسائی: ٨/ ٨٤۔مسند أحمد: ٦٦٨٧

❸ سنن أبی داود: ٤٣٨٧۔سنن النسائی: ٨/ ٨٣۔المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٧٨

[٣٤٢٦]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يُقَوَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

[٣٤٢٧]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءً، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ ثَمَنَ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ. خَالَفَهُ مَنْصُورٌ، رَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَيْمَنَ، وَأَيْمَنُ لَا صُحْبَةَ لَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔
منصور نے اس کی مخالفت کی اور اسے عطاء کے واسطے سے ایمن سے بیان کیا ہے، حالانکہ ایمن صحابی نہیں ہے۔

[٣٤٢٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ، عَنْ حَجَّاجٍ، ح وَنا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عُبَيْدَةَ، نا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ الشَّعِيرِيُّ، نا زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ، نا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا فِي عَشَرَةِ دَرَاهِمَ)). وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ: فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةٍ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ دس درہم پر ہی کاٹا جا سکتا ہے۔ ابو مالک نے فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةٍ کہا ہے (یعنی کم از کم دس درہم)۔

[٣٤٢٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ حَجَّاجٍ، بِإِسْنَادِهِ: ((لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ)). وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

اس سند کے ساتھ بھی یہی مروی ہے کہ چور کا ہاتھ ڈھال سے کم قیمت پر نہیں کاٹا جا سکتا اور ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

[٣٤٣٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْمُحَارِبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

❶ مسند أحمد: ٦٩٠٠

[٣٤٣١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَرْبِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ هُوَ أَبُو نَشِيطٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٤٣٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، وَأَبُو مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ. ❶

عبدالرحمان سے مروی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دس درہم سے کم پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔

[٣٤٣٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مِثْلَهُ، أَرْسَلَهُ الْمَسْعُودِيُّ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پانچ درہم (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا ہے۔

[٣٤٣٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُبَيْعٍ، أَوْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَصَلَّى بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ، وَيَعْلَمُ مَا يَقْتَرِءُ فِيهِنَّ كُنَّ لَهُ بِمَنْزِلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ. أَسْنَدَهُ عَطَاءٌ، عَنْ أَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُبَيْعٍ أَوْ بَيِيعٍ، وَأَيْمَنُ هٰذَا هُوَ الَّذِي يَرْوِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ ثَمَنَ الْمِجَنِّ دِينَارٌ، وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ، وَلَمْ يُدْرِكْ زَمَانَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا الْخُلَفَاءِ بَعْدَهُ.

سُبیع یا تبیع سے مروی ہے کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضوء کرے، پھر نمازِ عشا ادا کرے اور اس کے بعد چار رکعات نماز پڑھے، جن کے رکوع وسجود پوری طرح کرے اور ان رکعات میں پڑھنے والے قرآن کو سمجھ کر پڑھے، تو یہ اس کے لیے لیلۃ القدر کے برابر ہے۔
عطاء نے اسے ابن زبیر کے آزاد کردہ غلام ایمن سے روایت کیا ہے اور اس نے سبیع یا تبیع سے نقل کیا ہے۔ یہ ایمن وہی ہیں جو نبی اکرم ﷺ سے ڈھال کی قیمت ایک دینار روایت کرتے ہیں حالانکہ یہ تابعی ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ نہیں پایا اور نہ ہی آپ کے بعد آپ کے خلفاء کا زمانہ پایا ہے۔

[٣٤٣٥]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

عبداللہ بن داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالواحد بن

❶ المعجم الأوسط للطبراني: ٧١٣٨ـ مصنف عبد الرزاق: ١٨٩٥٠

نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ أَيْمَنَ ، يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ . قَالَ: وَكَانَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ قَدْ رَوَيَا عَنْ أَبِيهِ .

ایمن کو اپنے والد سے روایت کرتے سنا۔ امام عطاء اور مجاہد نے بھی عبدالواحد کے والد سے روایت کیا ہے۔

[٣٤٣٦]...... كَتَبَ إِلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ ، نا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ تُوجَدُ فِي الْأَرْضِ الْمَسْكُونَةِ وَالسَّبِيلِ الْمِيتَاءِ ، فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ)) ، وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ تُوجَدُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ ، فَقَالَ: ((فِيهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) . وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)) ، قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ ، فَقَالَ: ((دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا ، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ مِنَ الشَّجَرِ)) ، قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ حَرِيسَةِ الْجَبَلِ ، قَالَ: ((يُضْرَبُ ضَرَبَاتٍ وَيُضَعَّفُ عَلَيْهِ الْغُرْمُ)) ، وَقَالَ: ((إِذَا كَانَ مِنَ الْمُرَاحِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ وَهُوَ الدِّينَارُ فَفِيهِ الْقَطْعُ ، فَإِذَا كَانَ دُونَ ذَالِكَ ضُرِبَ ضَرَبَاتٍ وَأُضْعِفَ عَلَيْهِ الْغُرْمُ)) ، وَسُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ فِي أَكْمَامِهَا ، قَالَ: ((يُضْرَبُ ضَرَبَاتٍ وَيُضَعَّفُ عَلَيْهِ الْغُرْمُ)) ، قَالَ: ((فَإِذَا كَانَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ وَهُوَ الدِّينَارُ فَفِيهِ الْقَطْعُ ، فَإِذَا كَانَ دُونَ ذَالِكَ ضُرِبَ ضَرَبَاتٍ وَأُضْعِفَ عَلَيْهِ الْغُرْمُ)) . ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے آبادی اور ویرانے میں گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کرو، اگر اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ وہ تمہاری ہے۔ آپ ﷺ سے دشمن کے علاقے میں ملنے والی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس میں اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اسے رہنے دو، اس کی حفاظت اور اس کا مشکیزہ اس کے ہمراہ ہوتا ہے، وہ پانی پی لیتا ہے اور پتے کھا لیتا ہے۔ آپ ﷺ سے پہاڑ پر باڑے (کی چوری) کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اسے کوڑے لگائے جائیں اور دوگنا تاوان وصول کیا جائے۔ اگر باڑے سے چوری ہو اور ڈھال کی قیمت یعنی ایک دینار کے برابر ہو تو اس پر ہاتھ کاٹ دیا جائے، اگر اس سے کم ہو تو کوڑے مارے جائیں اور دوگنا تاوان وصول کیا جائے۔ آپ ﷺ سے پھلوں کے متعلق پوچھا گیا جب وہ خوشوں میں ہوں، تو آپ نے فرمایا: کوڑے مارے جائیں اور دوگنا تاوان وصول کیا جائے اور اگر گودام سے چوری ہو اور ڈھال کی قیمت یعنی ایک دینار کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹ دیا جائے، اس سے کم ہو تو کوڑے مارے جائیں اور دوگنا تاوان وصول کیا جائے۔

[٣٤٣٧]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْرِئُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ ، نا أَبُو عَتَّابٍ الدَّلَّالُ ، نا مُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ ، نا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ ،

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوہے کا انڈہ چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت اکیس (۲۱) درہم تھی۔

❶ مسند أحمد: ٦٦٨٣، ٦٧٤٦، ٦٨٩١

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي بَيْضَةٍ مِنْ حَدِيدٍ قِيمَتُهَا إِحْدَى وَعِشْرُونَ دِرْهَمًا. ❶

[٣٤٣٨]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ الطِّبُّ قَبْلَ ذَالِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے بہ تکلف علاج کرنے کی کوشش کی، حالانکہ اس (مرض) کا علاج کرنا معروف نہ ہوتو وہ (نقصان کا) ضامن ہے۔

[٣٤٣٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَكُنْ بِالطِّبِّ مَعْرُوفًا فَأَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُونَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ)). لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خوامخواہ علاج کرنے کی کوشش کی، حالانکہ اس کا طب سے کوئی تعلق نہ ہو، اگر جان چلی گئی یا کوئی اور نقصان ہو گیا تو وہ ضامن ہوگا۔
ابن جریج سے ولید بن مسلم کے سوا کسی نے مسند بیان نہیں کیا، دیگر راوی ابن جریج کے حوالے سے عمرو بن شعیب نبی ﷺ سے کی مرسل روایت بیان کرتے ہیں۔

[٣٤٤٠]..... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ، نا هُشَيْمٌ، وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: لَقِيتُ خَالِي فَقُلْتُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ. زَادَ حَفْصٌ: وَآتِيهِ بِرَأْسِهِ. ❹

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ماموں کو ملا تو میں نے پوچھا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے۔ حفص نے یہ اضافہ کیا ہے: اور مجھے اس کا سر لانے بھیجا ہے۔

❶ مسند البزار: ٨٠٧۔الكامل لابن عدى: ٦/ ٤٣٧
❷ سيأتى برقم: ٤٤٩٧، ٤٤٩٨، ٤٤٩٩
❸ سنن أبى داود: ٣٥٨٦
❹ جامع الترمذى: ١٣٦٢۔سنن ابن ماجه: ٢٦٠٧۔سنن النسائى: ٦/ ١٠٩۔سنن أبى داود: ٤٤٥٧۔مسند أحمد: ١٨٥٥٧، ١٨٥٧٨، ١٨٥٧٩

[٣٤٤١]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو مَعْمَرٍ، نا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ: أَنْ يَضْرِبَ عُنُقَهُ. ❶

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قتل کرنے کے لیے ایک دستہ روانہ فرمایا، جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا۔

[٣٤٤٢]..... نا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذَالِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ كَلِمَةً: ((أَنِكْتَهَا؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((حَتّٰى غَابَ ذَالِكَ مِنْهَا كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ، وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((هَلْ تَدْرِي مَا الزِّنٰى؟))، قَالَ: نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ حَلَالًا، قَالَ: ((فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟))، قَالَ: ((أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي))، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ إِلَى هٰذَا الَّذِي سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكِلَابِ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: ((أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ))، قَالَا: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ))، قَالَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: ((مَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ الْمَيْتَةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسلمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے خلاف ایک عورت کے ساتھ فعل حرام کے ارتکاب کی چار مرتبہ گواہی دی۔ نبی ﷺ ہر بار اس سے اعراض کرتے رہے، یہاں تک کہ جب وہ پانچویں مرتبہ آپ کے سامنے ہوا تو آپ نے پوچھا: کیا تو نے اس کے ساتھ دخول کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ فرمایا: کیا سر چو کے سرمہ دانی میں اور ڈول کے کنویں میں غائب ہو جانے کی طرح؟ (یعنی کیا مکمل دخول ہو گیا تھا؟) اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ پوچھا: تم جانتے ہو کہ زنا کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں نے عورت کے ساتھ وہ حرام کام کیا ہے جو آدمی کا اپنی بیوی سے کرنا حلال ہے۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تم یہ بتا کر کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیجیے۔ چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر نبی ﷺ نے اپنے دو صحابیوں کو باتیں کرتے سنا، ایک کہہ رہا تھا: اس شخص کو دیکھو، اللہ نے اس کا عیب چھپا دیا تھا لیکن اس کے نفس نے کتوں کی طرح رجم ہونے تک اس کو نہ چھوڑا۔ نبی ﷺ خاموش رہے، پھر تھوڑا سا چلے کہ ایک مردار گدھے کے پاس سے گزرے جو ٹانگ اُٹھائے مرا پڑا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں فلاں کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں۔ آپ ﷺ فرمایا: یہاں بیٹھو اور اس مردہ گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ آپ نے آپ کو مغفرت سے نوازا ہے، بھلا اسے کون کھا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی تم نے اپنے (مسلمان) بھائی کی جو

❶ مسند أحمد: ١٨٦٢٠ ❷ سنن أبي داود: ٤٤٢٨ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٧١٢٦ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٣٣٤٠ ـ صحيح ابن حبان: ٤٣٩٩

غیبت کی ہے وہ مردار کھانے سے بھی زیادہ بری ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ تو اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

[٣٤٤٣]..... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ شَيْبَةَ، حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو أُوَيْسٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُوَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ)). ❶

عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، جو جنگ بدر میں شریک تھے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، دوبارہ کرے تو کوڑے مارو، پھر کرے تو کوڑے مارو، پھر اسے فروخت کر دو خواہ ایک مینڈھی کے عوض ہی ہو۔

[٣٤٤٤]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا، قَالَ: وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ، وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ: أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَالِكَ بَطَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ))، وَجَعَلَ عَلَيْهِمَا الدِّيَةَ. ❷

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی حاملہ سوکن کو خیمے کی لکڑی ماری تو وہ ہلاک ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں: ایک عورت بنولحیان سے تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے ورثاء پر ڈالی اور عورت کے پیٹ میں موجود بچے کے عوض ایک غرہ (غلام یا لونڈی) ادا کرنے کا حکم دیا۔ قاتلہ کے ورثاء میں سے ایک آدمی کہنے لگا: کیا ہم اس بچے کی دیت ادا کریں جس نے نہ کھایا، نہ پیا اور نہ چیخا چلایا؟ اس قسم کا تو لغو ہوتا ہے (یعنی اس کی دیت نہیں ہوتی)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا دیہاتیوں کی سی مسجع کلامی ہے! پھر آپ نے دونوں کی دیت ادا کرنے کا کہا۔

[٣٤٤٥]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے دوسری کو خیمے کی لکڑی مار کر ہلاک کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے ورثاء پر ڈالی اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کا ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا لونڈی) بہ طورِ دیت ادا

❶ السنن الکبریٰ للنسائی: ٧٢٣٨

❷ مسند أحمد: ١٨١٣٨، ١٨١٤٨، ١٨١٤٩۔ صحیح ابن حبان: ٦٠١٦

ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالدِّيَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَفِيمَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَنَدِي مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ وَاسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذَالِكَ بَطَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ))، وَقَضَى فِيمَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً.

کرنے کا حکم دیا۔ ایک بدوی نے کہا: کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے کھایا نہ پیا، جو چیخا نہ چلایا؟ اس طرح کا تو لغو ہوتا ہے (یعنی اس کی دیت نہیں ہوتی)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا دیہادتیوں کا سا مسجع کلام ہے! اور آپ ﷺ نے اس کے بچے کی دیت میں ایک غرہ (یعنی غلام یا لونڈی) ادا کرنے کا فیصلہ دیا۔

[٣٤٤٦]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ امْرَأَتَانِ فَغَارَتْ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرٰى فَرَمَتْهَا بِفِهْرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأُسْقِطَتْ، فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ، فَقَالَ وَلِيُّهَا: أَنَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ؟ أَوْ نَحْوَ ذَالِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ))، وَجَعَلَهَا عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہذیل قبیلے کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں، ایک نے دوسری پر حملہ کر دیا، اس نے پتھر یا خیمے کی لکڑی مار کر اس کا حمل گرا دیا۔ یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اس بچے کی دیت میں ایک غرہ (غلام یا لونڈی) کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔ قاتلہ کے سرپرست نے کہا: کیا ہم اس کی دیت ادا کریں جو چیخا نہ چلایا، جس نے کھایا نہ پیا؟ یا ایسی ہی کچھ بات کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کیا دیہاتیوں کی سی مسجع باتیں ہیں! پھر آپ ﷺ نے دیت اس کے خاندان والوں پر ڈال دی۔

[٣٤٤٧]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، نا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ، وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفُ مِنْ قُرَيْظَةَ، فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ أَدّٰى مِائَةَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ، فَقَالُوا: ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ، فَقَالُوا: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَوْهُ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ (المائدة:٤٢)، ﴿النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ (المائدة:٤٥)، ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾ (المائدة:٥٠). [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر دو قبیلے تھے، بنو نضیر بنو قریظہ سے زیادہ اثر رسوخ رکھتا تھا۔ جب بنو نضیر کا کوئی آدمی بنو قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو بطورِ دیت ایک سو وسق اناج ادا کرتا اور جب بنو قریظہ کا کوئی آدمی بنو نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اسے (بدلے میں) قتل ہی کیا جاتا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو بنو نضیر کے ایک آدمی نے بنو قریظہ کا ایک آدمی مار دیا، بنو قریظہ نے مطالبہ کیا کہ اسے ہمارے حوالے کیا جائے تاکہ ہم اسے قتل کریں۔ انہوں نے کہا: نبی ﷺ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصل ہیں۔ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ ”اور فیصلہ کرو تو پھر ٹھیک ٹھیک انصاف

[1] سنن أبي داود: ٤٤٩٤۔ سنن النسائي: ٨/ ١٨۔ صحيح ابن حبان: ٥٠٥٧۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٦٦

کے ساتھ کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"
اور ﴿وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ "تورات میں ہم نے یہودیوں پر یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور تمام زخموں کے لیے برابر کا بدلہ۔ پھر جو قصاص کا صدقہ کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔" سے لے کر اس آیت تک: ﴿اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ "(اگر یہ خدا کے قانون سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔"

[٣٤٤٨]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ، نا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، نا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّي بِمَا أَدَّى مِنْ كِتَابَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ، وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْعَبْدِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکاتب کی دیت میں یہ فیصلہ کیا کہ جس قدر وہ ادائیگی کر چکا ہے، اتنی دیت آزاد والی دی جائے اور باقی غلام والی دی جائے۔

[٣٤٤٩]...... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ، وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکاتب جس قدر ادائیگی کر چکا ہو، اتنی دیت آزاد والی ہوگی اور جس قدر غلامی باقی ہو اتنی دیت غلام والی ہوگی۔

❶ مسند أحمد: ١٩٤٤، ١٩٨٤، ٢٣٥٦

الْعَبْدِ)).

[٣٤٥٠]..... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ، وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الْأُمَّةِ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ (البقرة:١٧٨)، قَالَ: فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ، وَ ﴿ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ (البقرة:١٧٨) أَنْ يَقْبَلُوا الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ، ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرة:١٧٨) يَتَّبِعُ ذَا بِالْمَعْرُوفِ، وَيُؤَدِّي ذَا بِإِحْسَانٍ. ❶

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بنی اسرائیل میں قصاص تھا، دیت نہیں تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے فرمایا: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ ''تمہارے لیے مقتولوں قصاص فرض کر دیا گیا ہے، آزاد آدمی کے بدلے میں آزاد، غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت (کو قتل کیا جائے گا)، ہاں اگر کسی اس (قاتل) کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی مل جائے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: معافی کا مطلب یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت وصول کرلے۔ ﴿ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ ''یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔'' کہ قتلِ عمد میں مقتول کے ورثا دیت قبول کرلیں۔ ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ''معروف طریقے سے پیچھا کرنا۔'' اسے مراد یہ ہے کہ وہ (مقتول کا وارث) اچھے طریقے سے مطالبہ کرے اور یہ (قاتل) اچھے طریقے سے ادائیگی کرے۔

[٣٤٥١]..... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ، فَلَا دِيَةَ وَلَا قِصَاصَ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے بلا اجازت کسی کے گھر جھانکا اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کی نہ کوئی دیت ہے اور نہ قصاص۔

[٣٤٥٢]..... نا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، نا أَبِي، نا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ،

نزال بن سبرہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دس درہم پر ہی ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے اور حق مہر بھی دس درہم سے کم

❶ صحيح البخاري: ٦٨٨١ ـ سنن النسائي: ٨/ ٣٦

❷ صحيح البخاري: ٦٩٠٢ ـ صحيح مسلم: ٢١٥٨ ـ سنن النسائي: ٨/ ٦١ ـ مسند أحمد: ٨٩٩٧ ـ صحيح ابن حبان: ٦٠٠٤ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٣٣٨ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٩٣٩

ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي عَشَرَةِ دَرَاهِمَ، وَلَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ. ❶

نہیں ہوسکتا۔

[٣٤٥٣]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَضَّاحِ اللُّؤْلُؤِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا أَبُو بَكْرٍ السَّعْدِيُّ سَلَمَةُ بْنُ حَفْصٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ إِلَى رَجُلٍ عَرَّسَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ أَنْ يُضْرَبَ عُنُقُهُ. ❷

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ایسے شخص کو قتل کرنے کے لیے کچھ لوگوں کو روانہ فرمایا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا۔

[٣٤٥٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، نا قَتَادَةُ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: ((الْمُرْتَدَّةُ تُسْتَأْنَى وَلَا تُقْتَلُ)). خِلَاسٌ، عَنْ عَلِيٍّ لَا يُحْتَجُّ بِهِ لِضَعْفِهِ.

خلاس بن عمرو سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مرتد عورت کو مہلت دی جائے گی، قتل نہیں کیا جائے گا۔
یہ روایت خلاس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، جبکہ یہ اپنے ضعف کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔

[٣٤٥٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَأَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ، قَالَ: تُسْتَحْيَا.

ابورزین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مرتد ہو جانے والی عورت کے متعلق فرمایا: اسے زندہ رکھا جائے گا (یعنی مہلت دی جائے گی)۔

[٣٤٥٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: كَانَ الثَّوْرِيُّ يَعِيبُ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ حَدِيثًا كَانَ يَرْوِيهِ، وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ.

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: سفیان ثوری ابو حنیفہ پر ان کی روایت کردہ ایک حدیث کے سبب عیب لگاتے تھے، اس روایت کو ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے سوا کسی نے عاصم کے واسطے سے ابورزین سے روایت نہیں کیا۔

[٣٤٥٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْعَطَّارُ أَبُو يُوسُفَ الْفَقِيهُ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا

ابورزین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مرتدہ کے متعلق فرمایا: اسے قید میں ڈالا جائے گا اور قتل نہیں کیا جائے گا۔

❶ نصب الراية للزيلعي: ٣/ ١٩٩

❷ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣/ ١٥٠

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ، قَالَ: تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ.

[٣٤٥٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ أَبُو جَعْفَرٍ، ثنا أَبُو قَطَنٍ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا تُقْتَلُ النِّسَاءُ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الْإِسْلَامِ.

ابوزرین سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب عورتیں اسلام سے مرتد ہو جائیں تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٤٥٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ قَالَ: تُسْتَحْيَا. ثُمَّ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا، فَلَمْ أَكْتُبْهُ وَقُلْتُ: قَدْ حَدَّثْتَنَا بِهِ عَنْ سُفْيَانَ يَكْفِينَا. وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ: نَرَى أَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ إِنَّمَا دَلَّسَهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ فَكَتَبْتُهُمَا جَمِيعًا.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کے بارے میں کہ جو مرتد ہو جائے، فرماتے ہیں کہ اسے زندہ رکھا جائے گا۔
پھر ابو عاصم نے کہا: ہمیں ابوحنیفہ نے عاصم سے یہی روایت بیان کی، لیکن میں نے اس کو نہ لکھا، اور میں نے کہا: یہی حدیث آپ ہمیں سفیان کے واسطے سے سنا چکے ہیں جو کافی ہے۔ ابو عاصم نے کہا: ہمارا خیال ہے سفیان ثوری نے ابوحنیفہ سے تدلیس کی ہے اس لیے میں نے دونوں لکھ دیے ہیں۔

[٣٤٦٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: فِي الدَّامِيَةِ بَعِيرٌ، وَفِي الْبَاضِعَةِ بَعِيرَانِ، وَفِي الْمُتَلَاحِمَةِ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي السِّمْحَاقِ أَرْبَعٌ، وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ، وَفِي الْهَاشِمَةِ عَشْرٌ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الرَّجُلِ يُضْرَبُ حَتَّى يَذْهَبَ عَقْلُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، أَوْ يُضْرَبُ حَتَّى يَغْنَ وَلَا يُفْهَمَ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، أَوْ حَتَّى يَبَحَّ فَلَا يُفْهَمَ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي جَفْنِ الْعَيْنِ رُبْعُ الدِّيَةِ، وَفِي حَلَمَةِ الثَّدْيِ رُبْعُ الدِّيَةِ. ❶

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو چوٹ خون بہا دے اس کی دیت ایک اُونٹ ہے، جس چوٹ سے خون جم جائے اس میں دو اُونٹ ہیں، جو چوٹ گوشت کو پار کر جائے اس میں تین اُونٹ ہیں، جو چوٹ ہڈی کی کھال کو متاثر کرے اس میں چار اُونٹ ہیں، جس چوٹ سے ہڈی دِکھائی دینے لگے (لیکن ٹوٹے نہیں) تو اس میں پانچ اُونٹ ہیں، جس چوٹ سے ہڈی ٹوٹ جائے اس میں دس اُونٹ ہیں، جس چوٹ میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے سرک جائے اس میں پندرہ اُونٹ ہیں، اگر (زخم) پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے، اگر کسی آدمی کو ایسی چوٹ پہنچائی جائے جس سے اس کی عقل جاتی رہے تو اس میں پوری دیت ہے، یا ایسی چوٹ پہنچے کہ وہ ناقابل فہم اشعار یا باتیں کرنے لگے تو اس میں پوری دیت ہے، آنکھ کے گڑھے کو نقصان پہنچانے کی

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٧٣٢١ - مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ١٤٨

صورت میں چوتھائی دیت ہے اور پستان کے سرے کو نقصان پہنچانے کی صورت میں چوتھائی دیت ہے۔

[٣٤٦١]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ جُذَامٍ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَدِيٌّ: أَنَّهُ رَمَى امْرَأَةً لَهُ بِحَجَرٍ فَمَاتَتْ، فَتَبِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِتَبُوكَ فَقَصَّ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعْقِلُهَا وَلَا تَرِثُهَا)). ❶

عبدالرحمٰن بن حرملہ قبیلہ بنو جزام کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں جو اپنے قبیلے کے عدی نامی آدمی کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو پتھر مار کر ہلاک کر دیا۔ پھر وہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے گیا اور آپ ﷺ سے اپنا معاملہ بیان کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھے اس عورت کی دیت ادا کرنا ہوگی، لیکن تو اس کا وارث نہیں بنے گا۔

[٣٤٦٢]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْحَنَفِيُّ، نا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ إِذْ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْمَدِينَةِ أُتِيَ بِرَجُلٍ يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ ثُمَّ يَخْرُجُ بِهِمْ فَيَبِيعُهُمْ فِي أَرْضٍ أُخْرَى، فَاسْتَشَارَ مَرْوَانُ فِي أَمْرِهِ، فَحَدَّثَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ ثُمَّ يَخْرُجُ بِهِمْ فَيَبِيعُهُمْ فِي أَرْضٍ أُخْرَى، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَقُطِعَتْ يَدُهُ))، فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالَّذِي يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ. تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، وَهُوَ كَثِيرُ الْخَطَأِ، عَلَى هِشَامٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❷

عروہ روایت کرتے ہیں کہ جن دنوں مروان مدینہ کے گورنر تھے تو ایک آدمی کو ان کے سامنے پیش کیا گیا جو بچوں کو اغوا کر کے کسی اور علاقے میں لے جا کر فروخت کرتا تھا۔ مروان نے اس کے بارے میں مشورہ کیا تو عروہ بن زبیر نے ان سے حدیث بیان کی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جو بچوں کو اغوا کر کے کسی اور علاقے میں لے جا کر فروخت کرتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ کے حکم پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ چنانچہ مروان نے بھی حکم دیا تو بچوں کو اغوا کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔
اس روایت کو ہشام سے اکیلے عبداللہ بن محمد بن یحییٰ نے روایت کیا ہے اور ہشام سے روایت کرنے میں وہ کثرت سے غلطی کرتا ہے نیز وہ ضعیف الحدیث ہے۔

[٣٤٦٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ إِنْسَانًا قُتِلَ بِصَنْعَاءَ، وَأَنَّ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ صنعاء میں ایک آدمی کا قتل ہو گیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قصاص میں سات آدمیوں کو قتل کیا اور فرمایا: اگر تمام اہل صنعاء اس کے قتل پر متفق ہو جاتے تو میں ان سب کو قتل کرتا۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٢٦٩

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٦٨

عُمَرَ قَتَلَ بِهِ سَبْعَةَ نَفَرٍ، وَقَالَ: لَوْ تَمَالأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ جَمِيعًا.

[٣٤٦٤]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَبُو سَهْلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ الْوَزَّاعِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، نا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرَةَ مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ يَسْبِقُ النَّاسَ كُلَّ سَنَةٍ، فَلَمَّا قَدِمَ وَجَدَ مَعَ وَلِيدَتِهِ سَبْعَةَ رِجَالٍ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، فَأَخَذُوهُ وَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَلْقَوْهُ فِي بِئْرٍ، فَجَاءَ الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ فَسُئِلَ عَنْهُ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ مَضَى بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَذَهَبَ الرِّجَالُ إِلَى الْخَلَاءِ فَرَأَى ذُبَابًا يَلِجُ فِي خَرَقَ الرَّحَى ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهَا، فَعَرَفَ أَنَّ فِيهَا لَحْمًا، فَرَفَعَ الرَّحَى وَأَرْسَلَ إِلَى سَرِيَّةِ الرَّجُلِ، فَأَخْبَرَتْهُ بِالْقَوْمِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: أَنِ اضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ أَجْمَعِينَ، وَاقْتُلْهَا مَعَهُمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَهْلُ صَنْعَاءَ اشْتَرَكُوا فِي دَمِهِ قَتَلْتُهُمْ بِهِ. ❶

بنو قیس بن ثعلبہ کے ابومہاجر عبداللہ بن عمیرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی ہر سال دوڑ میں اہل صنعاء پر سبقت لے جاتا تھا، ایک مرتبہ جب وہ آیا تو اس نے اپنی لونڈی کے ساتھ سات آدمیوں کو شراب پینے میں محو پایا۔ انہوں نے اس آدمی کو پکڑ کر قتل کر دیا اور ایک کنویں میں پھینک دیا۔ اس کے بعد والا (دوڑ میں) اوّل آیا تو اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا، تو معلوم ہوا کہ وہ اس کے سامنے گیا تھا۔ لوگ (اس کی تلاش میں) باہر نکلے تو ایک شخص نے مکھیوں کو کنویں کے ڈول میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے دیکھا، وہ سمجھ گیا کہ کنویں میں لاش ہے۔ اس نے ڈول کھینچا (تو اس کی لاش نکل آئی) اس نے ایک دستے کو اس آدمی کے گھر بھیجا۔ تو اس کی لونڈی نے ان لوگوں کا بتایا (جنہوں نے اسے قتل کیا تھا) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عامل کو لکھا: عورت سمیت ان سب کو قتل کر دو، اگر تمام اہل صنعاء اس شخص کے قتل میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔

[٣٤٦٥]..... وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ، ح وَنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ، نا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حُمَيْدٍ ابْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خَمِيصَةٍ لِي ثَمَنُهَا ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي، فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا، أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا، قَالَ: ((أَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ)). ❷

سیدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں چادر اوڑھے سو رہا تھا، چادر کی قیمت تیس درہم تھی، ایک آدمی آیا اور چپکے سے وہ چادر اُتار کر لے گیا۔ وہ آدمی پکڑ لیا گیا اور اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا آپ تیس درہم کے سبب اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں چادر اسے بیچتا ہوں اور قیمت معاف کرتا ہوں۔ آپ ﷺ فرمایا: تو نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسے کیوں نہیں کر لیا؟

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٨٠٧٧ ❷ سنن أبي داود: ٤٣٩٤۔ سنن النسائي: ٨/ ٦٩۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٨٠۔ مسند أحمد: ١٥٣١٠۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٣٨٩

[٣٤٦٦]...... نا القَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ النَّرْسِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعَرْزَمِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، ثِيَابُهُ تَحْتَ رَأْسِهِ، فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَهَا، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَقَرَّ السَّارِقُ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْطَعَ، فَقَالَ صَفْوَانُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُقْطَعُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ فِي ثَوْبِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَفَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اشْفَعُوا مَا لَمْ يَتَّصِلْ إِلَى الْوَالِي، فَإِذَا أُوصِلَ إِلَى الْوَالِي فَعَفَا فَلَا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ))، ثُمَّ أَمَرَ بِقَطْعِهِ مِنَ الْمِفْصَلِ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ مسجد میں سو رہے تھے، آپ کے کپڑے سر کے نیچے تھے کہ ایک چور آیا اور کپڑے لے گیا۔ اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس نے اقبال جرم کرلیا، نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے کپڑوں کی وجہ سے ایک عربی کا ہاتھ کاٹا جا رہا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بات میرے پاس معاملہ آنے سے پہلے کیوں نہ سوچی؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاملات حاکم تک پہنچنے سے پہلے پہلے سمیٹ لیا کرو، کیونکہ جب حاکم تک بات پہنچ جائے تو اس کے معاف کرنے پر اللہ اسے معاف نہیں کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے جوڑ سے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔

[٣٤٦٧]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا أَبُو عُرَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: شَفَعَ الزُّبَيْرُ فِي سَارِقٍ، فَقِيلَ: حَتّٰى يَبْلُغَهُ الْإِمَامُ، فَقَالَ: إِذَا بَلَغَ الْإِمَامَ فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفَّعَ، كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. ❷

عروہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے چور (کی معافی) کی سفارش کی تو کہا گیا: جب بات حاکم تک پہنچے گی تب سفارش کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: حاکم تک بات پہنچ جائے تو سفارش کرنے والے اور جس کے حق میں سفارش کی جائے، دونوں پر اللہ کی لعنت ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

[٣٤٦٨]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: مَرُّوا عَلَى الزُّبَيْرِ بِسَارِقٍ فَشَفَعَ لَهُ، فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ تَشْفَعُ لِلسَّارِقِ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ بِهِ مَا لَمْ يُؤْتَ بِهِ الْإِمَامُ، فَإِذَا أُتِيَ بِهِ الْإِمَامُ فَلَا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ إِنْ عَفَا عَنْهُ.

فرافصہ حنفی بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک چور کو پکڑے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کی معافی کی سفارش کی۔ انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا آپ ایک چور کی سفارش کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، حاکم تک معاملہ پہنچنے سے پہلے اس کی سفارش میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، البتہ جب معاملہ حاکم تک پہنچ جائے تو اس کے معاف کرنے پر اللہ اس کو معاف نہیں کرتا۔

[٣٤٦٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ

❶ سلف برقم: ٣١٩٦

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٢٣٠٥ ـ الموطأ: ١٨٢٣ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٤٦٤

مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ الْحُصْرِيُّ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، نا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ حُلَّةً لَهُ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَبْهُ لِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ)) . ❶

ایک آدمی کو نبی ﷺ کی خدمت میں لائے، اس نے ان کا سوٹ چرایا تھا۔ (جب نبی ﷺ اسے سزا سنانے لگے تو) صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سوٹ میری طرف سے آپ اسے ہبہ کر دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ! نے فرمایا: یہ کام اسے ہمارے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ کرلیا؟

[٣٤٧٠]...... نا ابْنُ مَنِيعٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَيْرُوزَ ، حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ: فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ ، فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَآهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ ، وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّؤُهَا ، فَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْهَا حَتَّى شَرِبَهَا ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا ، قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ ، وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً ، قَالَ: أَمْسِكْ؛ جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ . قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: أَحْسَبُهُ ، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ ، وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ ، وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ . ❷

حضین بن منذر رقاشی بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ولید بن عقبہ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حمران اور ایک دوسرے آدمی نے اس کے خلاف گواہی دی، ایک نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو شراب پیتے دیکھا ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو (شراب پینے کی وجہ سے) قے کرتے دیکھا ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے شراب پی ہے، تبھی تو قے کی ہے۔ چنانچہ آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس پر حد قائم کیجئے۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا کہ اس پر قائم قائم کر دو۔ تو حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: جس نے خلافت کا مزہ اُٹھایا ہے اس کی شدت کا بار بھی وہی اُٹھائے۔ تو آپ نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس پر حد قائم کرو۔ انہوں نے کوڑا پکڑا اور اسے مارنے لگے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ گنتے رہے، یہاں تک کہ چالیس کوڑے ہو گئے، تو آپ نے فرمایا: بس کرو، نبی ﷺ نے چالیس کوڑے مارے ہیں۔ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اَسّی کوڑے مارے۔ یہ سب سنت ہیں، لیکن یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

[٣٤٧١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: أَبَقَ غُلَامٌ لِابْنِ

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام بھاگ گیا، وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلاموں کے پاس سے گزرا تو ان کی کھجوروں والی تھیلی چرا لے گیا اور ان کے گدھے پر سوار ہو

❶ الموطأ: ١٨٢٢ ـ مسند الشافعي: ٢/ ٨٤ ـ المستدرك للحاكم: ٣/ ٣٨٠ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٣٨٥

❷ صحيح مسلم: ١٧٠٧ ـ مسند أحمد: ٦٢٤ ، ١١٨٤ ، ١٢٣٠

عُمَرَ، فَمَرَّ عَلَى غِلْمَةٍ لِعَائِشَةَ فَسَرَقَ مِنْهُمْ جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ، وَرَكِبَ حِمَارًا لَهُمْ، فَأُتِيَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ، فَبَعَثَ بِهِ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: لَا نَقْطَعُ آبِقًا، وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ عَائِشَةُ: إِنَّمَا غِلْمَتِي غِلْمَتُكَ، وَإِنَّمَا جَاعَ وَرَكِبَ الْحِمَارَ لِيَتَبَلَّغَ عَلَيْهِ، فَلَا تَقْطَعْهُ، فَقَطَعَهُ ابْنُ عُمَرَ. ❶

(گدھے کو بھی بھگا لے) گیا۔ اسے پکڑ کر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس لایا گیا تو آپ نے اسے گورنر مدینہ سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ انہوں نے کہا: ہم بھاگے ہوئے غلام کا ہاتھ نہیں کاٹیں گے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پیغام ارسال کیا کہ میرے غلام آپ کے غلام ہیں، وہ بھوکا تھا اور منزل تک پہنچنے کے لیے گدھے پر سوار ہوا تھا، اس لیے آپ اس کا ہاتھ مت کاٹئے۔ لیکن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

[٣٤٧٢]..... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، نَا أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((وَفِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ایسے زخم میں کہ جس سے ہڈی دکھائی دینے لگے، پانچ اونٹ دیت ہے۔

[٣٤٧٣]..... نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ، إِلَّا حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللَّهِ)). ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود اللہ کے سوا خطا کاروں کی لغزشوں کو معاف کر دیا کرو۔

[٣٤٧٤]..... نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ، يَعْنِي ابْنَ نِيَارٍ يَقُولُ:

سیدنا ابن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: حدود اللہ کے سوا کسی جرم کی پاداش میں دس کوڑوں سے زیادہ نہیں لگائے جا سکتے۔

---

❶ الموطأ: ١٨٠٥

❷ سنن أبي داود: ٤٥٦٦ - جامع الترمذي: ١٣٩٠ - سنن النسائي: ٨/ ٥٧ - مسند أحمد: ٦٦٨١، ٦٩٣٣

❸ سنن أبي داود: ٤٣٧٥ - السنن الكبرى للنسائي: ٧٢٥٤ - مسند أحمد: ٢٥٤٧٤ - صحيح ابن حبان: ٩٤ - شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٣٦٧، ٢٣٦٨، ٢٣٦٩

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❶

[۳۴۷۵]...... نا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ، نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ح وَنا أُسَامَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، نا حَجَّاجٌ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ: قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: أَرَأَيْتَ تَعْلِيقَ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِيَدِهِ فَقُطِعَتْ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ. ❷

ابن محیریز بیان کرتے ہیں کہ میں نے فضالہ بن عبید سے پوچھا: چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانا سنت ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا تو آپ ﷺ کے حکم پر اس کا ہاتھ کاٹا گیا، پھر آپ کے حکم پر ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

[۳۴۷۶]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو صَالِحٍ، نا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَجْلِدُ فِي التَّعْرِيضِ الْحَدَّ.

حمزہ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اشارے کنائے کی صورت میں بھی حد لگایا کرتے تھے۔

[۳۴۷۷]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا حَبَّانُ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ، وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ فِي التَّعْرِيضِ الْحَدَّ تَامًّا.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اشارے کنائے کی صورت میں بھی پوری حد لگایا کرتے تھے۔

[۳۴۷۸]...... نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَكَمِ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ شَامَةِ الْوَذْرِ،

معاویہ بن قرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کو کہا: اے بنا ہڈی کے گوشت سونگھنے والی کے بیٹے! اس نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے انصاف مانگا، تو اس شخص نے کہا: میری اس سے یہ مراد تھی۔ تو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

❶ صحيح البخاري: ٦٨٤٨ ـ صحيح مسلم: ١٧٠٨ ـ مسند أحمد: ١٥٨٣٢، ١٥٨٣٤، ١٥٨٣٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٤٤٣، ٢٤٤٤، ٢٤٤٥

❷ سنن أبي داود: ٤٤١١ ـ مسند أحمد: ٢٣٩٤٦

فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: إِنَّمَا عَنَيْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا، فَأَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَجُلِدَ الْحَدَّ.

کے حکم پر بہ طورِ حد اسے کوڑے مارے گئے۔

[۳٤٧٩]...... نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ قَالَتْ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: مَا أُمِّي بِزَانِيَةٍ وَلَا أَبِي بِزَانٍ، فَشَاوَرَ عُمَرُ الْقَوْمَ، فَقَالُوا: مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْمَدْحِ غَيْرُ هٰذَا، فَضَرَبَهُ. ❶

عمرہ بیان کرتی ہیں کہ دو آدمی جھگڑ پڑے، ایک نے دوسرے کو کہا: میری ماں زانیہ ہے نہ میرا باپ زانی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا: اس نے اپنے ماں باپ کی تعریف کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ان کی تعریف ان الفاظ کے بغیر بھی ہو سکتی تھی۔ پھر آپ نے اسے مارا۔

[۳٤٨٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: كَانَ فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى نَجْرَانَ: ((فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ مَا هُنَالِكَ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأُذُنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ، وَفِي الْأَنْفِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الْمَارِنُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ، وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ)). ❷

ابو بکر بن محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو نجران کی طرف روانہ فرمایا تو ایک تحریر دی، جس میں لکھا تھا: ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے، تمام انگلیوں میں سے جو بھی انگلی ہو، اس کی دیت دس اونٹ ہے، کان کی دیت پچاس اونٹ ہیں، آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہیں، ہاتھ کی دیت پچاس اونٹ ہیں، پاؤں کی دیت پچاس اونٹ ہیں، ناک کا نرمہ جب جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت پوری ہے، جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے اور جو زخم پیٹ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے۔

[۳٤٨١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ لَهُ إِذْ وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ: ((فِي الْأَنْفِ إِذَا اسْتُوعِبَ

ابو بکر بن محمد بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن کی جانب روانہ فرمایا تو انہیں ایک تحریر دی (جس میں لکھا تھا): جب ناک کو جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس میں پوری دیت ہے، آنکھ میں نصف دیت ہے، پاؤں میں نصف دیت ہے، جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے، جس چوٹ سے ہڈی ٹوٹ کر

❶ الموطأ: ١٧٧٩

❷ الموطأ: ٢٢٢٦ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ١٥٥ ـ مسند البزار: ٢٦١ ـ صحيح ابن حبان: ٦٥٥٩

جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَالْعَيْنُ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَالرِّجْلُ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَالْمَأْمُومَةُ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَالْمُنَقِّلَةُ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ، وَالْمُوضِحَةُ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ)). ❶

سرک جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں، جس چوٹ سے ہڈی دکھائی دینے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں اور ہر انگلی میں؛ خواہ کوئی بھی ہو، دس اُونٹ ہیں۔

[٣٤٨٢]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا: ((فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ، وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ عَشْرٌ عَشْرٌ)). ❷

عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے لیے ایک تحریر لکھی: جس زخم سے ہڈی دکھائی دینے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں، جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے، جس زخم سے ہڈی سرک جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں، آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں، ناک جب جڑ سے کاٹ دی جائے اس میں پوری دیت ہے، دانت میں پانچ اونٹ ہیں، پاؤں میں پچاس اونٹ ہیں، ہاتھوں اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔

[٣٤٨٣]..... نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ. ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہڈی کو واضح کر دینے والے زخموں میں پانچ اونٹ، ہر دانت میں پانچ اونٹ اور ہر انگلی میں دس اونٹ قرار دیے۔

[٣٤٨٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، أَيْضًا نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَا: نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دس انگلیوں میں دس اونٹ مقرر فرمائے۔ نضر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تمام انگلیوں میں دس دس اونٹ مقرر فرمائے۔ سعید نے یہ حدیث غالب سے اور انہوں نے حمید بن ہلال سے اسی طرح روایت کی ہے، شعبہ، اسماعیل بن علیہ، علی بن

❶ سنن النسائی: ٨/ ٥٨۔المراسیل لأبی داود: ٢٥٨

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٧٤٠٨

❸ سنن ابن ماجه: ٢٦٥٥۔سنن أبی داود: ٤٥٦٣۔سنن النسائی: ٨/ ٥٥

أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَصَابِعِ بِعَشْرٍ عَشْرٍ. وَقَالَ النَّضْرُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ. كَذَا رَوَاهُ سَعِيدٌ، عَنْ غَالِبٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، وَخَالَفَهُ شُعْبَةُ، وَإِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، وَخَالِدُ بْنُ يَحْيَى، فَرَوَوْهُ عَنْ غَالِبٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرُوا حُمَيْدًا، وَذَكَرَ شُعْبَةُ فِيهِ سَمَاعَ غَالِبٍ مِنْ مَسْرُوقٍ. ❶

عاصم اور خالد بن یحییٰ نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے اس حدیث کو غالب سے، انہوں نے مسروق ابن اوس سے، انہوں نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ روایت کی ہے، اور حمید کا ذکر نہیں کیا، نیز اس میں شعبہ نے مسروق سے غالب کے سماع کا تذکرہ کیا ہے۔

[٣٤٨٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ، نا شَيْخٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ مَسْرُوقُ بْنُ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ)). قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ: ((عَشْرًا عَشْرًا؟))، قَالَ: ((نَعَمْ)). وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ، وَعَفَّانُ، وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمْ، وَرَوَاهُ وَكِيعٌ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَأَبُو النَّضْرِ، عَنْ شُعْبَةَ، أَنَّهُ شَكَّ فِي مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ، أَوْ أَوْسِ بْنِ مَسْرُوقٍ. ❷

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب انگلیاں برابر ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: دس کی دس؟ غالب نے کہا: جی ہاں۔

ابونعیم، عفان، مسلم اور دیگر راویوں نے اسی طرح بیان کیا ہے البتہ وکیع، وہب بن جریر اور ابونضر نے شعبہ کا شک بیان کیا ہے کہ راوی مسروق بن اوس ہے یا اوس بن مسروق۔

[٣٤٨٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، نا غَالِبٌ التَّمَّارُ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ)) لَفْظُ الْمَحَامِلِيِّ.

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

[٣٤٨٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاتھوں

❶ سنن أبي داود: ٤٥٥٦ - سنن النسائي: ٨/ ٥٦ - مسند أحمد: ١٩٥٥٠، ١٩٥٦١، ١٩٦٢٠ - صحيح ابن حبان: ٦٠١٣

❷ سنن أبي داود: ٤٥٥٧

مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ)).

اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں، ان میں دس دس اونٹ ہیں۔

[٣٤٨٨]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي وَهْبٍ يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ بِالْأُبُلَّةِ، حَدَّثَكُمْ أَبُو مَحْذُورَةَ، نا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى، نا غَالِبٌ، عَنْ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انگلیوں میں دس دس اونٹ مقرر فرمائے۔

[٣٤٨٩]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا. تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو الْأَشْعَثِ، وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِي بِمَحْفُوظٍ عَنْ قَتَادَةَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انگلیوں میں دس دس اونٹ مقرر فرمائے۔
اس حدیث کو اکیلے ابواشعث نے روایت کیا ہے، لیکن وہ قتادہ سے روایت کرنے میں میرے نزدیک محفوظ نہیں ہے، واللہ اعلم

[٣٤٩٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((دِيَةُ الْأَصَابِعِ سَوَاءٌ، الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ، عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ، أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ)). [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے، دس دس اونٹ یا اس کے مطابق سونا چاندی۔

[٣٤٩١]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ مِنَ الْمِفْصَلِ وَحَسَمَهَا. فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أُيُورُ الْحُمُرِ.

حجیہ بن عدی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جوڑ سے ہاتھوں کو کاٹوں اور انہیں داغا (یعنی ان کا خون روکنے کا علاج کیا)۔ میں (اب بھی چشمِ تصور سے) ان کے بازوؤں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ گدھوں کے اعضاء تناسل ہیں۔

[1] جامع الترمذی: ١٣٩١۔مسند أحمد: ١٩٩٩، ٢٦٢١، ٢٦٢٤۔صحيح ابن حبان: ٦٠١٥

[٣٤٩٢]...... قَالَ: نا وَكِيعٌ، نا قَيْسٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْطَعُ الرِّجْلَ وَيَدَعُ الْعَقِبَ يُعْتَمَدُ عَلَيْهَا. ❶

شعبی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پاؤں کاٹتے تو ٹخنہ چھوڑ دیتے، تا کہ اس پر کھڑا ہوا جا سکے۔

[٣٤٩٣]...... قَالَ: وَنا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَطَعَ الْيَدَ وَالرِّجْلَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اور پاؤں کاٹا ہے۔

[٣٤٩٤]...... وَنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ رِجْلًا بَعْدَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ، فَقَالَ عُمَرُ: السُّنَّةُ الْيَدُ.

قاسم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اور پاؤں کٹنے کے بعد (دوسرا) پاؤں کاٹنا چاہا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ (اب دوسرا) ہاتھ کاٹا جائے۔

[٣٤٩٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانَ الْكَرَابِيسِيُّ، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ أَبَاهُ فَاقْتُلُوهُ)). ❷

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے باپ کو مارے تو اسے قتل کر دو۔

[٣٤٩٦]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَزَادَ فِيهِ قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي حَازِمٍ، وَكَذَلِكَ ذَكَرَهُ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيِّ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ فِي آخِرِهِ كَمَا ذَكَرَ إِبْرَاهِيمُ.

اس سند کے ساتھ بھی اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی مروی ہے، البتہ اس میں اضافہ یہ ہے کہ راوی کہتے ہیں: میں نے سفیان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: میں نے یہ حدیث ابو حازم سے سنی ہے۔ محمد بن صاعد نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے، لیکن میں نے محمد بن عبداللہ مخزومی کے حوالے سے ان سے نہیں سنا۔ آخر میں سفیان نے ابراہیم کی طرح ہی بیان کیا۔

[٣٤٩٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْقَلَانِسِيُّ، نا آدَمُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الدَّابَّةُ جُرْحُهَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کا لگایا ہوا زخم رائیگاں ہے (یعنی اس میں کوئی دیت نہیں ہے)، کنویں کا نقصان رائیگاں ہے، کان کا نقصان رائیگاں ہے، جانور کے پاؤں کا نقصان رائیگاں ہے اور دفینے

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٨٧٦٢

❷ الكامل لابن عدى: ٢/ ٤٧١

جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). كَذَا قَالَ: ((وَالرِّجْلُ جُبَارٌ))، وَهُوَ وَهْمٌ، وَلَمْ يُتَابِعْهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ عَنْ شُعْبَةَ. ❶

میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔
آدم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس کا ((وَالرِّجْلُ جُبَارٌ)) ذکر کرنا وہم ہے، کسی راوی نے شعبہ سے روایت کرنے میں اس کی موافقت نہیں کی۔

[٣٤٩٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا جَدِّي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، نا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَصَابَتِ الْإِبِلُ بِاللَّيْلِ ضَمِنَ أَهْلُهَا، وَمَا أَصَابَتْ بِالنَّهَارِ فَلَا شَيْءَ فِيهِ، وَمَا أَصَابَتِ الْغَنَمُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ غَرِمَهُ أَهْلُهَا، وَالضَّوَارِي يَتَقَدَّمُ إِلَى أَهْلِهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تُعْقَرُ بَعْدَ ذَالِكَ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رات کے وقت اونٹ جو نقصان کرے تو اونٹ کا مالک اس کا ضامن ہوگا اور دن کے وقت جو نقصان کرے اس کا مالک پر کوئی تاوان نہیں ہے، اور بکریاں دن کے وقت یا رات کے وقت جو نقصان کریں اس کا ضامن ان کا مالک ہے، جانوروں کو تین مرتبہ ان کے مالک کے حوالے کرو، اس کے بعد اسے ذبح کرلو۔

[٣٤٩٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، نا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ نَبِيَّ التَّوْبَةِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جَلَدَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحَدَّ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی توبہ ابوالقاسم ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی، حالانکہ وہ اس سے بری تھا تو روز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر حد لگائے گا، سوائے اس صورت کے کہ غلام واقعی ویسا ہو جیسا اس نے کہا۔

[٣٥٠٠]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ نَبِيِّ التَّوْبَةِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ قَذَفَ عَبْدَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی توبہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی، حالانکہ وہ اس سے بری تھا تو روز قیامت اسے بہ طور حد اسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔

[٣٥٠١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَبِي، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوری طرح ناک کاٹنے پر

❶ سلف برقم: ٣٣١٢

❷ سالف برقم: ٣١٢٣

حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: ذَكَرَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَنْفِ إِذَا جُدِعَ كُلُّهُ بِالْعَقْلِ كَامِلًا، وَإِذَا جُدِعَتْ أَرْنَبَتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ. ❶

پوری دیت مقرر فرمائی اور جب (ناک کی) نوک کاٹ دی جائے تو اس میں نصف دیت ٹھہرائی۔

[٣٥٠٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا شَيْبَانُ، نا أَبُو هِلَالٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا خُسِفَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

یحییٰ بن یعمر سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاتھ شل کر دینے میں تہائی دیت ہے اور آنکھ کو اس کی جگہ پر ہی دھنسا دینے میں تہائی دیت ہے۔

[٣٥٠٣]...... نا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ إِمْلَاءً، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ، نا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ ابْنٍ لِخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصَابَ حَدًّا أُقِيمَ عَلَيْهِ ذَالِكَ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةُ ذَنْبِهِ)). ❷

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا اور اس پر حد لگ گئی، تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے (یعنی روز قیامت اسے اس گناہ کی سزا نہیں ملے گی)۔

[٣٥٠٤]...... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا جَدِّي، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَالْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ، وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالُوا: نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْهَاشِمِيُّ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذَالِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ)).

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا اور اس پر گناہ کی حد لگ گئی، تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔

[٣٥٠٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ

اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو

❶ مسند أحمد: ٧٠٣٣، ٧٠٩٢ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٧٤٦٤

❷ مسند أحمد: ٢١٨٦٦

خَلَّادٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَيْفٍ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ أَصَابَ شَيْئًا مِمَّا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ كَفَّرَ اللّٰهُ ذَالِكَ الذَّنْبَ عَنْهُ)). وَتَابَعَهُمَا الْوَاقِدِيُّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

بھی بندہ اللہ کی منع کردہ امور میں سے کسی کا مرتکب ہو، پھر اس پر حد لگا دی جائے تو اللہ تعالیٰ اس حد کو اس کے گناہ کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

واقدی نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ان دونوں کی موافقت کی ہے۔

[۳۵۰۶]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَايِعُونِي أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُونَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَّى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَالِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ، إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ)). [1]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، نہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے بہتان گھڑو گے (یعنی جس کی کوئی حقیقت ہی نہ ہو)، نیکی کے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جو (اس بیعت کو) پورا کرے گا، اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، جو کسی جرم کا مرتکب ہوا اور اسے اس کی سزا مل گئی تو وہ سزا اس کا کفارہ بن جائے گی اور جس نے کوئی گناہ کیا لیکن اللہ نے اس کو پوشیدہ رکھا تو اس کا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے، چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو درگزر فرما دے۔

[۳۵۰۷]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا غُنْدَرٌ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي رَهْطٍ، فَقَالَ: ((أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَّى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا يَعْنِي: فَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ لَهُ طُهُورٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فَذَالِكَ إِلَى اللّٰهِ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، نہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے بہتان گھڑو گے اور نیکی کے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ سو تم میں سے جو شخص (اس بیعت کو) پورا کرے گا، اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، جو شخص کسی جرم کا مرتکب ہوا، پھر اسے اس جرم کی سزا مل گئی تو وہ اس کے لیے (گناہ سے) پاکیزگی کا ذریعہ بن جائے گی اور جس کا جرم اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھا تو اس کا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے، چاہے تو وہ اسے سزا دے اور چاہے تو فرما دے۔

[1] صحيح البخاري: ٤٨٩٤۔صحيح مسلم: ١٠٧٩۔مسند أحمد: ٢٢٦٧٨، ٢٢٧٣٣۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٩٤، ٢١٨٣

[۳۵۰۸]..... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا أَبُو الْيَمَانِ، نا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أنا أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ، فَقَالَ فِيهِ: ((وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں اور عقبہ کی رات مقرر ہونے والے نقیبوں میں سے ہیں، آپ رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، اس میں ہے: جس نے کوئی جرم کیا اور دنیا میں اسے اس جرم کی سزا مل گئی تو وہ اس کے جرم کا کفارہ بن جائے گی۔

[۳۵۰۹]..... نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، نا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَذْنَبَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عُقُوبَتَهُ عَلٰى عَبْدِهِ، وَمَنْ أَذْنَبَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ)). [1]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس دنیا میں کوئی گناہ کیا اور اسے گناہ کی سزا مل گئی، تو اللہ نہایت عزت والا ہے، وہ اپنے بندے کو دوسری مرتبہ سزا نہیں دے گا اور جس نے اس دنیا میں کوئی گناہ کیا لیکن اللہ نے اس کے گناہ کو درگزر کرتے ہوئے پوشیدہ رکھا تو اللہ نہایت عزت والا ہے، وہ اس معاملے کو دوبارہ نہیں اُٹھائے گا جس سے وہ درگزر کر چکا ہے۔

[۳۵۱۰]..... نا ابْنُ خُشَيْشٍ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ أَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ الرِّجْلَ بَعْدَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ، فَقَالَ عُمَرُ: السُّنَّةُ الْيَدُ. [2]

قاسم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ایک چور کا) ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے بعد (اس کے تیسری مرتبہ چوری کرنے پر دوسرا) پاؤں کاٹنا چاہا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ (اب) ہاتھ کاٹا جائے۔

---

[1] مسند أحمد: ۷۷۵، ۱۳٦۵۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۲۱۸۱، ۲۱۸۲

[2] سلف برقم: ۳٤۹٤

بَابُ أَحْكَامِ النِّكَاحِ
نکاح کے احکام کا بیان

[۳۵۱۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ، فَنِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا، قَالَ: وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَلْعَتِهَا: أَرْسِلِي إِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ، وَاعْتَزَلَهَا زَوْجُهَا لَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتّٰى يَسْتَبِينَ حَمْلُهَا مِنْ ذَالِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ، فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ، وَإِنَّمَا يَصْنَعُ ذَالِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ، كَانَ هٰذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ، قَالَتْ: وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُونَ الْعَشْرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا، فَإِذَا حَمَلَتْ وَضَعَتْ وَمَرَّتْ لَيَالِي بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا، فَتَقُولُ لَهُمْ: قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح سے ہوتا تھا: ان میں سے ایک نکاح کا طریقہ تو یہی تھا جو اب لوگوں میں جاری ہے، یعنی ایک شخص دوسرے شخص کے پاس پیغام نکاح بھیجتا ہے اور وہ (اپنی بیٹی، بہن یا جو بھی ہو) اس کا مہر مقرر کرتا ہے اور پھر نکاح کر دیتا ہے۔ دوسرے نکاح کا طریقہ یہ تھا کہ عورت جب حیض سے فارغ ہو جاتی تو مرد اس سے کہتا کہ فلاں شخص کو بلا اور اس سے ہمبستری کر۔ اس کے بعد اس کا خاوند اس سے الگ رہتا اور اس سے ہمبستری نہ کرتا، یہاں تک کہ اس شخص کا حمل ظاہر ہو جاتا جس سے اس نے ہمبستری کی تھی، پھر جب معلوم ہو جاتا کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے تو اس کا خاوند اگر چاہتا تو اس سے ہمبستری کرتا، اور یہ طریقہ اس لیے جاری کر رکھا تھا تاکہ اچھی نسل کے بچے حاصل کئے جائیں۔ اس نکاح کو نکاح استبضاع کہا جاتا تھا۔ نکاح کا تیسرا طریقہ یہ تھا کہ آٹھ دس آدمی ایک عورت کے پاس آیا جایا کرتے اور سب اس سے ہمبستری کرتے، جب وہ حاملہ ہو جایا کرتی اور بچہ پیدا ہو جاتا تو چند روز کے بعد وہ سب کو بلا بھیجتی، سب جمع ہو جاتے اور کوئی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا، جب سب آ جاتے تو وہ ان سے کہتی کہ تم سب اپنا حال جانتے ہو اور اب میرے ہاں بچہ پیدا ہو چکا ہے اور یہ بچہ

أَمْرِكُمْ، وَقَدْ وَلَدَتْهُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ، فَتُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ فَيُلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ مِنْهُ الرَّجُلُ، وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا، كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُنْ عَلَمًا، فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ، فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جَمَعُوا لَهَا وَدَعَوُا الْقَافَةَ لَهُمْ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ، فَالْتَاطَهُ وَدَعَاهُ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَاكَ، فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلِّهِ إِلَّا نِكَاحَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ. [1]

تم میں سے فلاں شخص کا ہے۔ وہ ان میں سے جس کا چاہتی نام لے دیتی اور وہ بچہ اسی شخص کا قرار پاتا۔ اور چوتھی قسم کا نکاح یہ تھا کہ بہت سے آدمی ایک عورت کے پاس جاتے (یعنی اس سے ہمبستری کرتے) اور وہ کسی کو بھی ہمبستری سے نہ روکتی، ایسی عورتیں بغایا (طوائف) کہلاتی تھیں، ان کے گھروں کے دروازوں پر جھنڈے لگے رہتے تھے، یہ اس بات کی علامت تھی کہ جو چاہے ان کے پاس (بہ غرض) جماع آ سکتا ہے۔ پھر جب وہ حاملہ ہوتی اور بچے کو جنم دیتی تو اس کے تمام آشنا اس کے پاس جمع ہوتے اور قیافہ شناس کو بلاتے، پھر وہ جس کا بچہ کہہ دیتا وہ اسی کا قرار پاتا اور کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ کے ذریعے دورِ جاہلیت کے نکاحوں کے تمام طریقوں کو باطل قرار دے دیا، سوائے اس طریقۂ نکاح کے جو آج کل اہل اسلام میں رائج ہے۔

[٣٥١٢]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا ابْنُ وَهْبٍ، زَعَمُوا أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ حِينَ حَدَّثَهُ بِهِ أَصْبَغُ بَرَكَ مِنَ الْفَرَحِ، وَقَالَ أَصْبَغُ فِي حَدِيثِهِ: أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَالِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ، فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ، وَإِنَّمَا يَصْنَعُ ذَالِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ، فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ، وَقَالَ الصَّاغَانِيُّ: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ

مذکورہ سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی (گزشتہ) روایت کے مثل ہی مروی ہے۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: یہ حدیث صرف ابن وہب نے روایت کی ہے، کہتے ہیں کہ جب یحییٰ بن معین نے انہیں یہ حدیث سنائی تو وہ خوشی سے اُچھل پڑے۔ اصبغ نے حدیث میں کہا ہے: فلاں شخص کو بلا بھیج اور اس سے جماع کروا۔ اس کے بعد اس کا خاوند اس سے الگ رہتا اور اس سے جماع نہ کرتا، یہاں تک کہ اس شخص کا حمل ظاہر ہو جاتا جس سے اس نے جماع کروایا تھا، پھر جب معلوم ہو جاتا کہ وہ حاملہ ہو گئی ہے تو اس کا خاوند اگر چاہتا تو اس سے جماع کرتا۔ اور یہ طریقہ اس لیے جاری کر رکھا تھا تاکہ اچھی نسل کے بچے حاصل کیے جائیں۔ اس نکاح کو ''نکاح استبضاع'' کہا جاتا تھا۔

صاغانی کا کہنا ہے کہ اصبغ کے علاوہ راوی نے یہ حدیث عثمان بن صالح سے، انہوں نے ابن وہب سے، انہوں نے یونس

[1] صحيح البخاري: ٥١٢٧ ـ سنن أبي داود: ٢٢٧٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٧٨٤

أَصْبَغَ، نا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ وَاسْتَرْضِعِي مِنْهُ، وَاعْتَزَلَهَا زَوْجُهَا لَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَسْتَبِينَ حَمْلُهَا مِنْ ذَالِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَرْضِعُ مِنْهُ، وَكَانَ هٰذَا يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: وَهُوَ الصَّوَابُ، وَقَالَ: فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ.

سے بیان کی ہے، البتہ اس نے استبضاع کی بہ جائے استرضاع کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: یہی صحیح ہے۔ نیز یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ کے ذریعے دورِ جاہلیت کے نکاحوں کے تمام طریقوں کو باطل قرار دے۔

[۳۵۱۳]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ الْبَدَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ تَنْزِلُ عَنِ امْرَأَتِكَ وَأَنْزِلُ لَكَ عَنِ امْرَأَتِي وَأَزِيدُكَ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ (الأحزاب:٥٢)، قَالَ: فَدَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ، فَدَخَلَ بِغَيْرِ إِذْنٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عُيَيْنَةُ فَأَيْنَ الِاسْتِئْذَانُ؟))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ مُضَرَ مُنْذُ أَدْرَكْتُ، قَالَ: مَنْ هٰذِهِ الْحُمَيْرَا الَّتِي إِلَى جَنْبِكَ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذِهِ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ))، قَالَ: أَفَلَا أَنْزِلُ لَكَ عَنْ أَحْسَنِ الْخَلْقِ؟ فَقَالَ: ((يَا عُيَيْنَةُ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ ذَالِكَ))، قَالَ: فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: ((أَحْمَقُ مُطَاعٌ، وَإِنَّهُ عَلَى مَا تَرَيْنَ لَسَيِّدُ قَوْمِهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویاں بدل لیتے تھے، ایک آدمی دوسرے سے کہتا کہ تو اپنی بیوی سے (میرے حق میں) دستبردار ہو جا، میں اپنی بیوی سے دستبردار ہو جاتا ہوں اور مزید دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ ''اور نہ اس کی اجازت ہے کہ ان کی جگہ اور بیویوں کو لے آؤ، خواہ ان کا حسن تمہیں کتنا ہی پسند ہو۔'' عیینہ بن حصن فزاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس تشریف فرما تھیں۔ عیینہ بلا اجازت داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے عیینہ! اجازت کہاں گئی؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب سے میں سردار بنا ہوں میں نے کبھی مضر قبیلے سے اجازت نہیں مانگی۔ اس نے پوچھا: یہ دوشیزہ جو آپ کے پہلو میں بیٹھی ہے، کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اُم المومنین عائشہ ہیں۔ اس نے کہا: میں آپ کے لیے خوبصورت ترین عورت سے دستبردار نہ ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! اللہ تعالیٰ نے یہ حرام ٹھہرایا ہے۔ ابھی وہ نکلا ہی تھا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیوقوف سردار ہے، تم نے اس کی حالت دیکھ لی ہے اس کے باوجود یہ اپنی قوم کا چوہدری ہے۔

[۳۵۱۴]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا

ابو بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

أَحْمَدُ بْنُ سِنَان، نا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)). ❶

نے فرمایا: ولی کی عدم موجودگی میں نکاح نہیں ہوتا۔

[٣٥١٥]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسٰى، يَقُولُ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ يُثْبِتُ حَدِيثَ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، وَيَقُولُ: إِنَّمَا فَاتَنِي مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَا فَاتَنِي اتِّكَالًا مِنِّي عَلٰى حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ.

ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی اسرائیل کی ابو اسحاق سے روایت کردہ حدیث کو ثابت مانتے تھے اور کہتے: اسرائیل کی احادیث پر اعتماد کرنے کے سبب مجھ سے سفیان کی ابواسحاق سے روایت کردہ احادیث رہ گئیں۔

[٣٥١٦]..... نا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ الْقَاضِي، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَاهَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ السَّعْدِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ سِنَان، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ: فَقِيلَ لِعَبْدِ الرَّحْمنِ: إِنَّ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ يُوَقِّفَانِهِ عَلٰى أَبِي بُرْدَةَ، فَقَالَ: إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةَ.

اس سند کے ساتھ بھی ابن سنان سے حدیث مروی ہے۔ محمد بن مخلد کہتے ہیں: عبدالرحمٰن سے کہا گیا کہ شعبہ اور سفیان سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر متفق ہیں، تو انہوں نے کہا: اسرائیل کا ابواسحاق سے روایت کرنا مجھے سفیان اور شعبہ کی روایات سے زیادہ پسند ہے۔

[٣٥١٧]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَبُو عَلِيٍّ، نا صَالِحٌ جَزْرَةُ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمنِ بْنَ مَهْدِيٍّ، يَقُولُ: كَانَ إِسْرَائِيلُ يَحْفَظُ حَدِيثَ أَبِي إِسْحَاقَ كَمَا يَحْفَظُ سُورَةَ الْحَمْدُ، قَالَ صَالِحٌ: إِسْرَائِيلُ أَتْقَنُ فِي أَبِي إِسْحَاقَ خَاصَّةً.

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: اسرائیل ابواسحاق کی احادیث کو یوں یاد رکھتا تھا جیسے سورت فاتحہ یاد ہوتی ہے۔ صالح کہتے ہیں: ابواسحاق کے سلسلے میں اسرائیل خاص طور پر متقن راوی ہے۔

[٣٥١٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ولی کی عدم موجودگی میں نکاح نہیں ہوتا۔

❶ سنن أبي داود: ٢٠٨٥ ـ جامع الترمذي: ١١٠١ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٨١ ـ مسند أحمد: ١٩٥١٨، ١٩٧١٠، ١٩٧٤٦ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٧٧ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٧١

بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)). ❶

[٣٥١٩]...... نا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنِي عَمِّي، نا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، نا شَرِيكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشُهُودٍ وَمَهْرٍ، إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے نکاحوں کے علاوہ کوئی نکاح ولی، گواہ اور حق مہر کے بغیر نہیں ہوتا۔

[٣٥٢٠]...... نا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا، فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر آدمی نے اس سے تعلقات قائم کر لیے ہیں تو اس کے عوض میں عورت کے لیے حق مہر ہے۔ اگر وہ اختلاف کریں تو حکمران اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

[٣٥٢١]...... نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، قَالَا: نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَنْكَحَهَا وَلِيٌّ مَسْخُوطٌ عَلَيْهِ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ)). رَفَعَهُ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُهُ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہے اور جس عورت کا نکاح اس کا ولی ناراضگی کی حالت میں کرے، اس کا نکاح باطل ہے۔

عدی بن فضل نے یہ حدیث مرفوع بیان کی ہے لیکن کسی اور نے مرفوعا بیان نہیں کی۔

[٣٥٢٢]...... نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ إِمْلَاءً، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی ﷺ نے اپنی ازواج کو کتنا حق مہر دیا؟ تو

---

❶ سلف برقم: ٣٥١٤

❷ مسند الشافعي: ٢/ ١١ ـ مسند أحمد: ٢٤٢٠٥ ـ سنن أبي داود: ٢٠٨٣ ـ جامع الترمذي: ١١٠٢ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٧٩ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٧٤ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٨

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ١٢٤ ـ مسند أحمد: ٢٢٦٠

بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ أَزْوَاجَهُ؟ فَقَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ اثْنَيْ عَشَرَ أُوقِيَّةٍ وَنَشٌّ، قَالَتْ: هَلْ تَدْرِي مَا النَّشُّ؟ هُوَ نِصْفُ الْأُوقِيَّةِ، فَذَالِكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ. ❶

انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی طرف سے حق مہر بارہ اوقیہ اور تھوڑا سا مزید تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا: جانتے ہو مزید کتنا تھا؟ نصف اوقیہ، جو کہ پانچ سو درہم بنتے ہیں۔

[٣٥٢٣]..... نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ صَدَاقُنَا إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشْرَ أَوَاقٍ، وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَذَالِكَ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے ہم دس اوقیہ حق مہر دیتے تھے۔ آپ اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارتے، یہ چار سو درہم بنتے ہیں۔

[٣٥٢٤]..... نا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا أَبُو مُوسَى، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ زَوَّجَ أُخْتًا لَهُ فَطَلَّقَهَا الرَّجُلُ ثُمَّ أَنْشَأَ يَخْطُبُهَا، فَقَالَ: زَوَّجْتُكَ كَرِيمَتِي فَطَلَّقْتَهَا، ثُمَّ أَنْشَأْتَ تَخْطُبُهَا، فَأَبَى أَنْ يُزَوِّجَهُ وَهَوِيَتْهُ الْمَرْأَةُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ (البقرة: ٢٣٢). هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ. عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَعَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ يُونُسَ بِهِ. ❸

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ کی شادی کی تو اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی، پھر وہ دوبارہ شادی کا پیغام بھیجنے لگا۔ سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تجھے اپنی عزت سے نوازا، تو نے اسے طلاق دے دی، تو پھر اسے نکاح کا پیغام بھیجتا ہے۔ آپ نے اس سے نکاح کرنے کا انکار کر دیا، جبکہ آپ کی ہمشیرہ بھی میلان رکھتی تھیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ ''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدت پوری کر لیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیر تجویز خاوندوں سے نکاح کر لیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں۔''
یہ حدیث صحیح ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

---

❶ صحيح مسلم: ١٤٢٦ ـ سنن أبي داود: ٢١٠٥ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٨٦ ـ سنن النسائي: ٦/ ١١٦ ـ مسند أحمد: ٢٤٦٢٦ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٠٥٥

❷ سنن النسائي: ٦/ ١١٧ ـ مسند أحمد: ٨٨٠٧ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٠٥٣ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٩٧

❸ صحيح البخاري: ٥٣٣٠ ـ سنن أبي داود: ٢٠٨٧ ـ جامع الترمذي: ٢٩٨١ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٧١

[٣٥٢٥]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرة: ٢٣٢)، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِيُّ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ، قَالَ: كُنْتُ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ: زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتُ تَخْطُبُهَا لَا وَاللَّهِ لَا تَعُودُ إِلَيْهَا أَبَدًا، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَاتِ، فَقُلْتُ: الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَسَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلٍ.

حسن بصری اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدت پوری کر لیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیرِ تجویز خاوندوں سے نکاح کر لیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہمیں سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ آیت ان کے متعلق نازل ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک آدمی سے کیا، اس نے اسے طلاق دے دی، یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی۔ پھر وہ دوبارہ نکاح کا پیغام بھیجنے لگا، تو میں نے اس سے کہا: میں نے تیرا نکاح اس سے کیا اور تجھے عزت وشرف بخشا، لیکن تو نے اسے طلاق دے دی اور اب تو دوبارہ اس سے نکاح کا پیغام بھیجتا ہے؟ اللہ کی قسم! تو اب اس سے کبھی نکاح نہیں کر سکتا۔ سیدنا معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس آدمی میں کوئی عیب نہیں تھا، عورت (یعنی ان کی بہن) بھی اس کی طرف میلان رکھتی تھی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما دیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اب میں نکاح کر دیتا ہوں، پھر آپ نے اس کا نکاح اپنی ہمشیرہ سے کر دیا۔

عباد بن راشد نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

[٣٥٢٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ فَخُطِبَتْ إِلَيَّ فَكُنْتُ أَمْنَعُهَا النَّاسَ فَأَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لِي فَخَطَبَهَا فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَاصْطَحَبَا مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ، فَقُلْتُ: مَنَعْتُهَا النَّاسَ وَزَوَّجْتُكَ إِيَّاهَا ثُمَّ طَلَّقْتَهَا طَلَاقًا لَهُ

حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری ایک بہن تھی، میرے پاس اس سے نکاح کے لیے پیغامات آنے لگے، لیکن میں لوگوں کو انکار کر دیتا۔ پھر میرے چچازاد نے اس سے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے اس سے اس کا نکاح کر دیا۔ جب تک اللہ نے چاہا اس نے اسے بسائے رکھا، پھر رجعی طلاق دے دی، عدت گذر گئی تو دیگر پیغام نکاح بھیجنے والوں کے ساتھ اس نے بھی پیغام بھیج دیا۔ میں نے کہا: پہلے میں نے سب لوگوں کو انکار کر کے تیرے ساتھ اس کا نکاح کیا، لیکن تو نے اسے رجعی طلاق دے دی، لیکن مدت گذر گئی مگر تو نے رجوع نہیں کیا، اب دیگر

رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكْتَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خُطِبَتْ إِلَيَّ أَتَيْتَنِي تَخْطُبُهَا مَعَ الْخُطَّابِ إِنِّي لَا أُزَوِّجُكَ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى أَوْ قَالَ أُنْزِلَتْ: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ (البقرة: ٢٣٢)، فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ الْمَعْنَى قَرِيبٌ.

لوگوں کے ساتھ تو نے بھی پیغامِ نکاح بھیج دیا، اللہ کی قسم! میں تو ہرگز اسے تیرے ساتھ نہیں بیاہوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی (یا کہا کہ یہ آیت نازل ہوگئی:) ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ ''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدّت پوری کرلیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیرِ تجویز خاوندوں سے نکاح کرلیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں۔'' میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور ہمشیرہ کا نکاح اسی سے کردیا۔ مفہوم حدیث تقریباً وہی ہے۔

[٣٥٢٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا رَوْحٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَا عَنْهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ جَاءَ يَخْطُبُهَا، فَحَمِيَ مَعْقِلٌ عَنْ ذَالِكَ وَقَالَ: خَلَا عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ (البقرة: ٢٣٢) الْآيَةَ.

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ہمشیرہ ایک آدمی کے نکاح میں تھی، اس نے اسے طلاق دے دی اور مدتِ رجوع گزر جانے تک اس سے بےتعلق رہا، پھر اس نے دوبارہ نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ معقل رضی اللہ عنہ کو اس بات پر خفگی ہوئی، انہوں نے فرمایا: یہ شخص اس سے بےتعلق رہا، حالانکہ اسے بسانے پر قادر تھا۔ پھر آپ اس کے اور اس کے درمیان حائل ہوگئے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ ''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدّت پوری کرلیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیرِ تجویز خاوندوں سے نکاح کرلیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں۔''

[٣٥٢٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ، عَنْ عَمَّتِهِ سَكِينَةَ بِنْتِ حَنْظَلَةَ قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَمْ تَنْقَضِ عِدَّتِي مِنْ مَهْلَكِ زَوْجِي، فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتِ قَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَرَابَتِي مِنْ عَلِيٍّ وَمَوْضِعِي فِي الْعَرَبِ، قُلْتُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ يُؤْخَذُ عَنْكَ تَخْطُبُنِي فِي عِدَّتِي،

سکینہ بنت حنظلہ بیان کرتی ہیں کہ محمد بن علی نے مجھ سے اجازت چاہی، جبکہ میں ابھی اپنے خاوند کے فوت ہونے کی عدت میں تھی۔ اس نے کہا: تم میری رسول اللہ ﷺ سے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے قرابت داری اور عرب میں میرا رُتبہ جانتی ہو۔ میں نے کہا: اے ابوجعفر! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ قابلِ اعتماد شخص ہیں، مجھے عدت کے دوران ہی نکاح کا پوچھ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں تو تمہیں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اپنی قرابت بتا رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ

قَالَ: إِنَّمَا أَخْبَرْتُكِ لِقَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمِنْ عَلِيٍّ وَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ مُتَأَيِّمَةٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتِ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَخِيرَتُهُ وَمَوْضِعِي فِي قَوْمِي، كَانَتْ تِلْكَ خِطْبَتَهُ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، وہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عدت میں تھیں، تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: تم جانتی ہو کہ میں اللہ کا رسول اور اس کی مخلوق کا سب سے بہتر شخص ہوں، میری قوم میں میرا جو مقام ہے تم اس سے بھی واقف ہو۔ یہ آپ ﷺ کا انہیں نکاح کا پیغام دینے کا انداز تھا۔

[۳۵۲۹]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو وَائِلَةَ الْمَرْوَزِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ مِنْ وَلَدِ بِشْرِ بْنِ الْمُحْتَفِزِ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا خَالِدُ بْنُ الْوَضَّاحِ، عَنْ أَبِي الْخَصِيبِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا بُدَّ فِي النِّكَاحِ مِنْ أَرْبَعَةٍ: الْوَلِيِّ وَالزَّوْجِ وَالشَّاهِدَيْنِ)) أَبُو الْخَصِيبِ مَجْهُولٌ وَاسْمُهُ: نَافِعُ بْنُ مَيْسَرَةَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح میں چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے: ولی، لڑکا لڑکی اور دو گواہ۔

ابوخصیب مجہول راوی ہے اس کا نام نافع بن میسرہ ہے۔

[۳۵۳۰]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا رَوْحٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: جَمَعَتِ الطَّرِيقُ رَكْبًا فَجَعَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ ثَيِّبٌ أَمْرَهَا بِيَدِ رَجُلٍ غَيْرِ وَلِيٍّ فَأَنْكَحَهَا فَبَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ فَجَلَدَ النَّاكِحَ وَالْمُنْكِحَ وَرَدَّ نِكَاحَهَا. [1]

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ ایک راستے میں قافلے کے لوگ اکٹھے ہوئے تو ان میں سے ایک ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ عورت) نے اپنے نکاح کا اختیار ایک آدمی کو دے دیا جو اس کا ولی نہیں تھا تو اس آدمی نے اس کا نکاح کر دیا۔ جب اس بات کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے نکاح کرانے والے اور کرنے والے (دونوں) کو کوڑے مارے، نیز اس عورت کا نکاح باطل کر دیا۔

[۳۵۳۱]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّارُ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحْرِزٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ)). [2]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

[۳۵۳۲]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ ح وَنا مُحَمَّدُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

[1] مسند الشافعی: ۲/ ۱۵۔ السنن الکبرٰی للبیهقی: ۷/ ۱۱۱

[2] السنن الکبرٰی للبیهقی: ۷/ ۱۲۵۔ مصنف عبد الرزاق: ۱۰۴۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۸/ ۲۹۹

بْنُ مَخْلَدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَلَّافُ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، قَالُوا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ هِشَامٍ التَّمَّارُ، نا ثَابِتُ بْنُ زُهَيْرٍ، نا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ)).

[٣٥٣٣]..... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ)). تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ مِثْلَهُ سَوَاءً. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَيَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، وَنُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيمٍ أَبُو بَكْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالُوا فِيهِ: ((شَاهِدَيْ عَدْلٍ)). وَكَذَالِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اگر لوگ اختلاف کریں تو حکمران اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔
عبدالرحمٰن بن یونس نے عیسیٰ بن یونس سے بالکل اسی کے مثل روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔ سعید بن خالد نے بھی عبداللہ بن عمرو، یزید بن سنان، نوح بن دراج اور عبداللہ بن حکیم کی روایت کردہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح بیان کی ہے، سب نے عادل گواہوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن ابی ملیکہ بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

[٣٥٣٤]..... نا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبَّادٍ النَّسَائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، نا أَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

[٣٥٣٥]..... نا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ مِنْ كِتَابِهِ، نا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ أَبُو الْحَسَنِ الْجَهْضَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت عورت کی شادی نہیں کر سکتی اور نہ ہی عورت خود اپنی شادی کر سکتی ہے، جو عورت خود اپنی شادی کرتی ہے وہ

❶ صحيح ابن حبان: ٤٠٧٥

الْعُقَيْلِيُّ ، نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا)). ❶

زانیہ ہے۔

[٣٥٣٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ الطَّلْحِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بِالْكُوفَةِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَسْرُوقِيُّ ، نا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ ، ح وَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ ، نا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا)) . وَكُنَّا نَقُولُ: إِنَّ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا هِيَ الْفَاجِرَةُ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت عورت کی شادی نہیں کر سکتی اور نہ ہی عورت خود اپنی شادی کر سکتی ہے۔ ہم کہا کرتے تھے کہ جو عورت خود اپنی شادی کر لے وہ بدکارہ ہے۔

[٣٥٣٧]...... نا أَبُو وَهْبٍ يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ بِالْأُبُلَّةِ ، نا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ ، بِإِسْنَادِهِ الْأَوَّلِ مِثْلَهُ سَوَاءً .

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٥٣٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ الْآدَمِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الزَّانِيَةُ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ جو عورت خود اپنا نکاح کر لیتی ہے وہ زانیہ ہے۔

[٣٥٣٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ أنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، أنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا ، وَالزَّانِيَةُ هِيَ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا .

ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت عورت کی شادی نہیں کر سکتی اور نہ ہی عورت خود اپنی شادی کر سکتی ہے، اور جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر خود اپنا نکاح کر لے وہ زانیہ ہے۔

[٣٥٤٠]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا مُوسَى بْنُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ سنن ابن ماجه: ١٨٨٢

هَارُونَ، وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ، قَالَا: نا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ، نا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، إِنَّ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الْبَغِيُّ)). قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ((هِيَ الزَّانِيَةُ)).

فرمایا: عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی اور نہ ہی عورت خود اپنا نکاح کر سکتی ہے، اور جو عورت خود اپنا نکاح کرتی ہے، وہ زانیہ ہے۔
ابن سیرین کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بسا اوقات ((هِيَ الْبَغِيُّ)) کی بجائے ((هِيَ الزَّانِيَةُ)) کہا۔

[٣٥٤١]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، نا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ قَالَ: لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَكَانَ يُقَالُ: الزَّانِيَةُ تُنْكِحُ نَفْسَهَا. [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً ذکر کرتے ہیں کہ عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی اور نہ ہی عورت خود اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ زانیہ خود اپنا نکاح کر لیتی ہے۔

[٣٥٤٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّهَا أَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَوِ السُّلْطَانِ.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کے ولی یا اس کے اہل خانہ میں سے کسی صاحب رائے شخص یا حکمران کی اجازت کے بغیر عورت سے نکاح نہ کیا جائے۔

[٣٥٤٣]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَشَدَّ فِي النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يَضْرِبُ فِيهِ.

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں ولی کے بغیر نکاح کے سلسلے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ سخت مؤقف کسی کا نہیں تھا، آپ تو اس معاملے میں کوڑے بھی مارتے تھے۔

[٣٥٤٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ

نزال بن سبرہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولی کی عدم موجودگی میں نکاح نہیں ہوتا، جس نے ولی کے بغیر نکاح کیا یا کسی کا نکاح کرایا تو وہ نکاح باطل ہے۔

[1] سنن ابن ماجه: ١٨٨٢ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ١١٠

عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيٍّ فَمَنْ نَكَحَ أَوْ أَنْكَحَ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيٍّ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ .

[٣٥٤٥]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَبُو عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَ خَالِهِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ قَالَ: فَذَهَبَتْ أُمُّهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنَتِي تَكْرَهُ ذَالِكَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُفَارِقَهَا فَفَارَقَهَا، وَقَالَ: ((لَا تَنْكِحُوا الْيَتَامَى حَتَّى تَسْتَأْمِرُوهُنَّ فَإِذَا سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا)). فَتَزَوَّجَهَا بَعْدُ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ. وَرَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَصَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ مُخْتَصَرًا مُرْسَلًا. وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ نَافِعٍ، وَإِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْهُ. ❶

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ماموں سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے شادی کی، اس عورت کی ماں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: میری بیٹی کو یہ رشتہ ناپسند ہے۔ نبی ﷺ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دیں، چنانچہ انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے حکم دے دیا کہ یتیم بچیوں سے ان کی اجازت لیے بغیر ان کا نکاح نہ کیا کرو، جب لڑکی خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے۔ بعد میں اس سے بندۂ خدا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی۔

ولید بن مسلم اور صدقہ بن عبداللہ نے ابن ابی ذئب سے اور انہوں نے نافع سے مختصر طور پر مرسل روایت کی ہے۔ ابن ابی ذئب کا نافع سے سماع نہیں ہے، البتہ عمر بن حسین نے نافع سے اسے روایت کیا ہے۔

[٣٥٤٦]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، نا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: زَوَّجَنِي خَالِي قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ بِنْتَ أَخِيهِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ فَدَخَلَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَلَى أُمِّهَا فَأَرْغَبَهَا فِي الْمَالِ وَخَطَبَهَا إِلَيْهَا فَرُفِعَ شَأْنُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ قُدَامَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنَةُ أَخِي وَأَنَا وَصِيُّ أَبِيهَا وَلَمْ أُقَصِّرْ بِهَا زَوَّجْتُهَا مَنْ قَدْ عَلِمْتُ فَضْلَهُ وَقَرَابَتَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا يَتِيمَةٌ وَالْيَتِيمَةُ أَوْلَى بِأَمْرِهَا)). فَنُزِعَتْ مِنِّي وَزَوَّجَهَا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ. لَمْ يَسْمَعْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ مِنْ نَافِعٍ، وَإِنَّمَا سَمِعَهُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں قدامہ بن مظعون نے اپنے بھائی عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے میری شادی کر دی۔ پھر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اس کی والدہ کے پاس گئے اور اسے مال کی رغبت دلائی اور نکاح کا پیغام دیا۔ یہ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں لے جایا گیا تو قدامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میری بھتیجی ہے اور میں اس کے والد کا وصی ہوں، میں نے کوئی کوتاہی نہیں برتی بلکہ جس شخص کے مقام اور قرابت داری کو میں جانتا ہوں، اس سے اس کا نکاح کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ یتیم ہے اور یتیم لڑکی اپنے معاملے میں زیادہ حق رکھتی ہے۔ چنانچہ اس کا رشتہ مجھ سے توڑ دیا گیا اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس سے شادی کر لی۔ محمد بن اسحاق نے یہ حدیث نافع سے نہیں سنی بلکہ عمر بن حسین

❶ مسند أحمد: ٦١٣٦ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٧

مِنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْهُ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْهُ، وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ.

کے واسطے سے ان سے سنی ہے۔ ابراہیم بن سعد نے بھی اسی طرح آپ سے روایت کیا ہے، محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور انہوں نے عمر بن حسین سے روایت کیا۔

[٣٥٤٧]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حُسَيْنٍ مَوْلَى آلِ حَاطِبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تُوُفِّيَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَتَرَكَ بِنْتًا لَهُ مِنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمِ بْنِ أُمَيَّةَ، فَأَوْصَى إِلَى أَخِيهِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ وَهُمَا خَالَايَ فَخَطَبْتُ إِلَى قُدَامَةَ بِنْتَ عُثْمَانَ فَزَوَّجَنِيهَا، فَدَخَلَ الْمُغِيرَةُ إِلَى أُمِّهَا فَأَرْغَبَهَا فِي الْمَالِ فَحَطَّتْ إِلَيْهِ وَحَطَّتِ الْجَارِيَةُ إِلَى هَوَى أُمِّهَا حَتَّى ارْتَفَعَ أَمْرُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ قُدَامَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنَةُ أَخِي وَأَوْصَى بِهَا إِلَيَّ فَزَوَّجْتُهَا ابْنَ عَمٍّ وَلَمْ أُقَصِّرْ بِالصَّلَاحِ وَالْكَفَاءَةِ، وَلٰكِنَّهَا امْرَأَةٌ وَإِنَّهَا حَطَّتْ إِلَى هَوَى أُمِّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ يَتِيمَةٌ وَلَا تُنْكَحُ إِلَّا بِإِذْنِهَا)) فَانْتُزِعَتْ مِنِّي وَاللّٰهِ بَعْدَ أَنْ مَلَكْتُهَا فَزَوَّجُوهَا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وفات پا گئے، انہوں نے خولہ بنت حکیم سے ایک بیٹی چھوڑی اور اپنے بھائی قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق وصیت کی، وہ دونوں میرے ماموں ہیں۔ میں نے قدامہ بن مظعون کو (ان کی بھتیجی سے) نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے اس کی شادی میرے ساتھ کر دی۔ پھر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اس کی والدہ کے پاس گئے اور اسے مال کی رغبت دلائی تو وہ ان کی طرف مائل ہو گئی، لڑکی اپنی والدہ کی پسند پر راضی تھی، چنانچہ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ تو قدامہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میری بھتیجی ہے، میرے بھائی نے اس کے متعلق مجھے وصیت کر رکھی ہے، میں نے اس کا نکاح اپنے چچازاد سے کیا ہے اور اس کی بھلائی و برابری کے سلسلے میں کوئی کوتاہی نہیں کی، جبکہ یہ اور اس کی والدہ اس رشتے کو نہیں رکھنا چاہتیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ یتیم بچی ہے، اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اس کے معاملات کا مالک ہونے کے بعد اسے مجھ سے چھین لیا گیا، پھر انہوں نے اس کی شادی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کر دی۔

[٣٥٤٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا هَلَكَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: زَوَّجَنِيهَا خَالِي قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ وَلَمْ يُشَاوِرْهَا فِي ذٰلِكَ وَهُوَ عَمُّهَا، وَكَلَّمَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ فَرَدَّ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو انہوں نے اپنی ایک بیٹی چھوڑی، جس کا نکاح میرے ماموں قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ کر دیا۔ وہ اس کے چچا تھے اور انہوں نے اس سلسلے میں اس سے مشورہ نہ کیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تو آپ ﷺ نے اس نکاح کو ختم کر دیا۔ اس نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کرنا پسند کیا تو آپ نے اس کا نکاح ان

نِكَاحَهُ، فَأَحَبَّتْ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ.

کے ساتھ کر دیا۔

[٣٥٤٩]...... ثنا أَبُو عَبْدٍ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَمِّي، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ قَالَ: تَزَوَّجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ زَيْنَبَ بِنْتَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِيهَا زَوَّجَهُ إِيَّاهَا عَمُّهَا قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَأَرْغَبَهُمُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي الصَّدَاقِ، فَقَالَتْ أُمُّ الْجَارِيَةِ لِلْجَارِيَةِ: لَا تُجِيزِي، فَكَرِهَتِ الْجَارِيَةُ النِّكَاحَ وَأَعْلَمَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَالِكَ هِيَ وَأُمُّهَا، فَرَدَّ نِكَاحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَنَكَحَهَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زینب بنت عثمان بن مظعون کے والد کی وفات کے بعد اس سے شادی کر لی، زینب کے چچا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے یہ شادی کرائی۔ پھر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حق مہر میں رغبت دلائی تو لڑکی کی والدہ نے اس سے کہا: تو اس رشتے کو قبول نہ کر۔ لڑکی نے بھی نکاح کو ناپسند کیا اور دونوں ماں بیٹی نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گذار کر دی، تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح ختم کر دیا۔ پھر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس سے نکاح کر لیا۔

[٣٥٥٠]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ قَرِينٍ، نا سَلَمَةُ الْأَبْرَشُ، نا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُنْكَحُ الْيَتِيمَةُ إِلَّا بِإِذْنِهَا)). عُمَرُ بْنُ حُسَيْنٍ مَوْلَى آلِ حَاطِبٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یتیم لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔
عمر بن حسین آل حاطب کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

[٣٥٥١]...... نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاهِلِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ، قَالَا: أَنْكَحَ خِذَامٌ ابْنَتَهُ خَنْسَاءَ وَهِيَ كَارِهَةٌ رَجُلًا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ، فَرَدَّ نِكَاحَهَا. [1]

یزید کے دونوں صاحبزادے عبدالرحمن اور مجمع بیان کرتے ہیں کہ خذام نے اپنی بیٹی خنساء کا نکاح کر دیا، وہ ثیبہ تھی (یعنی اس کا نکاح ہو چکا تھا) لیکن اس آدمی کو ناپسند کرتی تھی۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ بات آپ کے گوش گذار کی، تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔

[٣٥٥٢]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدَّتِهِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ:

سائب اپنی دادی خنساء بنت جذام بن خالد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ شادی شدہ تھیں، ان کے والد نے ان کی شادی بنو عوف کے ایک آدمی سے کی تھی، لیکن ان کا میلان ابولبابہ بن عبدالمنذر کی طرف تھا۔ اس کا معاملہ رسول اللہ ﷺ

[1] صحيح البخاري: ٥١٣٨۔سنن أبي داود: ٢١٠١۔سنن ابن ماجه: ١٨٧٣۔سنن النسائي: ٦/ ٨٦۔مسند أحمد: ٢٨٧٨٦

كَانَتْ أَيِّمًا مِنْ رَجُلٍ فَزَوَّجَهَا أَبُوهَا رَجُلًا مِنْ بَنِي عَوْفٍ، فَحَنَّتْ إِلَى أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، فَارْتَفَعَ شَأْنُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَاهَا أَنْ يُلْحِقَهَا بِهَوَاهَا، فَتَزَوَّجَتْ أَبَا لُبَابَةَ. ❶

کی عدالت میں پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے والد کو حکم دیا کہ اس کا نکاح اس کی مرضی کے مطابق کر دے۔ چنانچہ اس کی شادی ابولبابہ سے ہوگئی۔

[۳۵۵۳]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، نا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا هُشَيْمٌ، أنا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يُقَالُ لَهَا: خَنْسَاءُ بِنْتُ خِذَامٍ زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((الْأَمْرُ إِلَيْكِ))، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ، فَرَدَّ نِكَاحَهَا. فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَ ذَالِكَ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَجَاءَتْ بِالسَّائِبِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ.

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے قبیلہ بنوعمرو بن عوف کی خنساء نامی ایک عورت کی شادی اس کے والد نے کر دی، خنساء ثیبہ تھی، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس سلسلے میں بات کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس نے کہا: مجھے اس نکاح میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔ بعد میں اس نے ابولبابہ بن منذر سے شادی کر لی اور اس سے سائب بن ابولبابہ ہوئے۔

[۳۵۵٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى كُرَيْنِبُ نا أَبُو يَعْقُوبَ الْأَفْطَسُ أَخُو أَبِي مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِيُّ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ، فَرَدَّ نِكَاحَهَا. فَتَزَوَّجَهَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَجَاءَتْ بِالسَّائِبِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَكَانَتْ ثَيِّبًا. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خنساء بنت جذام کا نکاح اس کے والد نے کر دیا، وہ اس نکاح سے ناخوش تھی، چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔ پھر ابولبانہ بن منذر نے اس سے شادی کر لی اور اس سے سائب بن ابولبابہ ہوئے۔ خنسا ثیبہ تھی (یعنی جب اس نے اپنی پہلی شادی پر عدم رضامندی کا نبی ﷺ سے اظہار کیا تب وہ شادی شدہ تھی)۔

[۳۵۵۵]...... نا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الضَّبِّيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَتَاةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي - وَنِعْمَ الْأَبُ هُوَ - زَوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ مِنْ خَسِيسَتِهِ، قَالَ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک لڑکی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ بہت اچھا آدمی ہے، لیکن اس نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دی ہے تا کہ وہ اپنی بدحالی سے نکل آئے۔ تو آپ ﷺ نے اس کا معاملہ اس کے سپرد کر دیا، تو اس نے کہا: میں اپنے والد کے اقدام کو برقرار رکھتی ہوں، میرا ارادہ صرف یہ تھا کہ

❶ مسند أحمد: ٢٦٧٩٠

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٢٤٤ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ١٢٠

((فَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَيْهَا)). فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي وَلٰكِنْ أَرَدْتُ أَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ أَنْ لَيْسَ إِلَى الْأَبَاءِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ. ❶

عورتوں کو پتہ جائے کہ والدین کو اس سلسلے میں اختیار نہیں ہے۔

[۳۵۵۶]...... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ، نا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا ح. وَنا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، نا عَوْنٌ يَعْنِي ابْنَ كَهْمَسٍ، نا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: جَاءَتْ فَتَاةٌ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ مِنْ خَسِيسَتِهِ وَإِنِّي كَرِهْتُ ذَالِكَ، قَالَتْ: اقْعُدِي حَتّٰى يَجِيءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاذْكُرِي ذَالِكَ لَهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِيهَا فَجَاءَ أَبُوهَا، ((وَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَيْهَا)). فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الْأَمْرَ جُعِلَ إِلَيْهَا، قَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي إِنِّي إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَعْلَمَ هَلْ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَمْ لَا؟ قَالَ ابْنُ الْجُنَيْدِ: فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَعْلَمَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَمْ لَا.

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور کہنے لگی: میرے والد نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کردی ہے تاکہ وہ اپنی خستہ حالی سے نکل آئے، لیکن میں اس نکاح کو ناپسند کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے ہیں تو آپ سے بات کرنا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو اس نے آپ سے بات کی، آپ ﷺ نے اس کے والد کو طلب کیا، وہ آیا تو آپ ﷺ نے نکاح کا معاملہ لڑکی کے سپرد کردیا۔ جب اس نے دیکھا کہ بات میرے اختیار میں ہے تو کہنے لگی: میں نے اپنے والد کے اقدام کو برقرار رکھا، میں جاننا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کا کوئی حق ہے یا نہیں؟

ابن جنید نے اَنْ اَعْلَمَ هَلْ لِلنِّسَاءِ کی بجائے اَنْ اَعْلَمَ لِلنِّسَاءِ ذکر کیا۔

[۳۵۵۷]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا أَبُو ظُفُرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ تَلْقَهُ فَجَلَسَتْ تَنْتَظِرُهُ حَتّٰى جَاءَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِهٰذِهِ الْمَرْأَةِ إِلَيْكَ حَاجَةً، قَالَ لَهَا: ((وَمَا حَاجَتُكِ؟))، قَالَتْ: إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخٍ لَهُ لِيَرْفَعَ خَسِيسَتَهُ بِي وَلَمْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ سے ملنا چاہتی تھی، آپ سے ملاقات نہ ہوسکی تو وہ انتظار کرنے لگی۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس عورت کو آپ سے کوئی کام ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا کام ہے؟ اس نے کہا: میرے والد نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کردی ہے، تاکہ میری وجہ سے وہ اپنی بدحالی سے نکل آئے، لیکن مجھ سے پوچھا تک نہیں، کیا مجھے اپنے بارے میں کوئی اختیار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ سنن النسائي: ٦/ ٨٦۔ مسند أحمد: ٢٥٠٤٣

يَسْتَأْمِرُنِي فَهَلْ لِي فِي نَفْسِي أَمْرٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَرُدَّ عَلَى أَبِي شَيْئًا صَنَعَهُ وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ أَلَهُنَّ فِي أَنْفُسِهِنَّ أَمْرٌ أَمْ لَا؟ هٰذِهِ كُلُّهَا مَرَاسِيلُ ابْنِ بُرَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ شَيْئًا.

ہاں۔ اس نے کہا: میں اپنے والد کے اقدام کو مسترد نہیں کرتی، میں تو یہ جاننا چاہتی تھی کہ آیا عورتوں کا کوئی حق ہے یا نہیں؟
یہ تمام احادیث ابن بریدہ کی مراسیل ہیں، اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ نہیں سنا۔

[٣٥٥٨]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ وَنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الصُّوفِيُّ، وَغَيْرُهُمْ، قَالُوا: نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ بِكْرًا وَلَمْ يَسْتَأْذِنْهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. لَفْظُ أَبِي بَكْرٍ وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهِيَ بِكْرٌ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کر دی لیکن اس سے اجازت نہ لی، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔
یہ الفاظ ابوبکر کے ہیں، ابن صاعد نے یوں بیان کیا ہے: وہ کنوری تھی اور اس (کے والد نے اس) کی مرضی کے بغیر ہی اس کی شادی کر دی، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے ان دونوں میں (یعنی میاں بیوی میں) جدائی کرا دی۔

[٣٥٥٩]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، أنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ. [2]

عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٣٥٦٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلًّى، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمْلِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَاسَرْجِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، أنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَةً لَهُ بِكْرًا وَهِيَ كَارِهَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ،

عطاء بن ابی رباح روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کر دی، جبکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔
صحیح بات یہ ہے کہ حدیث مرسل ہے اور شعیب بن اسحاق کا قول وہم ہے۔

[1] السنن الکبریٰ للنسائی: ٥٣٦٣۔ شرح مشکل الآثار للطحاوی: ٥٧٤٨

[2] شرح مشکل الآثار للطحاوی: ٥٧٤٩

فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. الصَّحِيحُ مُرْسَلٌ وَقَوْلُ شُعَيْبٍ وَهْمٌ.

[٣٥٦١]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْخَضِرُ بْنُ دَاوُدَ، نا الْأَثْرَمُ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثَ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: حَدَّثَنَاهُ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا، مِثْلَ هٰذَا عَنْ جَابِرٍ كَالْمُنْكَرِ أَنْ يَكُونَ. ❶

اثرم بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ سے شعیب بن اسحاق کی حدیث کا تذکرہ کیا کہ وہ عطاء کے واسطے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: یہ حدیث ہمیں ابومغیرہ نے اوزاعی سے اور انہوں نے عطاء سے مرسل بیان کی ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے اس جیسی روایت کا مروی ہونا منکر ہے۔

[٣٥٦٢]...... ثنا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا أَبُو شُرَحْبِيلَ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَزَوْجِهَا وَهِيَ بِكْرٌ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ.

عطا بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کنواری اور اس کے خاوند کے درمیان جدائی کروادی جس کا نکاح اس کے والد نے کردیا تھا، جبکہ وہ اسے ناپسند کرتی تھی۔

[٣٥٦٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الصَّنْعَانِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ، نا أَبِي، نا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((رَدَّ نِكَاحَ بِكْرٍ وَثَيِّبٍ أَنْكَحَهُمَا أَبُوهُمَا وَهُمَا كَارِهَتَانِ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ نِكَاحَهُمَا)). هٰذَا وَهْمٌ مِنَ الذِّمَارِيِّ، وَتَفَرَّدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَالصَّوَابُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ، وَهِمَ فِيهِ الذِّمَارِيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کنواری اور شادہ شدہ کے نکاح کو باطل کردیا، جن کے نکاح ان کے باپ نے کئے تھے لیکن وہ دونوں ناپسند کرتی تھیں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ان دونوں کے نکاح باطل کردیے۔ یہ ذماری کا وہم ہے جو اس روایت کو بیان کرنے میں متفرد ہے۔ جبکہ درست بات یہ ہے کہ یہ یحییٰ بن کثیر اور مہاجر کے واسطے سے عکرمہ سے مرسل مروی ہے۔ مذکورہ حدیث میں ذماری کو ثوری سے روایت کرنے میں وہم ہوا ہے، نیز وہ قوی بھی نہیں ہے۔

❶ سلف برقم: ٣٥٥٨

❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٧/ ١١٧

[٣٥٦٤]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ، نا أَبِي بِإِسْنَادِهِ، مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٥٦٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْقُومَسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی (گزشتہ) روایت کے مثل مروی ہے۔

[٣٥٦٦]...... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ح وثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، قَالَا: نا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَقَالَ أَبُو خُرَاسَانَ: إِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا بِغَيْرِ إِذْنِهَا، فَفَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ حَبَّانَ عَنْ أَيُّوبَ. وَتَابَعَهُ أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَغَيْرُهُ يُرْسِلُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَالصَّحِيحُ مُرْسَلٌ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک کنوری لڑکی کا نکاح اس کے والد نے کر دیا لیکن لڑکی اسے ناپسند کرتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دے دیا (کہ چاہے وہ اپنا نکاح برقرار رکھے اور چاہے تو ختم کر دے)۔ ابوخراسان نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے بتایا کہ اس کے والد نے اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دیا ہے، تو نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان جدائی کروادی۔
زید بن حبان نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ایوب بن سوید نے ثوری سے، انہوں نے ایوب، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔ دیگر راوی اسے نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں، صحیح بھی یہی ہے۔

[٣٥٦٧]...... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ الرَّقِّيُّ، نا مَعْمَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيَّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: أَنْكَحَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْمُنْذِرِ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو منذر کے ایک آدمی نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا، لیکن وہ اسے ناپسند کرتی تھی، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔

❶ سنن أبي داود: ٢٠٩٦ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٣٦٦ـ سنن ابن ماجه: ١٨٧٥ـ مسند أحمد: ٢٤٦٩ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ١١٧

نِكَاحَهَا . ❶

[٣٥٦٨]...... وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٣٥٦٩]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی، لیکن وہ اسے ناپسند کرتی تھی، تو نبی ﷺ نے ان دونوں (یعنی میاں بیوی) کے درمیان جدائی کروادی۔

[٣٥٧٠]...... حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَصْبَهَانِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ ، نا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ ، نا الْوَلِيدُ ، قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ بِكْرًا فَكَرِهَتْ ذَالِكَ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا . لَا يُثْبَتُ هٰذَا عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، وَالصَّوَابُ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کر دی، لیکن وہ اسے ناپسند کرتی تھی، چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔

ابن ابی ذئب کا یہ حدیث نافع سے بیان کرنا ثابت نہیں ہوتا، ابن ابی ذئب کا عمر بن حسین سے روایت کرنا صحیح ہے جیسا کہ حدیث گزر چکی ہے۔

[٣٥٧١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، نا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ بِابْنَتِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: هٰذِهِ ابْنَتِي أَبَتْ أَنْ تَزَوَّجَ ، فَقَالَ: ((أَطِيعِي أَبَاكِ أَتَدْرِينَ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ؟ لَوْ كَانَ بِأَنْفِهِ قُرْحَةٌ تَسِيلُ قَيْحًا وَصَدِيدًا لَحَسَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ)) ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ لَا نَكَحْتُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تُنْكِحُوهُنَّ إِلَّا بِإِذْنِهِنَّ)) . ❸

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کو لیے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یہ میری بیٹی شادی سے انکار کر رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کی بات مانو، تم جانتی ہو خاوند کا بیوی پر کیا حق ہے؟ اگر اس کی ناک پر پھوڑا ہو جس سے خون اور پیپ بہتی ہو، اور بیوی اسے چاٹ کر صاف کرے تب بھی اس کا حق نہیں ادا کر سکتی۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا! میں نکاح نہیں کروں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی اجازت کے بغیر ان کا نکاح نہ کرو۔

❶ الكامل لابن عدى: ٣/ ١٠٦١
❷ السنن الكبرى للنسائي: ٥٣٦١ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٦٤١
❸ صحيح ابن حبان: ٤١٦٤

[۳۵۷۲]...... نا أَبُو طَاهِرٍ الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ، نا أَبُو طَالِبٍ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِقَابٍ، وَأَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: امْرَأَةٌ أَنَا وَلِيُّهَا تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِي، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَنْظُرُ فِيمَا صَنَعَتْ إِذَا كَانَتْ تَزَوَّجَتْ كُفُؤًا أَجَزْنَا ذَالِكَ لَهَا، وَإِنْ كَانَتْ تَزَوَّجَتْ مَنْ لَيْسَ لَهَا بِكُفُؤٍ جَعَلْنَا ذَالِكَ إِلَيْكَ.

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں ایک عورت کا ولی ہوں لیکن اس نے میری اجازت کے بغیر نکاح کر لیا ہے۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے نکاح کو دیکھو، اگر اس نے برابری کا نکاح کیا ہے تو ہم اسے برقرار رکھیں گے اور اگر برابری کا نہیں ہے تو پھر ہم اس کے بارے میں تجھے اختیار دیں گے۔

[۳۵۷۳]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو أَحْمَدَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، أنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَلِلثَّيِّبِ نَصِيبٌ مِنْ أَمْرِهَا مَا لَمْ تَدْعُ إِلَى سَخْطَةٍ، فَإِنْ دَعَتْ إِلَى سَخْطَةٍ وَكَانَ أَوْلِيَاؤُهَا يَدْعُونَ إِلَى الرِّضَا رُفِعَ ذَالِكَ إِلَى السُّلْطَانِ)). قَالَ إِسْحَاقُ: قُلْتُ لِعِيسَى: آخِرُ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: هٰكَذَا الْحَدِيثُ فَلَا أَدْرِي.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنواری سے اجازت لیے بغیر اس کا نکاح نہیں کیا جا سکتا، ثیبہ (پہلے سے شادی شدہ) کو اپنے نکاح کا حق حاصل ہے، جب تک وہ قابل ناراضگی اقدام نہیں کرتی۔ اگر وہ کسی قابل ناراضگی اقدام کی کوشش کرے اور اس کے ولی رضا مندی چاہیں تو معاملہ حکمران کے پاس لے جایا جائے گا۔
اسحاق کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ سے پوچھا: حدیث کا آخری حصہ بھی نبی ﷺ کا فرمان ہے؟ انہوں نے کہا: حدیث تو ایسے ہی ہے، لیکن مجھے معلوم نہیں۔

[۳۵۷٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْحَنَفِيُّ، نا عَبْدَانُ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ)). [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) سے اس کی مرضی جانے بغیر اس کا نکاح نہیں کیا جا سکتا اور کنوری کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں ہو سکتا، اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔

[1] صحيح البخاري: ٥١٣٦ـ مسند أحمد: ٧١٣١، ٧٤٠٤، ٧٧٥٩، ٩٤٩١ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٧٤٠، ٥٧٤١، ٥٧٤٢

[٣٥٧٥]..... نا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَوْلَى بِأَمْرِهَا، وَالْيَتِيمَةُ تَسْتَأْمِرُهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ. وَخَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ فِي إِسْنَادِهِ فَأَسْقَطَ مِنْهُ رَجُلًا، وَخَالَفَهُمَا أَيْضًا فِي مَتْنِهِ فَأَتَى بِلَفْظٍ آخَرَ وَهِمَ فِيهِ لِأَنَّ كُلَّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، وَكُلَّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ خَالَفُوا مَعْمَرًا، وَاتِّفَاقُهُمْ عَلَى خِلَافِهِ دَلِيلٌ عَلَى وَهْمِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے کا زیادہ حق رکھتی ہے، یتیم بچی سے اس کی اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی کو اس کی اجازت تصور کیا جائے۔

سعید بن سلمہ نے صالح بن کیسان سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے، البتہ معمر نے اس کی سند میں دونوں راویوں کی مخالفت کی ہے اور ایک راوی ساقط کر دیا ہے، نیز متن میں بھی ان سے اختلاف کرتے ہوئے اور الفاظ بیان کیے ہیں۔ معمر کو وہم ہوا ہے، کیونکہ عبداللہ بن فضل سے روایت کرنے والے تمام رُواۃ اور نافع بن جبیر سے روایت کرنے والے تمام رُواۃ نے معمر کی مخالفت کی ہے۔ ان کا معمر سے اختلاف پر متفق ہونا معمر کے وہم کی دلیل ہے، واللہ اعلم

[٣٥٧٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ الصَّرِيفِينِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْبَصْرِيُّ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، نا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْحُسَامِ، نا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا السُّكُوتُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور یتیم بچی سے اس کے معاملے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کی اجازت اس خاموشی ہے (یعنی اگر اس سے اجازت لی جاتی ہے اور وہ جواب میں خاموشی اختیار کرتی ہے تو اسے اجازت تصور کیا جائے)۔

[٣٥٧٨]..... نا الْمَحَامِلِيُّ، وَالنَّيْسَابُورِيُّ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثیبہ (مطلقہ یا بیوہ) کے معاملے میں ولی کو اختیار نہیں ہے

❶ مسند أحمد: ١٨٨٨، ١٨٩٧، ٢١٦٣، ٢٣٦٥، ٢٤٨١۔صحيح ابن حبان: ٤٠٨٤، ٤٠٨٧، ٤٠٨٨۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٧٣١، ٥٧٣٢، ٥٧٣٣

عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْذَنُ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا)). ❶

اور یتیم بچی سے اجازت لی جائے گی، اور اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔

[٣٥٧٩]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ، نا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا رِضَاهَا)). كَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنْ صَالِحٍ وَالَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ فِي الْإِسْنَادِ وَالْمَتْنِ، لِأَنَّ صَالِحًا لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَإِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْهُ، اتَّفَقَ عَلَى ذَالِكَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَسَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ، سَمِعْتُ النَّيْسَابُورِيَّ، يَقُولُ: الَّذِي عِنْدِي أَنَّ مَعْمَرًا أَخْطَأَ فِيهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) کے معاملے میں ولی کو اختیار نہیں ہے اور یتیم بچی سے اجازت لی جائے گی، اور اس کی خاموشی اس کی رضامندی (کی علامت) ہے۔

معمر نے صالح سے اسی طرح روایت کیا ہے، البتہ سابقہ حدیث سنداً ومتناً زیادہ صحیح ہے، کیونکہ صالح کا نافع بن جبیر سے سماع نہیں ہے، انہوں نے عبداللہ بن فضل سے یہ حدیث سنی ہے۔ صالح کے اس طریق پر ابن اسحاق اور سعید بن سلمہ نے بھی اتفاق کیا ہے۔ میں نے نیشاپوری کو یہ کہتے سنا کہ میرے علم کے مطابق معمر سے اس حدیث میں غلطی ہوئی ہے۔

[٣٥٨٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِوَاسِطَ مِنْ أَصْلِهِ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَصُمُوتُهَا رِضَاهَا)). وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَالِكٍ نَحْوَ هٰذَا اللَّفْظِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم بچی سے اس کی شادی کے معاملے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی اس کی رضامندی (کی علامت ہوتی) ہے۔

ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے مالک کے حوالے سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

[٣٥٨١]...... حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ بِمِصْرَ، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ، أنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور یتیم بچی سے اس کے معاملے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٢١٠٠ ـ سنن النسائي: ٦/ ٥٨ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٨٩

سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ مَوْتِ نَافِعٍ بِسَنَةٍ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ حَلْقَةٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)).

[۳۵۸۲]..... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَا: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَبْلُغُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ يُوسُفُ فِي حَدِيثِهِ: سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَذْكُرُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا)). وَزَادَ عَمْرٌو: ((وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا))، مِنْهُمْ: شُعْبَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ، وَغَيْرُهُمْ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے نکاح کی اجازت اس کا والد لے گا۔ عمرو نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔ مالک سے ایک جماعت نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ ان میں شعبہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن داود، سفیان بن عیینہ اور یحییٰ بن ایوب مصری وغیرہ شامل ہیں۔

[۳۵۸۳]..... نا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُسَدَّدٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي، نا عَلِيُّ

ان تمام اسناد کے ساتھ بھی یہ روایت مروی ہے۔

بْنُ الْمَدِينِيِّ، نا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَكُلُّهُمْ قَالَ: الثَّيِّبُ.

[٣٥٨٤]..... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأَيِّمُ أَوْلَى بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے گی، سو اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضامندی ہی ہوگی۔

[٣٥٨٥]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). لَفْظُ ابْنِ سِنَانٍ وَهٰذَا خِلَافُ لَفْظِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسٰى، عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ. قَالَ الشَّيْخُ: وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ الْبِكْرَ الْيَتِيمَةَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، لِأَنَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِي رِوَايَةِ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَمَنْ تَابَعَهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِمَّنْ رَوَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ، وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ: وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا، فَإِنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا وَافَقَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَلَى هٰذَا اللَّفْظِ وَلَعَلَّهُ ذَكَرَهُ مِنْ حِفْظِهِ فَسَبَقَ لِسَانُهُ، وَاللّٰهُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے معاملے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔

یہ الفاظ ابن سنان کے ہیں اور فضل بن موسیٰ کے الفاظ سے مختلف ہیں۔ شیخ کہتے ہیں: ہوسکتا ہے کہ حدیث میں باکرہ سے مراد یتیمہ ہو، واللہ اعلم۔ اس لیے کہ صالح بن کیسان کی روایت اور اس کی موافقت میں سب نے نبی ﷺ کا یہ فرمان ذکر کیا ہے کہ یتیم بچی سے اجازت لی جائے گی۔ رہا زیاد بن سعد سے ابن عیینہ کا یہ قول نقل کرنا کہ کنواری سے اس کا باپ اجازت لے گا، تو ہمارے علم کے مطابق کسی نے ان الفاظ پر اس سے موافقت نہیں کی۔ شاید کہ اس نے اپنے حافظے سے بیان کیا ہے اور سبقت لسانی میں یہ کہہ دیا ہے، واللہ اعلم۔ ابو بردہ کے واسطے سے سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے کہ یتیم بچی سے اجازت لی جائے گی۔

أَعْلَمُ . وَكَذَالِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسٰى: أَنَّ الْيَتِيمَةَ تُسْتَأْمَرُ .

[٣٥٨٦]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ ، نا أَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ: قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَ أَبُو مُوسٰى: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا ، فَإِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ أَذِنَتْ فَإِنْ أَنْكَرَتْ لَمْ تُكْرَهْ)) . قَالَ أَبُو قَطَنٍ: قُلْتُ لِيُونُسَ: سَمِعْتَهُ مِنْهُ أَوْ مِنْ أَبِي بُرْدَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ . ❶

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یتیم بچی سے اس کے نکاح کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

ابوقطن کہتے ہیں کہ میں نے یونس سے پوچھا: آپ نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا یا ابوبردہ سے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

[٣٥٨٧]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ الْإِصْطَخْرِيُّ ، نا مُسَدَّدٌ ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنٌ وَإِنْ أَنْكَرَتْ لَمْ تُكْرَهْ)) . وَكَذَالِكَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَوَكِيعٌ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، وَأَبُو قُتَيْبَةَ ، وَغَيْرُهُمْ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ .

ابوبردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یتیم بچی سے اجازت لی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

ابن فضیل، وکیع، یحییٰ بن آدم، عبداللہ بن داود، ابوقتادہ وغیرہ نے یونس بن ابی اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

[٣٥٨٨]...... نا أَبُو مُحَمَّدٍ دَعْلَجٌ نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى ، نا مُسَدَّدٌ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا)) .

ابوبردہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یتیم بچی سے اس کے نکاح کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔

[٣٥٨٩]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ ، أنا النَّضْرُ ، أنا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسٰى ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ رَضِيَتْ زُوِّجَتْ وَإِنْ لَمْ تَرْضَ لَمْ تُزَوَّجْ)) .

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یتیم بچی سے اس کے نکاح کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اگر وہ رضامندی کا اظہار کرے تو نکاح کر دیا جائے گا اور اگر راضی نہ ہو تو نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

---

❶ مسند أحمد: ١٩٥١٦ ، ١٩٦٨٨ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٨٥ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٦ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٧٣٢٧

[٣٥٩٠]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَمْلَكُ لِأَمْرِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے معاملے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کا خاموش رہنا اس کا اقرار ہے۔

بَابُ الْمَهْرِ
حق مہر کا بیان

[٣٥٩١]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى الْحَفْنَةِ وَالْحَفْنَتَيْنِ مِنَ الدَّقِيقِ.

ابوالزبیر سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک دو لپ آٹا (حق مہر) پر نکاح کر لیا کرتے تھے۔

[٣٥٩٢]..... نا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، نا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، نا أَبُو هَارُونَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَدَاقِ النِّسَاءِ، فَقَالَ: ((مَا اصْطَلَحَ عَلَيْهِ أَهْلُوهُمْ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کے مہر کے متعلق پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز پر ان کے گھر والے اتفاق کر لیں۔

[٣٥٩٣]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا صَالِحُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُومَانَ الْمَكِّيُّ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا صَالِحُ بْنُ رُومَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى مِلْءِ كَفٍّ مِنْ طَعَامٍ لَكَانَ ذَالِكَ صَدَاقَهَا)). قَالَ النَّيْسَابُورِيُّ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی عورت کو اپنے دونوں ہاتھ اناج سے بھر کر (بہ طورِ حق مہر) پیش کر دے تو وہ عورت اس کے لیے حلال ہے۔

❶ سلف برقم: ٣٥٧٥
❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٧/ ٢٣٩

حَدِيثِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَعْطَى امْرَأَةً مِلْءَ يَدَيْهِ طَعَامًا كَانَتْ بِهِ حَلَالًا)). ❶

[۳۵۹۴]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو سَعِيدِ الْأَشَجُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نَنْكِحُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْقَبْضَةِ مِنَ الطَّعَامِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم ایک مٹھی اناج پر نکاح کرلیا کرتے تھے۔

[۳۵۹۵]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا مُوسَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُومَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْطَى فِي نِكَاحٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ فَقَدِ اسْتَحَلَّ)). قَالَ: ((مِنْ دَقِيقٍ أَوْ طَعَامٍ أَوْ سَوِيقٍ))، وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ: ((مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقٍ)) وَقَالَ: ((بُرًّا أَوْ تَمْرًا أَوْ سَوِيقًا أَوْ دَقِيقًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نکاح میں اپنے دونوں ہاتھ بھر کر اناج پیش کردیا تو اس نے نکاح حلال کرلیا۔ راوی کہتے ہیں: آٹا، یا اناج، یا ستو۔ ابن سنان نے یہ الفاظ بیان کیے: جس نے حق مہر میں گندم یا کھجور یا ستو یا آٹا دیا تو اس نے نکاح حلال کرلیا۔

[۳۵۹۶]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَضُرُّ أَحَدَكُمْ بِقَلِيلٍ مِنْ مَالِهِ تَزَوَّجَ أَمْ بِكَثِيرٍ بَعْدَ أَنْ يُشْهِدَ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گواہوں کی موجودگی میں کوئی تھوڑے مال پر شادی کرے یا زیادہ مال پر، اس کے لیے یہ بات نقصان دہ نہیں ہے۔

[۳۵۹۷]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْآدَمِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَمَّالُ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي هَارُونَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی گواہ بنالے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ تھوڑے مال پر نکاح کرے یا زیادہ مال پر۔

❶ سنن أبي داود: ۲۱۱۰ ـ مسند أحمد: ۱٤۸۲٤

❷ سلف برقم: ۳۵۹۳

الـرَّجُـلِ جُنَـاحٌ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِمَالِهِ بِقَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ إِذَا أَشْهَدَ)).

[٣٥٩٨]...... نـا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، ح وثنا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا، نا عُبَيْدُ بْنُ هَاشِمٍ الْكَرْمَانِيُّ، نا يَحْيَى بْـنُ أَبِـي بُكَيْرٍ، قَالَا: نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي هَارُونَ، عَـنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَـلَى الْمَرْءِ جُنَاحٌ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنْ مَالِهِ بِقَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ إِذَا أَشْهَدَ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی گواہ بنا لے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ تھوڑے مال پر نکاح کرے یا زیادہ مال پر۔

[٣٥٩٩]...... نـا أَبُـو عَـمْـرٍو عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُـحَـمَّـدِ بْنِ حَاتِمٍ الْأَحْوَلُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُـو الْـفَـضْـلِ الـنُّبَيْرَةُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّالِبِيُّ الْجَعْفَرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْـلَـمَ، قَـالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِـي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَـضُـرُّ أَحَدُكُمْ أَبِقَلِيلٍ مِنْ مَالِهِ أَوْ بِكَثِيرٍ تَزَوَّجَ بَعْدَ أَنْ يُشْهِدَ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہوں کی موجودگی میں کوئی تھوڑے مال پر شادی کرے یا زیادہ مال پر، اس کے لیے یہ بات نقصان دہ نہیں ہے۔

[٣٦٠٠]...... نـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، نا صَالِحُ بْنُ عَبْـدِ الْـجَبَّـارِ، عَـنْ مُـحَـمَّـدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْـلَـمَـانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْكِحُوا الْأَيَامَى))، ثَلَاثًا، قِيلَ: مَـا الْعَلَائِقُ بَيْنَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ الْأَهْلُونَ، وَلَوْ قَضِيبٌ مِنْ أَرَاكٍ)). [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: یتیم بچیوں سے نکاح کرو۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! ان کے درمیان (حق مہر) کیا ہونا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس پر اہل خانہ راضی ہو جائیں، خواہ پیلو کی ایک ٹہنی (مسواک) ہی ہو۔

[٣٦٠١]...... نـا أَحْـمَـدُ بْـنُ عِيسَـى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَـلَـدِيُّ، نـا زَكَـرِيَّا بْنُ الْحَكَمِ الرَّسْعَنِيُّ، نا أَبُو الْـمُـغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا مُبَشِّرُ بْنُ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف برابر کی عورت سے نکاح کرو، ان کا نکاح ان کے ولی ہی کریں اور مہر دس درہم سے کم نہ ہو۔

[1] السنن الكبرٰى للبيهقي: ٧/ ٢٣٩ ـ المراسيل لأبي داود: ٢١٥

عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنْكِحُوا النِّسَاءَ إِلَّا الْأَكْفَاءَ، وَلَا يُزَوِّجُهُنَّ إِلَّا الْأَوْلِيَاءُ، وَلَا مَهْرَ دُونَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ)). مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ أَحَادِيثُهُ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا. ❶

مبشر بن عبید متروک الحدیث راوی ہے، اس کی احادیث کی موافقت نہیں پائی جاتی۔

[۳۶۰۲]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَطْبِقِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ جَحْدَرٌ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَدَاقَ دُونَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حق مہر دس درہم سے کم نہیں ہو سکتا۔

[۳۶۰۳]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، نا دَاوُدُ الْأَوْدِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَا يَكُونُ مَهْرًا أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ. ❷

شعبی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق مہر دس درہم سے کم نہیں ہو سکتا۔

[۳۶۰۴]...... نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَنْبَسِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا صَدَاقَ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

شعبی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق مہر دس درہم سے کم نہیں ہو سکتا۔

[۳۶۰۵]...... نا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَنْجُورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّانَاجِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا مَهْرَ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق مہر پانچ درہم سے کم نہیں ہو سکتا۔

[۳۶۰۶]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِنَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَيَّارٍ

ابو سیار بغدادی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا: غیاث بن ابراہیم نے داؤد داودی کو یہ

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۷/ ۲٤۰ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ۲۰۹٤

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۷/ ۲٤۰

الْبَغْدَادِيَّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ ، يَقُولُ: لَقَّنَ غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دَاوُدَ الْأَوْدِيَّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ: لَا مَهْرَ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ ، فَصَارَ حَدِيثًا .

تلقین کی کہ وہ شعبی کے واسطے سے بیان کرے، اور انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: حق مہر دس درہم سے کم نہیں ہوسکتا۔ یوں حدیث بن گئی۔

[٣٦٠٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، نا أَبُو شَيْبَةَ ، نا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عَلِيًّا ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: الصَّدَاقُ مَا تَرَاضَى بِهِ الزَّوْجَانِ . ❶

محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس چیز پر میاں بیوی راضی ہو جائیں، وہ حق مہر ہے۔

[٣٦٠٨]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَتْ مِمَّنْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ ، فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ عِنْدَهُمْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ . قَالَ الرَّمَادِيُّ: كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَإِنَّمَا هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ الَّذِي مَاتَ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ . ❷

عروہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا عبداللہ بن جحش کی بیوی تھیں اور آپ حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں سے ہیں، ان کا خاوند فوت ہو گیا، تو نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا، جبکہ آپ رضی اللہ عنہا وہیں حبشہ میں تھیں۔ رمادی کہتے ہیں کہ عبدالرزاق نے ایسے ہی بیان کیا ہے لیکن وہ عبیداللہ بن جحش تھا جو عیسائیت پر ہی فوت ہوا۔

[٣٦٠٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ ، فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَيْهِ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ .

عروہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں کہ وہ حبشہ میں وفات پا گیا تو نجاشی نے آپ کا نکاح نبی ﷺ کے ساتھ کر دیا، آپ ﷺ کی طرف سے چار ہزار حق مہر ادا کیا اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انہیں آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔

[٣٦١٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قُتَيْبَةَ ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنِي ابْنُ النَّضْرِ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيِّ ، قَالَ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: حَدِيثُ دَاوُدَ

عبیداللہ اشجعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان سے کہا: داؤد اودی کی حدیث (کے بارے میں آپ کی کیا رائے) ہے جو انہوں نے شعبی سے روایت کی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق مہر دس درہم سے کم نہیں ہوسکتا۔ تو سفیان نے کہا: اس حدیث

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٧/ ٢٤١

❷ مسند أحمد: ٢٧٤٠٨ ـ سنن النسائی: ٦/ ١١٩ ـ سنن أبی داود: ٢٠٨٦ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوی: ٥٠٦١

الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ: لَا مَهْرَ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ. فَقَالَ سُفْيَانُ: دَاوُدُ مَا زَالَ هٰذَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: إِنَّ شُعْبَةَ رَوَى عَنْهُ فَضَرَبَ جَبْهَتَهُ، وَقَالَ: دَاوُدَ دَاوُدَ.

کے سلسلے میں داؤد پر ہمیشہ انکار رہے گا۔ میں نے کہا: شعبہ اس سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا: داؤد، داؤد۔

[۳۶۱۱]...... نَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نَا أَبُو الْأَشْعَثِ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَضَ فِيهَا الْبَصَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يَرُدَّهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟))، قَالَ: مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: ((وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ؟))، قَالَ: وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، وَلٰكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هٰذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ، قَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)). ❶

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک عورت آئی اور خود کو رسول اللہ ﷺ (سے نکاح) کے لیے پیش کر دیا، آپ ﷺ نے اس کو نیچے سے اوپر تک دیکھا لیکن کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ کے ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے ساتھ میرا نکاح کر دیجیے۔ آپ نے پوچھا: تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔ اس نے کہا: لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے، البتہ میں اپنی یہ چادر پھاڑ کر نصف اسے دے دیتا ہوں اور نصف خود رکھ لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تجھے قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا، تیرے پاس جو قرآن ہے، میں نے اس کے بدلے میں تیرا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔

[۳۶۱۲]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وثنا الْحُسَيْنُ، نَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَا: نَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، نَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: ((قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)). ❷

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔ اور (اس میں) ثوری نے یہ الفاظ بیان کیے: تجھے جو قرآن یاد ہے، میں نے اس پر تیرا نکاح اس کے ساتھ کیا۔

[۳۶۱۳]...... نَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ، نَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ،

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: اے

❶ صحيح البخاري: ٥٠٢٩۔صحيح مسلم: ١٤٢٥۔سنن أبي داود: ٢١١١۔جامع الترمذي: ١١١٤۔سنن ابن ماجه: ١٨٨٩۔سنن النسائي: ٦/ ٥٤۔مسند أحمد: ٢٢٧٩٨، ٢٢٨٣٢، ٢٢٨٥٠۔صحيح ابن حبان: ٤٠٩٣

❷ صحيح البخاري: ٥١٤٩، ٥٠٥٠۔سنن النسائي: ٦/ ٥٤۔سنن ابن ماجه: ١٨٨٩۔المعجم الكبير للطبراني: ٥٩٦١

نـا الْأَوْزَاعِيُّ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَـلْـحَةَ، حَـدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأْ فِيَّ رَأْيَكَ، فَقَالَ: ((مَنْ يَنْكِحُ هٰذِهِ؟))، فَقَامَ رَجُلٌ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ عَـاقِدُهَا فِي عُنُقِهِ، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((أَلَكَ مَـالٌ؟))، قَـالَ: لَا يَـا رَسُولَ اللّٰـهِ، قَالَ: ((اجْـلِسْ))، ثُـمَّ جَاءَتْ مَرَّةً أُخْرَى، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ رَأْ فِـيَّ رَأْيَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ يَنْكِحُ هٰذِهِ؟))، فَقَامَ ذَالِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: أَنَا يَـا رَسُـولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((أَلَكَ مَالٌ؟))، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، فَـقَـالَ: ((اجْلِسْ))، ثُمَّ جَاءَتِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأْ فِيَّ رَأْيَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ يَنْكِحُ هٰذِهِ؟))، فَقَامَ ذَالِكَ الـرَّجُـلُ فَـقَـالَ: أَنَـا يَـا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((أَلَكَ مَـالٌ؟))، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((فَهَلْ تَقْرَأُ مِـنَ الْـقُـرْآنِ شَيْـئًـا؟))، قَـالَ: نَـعَمْ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَسُـورَةَ الْـمُـفَصَّلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ أَنْـكَـحْـتُـكَـهَـا عَلٰى أَنْ تُقْرِئَهَا وَتُعَلِّمَهَا وَإِذَا رَزَقَكَ اللّٰـهُ تَـعَالٰى عَوَّضْتَهَا)) فَتَـزَوَّجَهَـا الرَّجُلُ عَلٰى ذَالِكَ. تَفَرَّدَ بِهِ عُتْبَةُ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❶

اللہ کے رسول! میرے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: کون اس سے نکاح کرے گا؟ ایک صحابی اپنی چادر گردن میں باندھے ہوئے اُٹھے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ عورت دوسری مرتبہ آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میرے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کون اس سے نکاح کرے گا؟ وہی صحابی اُٹھے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں۔ آپ نے پوچھا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ عورت تیسری مرتبہ حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کون اس سے نکاح کرے گا؟ وہی صحابی پھر اُٹھے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو قرآن کا کچھ حصہ پڑھ سکتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، سورت بقرہ اور سورت مفصل۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس بات پر تیرا نکاح اس کے ساتھ کیا کہ تو اسے قرآن پڑھائے اور سکھائے گا، اور جب اللہ تجھے مال سے نوازے تو اس کا عوض ادا کرے گا۔ چنانچہ آدمی نے قرآن پر اس سے نکاح کرلیا۔

اس حدیث کو اکیلے عتبہ نے روایت کیا ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

[٣٦١٤]...... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْـنُ مُوسٰى، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: ((تَزَوَّجْهَا وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: اس عورت سے شادی کرلے، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی کے عوض ہی۔

❶ سنن أبي داود: ٢١١٢ ـ السنن الكبرٰى للنسائي: ٥٤٨٠ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٨١٥٣

[٣٦١٥]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ الرَّقِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَدَائِنِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ امْرَأَةً فِي مَرَضِهِ، فَقَالُوا: لَا يَجُوزُ وَهٰذِهِ مِنَ الثُّلُثِ، فَرُفِعَ ذَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((النِّكَاحُ جَائِزٌ وَلَا يَكُونُ مِنَ الثُّلُثِ)).

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حالت مرض میں عورت سے نکاح کیا تو لوگوں نے کہا: یہ نکاح جائز نہیں، یہ ثلث ہے۔ یہ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: نکاح جائز ہے اور ثلث نہیں ہے۔

[٣٦١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدُوهَا)). قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ، هُوَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ. ❶

سعید بن مسیب رحمہ اللہ ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے کہا: میں نے ایک کنواری کے ساتھ بغیر اسے دیکھے شادی کر لی، جب میں اس کے پاس گیا تو وہ (پہلے سے) حاملہ تھی۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور آپ کو اس معاملے سے آگاہ کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی شرم گاہ کو تو نے حلال کیا ہے جس کے عوض میں اسے حق مہر ملے گا، بچہ تیرا غلام ہے، اور جب وہ بچے کو جنم دے تو اسے کوڑے لگاؤ۔

عبدالرزاق کہتے ہیں: ابن جریج کی صفوان سے روایت کردہ حدیث اصل میں ابن جریج کی ابراہیم بن ابی یحییٰ سے روایت کردہ ہے اور انہوں نے صفوان بن سلیم سے روایت کی ہے۔

[٣٦١٧]...... نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ، نا أَبُو إِسْحَاقَ الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ نَضْرَةَ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ الْغِفَارِيِّ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَوَجَدَهَا حَامِلًا، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَعْطَاهَا الصَّدَاقَ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَقَالَ: ((إِذَا وَضَعَتْ فَأَقِيمُوا عَلَيْهَا الْحَدَّ)). ❷

نضرہ بن ابی نضرہ غفاری روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بغیر دیکھے ایک کنواری سے شادی کر لی، پھر انہوں نے اسے دیکھا تو وہ حاملہ تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان جدائی کروا دی، عورت کو اس کی شرم گاہ حلال ٹھہرانے کے عوض حق مہر دلایا اور فرمایا: جب یہ بچے کو جنم دے دے تو اس پر حد لگاؤ۔

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٨٣

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ١٥٧

[۳۶۱۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ ، نا أَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ؟)) ، قَالُوا: بَلَى قَالَ: ((هُوَ الْمُحِلُّ)) ، ثُمَّ قَالَ: ((لَعَنَ اللهُ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ)) .

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں کرائے کے سانڈ کیا نہ بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلالہ کرنے والا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے، اس پر لعنت فرمائی ہے۔

[۳۶۱۹]...... نا هُبَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ ، نا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْسَرَةَ نا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ ، نا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَكِّيُّ ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((الْعُسَيْلَةُ الْجِمَاعُ)) . ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہد سے مراد جماع ہے۔

[۳۶۲۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَذَّاءُ ، نا شَبَابُ بْنُ خَيَّاطٍ ، نا حَشْرَجُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَشْرَجٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ جَدِّي ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى)) . ❷

عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام غالب آئے گا، مغلوب نہیں ہوگا۔

[۳۶۲۱]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ ، نا أَبُو شِهَابٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟)) ، قُلْتُ: لَا ، قَالَ: ((فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)) . وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ خَطَبْتُ امْرَأَةً وَالْبَاقِي مِثْلُهُ . ❸

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دیکھ لو، کیونکہ یہ تمہارے باہمی رشتے کی مضبوطی کے لیے بہت مناسب ہے۔

ابوشہاب نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایک عورت سے منگنی کی ہے، باقی حدیث اسی طرح ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ۲٤۳۳۱ ❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٦/ ۲۰٥

❸ سنن النسائی: ٦/ ٦۹ ـ جامع الترمذی: ۱۰۸۷ ـ سنن ابن ماجه: ۱۸٦٦ ـ سنن الدارمی: ۲۱۷۸ ـ مسند أحمد: ۱۸۱۳۷ ، ۱۸۱٥٤

[٣٦٢٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا ابْنُ زَنْجُويَهِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَرَادَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنْ يَتَزَوَّجَ، فَذَكَرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)) قَالَ: فَفَعَلَ ذَالِكَ، قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا. الصَّوَابُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ کیا، اس بات کا تذکرہ نبی ﷺ سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے دیکھ لو کیونکہ یہ تمہارے باہمی رشتے کی مضبوطی کے لیے نہایت مناسب ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر نکاح کر لیا، تو اس کا ہم مزاج ہونا ذکر کیا۔ درست یہ ہے کہ یہ حدیث ثابت کے واسطے سے بکر مزنی سے مروی ہے۔

[٣٦٢٣]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الْجُرْجَانِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ، أَنَّ الْمُغِيرَةِ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، باقی حدیث اسی طرح ہے۔

[٣٦٢٤]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونَ الْخَيَّاطُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمِسْوَرِ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، نا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک انصاری عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے دیکھ لو، کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ مسئلہ ہوتا ہے۔

[٣٦٢٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، نا أَيُّوبُ بْنُ حَسَّانَ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((رَدَّ زَيْنَبَ ابْنَتَهُ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ)). هٰذَا لَا يُثْبَتُ وَحَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ وَالصَّوَابُ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو نکاحِ جدید کے ذریعے ابو العاص رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ یہ حدیث ثابت نہیں ہے، کیونکہ حجاج کی روایت قابل حجت نہیں ہوتی۔ درست حدیث وہ ہے جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں پہلے نکاح کے تحت ہی ان کے سپرد کیا تھا۔ اسی طرح مالک رحمہ اللہ نے زہری سے صفوان بن امیہ کے قصہ میں ذکر کیا ہے۔

❶ صحيح ابن حبان: ٤٠٤٣

❷ صحيح مسلم: ١٤٢٤۔سنن أبي داود: ٤٠٨٢۔مسند أحمد: ٧٨٤٢، ٧٩٧٩۔صحيح ابن حبان: ٤٠٤١، ٤٠٤٤۔المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٠٥٨

حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَدَّهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ، وَكَذَالِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قِصَّةِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ . ❶

[٣٦٢٦]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْأَنْمَاطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا بَيْنَهُمَا . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے نکاح ہی کے تحت ابو العاص بن ربیع کے سپرد کر دیا اور کوئی نیا اقدام نہیں کیا۔

[٣٦٢٧]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ زُرَارَةَ الْحَدَثِيُّ نا مَسْرُوحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ أُخْتِي تَحْتَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَهَا عَلَى حَدِيقَةٍ وَكَانَ بَيْنَهُمَا كَلَامٌ فَارْتَفَعَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((تَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ وَيُطَلِّقُكِ؟))، قَالَتْ: نَعَمْ وَأَزِيدُهُ، قَالَ: ((رُدِّي عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ وَزِيدِيهِ)) . ❸

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بہن ایک انصاری کے نکاح میں تھی، اس نے ایک باغ (حق مہر) کے عوض اس سے نکاح کیا تھا۔ ان دونوں میں کچھ تلخ کلامی ہوئی تو وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: تو اسے اس کا باغ واپس کرتی ہے کہ وہ تجھے طلاق دے دے؟ اس نے کہا: جی ہاں (میں باغ واپس کرتی ہوں، بلکہ) اسے مزید دیتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا باغ اسے واپس کر دے اور مزید بھی دے۔

[٣٦٢٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَعِيبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلٰكِنْ أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: ((أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟))، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((يَا ثَابِتُ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً)) . ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس کے اخلاق و دین میں کوئی عیب نہیں نکالتی، البتہ میں اسلام کی حالت میں ناشکری کو ناپسند کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس کا باغ اسے واپس کرتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ثابت! باغ لے لو اور اسے طلاق دے دو۔

---

❶ مسند أحمد: ٦٩٣٨

❷ سنن أبي داود: ٢٢٤٠۔ جامع الترمذي: ١١٤٣۔ سنن ابن ماجه: ٢٠٠٩۔ مسند أحمد: ١٨٧٦، ٣٢٩٠، ٣٣٦٦

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣١٤ ❹ صحيح البخاري: ٥٢٧٣۔ سنن النسائي: ٦/ ١٦٩۔ مصنف عبد الرزاق: ١١٧٥٩

[٣٦٢٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ كَانَتْ عِنْدَهُ زَيْنَبُ بِنْتُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولٍ وَكَانَ أَصْدَقَهَا حَدِيقَةً فَكَرِهَتْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ الَّتِي أَعْطَاكِ؟))، قَالَتْ: نَعَمْ وَزِيَادَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا الزِّيَادَةُ فَلَا وَلٰكِنْ حَدِيقَتُهُ))، قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخَذَهَا لَهُ وَخَلَّا سَبِيلَهَا فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، قَالَ: قَدْ قَبِلْتُ قَضَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. سَمِعَهُ أَبُو الزُّبَيْرِ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ. ❶

ابوالزبیر روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں زینب بنت عبداللہ بن ابی ابن سلول تھی، آپ نے اسے حق مہر میں ایک باغ دیا تھا لیکن وہ آپ کو ناپسند کرتی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس کا باغ واپس کرتی ہے جو اس نے تجھے دیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، بلکہ میں مزید بھی دیتی ہوں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: مزید کی ضرورت نہیں، اس کا باغ واپس کر دو۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وہ باغ ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے لے لیا اور اس کو فارغ کر دیا۔ جب یہ بات ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ منظور ہے۔

یہ حدیث ابن جریج نے ابوزبیر سے بہت مرتبہ سنی ہے۔

[٣٦٣٠]...... نَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، نا الْحُمَيْدِيُّ، نا سُفْيَانُ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَأْخُذْ مِنَ الْمُخْتَلِعَةِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا)). ❷

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خلع لینے والی عورت کو خاوند نے جو دیا ہو، اس سے زیادہ نہیں لے سکتا۔

[٣٦٣١]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْدُونُ بْنُ عُمَارَةَ الْبَزَّازُ أَبُو جَعْفَرٍ، نا أَبُو جَعْفَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ الْمُسْنَدِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، نا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عِدَّتَهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو نبی ﷺ نے اس کی عدت ڈیڑھ حیض مقرر فرمائی۔

[٣٦٣٢]...... نَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِدَّتَهَا حَيْضَةً. ❹

عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک حیض عدت گزارنے کا کہا۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣١٤

❷ المراسيل لأبي داود: ٢٣٧ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ١٢٣ـ مصنف عبد الرزاق: ١١٨٤٠

❸ سنن أبي داود: ٢٢٢٩ـ جامع الترمذي: ١١٨٥ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٦

❹ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٦ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٥٠

[٣٦٣٣]...... نـا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبُو حَازِمٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْبَصْرِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، نا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَّ حَيْضَةً. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔

[٣٦٣٤]...... نـا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نـا مُعَلَّى، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، نا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ حِينَ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ أَنْ تَعْتَدَّ حَيْضَةً. ❷

ربیع بنت معوذ بیان کرتی ہیں کہ جب سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دے رہے تھے۔

[٣٦٣٥]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، نـا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَرْدَكَ، سَمِعَ عَطَاءً، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جن کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے (یعنی آدمی وہ کام قصداً کرے یا ہنسی مذاق میں، وہ بہ ہر صورت ہو جائیں گے): نکاح، طلاق اور رجوع۔

[٣٦٣٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نـا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِدْرِيسَ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ، سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، يَقُولُ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً.

اس سند کے ساتھ بھی بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٦٣٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین

---

❶ سلف برقم: ٣٦٣١

❷ سنن النسائي: ٦/ ١٨٦ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٦٧١

❸ جامع الترمذي: ١١٨٤ ـ سنن أبي داود: ٢١٩٤ ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٣٩ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٧

زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا ابْنُ أَرْدَكَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ .

کام ایسے ہیں کہ جن کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے: طلاق، نکاح اور رجوع۔

[٣٦٣٨]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جن کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے: طلاق، نکاح اور رجوع۔

[٣٦٣٩]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمْرَانَ، نا عَوْفٌ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، نا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى رِعَاءُ الشَّاءِ رُءُوسَ النَّاسِ، وَأَنْ يُرَى الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ الْجُوَّعُ يَتَبَارَوْنَ فِي الْبُنْيَانِ، وَأَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ بھیڑ بکریوں کے چرواہے لوگوں کے سربراہ ہوں گے، ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بھوک کے مارے لوگ عمارتیں بنانے میں باہم فخر کریں گے اور لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی۔

[٣٦٤٠]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَائِذِيُّ بِمَكَّةَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْجَنَدِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُوطَأَ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ، أَوْ حَائِلٌ حَتّٰى تَحِيضَ. قَالَ لَنَا ابْنُ صَاعِدٍ: وَمَا قَالَ لَنَا فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ أَحَدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا الْعَائِذِيُّ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ کے وضع حمل تک یا غیر حاملہ کے بالغہ ہونے تک اس کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا۔
ابن صاعد کہتے ہیں: عائذی کے علاوہ کسی راوی نے اس سند میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

[٣٦٤١]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ،

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: کیا

❶ صحیح البخاری: ٧١٢١ـ صحیح مسلم: ٩

❷ مصنف ابن أبی شیبة: ٤/ ٣٧٠ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٥

نـا سُلَيْمَانُ بْنُ أَيُّوبَ الصَّرِيفِينِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَـصْـرِ الْأَنْـطَـاكِيُّ، قَالَا: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الـزُّهْـرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُـحَـمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْـنِ عَـبَّـاسٍ: أَمَـا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُتْعَةِ. ❶

آپ کو علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے اور متعہ سے منع فرمایا ہے۔

[٣٦٤٢]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَـحْـيَـى، نـا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَـادٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ عَامَ أَوْطَاسٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا. ❷

ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اوطاس کے سال تین دن کے لیے عورتوں کے ساتھ نکاحِ متعہ کی رخصت دی، پھر اس سے منع فرما دیا۔

[٣٦٤٣]...... نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَـحْـيَـى، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا الْبَرَاءُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا أَبُو نَـضْـرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عُمَرَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ الَّتِـي فِـي النِّسَاءِ وَقَالَ: إِنَّمَا أَحَلَّ اللّٰهُ لِلنَّاسِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالـنِّسَاءُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ ثُمَّ حَرَّمَ عَـلَيْهِـمْ بَـعْدُ، فَلَا أَقْدِرُ عَلٰى أَحَدٍ يَفْعَلُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَتَحِلُّ بِهِ الْعُقُوبَةُ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے ساتھ نکاحِ متعہ سے منع کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حلال رکھا تھا، کیونکہ اس زمانے میں عورتیں کم تھیں، لیکن بعد میں لوگوں پر یہ عمل حرام کر دیا گیا۔ چنانچہ اگر کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے تو میں اسے سزا دینے کی قدرت نہیں رکھتا۔

[٣٦٤٤]...... نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْـمَـدُ بْـنُ الْأَزْهَـرِ، نـا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عِـكْـرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((حَرَّمَ أَوْ هَدَمَ الْمُتْعَةَ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ)). ❹

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نکاح، طلاق، عدت اور میراث نے متعہ کو حرام، یا فرمایا کہ ختم کر دیا ہے۔

[٣٦٤٥]...... نـا أَبُـو بَـكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا يَعْقُوبُ بْـنُ سُـفْيَانَ، نا ابْنُ بُكَيْرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ،

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ سے منع کیا اور فرمایا: یہ اس شخص کے لیے حلال تھا جو نکاح کی

---

❶ صحيح البخاري: ٥١١٥ـصحيح مسلم: ١٤٠٧ـمسند أحمد: ٥٩٢، ٨١٢، ١٢٠٤ـصحيح ابن حبان: ٤١٤٣

❷ صحيح مسلم: ١٤٠٥ـمسند أحمد: ١٦٥٥٢ـصحيح ابن حبان: ٤١٥١

❸ صحيح مسلم: ١٢١٧

❹ صحيح ابن حبان: ٤١٤٩

عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ، قَالَ: ((وَإِنَّمَا كَانَتْ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلَمَّا أُنْزِلَ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ نُسِخَتْ)). ❶

استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ جب میاں بیوی کے مابین نکاح، طلاق، عدت اور میراث کے احکام نازل ہو گئے تو متعہ منسوخ ہو گیا۔

[٣٦٤٦]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفَّارِ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، يَعْنِي رَجُلًا تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. ❷

ابو غطفان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کروا دی جس نے حالتِ احرام میں نکاح کیا تھا۔

[٣٦٤٧]...... قَالَ: وَنا سُفْيَانُ، عَنْ قُدَامَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُحْرِمٍ تَزَوَّجَ، قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

قدامہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے محرم (یعنی جو شخص حالت احرام میں ہو) کے نکاح کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میاں بیوی میں جدائی کروا دی جائے گی۔

[٣٦٤٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا عَمِّي، نا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ نُبَيْهَ بْنَ وَهْبٍ، يَقُولُ: قَالَ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ)). ❸

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حالت احرام میں ہو وہ نہ اپنا نکاح کرے اور نہ کسی کا کرائے۔

[٣٦٤٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَأَةٍ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ وَهُوَ خَارِجٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَوْ يَحُجَّ، فَقَالَ: قَالَ: لَا تَزَوَّجْهَا وَأَنْتَ مُحْرِمٌ، نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَالِكَ. ❹

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس سے ایک آدمی شادی کا ارادہ رکھتا ہو، جبکہ وہ مکہ سے باہر کا ہوا اور حج یا عمرہ کی غرض سے آیا ہو۔ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم حالت احرام میں اس سے شادی مت کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

---

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٧/ ٢٠٧ ❷ الموطأ: ١٥٣٨

❸ صحیح مسلم: ١٤٠٩۔سنن أبی داود: ١٨٤١۔سنن ابن ماجه: ١٩٦٦۔جامع الترمذی: ٨٤٠۔سنن النسائی: ٥/ ١٩٢

❹ مسند أحمد: ٥٩٥٨

[٣٦٥٠]...... نا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْحَافِظُ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا النُّفَيْلِيُّ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: احرام والا شخص نہ اپنا نکاح کرے، نہ کسی کا کرائے اور نہ ہی منگنی کرے۔

[٣٦٥١]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ كَاسِبٍ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى غَيْرِهِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مُحرم نہ اپنا نکاح کرے، نہ کسی کا کرائے، نہ اپنی منگنی کرے اور نہ ہی کسی کی کرائے۔

[٣٦٥٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ، نا الْقَوَارِيرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِيُّ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَزَوَّجُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُزَوِّجُ)). ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم نہ اپنا نکاح کرے اور نہ کسی کا کرائے۔

[٣٦٥٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ نِيخَابَ الطِّيبِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ السَّرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرٍ اللِّهْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ احرام میں نہیں تھے۔

[٣٦٥٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، قَالُوا: نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا فَزَارَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا تو آپ احرام میں نہیں تھے، نیز آپ ﷺ نے ان سے تعلقات قائم کیے تب بھی آپ احرام میں نہیں تھے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢١٠

❷ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢/ ٢٧٢

وَبَنَى بِهَا حَلَالًا . ❶

[٣٦٥٥]...... نَا ابْنُ مَنِيعٍ ، نَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ ، نَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ حَلَالًا وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ .

یزید بن عاصم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ احرام میں نہیں تھے، نیز آپ ﷺ نے ان سے تعلقات قائم کئے تب بھی آپ احرام میں نہیں تھے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات سرف مقام پر ہوئی۔

[٣٦٥٦]...... نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، نَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ ، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَرِفَ وَنَحْنُ حَلَالَانِ .

سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سرف نامی مقام پر مجھ سے نکاح کیا، جبکہ ہم دونوں حلال تھے (یعنی حالت احرام میں نہیں تھے)۔

[٣٦٥٧]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُمَا حَلَالَانِ .

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا تو آپ دونوں حلال تھے۔

[٣٦٥٨]...... نَا ابْنُ مَنِيعٍ ، نَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ حَلَالًا وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَكُنْتُ الرَّسُولَ بَيْنَهُمَا . ❷

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور تعلقات قائم کیے تو آپ احرام میں نہیں تھے، اور میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔

[٣٦٥٩]...... نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ بَسَّامٍ الرَّازِيُّ ، نَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمِهْرَقَانِيُّ ، نَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ دَاوُدَ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ الرَّسُولَ

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ﷺ احرام میں نہیں تھے، نیز آپ نے ان سے تعلقات قائم کیے تو تب بھی آپ ﷺ احرام میں نہیں تھے۔ میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔

❶ صحيح مسلم: ١٤١١ـ مسند أحمد: ٢٦٨١٥ ، ٢٦٨٢٨ ، ٢٦٨٤١ ـ صحيح ابن حبان: ٤١٣٦ ، ٤١٣٧ ، ٤١٣٨

❷ جامع الترمذي: ٨٤١ ـ مسند أحمد: ٢٧١٩٧ ـ صحيح ابن حبان: ٤١٣٠ ، ٤١٣٥ ـ الموطأ: ١٥٣٦

بَيْنَهُمَا . دَاوُدُ أَبُو عَمْرٍو وَهُوَ دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ .

[٣٦٦٠]..... نا أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ الْمُهْتَدِي بِاللهِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ ، نا أَبِي ، قَالَ: وَنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَا: نا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ مَحْمِيَةَ بْنَ جُزْءٍ وَرَجُلَيْنِ آخَرِينَ إِلَى مَيْمُونَةَ يَخْطُبُهَا وَهِيَ بِمَكَّةَ ، فَرَدَّتْ أَمْرَهَا إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ الْفَضْلِ ، فَرَدَّتْ أُمُّ الْفَضْلِ إِلَى الْعَبَّاسِ ، فَأَنْكَحَهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمیہ بن جزء اور دو آدمیوں کو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پیغامِ نکاح دے کر بھیجا، اس وقت وہ مکہ میں تھیں۔ تو انہوں نے اپنا معاملہ اپنی بہن اُم فضل کے سپرد کر دیا، اور اُم فضل نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا، تو عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔

[٣٦٦١]..... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَخْلَدٍ ، نا أَبِي ، عَنْ سَلَّامٍ أَبِي الْمُنْذِرِ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ . كَذَا قَالَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَلَّامٍ أَبِي الْمُنْذِرِ ، وَهُوَ غَرِيبٌ عَنْ مَطَرٍ . وَعِنْدَ مَطَرٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ هٰذَا الْقَوْلُ أَيْضًا . وَرَوَاهُ أَبُو الْأَسْوَدِ يَتِيمُ عُرْوَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَطَرٍ عَنْهُ . [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں نہیں تھے۔
اسی طرح اکیلے محمد بن عثمان نے اپنے والد کے واسطے سے سلام ابومنذر سے روایت کیا، جبکہ وہ مطر سے مروی ہونے میں غریب ہے اور مطر کے ہاں اس طرح بھی بیان ہے کہ انہوں نے ربیعہ سے روایت کیا، انہوں نے سلیمان بن یسار سے اور انہوں نے سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابواسود نے عکرمہ سے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے جو مطر کی حدیث کے موافق ہے۔

[٣٦٦٢]..... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ بِمَكَّةَ ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، نا كَامِلٌ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ . [2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے۔

[٣٦٦٣]..... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ دونوں حالت احرام میں تھے۔

[1] مسند أحمد: ٢٢٠٠ ، ٢٤٩٢ ، ٢٥٦٥ ـ صحيح ابن حبان: ٤١٢٩

[2] شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢/ ٢٧٠

[٣٦٦٤]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ﷺ حالت احرام میں تھے۔

[٣٦٦٥]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا وُهَيْبٌ ح وَنا عَبْدُ اللّٰهِ، نا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَا: نا أَيُّوبُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٣٦٦٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيدِ، نا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حالت احرام میں نکاح کیا۔

[٣٦٦٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ (النساء: ٣)، قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا مَا يُعْطِيهَا مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ أَوْ يَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي

عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ ''اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو۔'' کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: اے بھانجے! یتیمہ سے مراد وہ لڑکی ہے جو اپنے ولی کے گھر میں پرورش پاتی ہے اور ولی کے مال میں شریک ہو، ولی اس کے مال اور جمال کو پسند کرتا ہو اور اس بنا پر وہ اس سے نکاح کا ارادہ رکھے، مگر مہر کے معاملے میں وہ اس سے انصاف نہ کر سکتا ہو، یعنی وہ اس کو اتنا مہر نہ دے سکے جتنا کوئی اور شخص اس سے نکاح کی صورت میں دے سکتا ہے، تو وہ اس سے نکاح سے باز رہے، لوگوں کو اس بات سے منع کیا گیا کہ وہ ان سے نکاح کریں، مگر اس صورت میں کہ جب وہ انصاف کر سکتے ہوں اور پورا حق مہر؛ جو اونچے سے اونچا اس

[1] صحيح البخاري: ٥١١٤ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٤٠٩ـ مسند أحمد: ١٩١٩، ٢٠١٤، ٢٤٣٧ـ صحيح ابن حبان: ٤١٣٢ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢/ ٢٦٩

النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ (النساء : ١٢٧) وَذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ الْآيَةَ الْأُولَى ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النساء : ٣)، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى : ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ (النساء : ١٢٧)، قَالَتْ: فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ . تَابَعَهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ. وَرَوَاهُ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ . ❶

کے لائق ہو؛ ادا کر سکتے ہوں، بہ صورتِ دیگر انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور عورت سے؛ جو پسند ہو، نکاح کر لیں۔ عروہ بیان کرتے ہیں کہ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یتیم لڑکیوں کے بابت سوال کیا، تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ ''اور وہ تجھ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور جو کچھ تم پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے، جنہیں تم وہ نہیں دیتے جو ان کے لیے فرض کیا گیا ہے اور رغبت رکھتے ہو کہ ان سے نکاح کر لو۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ ''اور تم ان سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو'' کے بعد لوگوں کو منع کر دیا گیا کہ وہ ان یتیم عورتوں سے نکاح کریں جن کے مال اور جمال میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں، سوائے اس صورت کے کہ وہ (حق مہر کی ادائیگی میں) انصاف کر سکیں (یہ ممانعت) اس وجہ سے ہے کہ جب وہ (یتیم عورتیں) کم مال اور کم جمال والی ہوتی ہیں تو وہ ان میں دلچسپی نہیں لیتے۔

شعیب بن ابی حمزہ، عبید اللہ بن ابی زیاد اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری کے حوالے سے عروہ کی حدیث کی موافقت کی ہے اور یونس بن یزید نے بھی زہری سے یہ روایت نقل کی ہے۔

[٣٦٦٨]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى﴾ ''اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی

❶ السنن الکبرٰی للنسائی: ٥٤٨٨۔ صحیح ابن حبان: ٤٠٧٣

عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى﴾ (النساء: ٣)، قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيهَا مِثْلَ مَا يُعْطِي غَيْرُهُ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ (النساء: ١٢٧) رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حِجْرِهِ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کرلو۔" تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بھانجے! یتیمہ سے مراد وہ لڑکی ہے جو اپنے ولی کے گھر میں پرورش پاتی ہے اور ولی کے مال میں شریک ہوتی ہے، ولی اس کے مال اور جمال کو پسند کرتا ہو، جس بنا پر وہ اس سے نکاح کا ارادہ رکھے، مگر مہر کے معاملے میں وہ اس سے انصاف نہ کرسکتا ہو، یعنی وہ اس کو اتنا مہر نہ دے سکتا ہو جتنا کوئی اور شخص اس سے نکاح کی صورت میں دے سکتا ہے، تو وہ اس کے ساتھ نکاح سے باز رہے۔ لوگوں کو اس بات سے منع کیا گیا کہ وہ ان سے نکاح کریں، مگر اس صورت میں کہ جب وہ انصاف کرسکتے ہوں اور پورا حق مہر؛ جو اونچے سے اونچا اس کے لائق ہو؛ ادا کرسکتے ہوں، بصورت دیگر انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ (اس کے علاوہ کسی اور عورت سے) جو پسند ہو، نکاح کرلیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ "اور تم ان سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو" سے مراد یہ ہے کہ تم میں سے کسی کے زیر پرورش یتیم لڑکی ہو جو تھوڑے مال والی اور کم حسن والی ہو تو وہ اس سے نکاح کرنے میں رغبت نہیں رکھتا، اس لیے ان لوگوں کو منع کر دیا گیا جو یتیم عورتوں کے مال و جمال میں رغبت ہونے کی وجہ سے ان سے نکاح کرنا چاہتے ہوں، سوائے اس صورت کے کہ وہ (حق مہر کی ادائیگی میں) انصاف کریں، اس لیے کہ وہ انہیں مکمل مہر ادا کرنے میں رغبت نہیں رکھتے۔

[٣٦٦٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا أَبُو الْيَمَانِ، أنا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، نا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، نا جَدِّي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَنا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْحَافِظُ نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ

عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ "اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح

يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾؟ قَالَتْ: أَيِ ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ تُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذَالِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ (النساء: ١٢٧)، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَبَيَّنَ اللّٰهُ لَهُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ، مَعْنَاهُمْ مُتَقَارِبٌ.

کرلو، لیکن اگر تم اس بات سے ڈرو کہ عدل نہ کر پاؤ گے تو پھر ایک ہی (عورت سے نکاح کرو) یا اپنی لونڈیوں سے (حاجت پوری کرلیا کرو)۔'' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بھانجے! یتیمہ سے مراد وہ لڑکی ہے جو اپنے ولی کے گھر پرورش پاتی ہے اور ولی اس کے مال اور جمال کو پسند کرتا ہو، اس بنا پر وہ اس سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو، مگر مہر کی وہ مقدار ادا کرنا چاہتا ہو جو سنت کے مطابق کم تر مقدار ہے، تو ایسے لوگوں کو ان سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ انہیں کامل مہر ادا کرنے میں انصاف سے کام لیں اور انہیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر لوگوں نے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ ''اور وہ تجھ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور جو کچھ تم پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے، جنہیں تم وہ نہیں دیتے جو ان کے لیے فرض کیا گیا ہے اور رغبت رکھتے ہو کہ ان سے نکاح کرلو۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں یہ بیان فرمایا ہے کہ یتیم لڑکی جب مال و جمال والی ہوتی تو لوگ اس کے ساتھ نکاح کرنے میں بہت دلچسپی رکھتے لیکن حق مہر ادا کرنے میں خاندانی عورتوں کا طریقہ اختیار نہ کرتے تھے۔ جب لڑکی کا مال کم ہوتا اور وہ خوبصورت بھی نہ ہوتی تو اس کے ساتھ نکاح کرنے میں رغبت نہ رکھتے تھے، بلکہ اس کے علاوہ دوسری عورتیں تلاش کرتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب وہ ان میں رغبت نہ کرنے کے وقت انہیں چھوڑے رکھتے ہیں تو ان کے لیے جائز نہیں کہ جب ان میں رغبت کریں تو ان سے

نکاح کر لیں، البتہ اگر ان کا حق مہر پورا ادا کرنے میں انصاف کریں اور انہیں پورا پورا حق دیں تو پھر ان سے نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ راویوں کے بیان ایک جیسے ہیں۔

[٣٦٧٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النساء: ٣) الْآيَةَ، قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ هُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ.

عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ ''اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو۔'' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے ولی کے گھر میں پرورش پاتی ہو اور ولی اس کے مال کی بنا پر اس سے نکاح کرنا چاہے، لیکن اس سے اچھا سلوک نہ کرے اور اس کے مہر میں انصاف سے کام نہ لے تو اسے چاہئے کہ دیگر عورتوں میں سے جو اسے پسند ہوں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لے۔

[٣٦٧١]..... نا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَوْكَبِيُّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الْخَصِيبِ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْتَنِبُوا فِي النِّكَاحِ أَرْبَعَةً: الْجُنُونَ، وَالْجُذَامَ، وَالْبَرَصَ)). ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمِصْرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَيُّوبَ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، نا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِنْ شَاءَتْ. لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح کرتے وقت چار قسم کی بیماریوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اجتناب کرو: پاگل پن، کوڑھ اور پھلبہری۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ اپنے گھر کے علاوہ کسی گھر میں عدت گزارنا چاہے تو نبی ﷺ نے اسے اجازت دی ہے۔ ابو مالک نخعی کے سوا کسی نے اس حدیث کو مسند روایت نہیں کیا، ابو مالک ضعیف راوی ہے نیز محبوب بھی ضعیف ہے۔

وَمَحْبُوبٌ ضَعِيفٌ أَيْضًا .

[٣٦٧٢]..... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ ، نا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ غُرَّ بِهَا رَجُلٌ بِهَا جُنُونٌ أَوْ جُذَامٌ أَوْ بَرَصٌ فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا ، وَصَدَاقُ الرَّجُلِ عَلَى وَلِيِّهَا الَّذِي غَرَّهُ .

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس آدمی کو ایسی عورت کے ساتھ دھوکہ ہو جائے جو پاگل پن، کوڑھ یا پھلبہری کے مرض میں مبتلا ہو تو عورت کے لیے اس کی شرمگاہ کے عوض حق مہر ہے اور حق مہر اس عورت کا ولی ادا کرے گا جس نے نکاح میں دھوکہ دیا ہے۔

[٣٦٧٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: قَضَى عُمَرُ فِي الْبَرْصَاءِ وَالْجَذْمَاءِ وَالْمَجْنُونَةِ إِذَا دُخِلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، وَالصَّدَاقُ لَهَا لِمَسِيسِهِ إِيَّاهَا وَهُوَ لَهُ عَلَى وَلِيِّهَا . قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ .

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھلبہری، کوڑھ اور پاگل پن میں مبتلا عورتوں کو ان کے خاوندوں سے جدا کروا دیا، ان سے تعلقات قائم کرنے کے عوض ان کو حق مہر دلایا اور یہ حق مہر عورت کے ولی پر ڈالا۔
کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا یہ آپ نے خود ان سے سنا؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٣٦٧٤]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، نا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، وَشُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ: أَرْبَعٌ لَا يَجُوزُ فِي بَيْعٍ وَلَا نِكَاحٍ: الْمَجْنُونَةُ وَالْمَجْذُومَةُ وَالْبَرْصَاءُ وَالْعَفْلَاءُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ چار بیماریوں کی صورت میں بیع جائز ہے نہ نکاح: پاگل پن، کوڑھ، پھلبہری اور جس کی شرمگاہ بند ہو۔

[٣٦٧٥]..... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ نا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مَجْنُونَةً ، أَوْ جَذْمَاءَ ، أَوْ بِهَا بَرَصٌ ، أَوْ بِهَا قَرْنٌ ، فَهِيَ امْرَأَتُهُ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ .

عامر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص کسی پاگل پن، کوڑھ زدہ یا پھلبہری کی مریضہ سے، یا پا ایسی عورت سے شادی کرلے جس کی اگلی اور پچھلی شرمگاہ ملی ہوئی ہو، تو وہ اس کی بیوی ہے، چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو طلاق دے دے۔

[٣٦٧٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، نا هُشَيْمٌ ، نا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بہ ذریعہ خط سلسل البول میں مبتلا شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کے حقوق کی ادائیگی پر اندیشے میں تھا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

جَدِّهِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي مُسَلْسَلٍ يَخَافُ عَلَى امْرَأَتِهِ مِنْهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُؤَجِّلَ سَنَةً فَإِنْ بَرَأَ وَإِلَّا فَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ.

نے انہیں جواب لکھا کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے، اگر ٹھیک ہو جائے تو بہتر ہے، بہ صورتِ دیگر ان دونوں میں جدائی کروادی جائے۔

[٣٦٧٧]..... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ الْيَمَانِ، نا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُفْسِدُ الْحَلَالُ بِالْحَرَامِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرام کی وجہ سے حلال کو باطل نہیں کیا جاسکتا۔

[٣٦٧٨]..... نا أَبُو بَكْرٍ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتْبَعُ الْمَرْأَةَ حَرَامًا ثُمَّ يَنْكِحُ ابْنَتَهَا أَوْ يَتْبَعُ الِابْنَةَ ثُمَّ يَنْكِحُ أُمَّهَا، قَالَ: ((لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کسی عورت سے حرام کام کرتا ہے اور پھر اس کی بیٹی سے نکاح کر لیتا ہے، یا بیٹی سے حرام کام کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر اس کی ماں سے نکاح کر لیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حرام کام کسی حلال کو حرام نہیں کرتا۔

[٣٦٧٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ح وَنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَامٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حرام کام کسی حلال کو حرام نہیں کرتا۔

[٣٦٨٠]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس کے ساتھ یا اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا چاہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حرام کام حلال کو حرام نہیں کرسکتا، نکاح سے جو حرام

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٧/ ١٦٩

❷ سنن ابن ماجه: ٢٠١٥ ـ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٢/ ١٦٨ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٢٧٦٦

الـزُّهْـرِيِّ ، عَـنِ ابْـنِ شِهَـابٍ ، عَـنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَأَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا أَوِ ابْنَتَهَا ، قَالَ: ((لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ إِنَّمَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بِنِكَاحٍ)).

ہو وہی حرام ہے۔

[٣٦٨١]...... نَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، نَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُصِيبُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الْآخَرِ حَرَامًا ثُمَّ يَبْدُو لَهُمَا فَيَتَزَوَّجَانِ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَآخِرُهُ نِكَاحٌ.

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مرد وعورت کے متعلق پوچھا گیا جو ایک دوسرے کے ساتھ حرام کام کے مرتکب ہوں اور پھر نکاح کر لیں۔ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان کا پہلا عمل زنا ہے اور دوسرا عمل نکاح ہے۔

[٣٦٨٢]...... نَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ ، نَا مُعَلَّى ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلٍ نَظَرَ إِلٰى فَرْجِ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا . مَوْقُوفٌ لَيْثٌ وَحَمَّادٌ ضَعِيفَانِ . ❶

علقمہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا جو کسی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہ کو دیکھے۔

یہ روایت موقوف ہے اور اس کے دو راوی لیث اور حماد ضعیف ہیں۔

[٣٦٨٣]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ ، نَا الْوَاقِدِيُّ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُمْسِكَ أَرْبَعًا وَيُفَارِقَ سَائِرَهُنَّ ، قَالَ: وَأَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ وَعِنْدَهُ ثَمَانُ نِسْوَةٍ ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُمْسِكَ أَرْبَعًا وَيُفَارِقَ سَائِرَهُنَّ . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ چار کو رکھ لو اور سب کو الگ الگ کر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے تو ان کی آٹھ بیویاں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ چار کو رکھ لو اور سب کو الگ الگ کر دو۔

[٣٦٨٤]...... نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَا: نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نَا مَرْوَانُ بْنُ

سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ١٦٥

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ١٨٣

مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا)). [1]

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ان میں سے چار کو رکھ لو۔

[٣٦٨٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سَعِيدٌ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، نا سَعِيدٌ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمْنَ مَعَهُ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا. قَالَ الرَّمَادِيُّ: هٰكَذَا يَقُولُ أَهْلُ الْبَصْرَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو دورِ جاہلیت کی اس کی دس بیویوں نے بھی ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لے۔ رمادی کا کہنا ہے: اہل بصرہ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[٣٦٨٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِغَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ حِينَ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ: ((خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ)).

عثمان بن محمد بن ابوسوید روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے، ان کی دس بیویاں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کرلو اور سب کو الگ الگ کردو۔

[٣٦٨٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، نا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٦٨٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، نا مَالِكٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ، يَقُولُ: بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ مِثْلَهُ.

ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات ہمارے احاطہ علم میں آئی کہ نبی ﷺ نے ثقیف قبیلے کے ایک شخص سے فرمایا۔ اس سے آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔

[1] مسند أحمد: ٤٦٠٩، ٤٦٣١، ٥٠٢٧، ٥٥٥٨۔ صحيح ابن حبان: ٤١٥٦، ٤١٥٧، ٤١٥٨

[٣٦٨٩]..... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٣٦٩٠]..... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ بَحْرٍ النَّيْرُوزِيُّ، نا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ، ح وَنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُعَلَّى، نا هُشَيْمٌ، قَالَ: وَأَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، كِلَاهُمَا عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ، - وَفِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ - أَنَّهُ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا)). ❶

مذکورہ اسناد سے بھی مروی ہے کہ وہ مسلمان ہوا تو اس کی آٹھ بیویاں تھیں۔ نبی ﷺ نے اسے فرمایا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کرلو۔

[٣٦٩١]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، وَالْكَلْبِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا)). فَجَعَلَ يَقُولُ: أَقْبِلِي يَا فُلَانَةُ مَرَّتَيْنِ، أَدْبِرِي يَا فُلَانَةُ أَدْبِرِي يَا فُلَانَةُ.

قیس بن حارث مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ بنو اسد کا ایک شخص مسلمان ہوا تو اس کی آٹھ بیویاں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ان میں سے چار کو منتخب کرلو۔ وہ دو دو مرتبہ کہنے لگا: اے فلاں اور فلاں! تو آ جا، اے فلاں اور فلاں! تو رہنے دے۔

[٣٦٩٢]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، أنا هُشَيْمٌ، أنا مُغِيرَةُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الْحَارِثِ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ قَيْسٍ الْأَسَدِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

اولادِ حارث میں سے کوئی صاحب روایت کرتے ہیں کہ حارث بن قیس اسدی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی آٹھ بیویاں تھیں، نبی ﷺ نے انہیں ان میں سے چار کو منتخب کرنے کا حکم دیا۔

[٣٦٩٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا مُعَلَّى، نا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ جَدَّهُ الْحَارِثَ بْنَ قَيْسٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ

ربیع بن قیس سے مروی ہے کہ ان کے دادا حارث بن قیس رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی آٹھ بیویاں تھیں، نبی ﷺ نے انہیں ان میں سے چار کو منتخب کرنے کا حکم دیا۔

❶ سنن أبي داود: ٢٢٤٢ ـ سنن ابن ماجه: ١٥٩٢

أَرْبَعًا.

[٣٦٩٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَا: نا سَيْفُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْجَرْمِيُّ، نا سِرَارُ بْنُ مُجَشِّرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُمْسِكَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا. فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ عُمَرَ طَلَّقَهُنَّ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَرْتَجِعَهُنَّ، وَقَالَ: لَوْ مُتَّ لَوَرَّثْتُهُنَّ مِنْكَ وَلَأَمَرْتُ بِقَبْرِكَ يُرْجَمُ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ، وَقَالَ ابْنُ نُوحٍ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: رَاجِعْهُنَّ وَإِلَّا وَرَّثْتُهُنَّ مَالَكَ وَأَمَرْتُ بِقَبْرِكَ، زَادَ ابْنُ نُوحٍ: فَأَسْلَمَ وَأَسْلَمْنَ مَعَهُ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں سے چار کو منتخب کرلو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں انہوں نے انہیں طلاق دے دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اگر تم مر گئے تو میں انہیں تمہارا وارث ٹھہراؤں گا اور تمہاری قبر پر سنگ باری کا حکم دوں گا، جس طرح ابورغال پر سنگ باری کی گئی۔ ابن نوح نے یہ بیان کیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سے رجوع کرو، ورنہ میں انہیں تمہارے مال کا وارث بناؤں گا اور تمہاری قبر پر سنگ باری کا حکم دوں گا۔ ابن نوح نے یہ اضافہ بھی بیان کیا کہ اس کے ساتھ اس کی بیویاں بھی مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

[٣٦٩٥]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو كَرْخَوَيْهِ ح وَنا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، نا أَبُو مُوسَى، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالُوا: نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَلِّقْ أَيَّهُمَا شِئْتَ)). ❷

سیدنا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہوا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے ایک کو طلاق دے دو۔

[٣٦٩٦]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ

سیدنا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کیا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دوں۔

❶ سلف برقم: ٣٦٨٤

❷ مسند الشافعي: ٢/ ١٦ ـ مسند أحمد: ١٨٠٤٠ ـ سنن أبي داود: ٢٢٤٣ ـ سنن ابن ماجه: ١٩٥١ ـ صحيح ابن حبان: ٤١٥٥

فَيْرُوزَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَان، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُطَلِّقَ إِحْدَاهُمَا.

[٣٦٩٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُكِ الْقَزَّازُ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلاف سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٦٩٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا الشَّافِعِيُّ، نا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ، عَنِ الدَّيْلَمِيِّ أَوِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَان، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسِكَ أَيَّتَهُمَا شِئْتُ وَأُفَارِقَ الْأُخْرٰى. ❶

دیلمی یا ابن دیلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کیا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں۔ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ان دونوں میں سے جس کو چاہوں نکاح میں رکھ لوں اور دوسری کو طلاق دے دوں۔

[٣٦٩٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُعَلَّى، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، نا أَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَان فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَ إِحْدَاهُمَا. ❷

سیدنا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کیا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں، میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں ان میں سے ایک کو جدا کر دوں۔

[٣٧٠٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَتَحْتَهُ أُخْتَان، قَالَ: لَوْلَا الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَهُ، لَقُلْتُ: يُمْسِكُ الْأُولٰى.

عمرو بن ابی سلمہ روایت کرتے ہیں کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ سے حربی کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ مسلمان ہو جائے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو اوزاعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر یہ حدیث نہ ہوتی کہ نبی ﷺ نے ایسے شخص کو انتخاب کا اختیار دیا ہے تو میں اسے پہلی بیوی کو رکھنے کا کہتا۔

[٣٧٠١]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَأَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُزَنِيُّ، قَالَا: عَنِ الشَّافِعِيِّ، : قَالَ: إِذَا أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ أُخْتَان خُيِّرَ أَيَّهُمَا شَاءَ، فَإِنِ اخْتَارَ وَاحِدَةً ثَبَتَ نِكَاحُهَا وَانْفَسَخَ نِكَاحُ الْأُخْرٰى، وَسَوَاءٌ كَانَ نَكَحَهُمَا فِي عُقْدَةٍ أَوْ فِي عَقْدٍ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اسلام قبول کرے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو اسے اختیار دیا جائے گا، جس کا چاہے انتخاب کر لے۔ اگر وہ ایک کا انتخاب کر لے تو اس کا نکاح برقرار رہے گا اور دوسری کا نکاح ختم ہو جائے گا، خواہ دونوں سے ایک ہی نکاح ہوا ہو یا الگ الگ نکاح سے آئی ہوں۔

[٣٧٠٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

ابن شہاب زہری رحمہ اللہ لعان اور اس کے مسنون طریقے کے بارے سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٧/ ١٨٤

❷ سلف برقم: ٣٦٩٥

أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهَا فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهَا؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِي شَأْنِهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ قَضَى اللّٰهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ)) ، فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِيهِمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَهُ فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ مِنْهَا . ❶

کرتے ہیں کہ ایک انصاری نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو (قابل اعتراض حالت میں) پاتا ہے اور اسے قتل کر دیتا ہے، تو کیا آپ (بدلے میں) اس کو قتل کر دیں گے؟ (اگر قتل کر دیں گے) تو پھر وہ کیا کرے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ایسے معاملے میں لعان کے احکام نازل فرما دیے جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اللہ نے تیرے اور تیری بیوی کے مابین فیصلہ فرما دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مسجد میں لعان کیا۔ (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا۔ اس کے بعد یہ سنت قرار پا گئی کہ لعان کرنے والے مرد و عورت میں جدائی ڈال دی جائے (یعنی ان کا نکاح ختم ہو جائے گا) وہ عورت حاملہ تھی، انصاری نے اس بچے کا انکار کر دیا تھا (کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے) چنانچہ وہ اپنی ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا۔ پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا کہ عورت اس بچے کی وارث ہو گی اور بچہ اس عورت کا وارث ہو گا۔

[۳۷۰۳]...... نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ دِينَارٍ ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحِنَّائِيُّ ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ، أَخْبَرَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّدَ ذَالِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْمُلَاعَنَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيْنَ السَّائِلُ قَدْ نَزَلَ مِنَ اللّٰهِ أَمْرٌ عَظِيمٌ)) ، فَأَبَى الرَّجُلُ إِلَّا أَنْ يُلَاعِنَهَا ، وَأَبَتْ إِلَّا أَنْ تَدْرَأَ عَنْ نَفْسِهَا الْعَذَابَ ، فَتَلَاعَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا هِيَ تَجِيءُ بِهِ أُصَيْفِرَ أُخَيْنِسَ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کے قبیلہ بنو زریق کے ایک آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چار مرتبہ اس کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آیتِ لعان نازل فرما دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ سائل کہاں ہے؟ اللہ کی طرف سے ایک بڑا امر نازل ہو چکا ہے۔ اس آدمی نے لعان کے سوا کسی بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور عورت نے بھی خود کو سزا سے بچانے کے لیے انکار کر دیا۔ چنانچہ دونوں نے لعان کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ عورت زردی مائل رنگت، چپٹی ناک والا اور چوڑی ہڈیوں والا بچہ جنم دے تو یہ لعان کرنے والے آدمی کا ہے اور اگر یہ گندمی رنگ کے اونٹ جیسا سیاہ بچہ جنم دے تو وہ کسی اور کا ہو گا۔ چنانچہ اس

❶ صحيح البخاري: ٥٣٠٩ـ مسند أحمد: ٢٢٨٣٠ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٨٣ ، ٤٢٨٤ ، ٤٢٨٥

مَنْسُولَ الْعِظَامِ فَهُوَ لِلْمُلَاعِنْ، وَأَمَّا تَجِیءُ بِهِ أَسْوَدَ كَالْجَمَلِ الْأَوْرَقِ فَهُوَ لِغَيْرِهِ))، فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ كَالْجَمَلِ الْأَوْرَقِ، فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهُ لِعَصَبَةِ أُمِّهِ، وَقَالَ: ((لَوْلَا الْأَيْمَانُ الَّتِي مَضَتْ لَكَانَ لِي فِيهِ كَذَا وَكَذَا)) لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ. ❶

عورت نے گندمی اُونٹ جیسا سیاہ بچہ جنم دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے عورت کے خاندان کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا: اگر پہلے سے قسم نہ اُٹھائی ہوتی تو میں اس بارے میں بڑا سخت معاملہ کرتا۔

[۳۷۰۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: حَضَرْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ مِمَّا صَنَعَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سُنَّةٌ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا.

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جب لعان والوں نے لعان کیا۔ آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں عورت کو تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ ﷺ نے وہ نافذ کر دیں۔ اس کا رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں یہ عمل سنت ٹھہرا کہ جو بھی لعان کریں، ان میں جدائی ڈال دی جائے اور دوبارہ کبھی وہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

[۳۷۰۵]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْوَلِيدُ، وَعُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ: سَلْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَذَكَرَ قِصَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَقَالَ فِيهِ: فَتَلَاعَنَا فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عویمر عجلانی نے اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے کہا: میری خاطر رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھو کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاتا ہے (تو وہ کیا کرے؟) پھر لعان کا پورا قصہ بیان کیا اور کہا: انہوں نے لعان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان میں تفریق کرا دی اور فرمایا: یہ دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

[۳۷۰۶]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، نا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُتَلَاعِنَانِ إِذَا تَفَرَّقَا لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لعان کرنے والے جب جدا ہو جائیں تو دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ۲/ ۲۰۲۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۷/ ۳۹۵

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۷/ ۴۰۹

[٣٧٠٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَقَيْسٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَا: مَضَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا . ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لعان کرنے والوں میں یہ سنت ہے کہ دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

[٣٧٠٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هَانِئٍ ، نا أَبُو مَالِكٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَا: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ لَا يَجْتَمِعَ الْمُتَلَاعِنَانِ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ لعان کرنے والے دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

[٣٧٠٩]...... نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْقَارِءُ ، أنا قَعْنَبُ بْنُ مُحْرِزٍ أَبُو عَمْرٍو ، نا الْوَاقِدِيُّ ، نا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ ، يَقُولُ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ لَاعَنَ بَيْنَ عُوَيْمِرٍ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَأَتِهِ ، فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ تَبُوكَ وَأَنْكَرَ حَمْلَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا ، وَقَالَ: هُوَ لِابْنِ السَّحْمَاءِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَاتِ امْرَأَتَكَ فَقَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ فِيكُمَا)) ، فَلَاعَنَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَلَى حَمْلٍ . ❷

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جب آپ ﷺ نے عویمر عجلانی اور اس کی بیوی میں لعان کرایا۔ رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس تشریف لائے تو عویمر نے اپنی بیوی کے حمل کا انکار کر دیا (یعنی ان کی بیوی کے پیٹ میں جو بچہ تھا اسے اپنا بچہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا) اور کہا: وہ ابن سحماء کا بچہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنی بیوی کو لاؤ، تمہارے متعلق قرآن نازل ہو چکا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد ان دونوں کے درمیان حمل پر لعان کرایا۔

[٣٧١٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ ، نا الْوَاقِدِيُّ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٣٧١١]...... نا أَبُو عَمْرٍو يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ ، نا عَبْدَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حمل کی حالت میں لعان کرایا۔

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٣٥١۔مصنف عبد الرزاق: ١٢٤٣٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣٩٨

النَّبِيِّ ﷺ لَاعَنَ بِالْحَمْلِ . ❶

[٣٧١٢]...... نا أَبُو عِيسَى يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الدُّورِيُّ ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بْنِ السَّحْمَاءِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ)) ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا الرَّجُلَ عَلَى امْرَأَتِهِ يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ ، يَقُولُ: ((الْبَيِّنَةُ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ)) ، قَالَ: فَقَالَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ فِي أَمْرِي مَا يُبَرِّءُ بِهِ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ ، قَالَ: فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ : ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ (النور: ٦) حَتَّى بَلَغَ : ﴿وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ (النور: ٩) ، قَالَ: فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا ، قَالَ: فَجَاءَ فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ ، يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ؟)) ، فَقَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَقِّفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ)) - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: - فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا سَتَرْجِعُ ، ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ ، قَالَ: فَمَضَتْ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْصِرُوهَا فَإِنْ هِيَ جَاءَتْ بِهِ)) - قَالَ هِشَامٌ: أَحْسَبُهُ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ مُحَمَّدٍ: - ((فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ مُدَمْلَجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ)) ، قَالَ: فَجَاءَتْ بِهِ كَذَالِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہ لاؤ ورنہ تمہاری کمر پر حد لگے گی۔ ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب کوئی اپنی بیوی پر کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈنے چلا جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری کمر پر حد لگے گی۔ اس پر ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! یقیناً میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری کمر کو بری قرار دیتے ہوئے میرے بارے میں قرآن نازل فرمائے گا۔ اسی اثناء میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیات نازل ہوگئیں: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاۗءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ٠ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ٠ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ٠ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ ''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے علاوہ اور کوئی گواہ نہ ہوں، تو ان میں سے ہر ایک کی گواہی اللہ کی قسم کے ساتھ چار گواہیاں ہیں کہ بلاشبہ یقیناً وہ سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ اور پانچویں (بار یوں کہے گا) کہ بلاشبہ اس پر اللہ کی لعنت ہو، اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔ اور اس (عورت) سے سزا کو یہ بات ہٹائے گی کہ وہ اللہ کی قسم کے ساتھ چار گواہیاں دے کہ یقیناً وہ (مرد) جھوٹوں میں سے ہے۔ اور پانچویں (مرتبہ یوں کہے) کہ بلاشبہ اس پر اللہ کا غضب ہو، اگر وہ (مرد) سچے لوگوں میں سے ہو۔'' چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو بلایا تو وہ حاضر ہو گئے۔

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٧/ ٢٨٠ - السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٤٠٥

كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ)). ❶

پھر ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ اُٹھے اور گواہی دی، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: بلا شبہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم توبہ کرتے ہو؟ لیکن عورت اُٹھی اور اس نے بھی گواہی دے دی۔ جب پانچویں پر پہنچی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے روکو، یہ (پانچویں گواہی) واجب کر دینے والی ہے (یعنی اس کے بعد تمہارا رشتہ قائم نہیں رہے گا اور جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہو جائے گی)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ عورت ذرا جھکی اور اُلٹے پاؤں لوٹی، یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ اپنے بیان سے پھر جائے گی۔ لیکن وہ بولی: میں زمانے بھر میں اپنی قوم کو رُسوا نہیں کروں گی اور یہ کہہ کر اس نے پانچویں گواہی بھی دے ڈالی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان تفریق کرادی اور فرمایا: اس کو دیکھنا کہ اگر اس نے سرمئی آنکھوں والا، بڑے چوتڑوں والا اور موٹی رانوں والا بچہ جنم دیا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ تو اس کے ہاں ایسا ہی بچہ پیدا ہوا۔ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس بارے میں اللہ کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس عورت کے ساتھ ضرور کچھ کرتا (یعنی اس پر زنا کی حد جاری کرتا)۔

[٣٧١٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا، يَقُولُ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ؟ قُلْتُ: وَلِيُّ الْمَرْأَةِ، قَالَ: لَا بَلْ هُوَ الزَّوْجُ.

شریح بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے (قرآن کریم کی آیت میں مذکور) اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہوتی ہے۔ تو میں نے کہا: عورت کا ولی مراد ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، اس سے مراد خاوند ہے۔

[٣٧١٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي نَصْرٍ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بنو نصر کی ایک عورت سے نکاح کیا تو اس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے قبل ہی اسے طلاق دے دی اور اسے پورا حق مہر بھیج دیا، نیز کہا: میں اس کی بہ نسبت درگزر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ

❶ سنن أبي داود: ٢٢٥٦۔ مسند أحمد: ٢١٣١، ٢١٩٩، ٢٤٦٨

بِالصَّدَاقِ كَامِلًا، فَقَالَ: أَنَا أَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ (البقرة: ٢٣٧) وَأَنَا أَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا.

النِّكَاحِ﴾ ''مگر یہ کہ وہ درگزر کر دیں، یا وہ شخص درگزر کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔'' اور میں اس سے درگزر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔

[٣٧١٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلًّى، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، بِهٰذَا نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٧١٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا أَبُو النَّضْرِ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: تَزَوَّجَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَرَأَ الْآيَةَ: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ (البقرة: ٢٣٧)، فَقَالَ: أَنَا أَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا، فَسَلَّمَ إِلَيْهَا الْمَهْرَ كَامِلًا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.

ابوسلمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کیا تو اس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے قبل ہی اسے طلاق دے دی، پھر یہ آیت پڑھی: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ ''مگر یہ کہ وہ درگزر کر دیں، یا وہ شخص درگزر کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔'' اور فرمایا: میں اس سے درگزر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے عورت کو پورا حق مہر دے دیا۔

[٣٧١٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، نا الْحُمَيْدِيُّ، نا سُفْيَانُ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ يَقُولُ: هُوَ الزَّوْجُ.

زاذان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہوتی ہے وہ خاوند ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ ابن شبرمہ کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

[٣٧١٨]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُرْجَانِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلِيُّ عُقْدَةِ النِّكَاحِ هُوَ الزَّوْجُ)). [1]

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح کی گرہ کا ولی خاوند ہے۔

[٣٧١٩]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا وَرْقَاءُ بْنُ

عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ﴾ ''مگر یہ کہ وہ معاف کر

[1] السنن الکبریٰ للبیهقی: ٧/ ٢٥١

عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ﴾ (البقرة:٢٣٧)، قَالَ: أَنْ تَعْفُوَ الْمَرْأَةُ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الْوَلِيُّ.

دیں۔'' کی تفسیر میں فرمایا: عورت معاف کر دے یا وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، یعنی ولی۔

[٣٧٢٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ.

عمار بن ابی عمار سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد خاوند ہے۔

[٣٧٢١]...... نا ابْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ.

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد خاوند ہے۔

[٣٧٢٢]...... نا ابْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ أَبَاهُ تَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرْسَلَ بِالصَّدَاقِ، وَقَالَ: أَنَا أَحَقُّ بِالْعَفْوِ. ❶

محمد بن جبیر بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ایک عورت سے نکاح کیا، پھر اس کے ساتھ ہمبستری سے قبل ہی اسے طلاق دے دی اور حق مہر اس کو بھجوا دیا، اور فرمایا: میں درگذر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔

[٣٧٢٣]...... نا ابْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ.

قتادہ سے مروی ہے کہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے فرمایا: جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہوتی ہے وہ خاوند ہے۔

[٣٧٢٤]...... نا ابْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ إِنْ شَاءَ أَتَمَّ لَهَا الصَّدَاقَ. وَكَذَلِكَ قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ، وَطَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ، وَالشَّعْبِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ، وَعَلْقَمَةُ، وَالْحَسَنُ: هُوَ الْوَلِيُّ.

شریح فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے، اگر وہ چاہے تو اسے پورا حق مہر دے دے۔
نافع بن جبیر، محمد بن کعب، طاوس، مجاہد، شعبی اور سعید بن جبیر کا بھی یہی کہنا ہے البتہ ابراہیم، علقمہ اور حسن بصری کہتے ہیں: اس سے مراد ولی ہے۔

[٣٧٢٥]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ الْبَزَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، نا

قبیصہ بن ذؤیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے دو بہنوں کو اکٹھے لونڈی بنا کر رکھنے کے متعلق

❶ سلف برقم: ٣٧١٤

عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْأُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينِ ، فَقَالَ: ((لَا آمُرُكَ وَلَا أَنْهَاكَ أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ)) ، فَخَرَجَ السَّائِلُ فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ مَعْمَرٌ: أَحْسَبُهُ قَالَ: عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا سَأَلْتَ عَنْهُ عُثْمَانَ ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا سَأَلَهُ وَبِمَا أَفْتَاهُ فَقَالَ لَهُ: ((لَكِنِّي أَنْهَاكَ وَلَوْ كَانَ لِي عَلَيْكَ سَبِيلٌ ثُمَّ فَعَلْتَ لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا)) .

پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: نہ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں، ایک آیت اسے حلال ٹھہراتی ہے تو دوسری حرام قرار دیتی ہے۔ سائل آپ کے پاس سے نکلا تو اس کی ملاقات ایک اور صحابی سے ہوئی۔ معمر کہتے ہیں: میرے خیال میں راوی نے بتایا کہ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے پوچھا: تم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا پوچھا؟ سائل نے انہیں کو بتلایا کہ اس نے کیا پوچھا اور انہوں نے کیا جواب دیا۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو تمہیں اس سے منع کرتا ہوں اور اگر تم باز نہ آئے اور مجھے اختیار حاصل ہوا تو میں تمہیں نشانِ عبرت بنا دوں گا۔

[٣٧٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ ، وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ هَلْ تُوطَأُ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ أُجِيزَهَا جَمِيعًا ، وَنَهَاهُ .

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عورت اور اس کی بیٹی دونوں لونڈیاں ہوں، تو کیا ایک سے ہمبستری کے بعد دوسری سے تعلقات قائم کئے جا سکتے ہیں؟ تو انہوں نے منع کرتے ہوئے فرمایا: میں ان دونوں کو اکٹھا رکھنا ہی جائز نہیں سمجھتا۔

[٣٧٢٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ ، نا مُعَلَّى ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ غَرِيبٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً وَأُمَّهَا وَقَدْ وَلَدَتَا لِي كِلْتَاهُمَا فَمَا تَرَى ، قَالَ: آيَةٌ تَحِلُّ وَآيَةٌ تُحَرِّمُ وَلَمْ أَكُنْ أَفْعَلُهُ أَنَا وَلَا أَهْلُ بَيْتِي .

غریب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میرے پاس ایک لونڈی اور اس کی ماں ہیں، دونوں سے میری اولاد ہو چکی ہے، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک آیت اسے حلال ٹھہراتی ہے تو ایک حرام قرار دیتی ہے، میں اور میرے اہل خانہ تو ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔

[٣٧٢٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ ، نا مُعَلَّى ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى الْجَارِيَةِ وَابْنَتِهَا تَكُونَانِ مَمْلُوكَيْنِ لَهُ ، قَالَ: حَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَأَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَلَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلَهُ .

قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آدمی لونڈی اور اس کی بیٹی سے جماع کر سکتا ہے، جبکہ وہ دونوں اس کے زیر ملکیت ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک آیت نے یہ حرام ٹھہرایا ہے اور ایک آیت نے اسے حلال قرار دیا ہے، میں تو ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔

[٣٧٢٩]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَبُو

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

الْأَشْعَثِ، نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا الْحَجَّاجُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ فَلَهَا ثَلَاثٌ ثُمَّ تُقْسَمُ)). ❶

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی خاوند دیدہ سے نکاح کرے تو وہ (خاوند) اس کو تین دن دے، پھر باری مقرر کر لے۔

[۳۷۳۰]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لِلْبِكْرِ سَبْعَةُ أَيَّامٍ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى نِسَائِهِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کنواری کے لیے سات راتیں ہیں، جبکہ خاوند دیدہ کے لیے تین راتیں ہیں، پھر بیویوں میں باری مقرر کر دے۔ (یعنی اگر کسی شخص کی پہلے سے ایک یا ایک سے زائد بیویاں ہوں اور وہ کسی کنواری عورت سے ایک شادی مزید کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ شادی کے بعد پہلے سات دِن اس کنواری کے ہاں ہی رہے، پھر اس کے بعد سب کی برابر باری تقسیم کر دے۔ لیکن اگر وہ کسی بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرے تو پہلے تین دِن اس کے پاس رہے، پھر سب کی برابر باری تقسیم کر دے)۔

[۳۷۳۱]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَخَذَتْ بِثَوْبِهِ: كُنْ عِنْدِي الْيَوْمَ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتِ كُنْتُ عِنْدَكِ الْيَوْمَ وَقَاصَصْتُكِ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ، وَلِلْبِكْرِ سَبْعُ لَيَالٍ)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو پکڑ کر عرض کیا: آج کے دن میرے پاس رہیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہتی ہے تو میں آج تیرے پاس رہتا ہوں اور حساب برابر کر دیتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاوند دیدہ کے لیے تین راتیں اور کنواری کے لیے سات راتیں ہیں۔

[۳۷۳۲]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُمَّ سَلَمَةَ فِي شَوَّالٍ وَجَمَعَهَا فِي

عبدالملک بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شوال میں نکاح کیا، شوال میں ہی آپ سے تعلقات قائم کئے اور فرمایا: اگر تم چاہتی ہو تو میں تمہارے پاس سات دن ٹھہرتا ہوں اور تیری سوکنوں کے پاس بھی سات دن ٹھہرتا ہوں، ورنہ تیری تین راتیں پوری کر کے دوبارہ تیری باری کی رات آتا ہوں۔ تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

❶ مسند أحمد: ٦٦٦٥

❷ صحيح البخاري: ٥٢١٣ـ صحيح مسلم: ١٤٦١

شَوَّالٍ، وَقَالَ: ((إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ عِنْدَكِ وَأُسَبِّعَ عِنْدَ صَوَاحِبَاتِكِ وَإِلَّا فَثَلَاثُكِ ثُمَّ أَدُورَ عَلَيْكِ فِي لَيْلَتِكِ))، قَالَتْ: بَلْ ثَلِّثْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ. ❶

اے اللہ کے رسول! آپ مجھے تین راتیں ہی دے دیجیے۔

[٣٧٣٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا جَدِّي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: وَنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا حِينَ دَخَلَ بِهَا: ((لَيْسَ بِكِ هَوَانٌ عَلَى أَهْلِكِ إِنْ شِئْتِ أَقَمْتُ مَعَكِ ثَلَاثًا خَالِصَةً لَكِ، وَإِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ ثُمَّ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي))، فَقَالَتْ تُقِيمُ مَعِي ثَلَاثًا خَالِصَةً. فَأَخَذَ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ بِسَبْعٍ لِلْبِكْرِ، وَبِثَلَاثٍ لِلثَّيِّبِ. ❷

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس ہمبستری کو تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں پر کوئی بے قدر و قیمت نہیں ہو، لہٰذا اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس صرف تمہارے لیے تین راتیں گزاروں اور اگر تم چاہو تو تمہیں سات راتیں دوں اور دوسری ازواج کو بھی سات راتیں دوں۔ تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ صرف میری لیے تین راتیں میرے ساتھ رہیے۔

امام مالک اور ابن ابی ذئب نے اسی سے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ کنواری کے لیے سات راتیں اور خاوند دیدہ کے لیے تین راتیں ہیں۔

[٣٧٣٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ رَيْطَةَ بِنْتِ هِشَامٍ، وَأُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتُ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ح. وَنا مُحَمَّدٌ، نا أَحْمَدُ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی بیویوں کی موجودگی میں کسی اور عورت سے نکاح کرے تو کنواری کے لیے تین راتیں ہیں اور خاوند دیدہ کے لیے دو راتیں ہیں۔

❶ سیأتی برقم: ٣٧٣٣

❷ مسند أحمد: ٢٦٥٠٤، ٢٦٦١٩۔صحیح ابن حبان: ٤٢١٠

((الْبِكْرُ إِذَا نَكَحَهَا رَجُلٌ وَلَهُ نِسَاءٌ لَهَا ثَلَاثُ لَيَالٍ، وَلِلثَّيِّبِ لَيْلَتَان)).

[۳۷۳۵]..... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَلَّ مَا كَانَ يَوْمٌ، أَوْ قَالَتْ: قَلَّ يَوْمٌ إِلَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فِي مَجْلِسِهِ فَيُقَبِّلُ وَيَمَسُّ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ وَلَا مُبَاشَرَةٍ، قَالَتْ: ثُمَّ يَبِيتُ عِنْدَ الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا. ❶

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ بہت کم ایسا دن ہوتا تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کے پاس نہ جاتے، آپ ﷺ ہر زوجہ کے قریب بیٹھتے، بوس وکنار کرتے، انہیں چھوتے، لیکن ہمبستری ومباشرت نہیں کرتے تھے (یعنی ہمبستری آپ ﷺ اسی زوجہ کے ساتھ کرتے تھے جس کی اس دن باری ہوتی تھی) فرماتی ہیں کہ پھر جس زوجہ کا دن ہوتا، اس کے پاس رات بسر کرتے۔

[۳۷۳٦]..... نَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخُو زُنْبُرٍ، نا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَيُقَبِّلُ وَيَلْمِسُ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ.

ایک اور سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل مروی ہے، اس میں ہے کہ آپ ﷺ بوس وکنار کرتے اور چھوتے، لیکن ہمبستری نہیں کرتے تھے۔

[۳۷۳۷]..... وَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ، نا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَتِ الْحُرَّةُ عَلَى الْأَمَةِ قَسَمَ لَهَا يَوْمَيْنِ وَلِلْأَمَةِ يَوْمًا، إِنَّ الْأَمَةَ لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَزَوَّجَ عَلَى الْحُرَّةِ. ❷

سیدنا علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب تم لونڈی کی موجودگی میں آزاد عورت سے نکاح کرو تو اسے دو دن دو اور لونڈی کو ایک دن دو۔ لونڈی تو اس لائق ہی نہیں کہ آزاد عورت کی موجودگی میں اس سے نکاح کیا جائے۔

[۳۷۳۸]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ قَسَمَ لِلْأَمَةِ الثُّلُثَ وَلِلْحُرَّةِ الثُّلُثَيْنِ.

عباد بن عبداللہ اسدی سے مروی ہے کہ سیدنا علی ؓ فرمایا کرتے تھے: جب آدمی لونڈی کی موجودگی میں آزاد عورت سے نکاح کرے تو لونڈی کو ایک تہائی اور آزاد کو دو تہائی وقت دے۔

[۳۷۳۹]..... نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ،

سیدہ عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ

❶ مسند أحمد: ۲٤۷۵۵۔ سنن أبی داود: ۲۱۳۵۔ السنن الكبرى للبيهقي: ۷/ ۷٤۔ المستدرك للحاكم: ۲/ ۱۸٦

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ۱٤۸۔ مصنف عبد الرزاق: ۱۳۰۹۰۔ السنن الكبرى للبيهقي: ۷/ ۱۷۵

وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، قَالَا: نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حُبَيْشُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْفَقِيهُ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَتَزَوَّجَهَا.

صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کیا تو ان کی آزادی کو حق مہر بنایا۔

[٣٧٤٠]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَابْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُبَارَكِ، يُعْرَفُ بِالْأَعْرَابِيِّ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کیا اور ان کی آزادی کو ان کا حق مہر بنایا۔

[٣٧٤١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ مَهْرَهَا عِتْقَهَا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کیا اور ان کا حق مہر ان کی آزادی کو بنایا۔

[٣٧٤٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ مَهْرَهَا عِتْقَهَا. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کیا اور ان کا حق مہر ان کی آزادی کو بنایا۔

[٣٧٤٣]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قُرَادٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَفِيَّةَ، فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ تو ثابت نے آپ سے پوچھا: آپ ﷺ نے انہیں حق مہر کیا دیا؟ تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر مقرر کر دیا، پھر ان سے نکاح کر لیا۔

---

❶ صحيح البخاري: ٥٠٨٦ ـ مسند أحمد: ١٢٦٨٧، ١٢٧٤٣، ١٣٠٩٩ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٩١

❷ مسند أحمد: ١٣٥٠٦، ١٣٩٨٢

❸ مسند أحمد: ١١٩٥٧، ١٢٩٣٣، ١٣٥٠٦ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٩١

[٣٧٤٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ السَّوَّاقُ، نا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا، فَقَالَ: أَلَمْ يُعْتِقْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ، وَجُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ وَجَعَلَ عِتْقَهُمَا مَهْرَهُمَا وَتَزَوَّجَهُمَا. ❶

قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا اور سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح نہیں کیا تھا؟ آپ ﷺ نے ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر بنا دیا تھا۔

[٣٧٤٥]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کرتا ہے، فرمایا کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

[٣٧٤٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ الْبَاهِلِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَيَّانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ، وَخُصَيْفٍ، وَعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

[٣٧٤٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْقَطَّانُ، نا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، وَخُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی سے اس کے خون کے ایام میں ہمبستری کرے، وہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر زرد رنگ کا خون ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔

---

❶ سلف برقم: ٣٧٤١

❷ سنن أبي داود: ٢٦٤ ـ سنن ابن ماجه: ٦٤٠ ـ جامع الترمذي: ١٣٦ ـ سنن النسائي: ١/ ١٥٣ ـ مسند أحمد: ٢٠٣٢، ٢١٢١، ٢١٢٢، ٢٤٥٨، ٢٥٩٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٢٢٦، ٤٢٢٧، ٤٢٢٨

عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي الدَّمِ فَعَلَيْهِ دِينَارٌ، وَفِي الصُّفْرَةِ نِصْفُ دِينَارٍ)).

[٣٧٤٨]..... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى، نا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا كَانَ الدَّمُ عَبِيطًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، وَإِنْ كَانَ صُفْرَةً فَبِنِصْفِ دِينَارٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب (حیض کا) خون تازہ ہوتو ایک دینار صدقہ کرے اور اگر زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔

[٣٧٤٩]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ الْوَاطِءَ فِي الْعِرَاكِ بِصَدَقَةِ دِينَارٍ، وَإِنْ وَطِئَهَا بَعْدَ أَنْ تَطْهُرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ بِصَدَقَةِ نِصْفِ دِينَارٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حیض کی حالت میں وطی کرنے والے کو ایک دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا، اگر طہر کے بعد وطی کرے لیکن عورت نے غسل نہ کیا ہوتو نصف دینار صدقہ کرے۔

[٣٧٥٠]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اسْتَحْيُوا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ، لَا يَحِلُّ مَأْتَاكَ النِّسَاءَ فِي حُشُوشِهِنَّ)). ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء کیا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا، عورتوں کی پیٹھ میں جماع کرنا حلال نہیں ہے۔

[٣٧٥١]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهُ كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ فَأَرَادَتْ عِتْقَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ان کے پاس ایک غلام اور ایک لونڈی تھی، انہوں نے ان کو آزاد کرنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے غلام کو آزاد کرو۔

❶ جامع الترمذي: ١١٦٤ـ السنن الكبرى للنسائي: ٨٩٧٤ـ صحيح ابن حبان: ٤١٩٩

((ابْدَئِي بِالْغُلَامِ)). ❶

[٣٧٥٢]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ بْنُ سُهَيْلٍ الْأَعْرَجُ، وَنا حُسَيْنٌ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ زَوْجٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ أَعْتَقْتِهِمَا فَابْدَئِي بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ان کے پاس غلام اور لونڈی تھے، جو کہ میاں بیوی تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں انہیں آزاد کرنا چاہتی ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم انہیں آزاد کرنا چاہتی ہو تو عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرنا۔

[٣٧٥٣]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: أنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِبَرِيرَةَ: ((إِنْ شِئْتِ أَنْ تَسْتَقِرِّي تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَإِنْ شِئْتِ فَارِقِيهِ)) فَفَارَقَتْهُ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس غلام کے نکاح میں رہو اور چاہو تو اس سے علیحدگی اختیار کرلو۔ تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے اس سے علیحدگی اختیار کرلی۔

[٣٧٥٤]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو مُوسَى، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بِإِسْنَادِهِ، قَالَتْ: وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ فَلَمَّا أَعْتَقْتُهَا، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتِ أَنْ تَمْكُثِي تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَإِنْ شِئْتِ أَنْ تُفَارِقِيهِ فَارِقِيهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ایک غلام کی بیوی تھی، جب میں نے اسے آزاد کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تو اس غلام کے نکاح میں رہنا چاہے تو رہ سکتی ہے اور اگر تو اس سے الگ ہونا چاہتی ہے تو اس سے الگ ہو سکتی ہو۔

[٣٧٥٥]..... ثنا أَخُو زُبَيْرٍ، نا يُوسُفُ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، وَأَبُو أُسَامَةَ، قَالَا: ثنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ نَحْوَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اخْتَارِي إِنْ رَضِيتِ أَنْ تَكُونِي تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَإِنْ شِئْتِ فَارِقِيهِ)).

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل ہے۔ سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے اختیار ہے، اگر تو اس غلام کے نکاح میں رہنا چاہتی ہے تو رہ سکتی ہے اور اگر اس سے جدا ہونا چاہو تو جدا ہو سکتی ہو۔

[٣٧٥٦]..... نا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ حَبْشُونَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے

❶ صحيح ابن حبان: ٤٣١١

❷ مسند أحمد: ٢٥٤٦٨

الْبُنْدَارُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَلَوْ كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❶

اختیار دیا، کیونکہ اس کا خاوند غلام تھا، اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے اختیار نہ دیتے۔

[۳۷۵۷]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَالزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ بَرِيرَةُ عِنْدَ عَبْدٍ فَأُعْتِقَتْ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرَهَا بِيَدِهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ایک غلام کے نکاح میں تھی، اسے آزاد کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نکاح کے سلسلے میں اختیار دیا۔

[۳۷۵۸]..... نا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ أَبِي صَخْرَةَ وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمَخْرَمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ مَمْلُوكًا لِآلِ أَبِي أَحْمَدَ. لَفْظُ ابْنِ مُجَاهِدٍ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آلِ ابی احمد کا غلام تھا۔ یہ الفاظ ابن مجاہد کے ہیں۔

[۳۷۵۹]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا يَوْمَ أُعْتِقَتْ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد ہوئی اس دن اس کا خاوند غلام ہی تھا۔

[۳۷۶۰]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، حَدَّثَنِي أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِبَرِيرَةَ: ((اذْهَبِي فَقَدْ عُتِقَ مَعَكِ بُضْعُكِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جا، تیرے ساتھ ساتھ تیری شرم گاہ بھی آزاد ہو گئی ہے۔

❶ سنن النسائی: ٦/ ١٦۔ صحیح ابن حبان: ٤٢٧٢۔ شرح معانی الآثار للطحاوی: ٣/ ٨٢

❷ صحیح البخاری: ٥٢٨٣

❸ سنن أبی داود: ٢٢٣٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٠٧٤۔ جامع الترمذی: ١٢٥٦۔ سنن النسائی: ٦/ ١٦٣

[٣٧٦١]...... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، كِلَاهُمَا حَدَّثَنِي عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ بَرِيرَةُ عِنْدَ عَبْدٍ فَعُتِقَتْ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرَهَا بِيَدِهَا. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ایک غلام کے نکاح میں تھی، پھر اسے آزاد کر دیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نکاح کے سلسلے میں اختیار دے دیا۔

[٣٧٦٢]...... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، وَرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٦٣]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيُّ، نا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ، نا وُهَيْبٌ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٦٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَخُيِّرَتْ يَعْنِي بَرِيرَةَ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا گیا (کیونکہ) اس کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٦٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبَّادٍ أَخُو حَمْدُونَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ مَمْلُوكًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا عُتِقَتْ: ((اخْتَارِي)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا، جب وہ آزاد ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھے اختیار ہے۔

[٣٧٦٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْفَارِسِيُّ، نا شَاذَانُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا

❶ سنن النسائی: ٦/ ١٦٥۔ جامع الترمذی: ١١٥٤

بْـنُ مَـاهَـانَ ، نا شَيْبَانُ ، نا عُثْمَانُ بْنُ مِقْسَمٍ ، عَنْ يَـحْيَـى بْـنِ سَـعِيـدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوكًا .

کو اختیار دیا کیونکہ اس کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٦٧]...... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نا الشَّافِعِيُّ ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُـمَرَ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُـمَرَ ، أَنَّ زَوْجَ بَـرِيرَةَ كَـانَ عَبْـدًا . قَـالَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔
ابوبکر نیشاپوری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

[٣٧٦٨]...... نـا مُـحَـمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْـحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ ، نا الْحَارِثُ بْنُ عَبْـدِ الـلّٰهِ الْخَازِنُ ، نا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ ، عَنِ ابْنِ أَبِـي لَيْـلَـى ، عَـنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرۃ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٦٩]...... نـا أَبُو عُبَيْدٍ الْمَحَامِلِيُّ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْـدِ الـلّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ ، نا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ ، نا وُهَيْـبٌ ، نـا عُبَيْـدُ الـلّٰـهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا .

سیدہ صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٧٠]...... نـا أَحْـمَـدُ بْـنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ ، نا شُـعَيْـبُ بْـنُ أَيُّـوبَ ، نـا أَبُـو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ ، نا النَّـضْـرُ ، عَـنْ عِـكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ بَرِيرَةَ قَـضَـى فِيهَـا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثٍ وَكَـانَـتْ عِنْدَ عَبْدٍ . [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تین فیصلے دیے اور وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی۔

[٣٧٧١]...... نـا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ ، نا بُنْدَارٌ ، نا عَبْـدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَـادَةَ ، عَـنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٧٢]...... نـا الْـحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا هَارُونُ بْـنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا گیا تو وہ بنومغیرہ کے ایک سیاہ فام غلام کے نکاح میں

[1] مسند أحمد: ٢٥٤٢ ، ٣٤٠٥

أَيُّوبَ، وَقَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ يَوْمَ أُعْتِقَتْ، وَاللّٰهِ لَكَأَنِّي بِهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَنَوَاحِيهَا وَإِنَّ دُمُوعَهُ لَتَتَحَدَّرُ عَلَى لِحْيَتِهِ يَتْبَعُهَا يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ. ❶

تھی۔ اللہ کی قسم! میں (اب بھی چشم تصور سے) مدینے کے راستوں اور ان کے اطراف میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ اس (کے خاوند) کے آنسو بہہ کر داڑھی پر گر رہے ہیں، وہ اسے منانے کے لیے اس کے پیچھے پیچھے ہوتا تھا کہ وہ اسے اختیار کرلے، لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔

[٣٧٧٣]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا هُشَيْمٌ، أنا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا خُيِّرَتْ بَرِيرَةُ، قَالَ: رَأَيْتُ زَوْجَهَا يَتْبَعُهَا فِي أَزِقَّةِ الْمَدِينَةِ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، قَالَ: فَكَلَّمَ الْعَبَّاسَ لِيَتَكَلَّمَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِبَرِيرَةَ: ((إِنَّهُ زَوْجُكِ))، قَالَتْ: أَتَأْمُرُنِي بِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ))، قَالَ: فَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، قَالَ: وَكَانَ عَبْدًا لِبَنِي الْمُغِيرَةِ يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا گیا تو میں نے اس کے خاوند کو مدینے کی گلیوں میں اس کے پیچھے پیچھے دیکھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی ﷺ سے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: وہ تیرا خاوند ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) میں تو محض سفارش کر رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اختیار دے دیا تو اس نے اپنی مرضی کی (یعنی اپنے خاوند کو نہیں اپنایا)۔ اس کا خاوند بنو مغیرہ کا غلام تھا، جسے مغیث کہا جاتا تھا۔

[٣٧٧٤]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، نا عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ إِذْ خُيِّرَتْ كَانَ مَمْلُوكًا لِبَنِي الْمُغِيرَةِ، لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ يَتْبَعُهَا يَتَرَضَّاهَا وَإِنَّ دُمُوعَهُ تَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ وَهِيَ تَقُولُ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا گیا۔ اس کا خاوند بنو مغیرہ کا غلام تھا۔ میں (اب بھی چشم تصور سے) مدینے کی گلیوں میں اسے اس کے پیچھے پیچھے اس کو مناتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، اس کے آنسو بہہ کر اس کی داڑھی پر گر رہے ہیں اور وہ کہہ رہی ہے: مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں۔

[٣٧٧٥]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاهِدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَمْرٍو الشَّهْرُزُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامٍ، ح وَنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اگر تیرے خاوند نے تجھ سے ہمبستری کر لی تو تجھے اختیار نہیں ہوگا۔ ابن مجاہد نے یہ الفاظ کہے: اگر وہ تیرے قریب ہوا تو تجھے اختیار نہیں ہوگا۔

---

❶ سلف برقم: ٢١٤٠

❷ سلف برقم: ٢١٤٠

إِبْرَاهِيمَ الشَّامِيُّ، نا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبَرِيرَةَ: ((إِنْ وَطِئَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ)). وَقَالَ ابْنُ مُجَاهِدٍ: ((إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ)). ❶

[٣٧٧٦]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِدَّةَ بَرِيرَةَ حِينَ فَارَقَهَا زَوْجُهَا عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند سے جدا ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی عدت مطلقہ کی عدت قرار دی۔

[٣٧٧٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ فَأَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ))، وَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ ((عَلَيْهَا عِدَّةَ الْحُرَّةِ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: جَوَّدَ حَبَّانُ فِي قَوْلِهِ: عِدَّةُ الْحُرَّةِ لِأَنَّ عَفَّانَ بْنَ مُسْلِمٍ وَعَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ رَوَيَاهُ، فَقَالَا: وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ، وَلَمْ يَذْكُرَا: عِدَّةَ الْحُرَّةِ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید کر آزاد کیا تو اس کے آقاؤں نے ولاء کی شرط لگا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے اسے (اپنے خاوند کے نکاح میں رہنے اور جدا ہونے میں) اختیار دیا تو اس نے جدائی اختیار کی، چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں جدا جدا کر دیا اور اس پر آزاد عورت کی عدت عائد کی۔

ابو بکر فرماتے ہیں کہ حبان نے روایت کرتے ہوئے آزاد عورت کی عدت کہہ کر حدیث میں عمدگی پیدا کر دی ہے۔ عفان بن حکم اور عمرو بن عاصم نے روایت کرتے ہوئے یہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اسے عدت گزارنے کا حکم دیا، انہوں نے آزاد عورت کی عدت کا ذکر نہیں کیا۔

[٣٧٧٨]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾

عبیدہ رحمہ اللہ اس آیت: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾ ''اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢٢٥

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٥١

❸ سنن ابن ماجه: ٢٠٧٧ـ مسند أحمد: ٣٤٠٥

(النساء: ٣٥)، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَأَمَرَهُمْ فَبَعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا وَقَالَ لِلْحَكَمَيْنِ: هَلْ تَدْرِيَانِ مَا عَلَيْكُمَا؟ إِنَّ عَلَيْكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَا أَنْ تُفَرِّقَا، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: رَضِيتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ بِمَا عَلَيَّ فِيهِ وَلِيَ، وَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَّا الْفُرْقَةُ فَلَا، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَذَبْتَ وَاللّٰهِ حَتَّى تُقِرَّ بِمِثْلِ الَّذِي أَقَرَّتْ بِهِ. [1]

مقرر کرو۔" کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی اور ایک عورت حاضر ہوئے، ان کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے ایک منصف مرد کی طرف سے اور ایک منصف عورت کی طرف سے مقرر کر دیا۔ آپ نے دونوں منصفوں سے فرمایا: جانتے ہو تمہاری کیا ذمہ داری ہے؟ تمہارا فرض ہے کہ اگر تم ان میں تفریق کو بہتر جانو تو باہم تفریق کرا دو۔ عورت نے کہا: میں کتاب اللہ پر راضی ہوں، اس کے مطابق جو فیصلہ میرے حق میں ہو اور جو میرے خلاف ہو مجھے قبول ہے۔ آدمی نے کہا: تفریق والی بات مجھے منظور نہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو غلط ہے، اللہ کی قسم! تجھے بھی وہی اقرار کرنا ہوگا جو اس عورت نے کیا ہے۔

[٣٧٧٩]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَامْرَأَتُهُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَلَمَّا بَعَثَ الْحَكَمَيْنِ قَالَ: رُوَيْدَكُمَا حَتَّى أُعَلِّمَكُمَا مَاذَا عَلَيْكُمَا هَلْ تَدْرِيَانِ مَا عَلَيْكُمَا؟ إِنَّكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا جَمَعْتُمَا وَإِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَا فَرَّقْتُمَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْمَرْأَةِ، وَقَالَ: أَرَضِيتِ بِمَا حَكَمَا؟، قَالَتْ: نَعَمْ قَدْ رَضِيتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَلَيَّ وَلِيَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ، فَقَالَ: قَدْ رَضِيتَ بِمَا حَكَمَا، قَالَ: لَا وَلَكِنِّي أَرْضَى أَنْ يَجْمَعَا وَلَا أَرْضَى أَنْ يُفَرِّقَا، فَقَالَ لَهُ: كَذَبْتَ وَاللّٰهِ لَا تَبْرَحُ حَتَّى تَرْضَى بِمِثْلِ الَّذِي رَضِيَتْ بِهِ.

عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی اور اس کی بیوی حاضر ہوئے، دونوں کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ جب (دونوں کے اہل خانہ کی طرف سے) دو منصف مقرر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ذرا ٹھہرو! میں تمہیں تمہاری ذمہ داری سے آگاہ کر دوں، جانتے ہو تمہاری کیا ذمہ داری ہے؟ اگر تم ان کو اکٹھا کرنا مناسب سمجھو تو اکٹھے کر دو اور اگر تفریق مناسب سمجھو تو تفریق کرا دو۔ پھر آپ عورت کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تو ان کے فیصلے پر راضی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں کتاب اللہ کے مطابق اپنے حق اور اپنے خلاف فیصلے پر راضی ہوں۔ پھر آپ آدمی کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تو ان کے فیصلے پر راضی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، میں اکٹھا کرنے کی صورت میں ان کے فیصلے پر راضی ہوں، تفریق والا فیصلہ مجھے منظور نہیں۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو غلط ہے، اللہ کی قسم! تجھے بھی اسی بات پر راضی ہونا ہوگا جس پر عورت رضامند ہے۔

[٣٧٨٠]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَسَرَّةَ، نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس کے پیچھے تونگری قائم رہے، اُوپر والا

[1] السنن الكبرى للنسائي: ٤٦٦١۔السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣٠٥

الْـمُـقْـرِءُ، نـا سَـعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَـانَ عَـنْ ظَهْـرِ غِـنًـى وَالْيَـدُ الْـعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّـفْـلَـى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ))، قَالَ: وَمَنْ أَعُولُ يَا رَسُـولَ الـلّٰهِ؟ قَالَ: ((امْرَأَتُكَ تَقُولُ: أَطْعِمْنِي وَإِلَّا فَـارِقْـنِـي، خَادِمُكَ يَقُولُ: أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَلَدُكَ يَقُولُ: إِلَى مَنْ تَتْرُكُنِي؟)). ❶

ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقے کی ابتداء اپنے زیر کفالت لوگوں سے کرو۔ صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری کفالت میں کون ہیں؟ آپ ﷺ فرمایا: تیری بیوی کہے کہ مجھے کھلاؤ ورنہ مجھے چھوڑ دو، تیرا خادم کہے کہ مجھے کھلاؤ اور مجھ سے کام لو اور تیری اولاد کہے کہ تو نے مجھے کس پر چھوڑ رکھا ہے؟

[٣٧٨١]...... نـا أَبُـو بَـكْـرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْـرِ بْـنِ مَـطَـرٍ، نا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَـلَـمَةَ، عَـنْ عَـاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُـرَيْـرَةَ، أَنَّ الـنَّبِيَّ ﷺ، قَـالَ: ((الْـمَـرْأَةُ تَقُولُ لِـزَوْجِهَـا: أَطْـعِـمْـنِـي أَوْ طَـلِّقْنِي، وَيَقُولُ عَبْدُهُ: أَطْـعِـمْـنِـي وَاسْتَـعْـمِلْنِي، وَيَقُولُ وَلَدُهُ: إِلَى مَنْ تَكِلُنَا؟)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت اپنے خاوند سے کہتی ہے کہ مجھے کھلاؤ ورنہ مجھے طلاق دے دو، اس کا غلام کہتا ہے کہ مجھے کھلاؤ اور کام لو اور اس کی اولاد کہتی ہے کہ تو نے ہمیں کس کے آسرے پر چھوڑ رکھا ہے؟

[٣٧٨٢]...... قَـالَ: وَنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْـنِ سَـعِـيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ قَالَ فِي الـرَّجُلِ يَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ، قَالَ: إِنْ عَجَزَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا. ❷

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ اس آدمی سے متعلق جو اپنی بیوی کے اخراجات پورا کرنے سے عاجز آ جائے، فرماتے ہیں کہ اگر وہ عاجز آ جائے تو ان میں تفریق کرادی جائے۔

[٣٧٨٣]...... نـا عُثْـمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، وَنا عَبْـدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالُوا: نـا أَحْـمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَـاوَرْدِيُّ، نـا إِسْـحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَـلَـمَةَ، عَـنْ يَـحْيَـى بْـنِ سَـعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْـمُسَيِّـبِ، فِـي الـرَّجُـلِ لَا يَـجِـدُ مَـا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ، قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

سعید بن میّب رحمہ اللہ اس آدمی کے متعلق جو اپنی بیوی کے اخراجات پورا کرنے سے عاجز آ جائے، فرماتے ہیں کہ اگر وہ عاجز آ جائے تو ان میں تفریق کرادی جائے۔

[٣٧٨٤]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

❶ صحيح البخاري: ٥٣٥٥ ـ مسند أحمد: ١٠٨١٨ ـ صحيح ابن حبان: ٣٣٦٣

❷ مسند الشافعي: ٢/ ٦٥

قَانِعٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالُوا: نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[٣٧٨٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُولٍ، قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ: يُزَوِّجُ الرَّجُلُ كَرِيمَتَهُ مِنْ ذِي الدِّينِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَسَبِ مِثْلُهُ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَأَمْنَعَنَّ تَزَوُّجَ ذَاتِ الْأَحْسَابِ إِلَّا مِنَ الْأَكْفَاءِ.

اسحاق بن بہلول بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی رواد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آدمی اپنی عزت کسی دین دار کو دے سکتا ہے؟ جبکہ وہ حسب میں اس کے برابر کا نہ ہو۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حسب ونسب والوں سے نکاح کرنے سے منع کرتا ہوں، اِلا کہ وہ برابر کے ہوں۔

[٣٧٨٦]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا عُمَرُ بْنُ أَبِي الرُّطَيْلِ، نا صَالِحُ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اخْتَارُوا لِنُطَفِكُمُ الْمَوَاضِعَ الصَّالِحَةَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کے لیے نیک جگہوں کا انتخاب کرو۔

[٣٧٨٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ، نا أَبُو أُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((انْكِحُوا إِلَى الْأَكْفَاءِ وَأَنْكِحُوهُمْ وَاخْتَارُوا لِنُطَفِكُمْ، وَإِيَّاكُمْ وَالزَّنْجَ فَإِنَّهُ خَلْقٌ مُشَوَّهٌ)). تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے برابر کے لوگوں سے نکاح کرو، انہی کا نکاح کراؤ اور اپنی اولاد کے لیے انہی کا انتخاب کرو، سیاہ فام سے پرہیز کرو کیونکہ وہ مسخ شدہ مخلوق ہیں۔

حارث بن عمران نے اس کی موافقت کی ہے۔

[٣٧٨٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ الْجَعْفَرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ لَا تَضَعُوهَا إِلَّا فِي الْأَكْفَاءِ)). قَالَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کے لیے بہتر کا چناؤ کرو اور ان کا نکاح برابر کے لوگوں سے کرو۔ اشج نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اپنی اولاد کے لیے بہتر کا چناؤ کرو، برابر کے لوگوں میں نکاح کرو اور برابر کے لوگوں میں نکاح کراؤ۔

الْأَشَجُّ: ((تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ وَأَنْكِحُوا الْأَكْفَاءَ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِمْ)). ❶

[٣٧٨٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، قَالَ: الْكُفْؤُ فِي الْحَسَبِ وَالدِّينِ.

سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ برابری حسب ونسب اور دینداری میں ہونی چاہیے۔

[٣٧٩٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُولٍ، قَالَ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: يُزَوِّجُ الرَّجُلُ كَرِيمَتَهُ مِنْ ذِي الدِّينِ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَنْصِبُ مِثْلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

اسحاق بن بہلول بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان رحمہ اللہ سے پوچھا: آدمی اپنی عزت کو کسی دیندار کے سپرد کرسکتا ہے؟ جبکہ خاندانی لحاظ سے وہ اس کا مثل نہ ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[٣٧٩١]...... نا الْحُسَيْنُ، نا إِسْحَاقُ، قَالَ: سَأَلْتُ وَكِيعًا عَنِ الْكُفْؤِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: الْكُفْؤُ فِي الدِّينِ وَالْمَنْصِبِ، قَالَ وَكِيعٌ: سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ: الْكُفْؤُ فِي الدِّينِ وَالْمَنْصِبِ وَالْمَالِ.

ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ برابری دین اور خاندان میں دیکھی جائے۔ ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ برابری دینداری، خاندان اور مال ودولت میں ہونی چاہیے۔

[٣٧٩٢]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((زَوَّجْتُ الْمِقْدَادَ وَزَيْدًا لِيَكُونَ أَشْرَفُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا)).

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مقداد اور زید کی شادی کی، تاکہ اللہ کے ہاں معزز ترین شخص وہ ٹھہرے جو تم میں بہترین اخلاق والا ہے۔

[٣٧٩٣]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسِ، نا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، وَابْنِ سَمْعَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا هِنْدَ مَوْلَى بَنِي بَيَاضَةَ كَانَ حَجَّامًا فَحَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَنْ صَوَّرَ اللّٰهُ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي هِنْدَ))، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْكِحُوهُ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ابو ہند بنو بیاضہ کا غلام تھا اور حجام تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ ایسا شخص دیکھے جس کے دل میں اللہ نے ایمان کو مزین کر رکھا ہے تو وہ ابو ہند کو دیکھ لے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ نکاح کرو اور اس کے ساتھ نکاح کراؤ۔

❶ سنن ابن ماجه: ١٩٦٨ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٣

[٣٧٩٤]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَبَا هِنْدَ حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْيَافُوخِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بَنِي بَيَاضَةَ أَنْكِحُوا أَبَا هِنْدَ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابو ہند نے نبی ﷺ کے سر کے اُوپری حصے پر سینگی لگائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو بیاضہ! ابو ہند کے ساتھ نکاح کرو اور اس کے ساتھ نکاح کراؤ۔

[٣٧٩٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَنْ نَوَّرَ اللّٰهُ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي هِنْدَ))، وَقَالَ: ((أَنْكِحُوهُ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ)) وَكَانَ حَجَّامًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کی خواہش ہو کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے دل کو اللہ نے ایمان سے منور کر رکھا ہے، تو وہ ابو ہند کو دیکھ لے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ نکاح کرو اور اس کے ساتھ نکاح کراؤ۔ ابو ہند سینگی لگانے والا تھا۔

[٣٧٩٦]..... نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيُّ، نا حُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ، نا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ، عَنِ الْكُمَيْتِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي مَذْكُورٌ مَوْلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: خَطَبَنِي عِدَّةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَأَرْسَلَتْ أُخْتِي حَمْنَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَسْتَشِيرُهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيْنَ هِيَ مِمَّنْ يُعَلِّمُهَا كِتَابَ رَبِّهَا وَسُنَّةَ نَبِيِّهَا؟))، قَالَتْ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ))، فَغَضِبَتْ حَمْنَةُ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُزَوِّجُ ابْنَةَ عَمِّكَ مَوْلَاكَ؟ قَالَتْ: وَجَاءَتْنِي فَأَخْبَرَتْنِي فَغَضِبْتُ أَشَدَّ مِنْ غَضَبِهَا وَقُلْتُ أَشَدَّ مِنْ قَوْلِهَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَمَا

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے بہت سے قریشیوں نے نکاح کا پیغام بھیجا، میں نے اپنی بہن حمنہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مشورہ طلب کرنے بھیجا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: وہ اس شخص سے نکاح کیوں نہیں کر لیتی جو اسے اللہ رب العزت کی کتاب اور سنت نبویہ کی تعلیم دے؟ حمنہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زید بن حارثہ۔ حمنہ رضی اللہ عنہا شدید ناراض ہوئیں اور کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! آپ اپنی چچازاد کا نکاح اپنے غلام سے کر رہے ہیں؟ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمنہ میرے پاس آئی اور مجھے بتایا تو میں اس سے بھی زیادہ ناراض ہوئی اور اس سے بھی سخت باتیں کیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ ''اور کسی مومن مرد و عورت کو

❶ سنن أبي داود: ٢١٠٢ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٤ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٦٧، ٦٠٧٨

❷ سلف برقم: ٣٧٩٣

كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ (الأحزاب: ٣٦) فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ زَوِّجْنِي مِمَّنْ شِئْتَ، فَزَوَّجَنِي زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَأَخَذْتُهُ بِلِسَانِي، فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ)) وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد اپنے کسی معاملے کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔'' تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ جس کے ساتھ چاہیں میری شادی کر دیں تو آپ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میری شادی کر دی۔ میں ان کے ساتھ زبان درازی کرتی تو وہ رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کرتے، آپ ﷺ فرماتے: اپنی بیوی اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ سے ڈرو۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

[٣٧٩٧]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقِ، نا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ أُخْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ تَحْتَ بِلَالٍ. ❶

حنظلہ بن ابی سفیان جمحی اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ کو بلال رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیکھا۔

[٣٧٩٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: نا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْحَسَبُ: الْمَالُ، وَالْكَرَمُ: التَّقْوٰى)). ❷

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسب سے مراد مال اور عزت سے مراد تقویٰ ہے۔

[٣٧٩٩]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا بُنْدَارٌ، نا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسب سے مراد مال اور عزت سے مراد تقویٰ ہے۔

[٣٨٠٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْآيَةُ مُشْتَرَكَةٌ؟

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا مطلقہ اور بیوہ کے لیے مشترکہ آیت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے کہا (یہ آیت): ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ ''اور جو حمل والیاں ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ

❶ المراسيل لأبي داود: ٢٢٩.

❷ مسند أحمد: ٢٠١٠٢۔جامع الترمذي: ٣٢٧١۔المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٣

قَالَ: ((أَيُّ آيَةٍ؟))، قُلْتُ: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق:٤) الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ)).

اپنا حمل وضع کر دیں۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

[٣٨٠١]..... نَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق: ٤) أَمُبْهَمَةٌ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا، أَوْ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، قَالَ: ((هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا)). ❶

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس آیت: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ "اور جو حمل والیاں ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔" کے متعلق سوال کیا کہ کیا یہ آیت اس عورت کے متعلق ہے جسے تین طلاقیں ہوئی ہوں، یا اس کے متعلق ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تین طلاق والی سے بھی متعلق ہے اور اس عورت کے بھی متعلق ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔

[٣٨٠٢]..... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَحَسَبِهَا، وَدِينِهَا، وَجَمَالِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چار امور کی بناء پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال و دولت کے سبب، اس کے حسب و نسب کی بناء پر، اس کے دین کے پیش نظر اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے، لیکن تو دین والی کو ترجیح دے، تیرا ہاتھ خاک آلود ہو۔

[٣٨٠٣]..... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، نَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، ح وَنَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَائِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ عَلَى مَالِهَا وَدِينِهَا وَجَمَالِهَا،

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین امور کی بناء پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال و دولت کی بناء پر، اس کے دین کے باعث اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے، لیکن تجھ پر لازم ہے کہ دین والی کو اختیار کرے، تیرا ہاتھ خاک آلود ہو۔

---

❶ مسند أحمد: ٢١١٠٨

❷ صحيح البخاري: ٥٠٩٠۔ صحيح مسلم: ١٤٦٦۔ سنن أبي داود: ٢٠٤٧۔ سنن ابن ماجه: ١٨٥٨۔ سنن النسائي: ٦/ ٦٨۔ مسند أحمد: ٩٥٢١۔ صحيح ابن حبان: ٤٠٣٦

فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ)) . ❶

[٣٨٠٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((كَرَمُ الْمَرْءِ دِينُهُ، وَمُرُوءَتُهُ عَقْلُهُ، وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ)) . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کا شرف اس کا دین ہے، اس کی مروءت اس کی عقل ہے اور اس کا حسب اس کا اخلاق ہے۔

[٣٨٠٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحْسَابُ أَهْلِ الدُّنْيَا هٰذَا الْمَالُ)) . ❸

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل دنیا کا حسب ونسب مال ودولت ہے۔

[٣٨٠٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: حَسَبُ الْمَرْءِ دِينُهُ، وَمُرُوءَتُهُ خُلُقُهُ، وَأَصْلُهُ عَقْلُهُ. ❹

زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: آدمی کا حسب اس کا دین ہے، اس کی مروءت اس کا اخلاق ہے اور اس کی اصل اس کی عقل ہے۔

[٣٨٠٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو حُذَيْفَةَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ فَائِدٍ الْعَبْسِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِنَّ الشَّجَاعَةَ وَالْجُبْنَ غَرَائِزُ فِي الرِّجَالِ، وَالْكَرَمُ وَالْحَسَبُ، فَكَرَمُ الرَّجُلِ دِينُهُ، وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ، وَإِنْ كَانَ فَارِسِيًّا أَوْ نَبَطِيًّا.

حسان بن فائد العبسی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہادری، بزدلی، شرف اور حسب لوگوں کی گھٹی میں ہوتے ہیں۔ آدمی کا شرف اس کا دین ہوتا ہے اور اس کا حسب اس کا اخلاق ہوتا ہے، خواہ وہ فارسی ہو یا نبطی۔

[٣٨٠٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْدُونُ بْنُ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

❶ صحيح مسلم: ١٠٨٧ـجامع الترمذي: ١٠٨٦ـمسند أحمد: ١١٧٦٥ـصحيح ابن حبان: ٤٠٣٧

❷ مسند أحمد: ٨٧٧٤ـصحيح ابن حبان: ٤٨٣ـالمستدرك للحاكم: ١/ ١٢٣ـالسنن الكبرٰى للبيهقي: ٧/ ١٣٦

❸ مسند أحمد: ٢٣٠٥٩ـسنن النسائي: ٦/ ٦٤ـصحيح ابن حبان: ٦٩٩ـالمستدرك للحاكم: ٢/ ١٣٩

❹ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٧/ ١٣٦

عَبَّادِ الْفَرْغَانِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً، وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً، وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً، وَإِنَّ أَبَاهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي، قَالَ: ((لَا أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَزَوَّجِي)). ❶

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے کہا: یہ میرا بیٹا ہے، میرا پیٹ اس کا مسکن رہا، میری گود اس کا جھولا رہی اور میرے پستان اس کی سیرابی رہے، لیکن اس کا باپ اسے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک تو شادی نہیں کر لیتی تب تک تو اس کو رکھنے کی زیادہ حق دار ہے۔

[۳۸۰۹]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمَرْأَةُ أَحَقُّ بِوَلَدِهَا مَا لَمْ تَزَوَّجْ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کے بارے میں اپنے خاوند سے جھگڑ پڑی تو نبی ﷺ نے فرمایا: عورت جب تک شادی نہیں کرتی، وہ اپنے بچے کی زیادہ حقدار ہے۔

[۳۸۱۰]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَطْنِي كَانَ لَهُ وِعَاءً، وَثَدْيِي كَانَ لَهُ سِقَاءً، وَحِجْرِي كَانَ لَهُ حِوَاءً، وَإِنَّ أَبَاهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَتَزَوَّجِي)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے سمیت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا پیٹ اس کی حفاظت گاہ رہا، میرے پستان اس کی سیرابی کا سامان رہے اور میری گود اس کا مسکن رہی، لیکن اس کا باپ اسے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تو شادی نہیں کر لیتی تب تک تو اس کی زیادہ حقدار ہے۔

[۳۸۱۱]..... نا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ، نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً.

سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نامردی کے مریض کو ایک سال کی مہلت دی جائے۔

[۳۸۱۲]..... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ،

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

❶ مسند أحمد: ٦٧٠٧، ٦٨٩٣ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٢٥٩٧

❷ سنن أبي داود: ٢٢٧٦ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٧

عَنْ مَعْمَرٍ مِثْلَهُ سَوَاءً .

[٣٨١٣]..... نا أَبُو طَلْحَةَ ، نا بُنْدَارٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نا مَالِكٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فِي الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ ، قَالَ: يُؤَجَّلُ سَنَةً . ❶

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی کے حقوقِ ازدواج ادا کرنے سے قاصر ہو، فرماتے ہیں کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے۔

[٣٨١٤]..... نا أَبُو طَلْحَةَ ، نا بُنْدَارٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نا سُفْيَانُ ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي ، وَحُصَيْنَ بْنَ قَبِيصَةَ ، يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: يُؤَجَّلُ سَنَةً فَإِنْ أَتَاهَا وَإِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا . ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے، اگر وہ حقوق کی ادائیگی کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ان میں تفریق کرادی جائے۔

[٣٨١٥]..... وَبِهِ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فِي الْعِنِّينِ ، فَقَالَ: يُؤَجَّلُ سَنَةً .

ابونعمان بیان کرتے ہیں کہ میں نامرد شخص کے بارے میں مسئلہ پوچھنے کے لیے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: اسے ایک سال کی مہلت دی جائے۔

[٣٨١٦]..... نا أَبُو طَلْحَةَ ، نا بُنْدَارٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نا شُعْبَةُ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِي طَلْقٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ: الْعِنِّينُ يُؤَجَّلُ سَنَةً .

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نامرد شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے۔

[٣٨١٧]..... نا أَبُو طَلْحَةَ ، نا بُنْدَارٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ نُعَيْمٍ ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، أَجَّلَهُ سَنَةً مِنْ يَوْمِ رَافَعَتْهُ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَكَذَالِكَ قَالَ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ: مِنْ يَوْمِ تُرَافِعُهُ .

حنظلہ بن نعیم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کو عورت کی جانب سے معاملہ اُٹھانے کے دن سے ایک سال کا وقت دیا۔ سفیان اور مالک نے بھی اسی طرح روایت کیا کہ جس دن عورت آواز اٹھائے۔

[٣٨١٨]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: إِذَا أُجِيفَ الْبَابُ وَأُرْخِيَتِ السُّتُورُ فَقَدْ وَجَبَ الْمَهْرُ . ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دروازہ بند کر دیا جائے اور پردے گرادیے جائیں تو حق مہر واجب ہو جاتا ہے۔

---

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٢٠٧

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٢٠٦

❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٢٥٥

[٣٨١٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا أَغْلَقَ بَابًا وَأَرْخَى سِتْرًا أَوْ رَأَى عَوْرَةً فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ .

عباد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی دروازہ بند کردے، پردہ گرادے اور ستر کو دیکھ لے تو اس پر حق مہر ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

[٣٨٢٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ أَغْلَقَ بَابًا وَأَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ . ❶

سعید بن مسیبؒ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص دروازہ بند کر کے پردہ گرادے، تو (اس پر) حق مہر (ادا کرنا) واجب ہو جاتا ہے۔

[٣٨٢١]...... قَالَ: وَنا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ .

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٨٢٢]...... وَنا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٨٢٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَا أَغْلَقَ بَابًا وَأَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ لَهَا الصَّدَاقُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ .

حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی دروازہ بند کردے اور پردہ گرادے تو عورت کے لیے حق مہر واجب ہو جاتا ہے اور عدت ومیراث کے احکام اس کے لیے ثابت ہو جاتے ہیں۔

[٣٨٢٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدٌ، عَنْ مُعَلَّى، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، نا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَشَفَ خِمَارَ امْرَأَةٍ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا)) . ❷

محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عورت کی اوڑھنی ہٹا کر اسے دیکھ لیا، اس پر حق مہر واجب ہو گیا، خواہ وہ اس کے ساتھ ہمبستری کرے یا نہ کرے۔

[٣٨٢٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَلَّى،

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حارث بن حکم نے ایک

❶ الموطأ: ١٤٨٦ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٠٨٦٨

❷ المراسيل لأبي داود: ٢١٤

نـا لَيْثٌ، عَـنْ بُـكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَـارٍ، قَـالَ: تَـزَوَّجَ الْـحَـارِثُ بْـنُ الْحَكَمِ امْرَأَةً فَـأَغْـلَـقَ عَـلَيْهَـا الْبَابَ ثُمَّ خَرَجَ فَطَلَّقَهَا وَقَالَ: لَمْ أَطَـأْهَا، وَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: قَدْ وَطِئَنِي فَاخْتَصَمُوا إِلَى مَـرْوَانَ فَـدَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى فَإِنَّ الْـحَارِثَ عِنْدَنَا مُصَدَّقٌ؟ فَقَالَ زَيْدٌ: أَكُنْتَ رَاجِمَهَا لَوْ حَبِلَتْ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَكَذَالِكَ تُصَدَّقُ الْمَرْأَةُ فِي مِثْلِ هٰذَا.

عورت سے شادی کی تو انہوں نے دروازہ بند کرلیا، پھر وہ باہر نکل آئے اور عورت کو طلاق دے دی اور کہا: میں نے اس کے ساتھ ہمبستری نہیں کی۔ جبکہ عورت نے کہا: اس نے میرے ساتھ ہمبستری کی ہے۔ چنانچہ لوگ ان کا جھگڑا مروان کے پاس لے گئے، تو انہوں نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے؟ ہم تو حارث کو سچا سمجھتے ہیں۔ تو زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر عورت حاملہ ہوگئی تو کیا آپ اسے رجم کریں گے؟ مروان نے کہا: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: بس پھر ایسے معاملے میں عورت کو سچا مانا جاتا ہے۔

[٣٨٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْـنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُكَيْرٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَـادَةَ، عَـنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا إِذَا بَتَّ طَلَاقَ امْرَأَتِهِ أَنْ يَتَزَوَّجَ خَامِسَةً حَامِلًا كَانَتِ امْرَأَتُهُ أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ.

قتادہ روایت کرتے ہیں کہ سعید بن میسّب رحمہ اللہ اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق بتہ دینے کے بعد پانچویں عورت سے شادی کرلے، خواہ اس کی بیوی حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔

[٣٨٢٧]...... نـا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَسُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَا: نا حَـمَّـادُ بْنُ سَلَمَةَ، نا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، وَسَعِيدِ بْـنِ الْـمُسَيِّبِ، وَخِلَاسِ بْـنِ عَمْرٍوح قَـالَ: وَنـا حُـمَيْدٌ، عَـنْ بَـكْرٍ الْمُزَنِيِّ، أَنَّهُمْ قَالُوا: إِذَا طَلَّقَ امْـرَأَتَـهُ وَهِـيَ حَـامِلٌ إِنْ شَـاءَ تَزَوَّجَ أُخْتَهَـا فِي عِدَّتِهَا.

حسن، سعید بن میسّب اور خلاس بن عمرو رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی عورت کو حالت حمل میں طلاق دے اور اس کی عدت کے دوران ہی اس کی بہن سے نکاح کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

[٣٨٢٨]...... قَـالَ: وَنـا حَـمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے مثل ہے۔

[٣٨٢٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا الشَّـافِعِيُّ، أنا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُـحَمَّدٍ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَا يَقُولَانِ فِي الرَّجُلِ يَـكُـونُ عِـنْـدَهُ أَرْبَـعُ نِسْـوَةٍ فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ الْبَتَّةَ: يَتَزَوَّجُ إِذَا شَاءَ وَلَا يَنْظُرُ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر ایسے آدمی کے متعلق فرماتے ہیں جس کی چار بیویاں ہوں، کہ وہ ایک کو طلاق بتہ دے دے تو وہ اس کی عدت گزرنے کا انتظار کئے بغیر جب چاہے نکاح کرسکتا ہے۔

[٣٨٣٠]...... نـا أَبُـو بَـكْـرٍ النَّيْسَـابُورِيُّ، نـا عَبْدُ

عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام

الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ امْرَأَتَيْنِ وَيُطَلِّقُ تَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ الْأَمَةُ حَيْضَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَحِضْ فَشَهْرَيْنِ أَوْ شَهْرًا وَنِصْفًا. [1]

دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے اور دو طلاق کا اختیار رکھتا ہے۔ لونڈی کی عدت دو حیض ہے، لیکن اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو دو ماہ یا ڈیڑھ ماہ ہے۔

[۳۸۳۱]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، نا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ فَيُصِيبُهَا ثُمَّ يَظْهَرُ عَلٰى عَيْبٍ فِيهَا لَمْ يَكُنْ رَآهُ أَنَّ الْجَارِيَةَ تَلْزَمُهُ وَيُوضَعُ عَنْهُ قَدْرُ الْعَيْبِ، وَقَالَ: لَوْ كَانَ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ الْعُقْرَ كَانَ ذٰلِكَ شِبْهَ الْإِجَارَةِ وَكَانَ الرَّجُلُ يُصِيبُهَا وَهُوَ يَرَى الْعَيْبَ لَمْ يَرُدِ الْعُقْرَ وَلٰكِنَّهُ إِذَا أَصَابَهَا لَزِمَتْهُ الْجَارِيَةُ وَوُضِعَ عَنْهُ قَدْرُ الْعَيْبِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص لونڈی خرید کر اس سے جماع کر لے، پھر وہ اس میں کوئی عیب دیکھے جس کا اسے پہلے پتہ نہ چلا تو لونڈی اس کی ہی ہوگی، البتہ عیب کے بہ قدر قیمت کم کر دی جائے گی۔ نیز فرماتے: اگر لوگوں کے کہنے کے مطابق وہ لونڈی واپس کرے اور وطی کی رقم دے دے تو یہ اجارہ کے مشابہ ہو جائے گا۔ اگر آدمی وطی کرنے کے بعد عیب سے آگاہ ہو تو وطی کی رقم نہیں دے گا، بلکہ لونڈی اس کی ہو جائے گی، البتہ اس کی قیمت میں عیب کے بہ قدر کمی کر دی جائے گی۔

[۳۸۳۲]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: إِذَا ابْتَاعَ الْأَمَةَ ثُمَّ أَصَابَهَا ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا بَعْدَ إِصَابَتِهِ أَخَذَ قِيمَةَ الْعَيْبِ. هٰذَا مُرْسَلٌ.

محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص لونڈی خرید کر اس سے وطی کر لے، پھر اس میں کوئی عیب پائے تو عیب کی قیمت وصول کر لے۔

یہ حدیث مرسل ہے۔

[۳۸۳۳]...... نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يَرُدُّهَا وَلٰكِنَّهَا تُكْسَرُ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَيْبِ، وَهٰذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ.

علی بن حسین سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ لونڈی واپس نہیں کرے گا، البتہ اس کی قیمت کم کر دی جائے گی اور بیچنے والا عیب کے بہ قدر رقم واپس کرے گا۔

[۳۸۳۴]...... نا جَعْفَرٌ، نا مُوسَى، نا أَبُو بَكْرٍ، نا

عامر سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر لونڈی

[1] مسند الشافعی: ۲/ ۵۷۔ المعرفة للبیهقی: ۱۰/ ۹۳

شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا كَانَتْ ثَيِّبًا رُدَّ مَعَهَا نِصْفُ الْعُشْرِ وَإِنْ كَانَتْ بِكْرًا رُدَّ الْعُشْرُ. وَهٰذَا مُرْسَلٌ، عَامِرٌ لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

خاوند دیدہ ہو تو اس کے ساتھ نصف عشر دیا جائے گا اور اگر کنواری ہو تو عشر دیا جائے گا۔
یہ حدیث مرسل ہے، عامر کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔

[٣٨٣٥]...... نا دَعْلَجٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، أَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: إِذَا وَطِئَهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ وَإِذَا رَأَى عَيْبًا قَبْلَ أَنْ يَطَأَهَا فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّ. هٰذَا مُرْسَلٌ.

ضحاکؒ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لونڈی سے جماع کرلے تو وہ اس کی ہوگئی اور اگر جماع سے پہلے اس میں عیب دیکھ لے تو چاہے رکھ لے اور چاہے واپس کردے۔
یہ روایت بھی مرسل ہے۔

[٣٨٣٦]...... نا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ، نا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ، قَالَ: سُئِلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَنْ عِدَّةِ أُمِّ وَلَدٍ فَقَالَ: لَا تَلْبَسُوا عَلَيْنَا دِينَنَا إِنْ تَكُنْ أَمَةً فَإِنْ عِدَّتَهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ. وَرَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَوْقُوفًا أَيْضًا. وَرَفَعَهُ قَتَادَةُ، وَمَطَرٌ الْوَرَّاقُ. وَالْمَوْقُوفُ أَصَحُّ وَقَبِيصَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو. ❶

رجاء بن حیوۃ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اُمِ ولد (یعنی ایسی لونڈی جس کے بطن سے اس کے مالک کی اولاد ہو) کی عدت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہم پر ہمارا دین خلط ملط نہ کرو، اگر چہ وہ لونڈی ہے لیکن اس کی عدت آزاد عورت والی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے یہ موقوفاً مروی ہے البتہ قتادہ اور مطر الورّاق نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ اس کا موقوف ہونا ہی زیادہ درست ہے۔ قبیصہ راوی کا سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[٣٨٣٧]...... نا أَبُو عُبَيْدِ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، قَالَ: لَا تَلْبَسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا: عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. ❷

قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم پر ہمارے نبی کی سنت کو خلط ملط نہ کرو، اُم ولد کی عدت بیوہ عورت والی عدت ہے، یعنی چار ماہ دس دن۔

[٣٨٣٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً. قَبِيصَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو، وَالصَّوَابُ لَا تَلْبَسُوا عَلَيْنَا دِينَنَا مَوْقُوفٌ.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے، قبیصہ نے سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ درست الفاظ یہ ہیں کہ تم ہم پر ہمارے دین کو خلط ملط نہ کرو۔ یہ روایت موقوف ہے۔

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٩ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٤٧

❷ صحيح ابن حبان: ٤٣٠٠

[۳۸۳۹]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو مُوسَى، نا عَبْدُ الْأَعْلَى، نا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ قَالَ: لَا تَلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ.

قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم پر ہمارے نبی کی سنت کو خلط ملط مت کرو، اُم ولد کی عدت بیوہ والی عدت ہے، یعنی چار ماہ دس دن۔

[۳۸۴۰]..... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ التُّسْتَرِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ، نا سَلَّامُ بْنُ أَبِي خَيْزَةَ وَهُوَ سَلَّامُ بْنُ مُكَيْسٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل مروی ہے۔

[۳۸۴۱]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ الدِّمَشْقِيُّ، نا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، نا أَبُو مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، أَنَّ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَإِذَا أُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ. مَوْقُوفٌ وَهُوَ الصَّوَابُ، وَهُوَ مُرْسَلٌ لِأَنَّ قَبِيصَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو.

قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اُم ولد کا مالک فوت ہو جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے اور اگر وہ آزاد ہو جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

یہ موقوف روایت ہے، یہی صحیح ہے، نیز یہ روایت مرسل ہے کیونکہ قبیصہ کا سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[۳۸۴۲]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْوَلِيدُ، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: إِنَّا لَا نَتَلَاعَبُ بِدِينِنَا، الْحُرَّةُ حُرَّةٌ وَالْأَمَةُ أَمَةٌ، يَعْنِي فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَكُونُ عَلَيْهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اپنے دین کے ساتھ کھلواڑ نہیں کرتے۔ آزاد آزاد ہے اور لونڈی لونڈی ہے، یعنی اُم ولد کی عدت آزاد عورت کی عدت ہے۔

[۳۸۴۳]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

اس اسناد کے ساتھ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْحُرَّةِ. قَالَ أَبِي: هٰذَا الْحَدِيثُ مُنْكَرٌ.

انہوں نے فرمایا: اُمِ ولد کی عدت آزاد عورت والی عدت ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔

[٣٨٤٤]...... قَالَ: وَنَا الْوَلِيدُ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُمِ ولد کی عدت آزاد عورت والی عدت ہے۔

[٣٨٤٥]...... نَا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ، نا أَبُو حَفْصٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ مُعَتِّبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: اسْتَفْتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي عَبْدٍ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَا جَمِيعًا، قَالَ: يَخْطُبُهَا إِنْ شَاءَ، قَضَى بِذَالِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❶

بنی نوفل کے آزاد کردہ غلام ابوحسن بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فتویٰ طلب کیا کہ ایک غلام اپنی بیوی کو جو لونڈی ہے؛ دو طلاقیں دیتا ہے، پھر وہ دونوں اکٹھے آزاد ہو جاتے ہیں؟ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ چاہے تو اس سے نکاح کر سکتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا ہے۔

[٣٨٤٦]...... نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ، أَنَّ أَبَا حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ كَانَتْ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ وَبَانَتْ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّهُمَا أُعْتِقَا بَعْدَ ذَالِكَ هَلْ يَصِحُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَخْطُبَهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِذَالِكَ.

بنی نوفل کے آزاد کردہ غلام ابوحسن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فتویٰ طلب کیا: ایک غلام اپنی بیوی کو جو لونڈی ہے؛ دو طلاقیں دیتا ہے اور وہ اس سے جدا ہو جاتی ہے، پھر وہ دونوں آزاد ہو جاتے ہیں، تو کیا آدمی اس عورت کو نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے؟ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا ہے۔

[٣٨٤٧]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ أَبُو حَامِدٍ الْهَمْدَانِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْمُنْكَدِرِيُّ، نَا أَبُو حَنِيفَةَ مُحَمَّدُ بْنُ رَبَاحِ بْنِ يُوسُفَ الْجَوْزَجَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی کے نکاح میں لونڈی ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دے دے، پھر اسے خرید لے تو اس کے لیے وہ تب تک حلال نہیں ہوتی جب تک کہ کسی اور سے نکاح نہ کر لے۔

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٥ـ سنن أبي داود: ٢١٨٧ـ سنن النسائي: ٦/ ١٥٤ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٨٢ـ مسند أحمد: ٢٠٣١، ٣٠٨٨

سُهَيْلٍ، قَالَا: نا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ، نا سَلْمُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا كَانَتِ الْأَمَةُ تَحْتَ الرَّجُلِ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَاهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ)). ❶

[٣٨٤٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَتِ: اسْتَهْوَتِ الْجِنُّ زَوْجَهَا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَرَبَّصَ أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ أَمَرَ وَلِيَّ الَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الْجِنُّ أَنْ يُطَلِّقَهَا، ثُمَّ أَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. ❷

ابوعثمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے کہا: اس کے خاوند کو جن چمٹ گیا ہے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دیا، پھر آپ نے جن سے متاثر اس شخص کے ولی کو حکم دیا کہ عورت کو طلاق دے دے، پھر عورت کو چار ماہ دس دن عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔

[٣٨٤٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جَابِرٍ، نا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ، نا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((امْرَأَةُ الْمَفْقُودِ امْرَأَتُهُ حَتّٰى يَأْتِيَهَا الْخَبَرُ)). ❸

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گمشدہ شخص کی بیوی اسی کی بیوی رہتی ہے، یہاں تک کہ اسے (اپنے خاوند کی موت کی) خبر موصول ہو جائے۔

[٣٨٥٠]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَأَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالُوا: نا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ فَقَالَ: إِذَا دَخَلْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَإِنَّهُ ابْنِي، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخِي، ابْنُ أَمَةِ أَبِي،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ نے زمعہ کی لونڈی کے بچے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا جھگڑا رکھا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے بھائی عتبہ نے وصیت کرتے ہوئے کہا تھا کہ جب تم مکہ جاؤ تو زمعہ کی لونڈی کے بچے کو لے لینا، وہ میرا بچہ ہے۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی سے ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بچے کو واضح طور پر عتبہ کے مشابہ پایا تو فرمایا: اے عبد بن زمعہ! وہ تیرا ہے، بچہ

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٢٩٥٩۔ الموطأ: ١٦٤٢۔ مسند الشافعي: ٢/ ٣٩

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٢٣٧

❸ مصنف عبد الرزاق: ١٢٣٣٠

وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي ، فَرَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ ، فَقَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ)) . تَابَعَهُ مَالِكٌ ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ ، وَابْنُ إِسْحَاقَ ، وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ ، وَابْنُ جُرَيْجٍ ، وَعَقِيلٌ ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ ، وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ ، وَيُونُسُ ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَغَيْرُهُمْ ، وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ ، وَمَعْمَرٍ ، وَاللَّيْثِ ، وَصَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، وَابْنِ إِسْحَاقَ ، وَغَيْرِهِمْ: فَمَا رَأَى سَوْدَةَ قَطُّ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ . ❶

بستر والے کا ہے، اور اے سودہ! اس سے پردہ کرو۔
مالک، صالح بن کیسان، ابن اسحاق، شعیب بن ابی حمزہ، ابن جریج، عقیل، زہری کے بھتیجے، معمر بن راشد، یونس، لیث بن سعد، سفیان بن حسین اور دیگر راویوں نے اس کی موافقت کی ہے نیز مالک، معمر، لیث، صالح بن کیسان، ابن اسحاق وغیرہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ اس نے مرنے تک سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

[٣٨٥١]...... نا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ ، نا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الصَّدَفِيُّ ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا﴾ (النساء: ٣) ، قَالَ: ((ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ لَا يُكْثِرَ مَنْ تَعُولُونَهُ)) .

زید بن اسلم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا﴾ ''یہ زیادہ قریب ہے کہ تم انصاف سے نہ ہٹو۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ زیادہ قریب ہے کہ جن کے ساتھ ناانصافی کا خدشہ ہے وہ زیادہ نہ ہوں۔

[٣٨٥٢]...... نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَخْرَمِيُّ ، نا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ التَّمِيمِيُّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِنْ شَاءَتْ . لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ ، وَمَحْبُوبٌ هَٰذَا ضَعِيفٌ أَيْضًا .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس عورت کو حکم فرمایا جس کا خاوند فوت ہو جائے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور بھی عدت گزار سکتی ہے۔
اس کو ابو مالک نخعی کے علاوہ کسی نے مسند روایت نہیں کیا اور وہ ضعیف راوی ہے، نیز محبوب بھی ضعیف راوی ہے۔

[٣٨٥٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ بِدِمَشْقَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ ،

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی خویلہ بنت ثعلبہ سے ظہار کیا تو اس

❶ صحيح البخاري: ٢٤٢١۔ صحيح مسلم: ١٤٥٧۔ سنن أبي داود: ٢٢٧٣۔ سنن ابن ماجه: ٢٠٠٤۔ سنن النسائي: ٦/ ١٨١۔ مسند أحمد: ٢٤٠٨٦۔ صحيح ابن حبان: ٤١٠٥۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٢٤٤، ٤٢٤٥، ٤٢٤٦

نـا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ قَتَادَةَ عَنِ الظِّهَارِ قَالَ: فَحَدَّثَنِي ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: إِنَّ أَوْسَ بْنَ الصَّامِتِ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ خُوَيْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ ، فَشَكَتْ ذَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ: ظَاهَرَنِي حِينَ كَبِرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الظِّهَارِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَوْسٍ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً)) ، قَالَ: مَالِي بِذَالِكَ يَدَانِ ، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) ، قَالَ: أَمَا إِنِّي إِذَا أَخْطَأَنِي أَنْ آكُلَ فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ يَكِلُّ بَصَرِي ، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) ، قَالَ: لَا أَجِدُ إِلَّا أَنْ تُعِينَنِي مِنْكَ بِعَوْنٍ وَصِلَةٍ ، قَالَ: فَأَعَانَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا حَتَّى جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ وَاللّٰهُ رَحِيمٌ ، قَالَ: وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ عِنْدَهُ مِثْلَهَا وَذَالِكَ لِسِتِّينَ مِسْكِينًا .

نے نبی ﷺ سے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: اس نے میرے بڑھاپے میں ظہار کیا ہے، جبکہ میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیتِ ظہار نازل فرما دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اوس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے کہا: مجھ میں اس کی استطاعت نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو۔ انہوں نے کہا: میں دن میں دو مرتبہ کھانا کھانا بھول جاؤں تو میری نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ انہوں نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے، آپ کچھ مہربانی اور تعاون فرما دیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پندرہ صاع طعام دے کر تعاون فرمایا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اتنا طعام جمع فرما دیا، اللہ بڑا مہربان ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ن کہ لوگوں کا خیال تھا کہ ان کے پاس اتنا طعام اور ہے، حالانکہ وہ ساٹھ مسکینوں کا تھا۔

[٣٨٥٤]..... نـا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ ، نـا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، نـا شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهُ مَكْتَلًا فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا ، فَقَالَ: ((أَطْعِمْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ، وَذَالِكَ لِكُلِّ مِسْكِينًا مُدٌّ)) . ❷

سیدنا سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک ٹوکرا دیا جس میں پندرہ صاع تھے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے، ہر مسکین کو ایک مُد دینا۔

[٣٨٥٥]..... نـا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ ، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَرَأَى بَيَاضَ الْخَلْخَالِ فِي السَّاقِ فِي الْقَمَرِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ ،

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کر رکھا تھا۔ اس نے چاندنی میں اس کے پازیب کی چمک دیکھی تو اس سے ہمبستری کر لی۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ کا فرمان نہیں سنا: ﴿مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا﴾ ''اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو

❶ سنن أبي داود: ٢٢١٤

❷ سنن أبي داود: ٢٢١٧۔ سنن ابن ماجه: ٢٠٦٢۔ جامع الترمذي: ١١٩٨

فَقَالَ: أَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُولُ: ﴿مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا﴾ (المجادلة: ٣)، أَمْسِكْ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ حَتّٰى تُكَفِّرَ. ❶

ہاتھ لگائیں۔'' اب تم کفارہ ادا کرنے تک اپنی بیوی سے دور رہو۔

[٣٨٥٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بَنِي فُلَانٍ فَيَأْخُذَ مِنْهُمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ فَيُعْطِيَهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا. ❷

سیدنا سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ بنوفلاں کے پاس جا کر ایک وسق کھجور وصول کریں اور ساٹھ مسکینوں میں بانٹ دیں۔

[٣٨٥٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَالْمَيْمُونِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي الْمُظَاهِرِ إِذَا وَطِئَ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ.

قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ظہار کرنے والے کے بارے میں فرمایا: جب وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے وطی کرلے تو اس پر دو کفارے پڑتے ہیں۔

[٣٨٥٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ: عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ.

قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ اس پر دو کفارے ادا کرنا واجب ہیں۔

[٣٨٥٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلًّى، نا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ، أَنَّهُ ظَاهَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ تَكْفِيرًا وَاحِدًا. ❸

سیدنا سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ظہار کیا لیکن کفارہ کی ادائیگی سے قبل اپنی بیوی سے ہمبستری کرلی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات آپ کے گوش گزار کی، تو آپ ﷺ نے انہیں ایک ہی کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

[٣٨٦٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ

سیدنا سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ظہار کرنے والا کفارہ ادا کرنے سے قبل ہمبستری کرلے تو نبی ﷺ نے

❶ سنن أبي داود: ٢٢٢٣۔سنن ابن ماجه: ٢٠٦٥۔جامع الترمذي: ١١٩٩۔سنن النسائي: ٦/ ١٦٧

❷ مسند أحمد: ١٦٤٢١

❸ جامع الترمذي: ٣٢٩٩۔سنن ابن ماجه: ٢٠٦٤

مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ، قَالَ: ((كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ)).

اس کے بارے میں فرمایا: اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔

[٣٨٦١]...... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي، حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو جُرِيٍّ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهُ أَنَّهُ لَيْسَ لِلْأَمَةِ ظِهَارٌ.

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص چاہے مجھ سے اس مسئلے پر مباہلہ کر لے کہ لونڈی سے ظہار نہیں ہوتا۔

[٣٨٦٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَا ظِهَارَ مِنَ الْأَمَةِ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: لونڈی سے ظہار نہیں ہوتا۔

[٣٨٦٣]...... وَنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْأَمَةِ ظِهَارٌ.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لونڈی سے ظہار نہیں ہوتا۔

[٣٨٦٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ، قَالَ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ. ❶

سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی چار بیویوں سے ظہار کرتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: ایک ہی کفارہ ہے۔

[٣٨٦٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: إِذَا كَانَ تَحْتَ الرَّجُلِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَظَاهَرَ مِنْهُنَّ، تُجْزِيهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ایک شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ ان سب سے ظہار کر لے، تو اسے ایک کفارہ ہی کافی ہے۔

[٣٨٦٦]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي الشَّيْبَانِيَّ،

شعبی بیان کرتے ہیں کہ عائشہ بنت طلحہ نے کہا: اگر میں نے مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کی تو وہ مجھ پر میرے باپ کی پشت طرح ہیں۔ پھر انہوں نے اس بارے میں

❶ السنن الکبریٰ للبیہقی: ٧/ ٣٨٤

وَالْمُغِيرَةِ، وَحُصَيْنٍ، قَالُوا: سَمِعْنَا الشَّعْبِيَّ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ: إِنْ تَزَوَّجْتُ مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَهُوَ عَلَيَّ كَظَهْرِ أَبِي، فَسَأَلَتْ عَنْ ذَالِكَ، فَأُمِرَتْ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً وَتَتَزَوَّجَهُ.

(حکم) پوچھا تو انہیں حکم دیا گیا کہ وہ غلام آزاد کریں اور اس کے ساتھ شادی کر لیں۔

[٣٨٦٧]...... نَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نَا مُعَلَّى، نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نَا مُغِيرَةُ، حَدَّثَنِي قُثَمُ مَوْلَى عَبَّاسٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنَةَ عَلِيٍّ، وَامْرَأَةَ عَلِيٍّ النَّهْشَلِيَّةَ. ❶

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے غلام قثم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے ساتھ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیوی کے ساتھ جو نہشل قبیلہ سے تھیں، شادی کی۔

[٣٨٦٨]...... نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا مُعَلَّى، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، يُقَالُ لَهُ جَبَلَةُ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأَةِ رَجُلٍ وَابْنَتِهِ مِنْ غَيْرِهَا. قَالَ أَيُّوبُ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُهُ.

محمد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ جبلہ نامی ایک مصری صحابی نے ایک آدمی کی بیوی اور اس کی بیٹی جو کسی اور عورت سے تھی، دونوں کو نکاح میں جمع کیا۔ ایوب بیان کرتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ اس کو ناپسند کیا کرتے تھے۔

[٣٨٦٩]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، نَا أَبُو حُذَيْفَةَ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْخُلْعُ فُرْقَةٌ وَلَيْسَ بِطَلَاقٍ. ❷

طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خلع جدائی ہے اور طلاق نہیں ہے۔

[٣٨٧٠]...... نَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ بَعْدَ تَطْلِيقَتَيْنِ وَخُلْعٍ.

طاؤس رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو طلاقوں اور خلع کے بعد مرد و عورت کو اکٹھا کر دیا (یعنی ان کا نکاح کرا دیا)۔

[٣٨٧١]...... نَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَشْكُو زَوْجَهَا، فَقَالَ: ((رُدِّي عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ))، قَالَتْ: ((نَعَمْ وَزِيَادَةً))، قَالَ: ((أَمَّا الزِّيَادَةُ فَلَا)) خَالَفَهُ الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَسْنَدَهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی، وہ اپنے خاوند کی شکایت کر رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا باغ اسے واپس کر دے۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے، بلکہ میں مزید بھی دیتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مزید کی ضرورت نہیں ہے۔
ولید نے اس کے خلاف بیان کیا، انہوں نے عطاء سے اور

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ١٩٤

❷ مصنف عبد الرزاق: ١١٧٧١

ابْنِ عَبَّاسٍ . وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ . ❶

انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسنداً روایت کیا ہے، جبکہ اس کا مرسل ہونا زیادہ صحیح ہے۔

[٣٨٧٢]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جُمْهَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أُمِّ بَكْرَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ، أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقَالَ عُثْمَانُ: هِيَ تَطْلِيقَةٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَا سَمَّيَا شَيْئًا فَهُوَ عَلَى مَا سَمَّيَاهُ . ❷

اُم بکرہ اسلمیہ نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اپنے خاوند سے خلع لیا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ طلاق ہے، ہاں اگر وہ دونوں کوئی نام لے لیں تو جو وہ نام لیں گے اسی کے مطابق ہوگا۔

[٣٨٧٣]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا هَمَّامٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُخْتَلِعَةِ: يَخْتَلِعُ بِمَا دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا .

عبداللہ بن رباح روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خلع لینے والی عورت کے بارے میں فرمایا: آدمی سر کے بالوں کی چوٹی سے کم پر بھی خلع دے سکتا ہے۔

[٣٨٧٤]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، نا دَاوُدُ الْعَطَّارُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ جَمِيلَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَا تَزِيدُ الْمَرْأَةُ فِي الْحَمْلِ عَلَى سَنَتَيْنِ قَدْرَ مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ عُودِ الْمِغْزَلِ .

جمیلہ بنت سعد بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عورت کے حمل کی مدت چرخے کا سایہ پھرنے کے برابر بھی دو سال سے زائد نہیں ہے۔

[٣٨٧٥]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا حَبَّانُ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ جَمِيلَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَا يَكُونُ الْحَمْلُ أَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ قَدْرَ مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ الْمِغْزَلِ . وَجُمَيْلَةُ بِنْتُ سَعْدٍ أُخْتُ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ .

جمیلہ بنت سعد سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حمل کی مدت چرخے کا سایہ پھرنے کے برابر بھی دو سال سے زائد نہیں ہے۔

جمیلہ بنت سعد، عبید بن سعد کی ہمشیرہ ہے۔

[٣٨٧٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَشْيَاخٌ

ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ہمارے بزرگوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المومنین! میں اپنی بیوی سے دو سال تک غائب رہا،

❶ المراسيل لأبي داود: ٢٣٥ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ١٢٢ ـ مصنف عبد الرزاق: ١١٨٤٢

❷ الموطأ: ١٦١٣ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣١٦

مِنَّا ، قَالُوا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي غِبْتُ عَنِ امْرَأَتِي سَنَتَيْنِ فَجِئْتُ وَهِيَ حُبْلَى ، فَشَاوَرَ عُمَرُ النَّاسَ فِي رَجْمِهَا ، قَالَ: فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيلٌ فَلَيْسَ لَكَ عَلَى مَا فِي بَطْنِهَا سَبِيلٌ فَاتْرُكْهَا حَتَّى تَضَعَ ، فَتَرَكَهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَدْ خَرَجَتْ ثَنِيَّاهُ فَعَرَفَ الرَّجُلُ الشَّبَهَ فِيهِ ، فَقَالَ: ابْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ: عَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ يَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ لَوْلَا مُعَاذٌ هَلَكَ عُمَرُ. [1]

جب میں واپس آیا تو وہ حاملہ تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو رجم کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! اگر آپ اس عورت کو اس کے جرم کی سزا دینا چاہیں تو دے دیں لیکن اس کے پیٹ میں موجود بچے کو آپ سزا نہیں دے سکتے، لہٰذا اسے بچے کو جنم دینے تک چھوڑ دیجیے۔ تو آپ نے اسے چھوڑ دیا، پھر جب اس نے بچے کو جنم دیا تو اس کے سامنے کے دو دانت دیکھ کر آدمی نے اس میں مشابہت پالی، تو کہنے لگا: ربِ کعبہ کی قسم! یہ میرا ہی بیٹا ہے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتیں معاذ رضی اللہ عنہ جیسے بچے نہیں جنم دے سکتیں، اگر معاذ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

[٣٨٧٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ ، يَقُولُ: قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: إِنِّي حُدِّثْتُ عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ: لَا تَزِيدُ الْمَرْأَةُ فِي حَمْلِهَا عَلَى سَنَتَيْنِ قَدْرَ ظِلِّ الْمِغْزَلِ ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ يَقُولُ هٰذَا؟ هٰذِهِ جَارَتُنَا امْرَأَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ امْرَأَةُ صِدْقٍ وَزَوْجُهَا رَجُلُ صِدْقٍ حَمَلَتْ ثَلَاثَةَ أَبْطُنٍ فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً تَحْمِلُ كُلَّ بَطْنٍ أَرْبَعَ سِنِينَ .

ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا گیا کہ انہوں نے فرمایا: عورت کا حمل چرخے کے سائے برابر بھی دو سال سے زائد نہیں ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ کون کہتا ہے؟ ہماری لونڈی محمد بن عجلان کی بیوی ہے، وہ ایک اچھی بیوی ہے اور اس کا خاوند بھی نیک آدمی ہے، اس نے بارہ سال کے عرصے میں تین بچوں کو جنم دیا ہے اور ہر حمل کی مدت چار سال ہے۔

[٣٨٧٨]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، نا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ ، نا ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ شَدَّادِ بْنِ دَاوُدَ الْمَخْرَمِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ ، نا أَبِي ، نا الْمُبَارَكُ بْنُ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: مَشْهُورٌ عِنْدَنَا كَانَتِ امْرَأَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ تَحْمِلُ وَتَضَعُ فِي أَرْبَعِ سِنِينَ ، وَكَانَتْ تُسَمَّى حَامِلَةَ الْفِيلِ .

مبارک بن مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں یہ بات مشہور تھی کہ محمد بن عجلان کی بیوی کے حمل اور بچہ جننے کی مدت چار سال ہوتی ہے، نیز اسے ہاتھی کے حمل والی کہا جاتا تھا۔

[٣٨٧٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا أَبُو شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ عِمْرَانَ الدَّعَّاءُ ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

ہشام بن یحییٰ فرامجاشعی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٤٣

غَسَّانَ، نا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى الْفَرَّاءُ الْمُجَاشِعِيُّ، قَالَ: بَيْنَمَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ يَوْمًا جَالِسًا إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا يَحْيَى ادْعُ لِامْرَأَةٍ حُبْلَى مُنْذُ أَرْبَعِ سِنِينَ قَدْ أَصْبَحَتْ فِي كَرْبٍ شَدِيدٍ فَغَضِبَ مَالِكٌ وَأَطْبَقَ الصُّحُفَ، فَقَالَ: مَا يَرَى الْقَوْمُ إِلَّا أَنَّا أَنْبِيَاءُ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَذِهِ الْمَرْأَةُ إِنْ كَانَ فِي بَطْنِهَا رِيحٌ فَأَخْرِجْهُ عَنْهَا السَّاعَةَ وَإِنْ كَانَ فِي بَطْنِهَا جَارِيَةٌ فَأَبْدِلْهَا بِهَا غُلَامًا فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ، ثُمَّ رَفَعَ مَالِكٌ يَدَهُ وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ وَجَاءَ الرَّسُولُ إِلَى الرَّجُلِ، فَقَالَ: أَدْرِكِ امْرَأَتَكَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَمَا حَطَّ مَالِكٌ يَدَهُ حَتَّى طَلَعَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عَلَى رَقَبَتِهِ غُلَامٌ جَعْدٌ قَطَطٌ ابْنُ أَرْبَعِ سِنِينَ قَدِ اسْتَوَتْ أَسْنَانُهُ مَا قُطِعَتْ سُرَارُهُ. [1]

کہا: اے ابو یحییٰ! ایک عورت کے لیے دعا کیجئے جو چار سال سے حاملہ ہے اور بڑی تکلیف سے دوچار ہے۔ مالک رحمہ اللہ غصے میں آ گئے، کتاب بند کر دی اور فرمایا: لوگ تو سمجھتے ہیں کہ میں نبی ہوں۔ پھر آپ نے کچھ پڑھا اور دعا کی: اے اللہ! اگر اس عورت کے پیٹ میں گیس ہے تو اسے اسی وقت خارج کر دے اور اگر اس کے پیٹ میں بچی ہے تو اسے بچہ بنا دے، بلاشبہ تو جو چاہتا ہے ختم کر دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے، اور اصل کتاب (لوح محفوظ) تیرے ہی پاس ہے۔ پھر مالک رحمہ اللہ نے ہاتھ بلند کیے تو لوگوں نے بھی ہاتھ اُٹھا لیے، اس آدمی کا خبری آیا اور اس نے کہا: اپنی بیوی کو بچا لو۔ تو وہ آدمی چلا گیا۔ مالک رحمہ اللہ نے ابھی ہاتھ ہٹائے نہیں تھے کہ وہ آدمی مسجد کے دروازے پر نمودار ہوا، اس کے کندھے پر چھوٹے گھونگھریالے بالوں والا ایک چار سالہ لڑکا تھا، اس کے دانت برابر تھے اور ناف کاٹی نہیں گئی تھی۔

[٣٨٨٠]...... نا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، يَقُولُ: عِنْدَنَا هَهُنَا امْرَأَةٌ تَحِيضُ غُدْوَةً وَتَطْهُرُ عَشِيَّةً.

محمد بن مصعب بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: ہمارے ہاں ایک عورت ہے جو صبح کے وقت حالت حیض میں ہوتی ہے تو شام کو حالت طہر میں ہوتی ہے۔

[٣٨٨١]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَحْمُودٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، قَالَ: أَدْرَكْتُ فِينَا يَعْنِي الْمَهَالِبَةَ امْرَأَةً صَارَتْ جَدَّةً وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَلَدَتْ لِتِسْعِ سِنِينَ ابْنَةً، فَوَلَدَتِ ابْنَتُهَا لِتِسْعِ سِنِينَ، فَصَارَتْ هِيَ جَدَّةً وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً.

عباد بن عباد مہلبی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے قبیلے مہالبہ کی ایک عورت سے ملا، وہ نانی بن چکی تھی، حالانکہ اس کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ نو سال کی عمر میں اس نے ایک بچی کو جنم دیا اور پھر اس کی بچی نے بھی نو سال کی عمر میں بچے کو جنم دیا۔ یوں وہ نانی بن گئی، جبکہ اس کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

[٣٨٨٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ بَحْرِيَّةَ بِنْتِ هَانِئِ بْنِ قَبِيصَةَ،

بحریہ بنت ہانی بیان کرتی ہیں کہ میں نے خود ہی قعقاع بن شور کے ساتھ شادی کر لی، اس نے میرے ساتھ رات گزاری۔ میرا باپ بدوؤں کے پاس سے آیا تو اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٤٣

قَالَتْ: زَوَّجْتُ نَفْسِي الْقَعْقَاعَ بْنَ شَوْرٍ وَبَاتَ عِنْدِي لَيْلَةً، وَجَاءَ أَبِي مِنَ الْأَعْرَابِ فَاسْتَعْدَى عَلِيًّا وَجَاءَتْ رُسُلُهُ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَدْخَلْتَ بِهَا؟، قَالَ: نَعَمْ، فَأَجَازَ النِّكَاحَ.

سے مدد مانگی۔ آپ کے لوگ آئے اور قعقاع کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ آپ نے پوچھا: کیا تو نے اس کے ساتھ ہمبستری کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ نے نکاح کو برقرار رکھا۔

[٣٨٨٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ بَحْرِيَّةَ بِنْتِ هَانِئٍ الْأَعْوَرِ أَنَّهُ سَمِعَهَا، تَقُولُ: زَوَّجَهَا أَبُوهَا رَجُلًا وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ، وَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا الْقَعْقَاعَ بْنَ شَوْرٍ فَجَاءَ أَبُوهَا إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَوَجَدَ الْقَعْقَاعَ قَدْ بَاتَ عِنْدَهَا وَقَدِ اغْتَسَلَ فَجِيءَ بِهِ إِلَى عَلِيٍّ وَإِنَّ عَلَيْهِ خَلُوقًا، فَقَالَ أَبُوهَا: فَضَحْتَنِي وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ هٰذَا، قَالَ: أَتَرَى بِنَائِي يَكُونُ سِرًّا، فَارْتَفَعُوا إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: دَخَلْتَ بِهَا؟، قَالَ: نَعَمْ، فَأَجَازَ نِكَاحَهَا نَفْسَهَا. بَحْرِيَّةُ مَجْهُولَةٌ.

بحریہ بنت ہانی بیان کرتی ہیں کہ اس کے والد نے اس کا نکاح ایک آدمی کے ساتھ کر دیا، وہ عیسائی تھا، تو بحریہ نے خود اپنا نکاح قعقاع بن شور کے ساتھ کر لیا۔ اس کا والد علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو علی رضی اللہ عنہ نے اپنا قاصد اس کی طرف روانہ فرمایا۔ اس نے دیکھا کہ قعقاع بحریہ کے ساتھ شب گزار کر غسل کر چکا ہے، اسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس سے خوشبو آ رہی تھی۔ بحریہ کے والد نے کہا: اللہ کی قسم! اس عورت نے مجھے رُسوا کیا ہے، میرا یہ ارادہ بالکل نہیں تھا۔ قعقاع نے کہا: تم سمجھتے ہو کہ میں نے چھپ چھپا کر شادی کی ہے؟ لوگوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فیصلہ چاہا تو آپ نے پوچھا: کیا تو نے اس کے ساتھ ہمبستری کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ آپ نے اس کا خود نکاح کرنا برقرار رکھا۔ بحریہ مجہول راویہ ہے۔

[٣٨٨٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا كَانَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ مُضَارًّا فَوَلَّتْ رَجُلًا فَأَنْكَحَهَا فَنِكَاحُهُ جَائِزٌ.

نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت کا ولی اس کو نقصان پہنچانے والا ہو اور عورت کسی اور آدمی کو اپنا ولی بنا لے جو اس کا نکاح کر دے تو اس کا نکاح جائز ہے۔

[٣٨٨٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: كَانَ فِينَا امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا: بَحْرِيَّةُ زَوَّجَتْهَا أُمُّهَا وَأَبُوهَا غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ أَبُوهَا أَنْكَرَ ذَالِكَ فَرُفِعَ ذَالِكَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَجَازَ النِّكَاحَ.

شیبانی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں بحریہ نامی ایک عورت تھی جس کا نکاح اس کی ماں نے کرا دیا، اس کا باپ موجود نہیں تھا۔ جب اس کا باپ آیا تو اس نے اس نکاح کو ماننے سے انکار کر دیا۔ معاملہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے جایا گیا تو آپ نے نکاح کو برقرار رکھا۔

[٣٨٨٦]...... قَالَ: وَنا شُعْبَةُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، أَنَّ عَلِيًّا قَضَى فِيهَا بِذَالِكَ.

ابوقیس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے میں یہی فیصلہ فرمایا۔

[٣٨٨٧]...... قَالَ: وَنا شُعْبَةُ، أنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، سَمِعَا أَبَا قَيْسٍ، يُحَدِّثُ عَنِ الْهُزَيْلِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضَى بِذَالِكَ.

ہذیل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے میں یہی فیصلہ فرمایا۔

كتاب الطلاق والخلع والايلاء

طلاق، خلع اور ایلاء کے مسائل

بَابُ الطَّلَاقِ وَالْخُلْعِ وَالْإِيلَاءِ وَغَيْرِهِ

طلاق، خُلع اور ایلاء وغیرہ کے احکام کا بیان

[۳۸۸۸]...... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَائِشَةَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ (البقرة:٢٢٩)، فَلِمَ صَارَ ثَلَاثًا؟ قَالَ: ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ (البقرة: ٢٢٩).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ ''طلاق (رجعی) دو بار ہے۔'' تو یہ تین کیسے ہو گئیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔''

[۳۸۸۹]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُقْرِءُ، نا لَيْثُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي أَسْمَعُ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ (البقرة: ٢٢٩)، فَأَيْنَ الثَّالِثَةُ؟ قَالَ: ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ (البقرة: ٢٢٩) هِيَ الثَّالِثَةُ. كَذَا قَالَ عَنْ أَنَسٍ وَالصَّوَابُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میں سنتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ ''طلاق (رجعی) دو بار ہے۔'' تو تیسری طلاق کہاں ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ ''پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔'' یہ تیسری طلاق ہے۔ راوی نے اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، حالانکہ اسماعیل بن سمیع کا ابو رزین کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرنا صحیح ہے۔

[۳۸۹۰]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣٤٠

مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي عَمِّي وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: الطَّلَاقُ عَلَى أَرْبَعَةِ وُجُوهٍ، وَجْهَانِ حَلَالٌ وَوَجْهَانِ حَرَامٌ، فَأَمَّا الْحَلَالُ: فَأَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، وَأَنْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا مُسْتَبِينًا، وَأَمَّا الْحَرَامُ فَأَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ حَائِضٌ، أَوْ يُطَلِّقَهَا حِينَ يُجَامِعُهَا لَا تَدْرِي أَشْتَمَلَ الرَّحِمُ عَلَى وَلَدٍ أَمْ لَا.

چار وجوہات کی بناء پر ہوتی ہے، دو وجوہ حلال ہیں اور دو حرام ہیں۔ حلال یہ ہے کہ آدمی ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو، نیز حمل واضح ہو تب طلاق دے۔ اور حرام یہ ہے کہ عورت کو حیض میں طلاق دے یا جماع والے طہر میں طلاق دے اور اسے معلوم نہ ہو کہ رحم میں اولاد ہے یا نہیں۔

[٣٨٩١]...... نا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ، أنا إِسْمَاعِيلُ الْمَحَامِلِيُّ، قَالَا: نا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: طَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً فَإِذَا كَانَ آخِرُ ذَالِكَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا. ❶

ابوالاحوص روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت طلاق یہ ہے کہ آدمی ایک طہر میں ایک طلاق دے، پھر جب آخری ہو جائے تو یہی عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے عورت کو حکم دیا ہے۔

[٣٨٩٢]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: مَنْ أَرَادَ السُّنَّةَ فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَيُشْهِدُ. ❷

ابوالاحوص سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو سنت کا متبع ہے وہ ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو، اور وہ گواہ بنا لے۔

[٣٨٩٣]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو قِلَابَةَ، نا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ))، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَتُحْتَسَبُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رجوع کرنے کا کہو، پھر جب وہ طہر میں ہو تو تب اگر وہ چاہے تو طلاق دے دے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ طلاق شمار ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

❶ جامع الترمذی: ١١٧٥ ❷ مسند أحمد: ٣٠٤، ٦٦١٩

❸ صحیح البخاری: ٥٢٥١۔صحیح مسلم: ١٤٧١۔سنن أبی داود: ٢١٧٩۔سنن ابن ماجه: ٢٠١٩۔جامع الترمذی: ١١٧٦۔سنن النسائی: ٦/ ١٣٧

[٣٨٩٤]..... قَالَ: وَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ❶

اختلافِ سند کے ساتھ (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٨٩٥]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ أَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو ثَوْرٍ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَذَالِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ)). ❷

سالم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق دی، جبکہ وہ حائضہ تھی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا: اسے رجوع کرنے کا کہو، پھر وہ اسے تب تک چھوڑے رکھے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے، پھر اسے حیض آئے، پھر وہ پاک ہو جائے تو وہ اسے حالتِ طہر میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دے۔ یہ اس عدت والی طلاق ہے جس کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے۔

[٣٨٩٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَالِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً مُسْتَقْبَلَةً سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذَالِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ))، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً فَحُسِبَ فِي طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی، جبکہ وہ حائضہ تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر اسے روکے رکھے، یہاں تک کہ اسے اس طلاق والے حیض سے اگلا حیض آ جائے، پھر اگر وہ طلاق دینا چاہے تو اس حیض سے پاک ہونے پر جماع کرنے سے پہلے طلاق دے۔ یہ اس عدت والی طلاق ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے ایک طلاق دی تھی جو شمار کی گئی اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق اس عورت سے رجوع کر لیا۔

[٣٨٩٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ هُوَ الْأَيْلِيُّ، نا سَلَامَةُ، عَنْ عَقِيلٍ، وَنا يُوسُفُ بْنُ

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ اس میں ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ اس بارے

❶ مسند أحمد: ٥٠٢٥، ٥١٢١

❷ مسند أحمد: ٤٧٨٩، ٥٢٢٨، ٥٢٧٢

سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنْ عَقِيلٍ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا قَالَ: فَذَكَرَ ذَالِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ فِيهِ. وَقَالَ صَالِحٌ: فَتَغَيَّظَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

میں ناراض ہوئے۔ صالح نے یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ پر سخت غصے ہوئے۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

[٣٨٩٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: الطَّلَاقُ لِلسُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ أَوْ حَبَلٍ قَدْ تَبَيَّنَ. [1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق سنت یہ ہے کہ آدمی عورت کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں ہمبستری نہ کی ہو، یا حمل واضح ہو گیا ہو۔

[٣٨٩٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَذَكَرَ عُمَرُ أَمْرَهُمْ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ)).

سالم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ان کا تذکرہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ رجوع کرلے، پھر وہ اسے تب طلاق دے جب وہ طہر کی حالت میں ہو یا حاملہ ہو۔

[٣٩٠٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْحَنَفِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أنا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، نا سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: ((فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو بتلایا گیا کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہ) نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ رجوع کرلے، پھر جب وہ عورت طہر کی حالت میں ہو تو وہ حالتِ طہر میں یا حالتِ حمل میں اسے طلاق دے۔

[٣٩٠١]...... نا دَعْلَجٌ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا حَبَّانُ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، بِهٰذَا.

اختلاف سند سے وہی حدیث مروی ہے۔

[٣٩٠٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ

ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس

[1] سلف برقم: ٣٨٩٢

يَزِيدَ الْكُوفِيُّ أَبُو بَكْرٍ بِبَغْدَادَ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَارِمٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ، نا أَحْمَدُ بْنُ صُبَيْحٍ الْأَسَدِيُّ، نا طَرِيفُ بْنُ نَاصِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: أَتَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ، فَرَدَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى السُّنَّةِ. هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ مِنَ الشِّيعَةِ، وَالْمَحْفُوظُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً فِي الْحَيْضِ. ❶

شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں جبکہ وہ حائضہ تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سنت طریقہ سے تبدیل کر دیا۔ یہ تمام رُواۃ شیعہ ہیں اور محفوظ بات یہی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی تھی۔

[۳۹۰۳]..... نا أَبُو عَمْرٍو يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً، فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِذَالِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ فَإِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْأُخْرٰى فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)). قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَكَانَ تَطْلِيقُهُ إِيَّاهَا فِي الْحَيْضِ وَاحِدَةً، غَيْرَ أَنَّهُ خَالَفَ السُّنَّةَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی، جبکہ وہ حائضہ تھی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: عبداللہ کو حکم دو کہ اس سے رجوع کرے، پھر جب وہ غسل کر لے تو اس سے علیحدہ رہے، یہاں تک کہ اسے حیض آئے، پھر جب وہ دوسرے حیض سے غسل کرے تو اس سے ہمبستری نہ کرے، یہاں تک کہ اسے طلاق دے دے۔ پھر اگر وہ اسے رکھنا چاہے تو رکھ لے، کیونکہ یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

عبیداللہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تھی، تاہم انہوں نے سنت کے خلاف کیا۔

[۳۹۰٤]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: ((مُرْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض میں ایک طلاق دی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ عبداللہ نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ کو حکم دو کہ اس سے رجوع کر لے، پھر اسے روکے رکھے، یہاں تک کہ وہ اس حیض

❶ مسند أحمد: ٤٥٠٠، ٥١٦٤، ٥٢٩٩۔ صحیح ابن حبان: ٤٢٦٣

عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هٰذِهِ فَإِذَا حَاضَتْ أُخْرَى وَطَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)). وَكَذٰلِكَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَجَابِرٌ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً. وَكَذٰلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَيُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَالشَّعْبِيُّ، وَالْحَسَنُ.

سے پاک ہو جائے، جب وہ دوسرا حیض گزار کر پاک ہو تو پھر اگر وہ چاہے تو اس سے مجامعت سے پہلے اسے طلاق دے دے اور چاہے تو اسے بسا لے، کیونکہ یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

صالح بن کیسان، موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن اُمیہ، لیث بن سعد، ابن ابی ذئب، ابن جریج، جابر، اسماعیل بن ابراہیم نے اسی طرح نافع کے واسطے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی۔ اسی طرح زہری، یونس بن جبیر، شعبی اور حسن نے سالم سے ان کے والد کے واسطے سے بیان کیا ہے۔

[٣٩٠٥]..... قُرِءَ عَلَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ أَبُو إِبْرَاهِيمَ، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ح وَنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو عَلِيٍّ الْقُهُسْتَانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ، وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِعُمَرَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ، وَقَالَا جَمِيعًا: فَقَالَ: عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَارَقْتَ امْرَأَتَكَ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ ابْنَ عُمَرَ حِينَ فَارَقَ امْرَأَتَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حِينَ فَارَقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا، وَقَالَا جَمِيعًا: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَ امْرَأَتَهُ بِطَلَاقٍ بَقِيَ لَهُ، وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: أَنْ يَرْتَجِعَهَا فِي طَلَاقٍ بَقِيَ لَهُ، وَأَنْتَ لَمْ تُبْقِ مَا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہے۔ ابن صاعد نے یوں بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاقِ بتہ دے دی ہے۔ پھر دونوں راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے، اور اپنی بیوی کو جدا کر دیا ہے۔ پھر آپ نے اس سے کہا: جب ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے اپنی بیوی کو جدا کر دیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے رجوع کرنے کا حکم دیا تھا۔ ابن صاعد کا بیان ہے کہ جب سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں جدا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رجوع کریں۔ پھر دونوں راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی بقیہ طلاقوں کے لیے رجوع کرنے کا حکم دیا۔ ابن صاعد نے بِطَلَاقٍ بَقِيَ لَهُ کی بجائے فِي طَلَاقٍ بَقِيَ لَهُ کہا۔ جبکہ تم نے اپنی بیوی سے رجوع کے لیے کوئی طلاق نہیں چھوڑی۔ ابن منیع نے یہ الفاظ بیان کیے: جبکہ تیرے پاس رجوع کے لیے کوئی طلاق باقی نہیں بچی۔

تَرْتَجِعُ امْرَأَتَكَ . وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ: وَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ لَكَ مَا تَرْتَجِعُ بِهِ امْرَأَتَكَ . قَالَ لَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ كَلَامَ عُمَرَ وَلَا أَعْلَمُهُ رَوَى هٰذَا الْكَلَامَ غَيْرُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيِّ .

ابوالقاسم نے ہم سے بیان کیا کہ یہ حدیث کئی رُواۃ نے بیان کی ہے لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ذکر نہیں کیا، سعید بن عبدالرحمٰن جمحی کے سوا میں کسی راوی کو نہیں جانتا جس نے یہ قول ذکر کیا ہو۔

[۳۹۰۶]...... وَقُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ ، حَدَّثَكُمْ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ يُونُسَ أَبِي غَلَّابٍ ، قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: أَكُنْتَ اعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ فَقَالَ: وَمَالِي لَا أَعْتَدُّ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ .

یونس بن ابی غلاب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: آپ نے اس طلاق کو شمار کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں عاجز واحمق ہوں کہ اسے شمار نہ کروں؟

[۳۹۰۷]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ ، نا أَيُّوبُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَةً فَحَدَّثَنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثَلَاثًا فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا . فَجَعَلْتُ لَا أَتَّهِمُهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا غَلَّابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِي ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: ((أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ؟)) ، قَالَ: فَمَهْ وَإِنْ عَجَزَ . [1]

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں بیس سال تک منتظر رہا، پھر مجھے ایک قابل اعتبار شخص نے حدیث بیان کی کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دیں تو انہیں رجوع کا حکم ہوا۔
میں ان رُواۃ کو موردِ الزام نہیں ٹھہراتا لیکن میں حدیث سے واقف نہیں تھا یہاں تک کہ میں ابوعلاب یونس باہلی سے ملا، وہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے استفسار کیا تو انہوں نے بتایا کہ حالت حیض میں ایک طلاق دی تھی تو انہیں رجوع کا حکم ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا وہ شمار ہوئی؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، اگر چہ وہ عاجز تھے۔

[۳۹۰۸]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، نا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: كَمْ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ؟ قَالَ: وَاحِدَةً .

یونس بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ نے اپنی بیوی کو کتنی طلاقیں دیں؟ انہوں نے فرمایا: ایک۔

[۳۹۰۹]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی

[1] صحيح البخاري: ۵۲۵۱۔ صحيح مسلم: ۱۴۷۱

غَالِبِ الْأَنْطَاكِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. ❶

بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کیا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر وہ اس کے پاک ہونے تک روکے رکھے، پھر جب سے دوسرا حیض آئے تو اسے مہلت دے، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر وہ مجامعت سے قبل طلاق دے۔ یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

[٣٩١٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، نا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَحِيضَ ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا))، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا النِّسَاءَ أَنْ يُطَلَّقْنَ لَهَا)).

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات آپ کے گوش گزار کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ رجوع کر لے، پھر اس کو چھوڑ دے، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے چھوڑے رکھے، یہاں تک کہ وہ دوسرے حیض سے پاک ہو جائے، پھر وہ اسے چھونے سے قبل طلاق دے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

[٣٩١١]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ، نا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، نا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ إِنَّمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تِلْكَ وَاحِدَةً.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اس بیوی کو ایک طلاق دی تھی۔

[٣٩١٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ ذَالِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فِي حَدِيثِهِ: ((هِيَ وَاحِدَةٌ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)).

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔ ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) یہ ایک طلاق ہے، اور یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

[٣٩١٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول

❶ سلف برقم: ٣٩٠٣

يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا زُهَيْرٌ، نا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً وَهِيَ حَائِضٌ، فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ پھر راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٣٩١٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، أنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ. لَمْ يَذْكُرْ عُمَرَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے پاک ہونے تک روکے رکھیں، پھر چاہیں تو طلاق دے دیں، چاہیں تو روک لیں۔ راوی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

[٣٩١٥]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَيَّاشُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((هِيَ وَاحِدَةٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک طلاق ہے۔

[٣٩١٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرَخْسِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، نا خَالِدٌ، وَهِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ حَائِضًا؟ قَالَ: أَتَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ فَإِنَّهُ طَلَّقَ حَائِضًا، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((قُلْ لَهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا حَاضَتْ ثُمَّ طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ))، قُلْتُ: اعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. ❶

خالد حذاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کوئی آدمی حائضہ کو طلاق دے دے تو؟ انہوں نے فرمایا: ابن عمر کو جانتے ہو؟ اس نے حائضہ کو طلاق دی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جائے تو چاہے تو طلاق دے دے اور چاہے تو روک لے۔ میں نے پوچھا: آپ نے وہ طلاق شمار کی تھی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٣٩١٧]..... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، نا سَلَمَةُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ أَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بِمَرَّةٍ مَكْرُوهٌ، فَقَالَ: طَلَّقَ حَفْصُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُغِيرَةِ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ ثَلَاثًا، فَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَابَ ذَالِكَ

سلمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس یکبارگی تین طلاق کی کراہت کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا: حفص بن عمرو بن مغیرہ نے فاطمہ بنت قیس کو یکبارگی تین طلاقیں دیں، تو ایسی کوئی بات ہمارے علم میں نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے اسے معیوب سمجھا ہو۔ اور سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں، لیکن کسی نے ان کے اس فعل کو معیوب نہیں جانا۔

❶ سلف برقم: ٣٩٠٣

عَلَيْهِ، وَطَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَعِبْ ذَالِكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ. ❶

[٣٩١٨]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، نا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ الطَّلَاقَ فِي عِدَّتِهَا وَتُحْتَسَبُ بِهٰذِهِ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقَ أَوَّلَ مَرَّةٍ. ❷

شعبی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ انہیں رجوع کرنے کا کہیں، پھر آئندہ عدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے طلاق دیں، البتہ پہلی مرتبہ جو طلاق دی ہے اسے شمار کیا جائے۔

[٣٩١٩]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا حَبَّانُ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: ((فَمُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ ثُمَّ حَاضَتْ ثُمَّ طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلَا يَغْشَاهَا، فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى بِهَا)).

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: عبداللہ نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رجوع کرنے کا حکم دو، جب وہ عورت پاک ہو جائے، پھر دوبارہ حیض گزار کر پاک ہو جائے تو چاہے تو روک لے اور اگر طلاق دینا چاہے تو اس سے تعلقات قائم نہ کرے، سو یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق اللہ نے طلاق کا حکم دیا ہے۔

[٣٩٢٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو حُمَيْدٍ، قَالَا: نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي. ❸

ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ بنو مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھیں، اس نے انہیں تین طلاقیں دے دیں اور کسی غزوے میں شرکت کے لیے چلا گیا۔

[٣٩٢١]...... ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُرْجَانِيُّ، نا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ

سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی تماضر بنت اصبغ کلبیہ کو، جو ابو سلمہ کی والدہ تھیں،

---

❶ صحيح مسلم: ١٤٨٠ ـ سنن أبي داود: ٢٢٨٤ ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٣٥ ـ جامع الترمذي: ١١٣٥ ـ سنن النسائي: ٦/ ٧٥

❷ سلف برقم: ٣٩٠٣

❸ مسند أحمد: ٢٧٣٣٦

السَّخْتِيَانِيُّ ، نا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْأَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ وَهِيَ أُمُّ أَبِي سَلَمَةَ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ عَابَ ذَالِكَ . ❶

یکبارگی تین طلاقیں دے دیں، ہمارے علم میں ایسی کوئی بات نہیں کہ ان کے اصحاب میں سے کسی نے ان کے اس عمل کو معیوب سمجھا ہو۔

[۳۹۲۲]...... قَالَ: وَنا سَلَمَةُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ حَفْصَ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَأَبَانَهَا مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَابَ ذَالِكَ عَلَيْهِ . ❷

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو یکبارگی تین طلاقیں دے دیں، تو نبی ﷺ نے اس عورت کو اس سے جدا کر دیا، ہمارے علم میں ایسی کوئی بات نہیں کہ نبی ﷺ نے اس کے اس فعل کو معیوب جانا ہو۔

[۳۹۲۳]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ ، نا شَيْبَانُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فِي الْقَضِيَّتَيْنِ جَمِيعًا .

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[۳۹۲٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَلْفًا ، فَقَالَ: يَكْفِيكَ مِنْ ذَالِكَ ثَلَاثٌ وَتَدَعُ تِسْعَمِائَةٍ وَسَبْعًا وَتِسْعِينَ . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی، تو انہوں نے فرمایا: تجھے ان میں سے تین طلاقیں کافی ہیں، اور نوسوستانوے رہنے دے۔

[۳۹۲٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ ، نا حَجَّاجٌ ، نا شُعْبَةُ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ مَاهَانَ يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، فَقَالَ سَعِيدٌ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً ، فَقَالَ: ثَلَاثٌ تُحَرِّمُ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ وَسَائِرُهُنَّ وِزْرٌ ، اتَّخَذْتَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا . ❹

سعید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دیتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: تین طلاقیں تیری بیوی کو تجھ پر حرام کر دیتی ہیں، اور یہ سب بوجھ ہیں، تو نے اللہ کی آیات کا مذاق اُڑایا ہے۔

---

❶ مصنف عبد الرزاق: ۱۲۱۹۲۔ مسند الشافعی: ۲/ ٦٠
❷ سلف برقم: ۳۹۱۷
❸ مصنف عبد الرزاق: ۱۱۳٥٠
❹ مصنف عبد الرزاق: ۱۱۳٥۳

[٣٩٢٦]...... نـا أَبُـو بكْرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَـجَّاجٌ، نا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، وَابْنِ أَبِي نَـجِيـحٍ، عَـنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَـنْ رَجُـلٍ طَـلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً، قَالَ: عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَـارَقْـتَ امْـرَأَتَكَ لَـمْ تَتَّقِ الـلّٰـهَ فَيُجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا. ❶

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دی ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور عورت کو خود سے جدا کر دیا، تو نے اللہ کا تقویٰ نہیں اختیار کیا، تا کہ تیرے لیے کوئی راہ نکالی جاتی۔

[٣٩٢٧]...... نـا دَعْـلَـجٌ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا حَبَّـانُ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا سَيْفٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَـالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: يَـا ابْـنَ عَبَّـاسٍ إِنِّـي طَـلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًـا وَأَنَـا غَـضْبَانُ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحِلَّ لَكَ مَـا حُرِّمَ عَلَيْكَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحُرِمَتْ عَلَيْكَ امْـرَأَتُكَ، إِنَّكَ لَـمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيُجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا، ثُـمَّ قَـرَأَ: ﴿إِذَا طَـلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ١) طَـاهِـرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ. قَالَ سَيْفٌ: وَلَيْـسَ طَـاهِـرًا مِـنْ غَيْـرِ جِمَاعٍ فِي التِّلَاوَةِ وَلٰكِنَّهُ تَفْسِيرُهُ. ❷

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک قریشی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے ابن عباس! میں غصے میں تھا اور اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: ابن عباس اس چیز کو تیرے لیے حلال نہیں کر سکتا جو تجھ پر حرام کر دی گئی ہے، تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تجھ پر تیری بیوی حرام کر دی گئی، اگر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تو وہ تیرے لیے کوئی راہ نکال دیتا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ ''جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دیا کرو'' یعنی حالت طہر میں جب جماع نہ کیا ہو۔ سیف کہتے ہیں کہ طَاهِـرًا مِـنْ غَيْـرِ جِمَاعٍ کے الفاظ تلاوت میں نہیں ہیں، البتہ یہ آیت کی تفسیر ہے۔

[٣٩٢٨]...... قَالَ: نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا سُفْيَانُ، عَنْ عَـمْـرِو بْـنِ مُـرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُـلٌ إِلَـى ابْـنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْـفًـا، قَـالَ: أَمَّـا ثَلَاثٌ فَتُحَـرِّمُ عَلَيْكَ امْـرَأَتَكَ وَبَقِيَّتُهُنَّ وِزْرٌ اتَّخَذْتَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا.

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں نے تجھ پر تیری بیوی کو حرام کر دیا ہے، باقی تجھ پر بوجھ ہیں، کیونکہ تو نے اللہ کی آیات کا مذاق اُڑایا ہے۔

[٣٩٢٩]...... نـا ابْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الـدَّوْرَقِـيُّ، نـا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٩٣٠]...... نـا إِسْـحَـاقُ بْـنُ مُـحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ مصنف عبد الرزاق: ١١٣٤٠
❷ سنن أبي داود: ٢١٩٧

الزَّيَّاتُ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)). ❶

نکاح سے قبل کوئی طلاق نہیں اور جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس میں کوئی نذر نہیں۔

[٣٩٣١]...... نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَجُوزُ طَلَاقٌ وَلَا عَتَاقٌ وَلَا بَيْعٌ وَلَا وَفَاءُ نَذْرٍ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز ملکیت میں نہیں ہوتی اس میں طلاق، عتاق (آزادی)، خرید وفروخت اور نذر کا پورا کرنا جائز نہیں۔

[٣٩٣٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ صَاحِبُ أَبِي صَخْرَةَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ح. وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَا: نا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ طَلَاقٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا بَيْعٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عدم ملکیت کی صورت میں آدمی پر طلاق نہیں ہے، عدم ملکیت کی صورت میں آدمی کے لیے خرید وفروخت نہیں ہے اور عدم ملکیت کی صورت میں آدمی پر (غلام کو) آزاد کرنا نہیں ہے۔

[٣٩٣٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نَيْرُوزٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَجُوزُ عَتَاقٌ وَلَا طَلَاقٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ))، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْبَيْعَ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس میں طلاق اور آزاد کرنا جائز نہیں۔ راوی نے اس حدیث میں خرید وفروخت کا ذکر نہیں کیا۔

[٣٩٣٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو أُسَامَةَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسی عورت کو طلاق دیتا ہے جو اس کی ملکیت میں نہ تو اس کی طلاق کی کوئی

---

❶ المستدرك للحاكم: ٣/ ٤١٩ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣٢٠

❷ سنن أبي داود: ٢١٩٠ ـ جامع الترمذي: ١١٨١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٤٧ ـ مسند أحمد: ٦٧٦٩، ٦٧٨٠، ٦٧٨١

شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ يُطَلِّقُ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا طَلَاقَ لَهُ، وَمَنْ أَعْتَقَ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا عَتَاقَ لَهُ، وَمَنْ نَذَرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ فَلَا نَذْرَ لَهُ، وَمَنْ حَلَفَ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ، وَمَنْ حَلَفَ عَلَى قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ)).

حیثیت نہیں، جو شخص کسی ایسے غلام کو آزاد کرتا ہے جو اس کی ملکیت میں نہیں ہوتا تو اس کے آزاد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے، جو شخص کسی ایسی چیز کی نذر مانتا ہے جو اس کی ملکیت میں نہ ہو تو اس کی کوئی نذر نہیں ہے، جو شخص نافرمانی کی قسم اُٹھاتا ہے تو اس کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو شخص قطع رحمی کی قسم اُٹھاتا ہے تو اس کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

[٣٩٣٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِبَلْخَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ سَلَمَةَ الْأَزْدِيُّ، نا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ فَكَانَ فِيمَا عَهِدَ إِلَيْهِ أَنْ لَا يُطَلِّقَ الرَّجُلُ مَنْ لَا يَتَزَوَّجُ وَلَا يُعْتِقَ مَنْ لَا يَمْلِكُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تو ان سے جو عہد لیا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ آدمی اس عورت کو طلاق نہیں دے سکتا جس سے اس کا نکاح نہ ہوا ہو اور آدمی اس غلام کو آزاد نہیں کر سکتا جو اس کی ملکیت میں نہ ہو۔

[٣٩٣٦]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، نا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ عَلَى نَجْرَانَ الْيَمَنِ عَلَى صَلَاتِهَا وَحَرْبِهَا وَصَدَقَاتِهَا، وَبَعَثَ مَعَهُ رَاشِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((رَاشِدٌ خَيْرٌ مِنْ سُلَيْمٍ، وَأَبُو سُفْيَانَ خَيْرٌ مِنْ عُرَيْنَةَ))، فَكَانَ فِيمَا عَهِدَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَقَالَ: ((لَا يُطَلِّقُ رَجُلٌ مَا لَا يَنْكِحُ، وَلَا يُعْتِقُ مَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ)). [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کو یمن کے علاقے نجران کا گورنر بنا کر روانہ فرمایا تو انہیں نماز، صدقات اور جہاد کا نگران ٹھہرایا۔ ان کے ہمراہ راشد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور رسول اللہ ﷺ نے جب ان کا تذکرہ کیا تو فرمایا: راشد بن عبداللہ قبیلہ سلیم سے بہتر ہے اور ابوسفیان قبیلہ عرینہ سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے جو عہد لیا اس میں اللہ کے تقویٰ کے ساتھ یہ بات بھی تھی کہ آدمی اس عورت کو طلاق نہیں دے سکتا جس سے اس کا نکاح نہ ہوا ہو، اس غلام کو آزاد نہیں کر سکتا جو اس کی ملکیت میں نہ ہو اور اللہ کی نافرمانی میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

[٣٩٣٧]...... نا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجُوزِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، نا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْقَرَنِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُسْهِرٍ، نا أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے یہ کہا ہو کہ جس دن میں فلاں عورت سے نکاح کروں گا تو وہ مطلقہ ہو گی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی طلاق دی ہے جس کا یہ

[1] المستدرك للحاكم: ٢/ ٤١٩

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلَانَةَ فَهِيَ طَالِقٌ، قَالَ: ((طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ)). ❶

مالک نہیں ہے۔

[۳۹۳۸]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا أُطِيعُ اللّٰهُ فِيهِ، وَلَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ، وَلَا عَتَاقَ وَلَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر کی کوئی حیثیت نہیں؛ سوائے اس نذر کے جس میں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجا لاؤں، قطع رحمی کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں اور عدم ملکیت کی صورت میں (غلام کو) آزاد کرنے اور (عورت کو) طلاق دینے کی کوئی حیثیت نہیں۔

[۳۹۳۹]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ أَبُو أُمَيَّةَ، نا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْحَاقَ الضَّرِيرُ، نا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ، وَإِنْ سَمَّيْتَ الْمَرْأَةَ بِعَيْنِهَا)). يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيفٌ. ❸

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلاق نکاح کے بعد ہی ہے، اگرچہ نکاح سے قبل عورت کا نام لے کر طلاق دے۔

[۳۹۴۰]..... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا ابْنُ أَرْدَكَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ مَاهَكَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ)). ❹

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جن کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور ان کا مذاق بھی حقیقت ہے (یعنی جو سنجیدگی اور مذاق دونوں صورتوں میں واقع ہو جاتے ہیں): نکاح، طلاق اور رجوع۔

[۳۹۴۱]..... نا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ، أَنَّهُ سَمِعَ

اختلاف سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل مروی ہے۔

❶ نصب الراية للزيلعي: ۳/ ۲۳۱

❷ المستدرك للحاكم: ۲/ ۲۰۵ ـ المعجم الكبير للطبراني: ۱۰۹۳۳

❸ سلف برقم: ۳۹۳۰

❹ سنن أبي داود: ۲۱۹۴ ـ جامع الترمذي: ۱۱۸٤ ـ سنن ابن ماجه: ۲۰۳۹ ـ المستدرك للحاكم: ۲/ ۱۹۷

عَطَاءً، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ. ❶

[٣٩٤٢]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَارَسْتَانِيُّ، نا الْقَاسِمُ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، نا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ آبَائِهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي عَرَضَتْ عَلَيَّ قَرَابَةً لِي أَتَزَوَّجُهَا، فَقُلْتُ: هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِنْ تَزَوَّجْتُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ كَانَ قَبْلَ ذَالِكَ مِنْ مِلْكٍ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((لَا بَأْسَ فَتَزَوَّجْهَا)). ❷

زید بن علی اپنے آباء کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ نے مجھے میری ایک عزیزہ سے نکاح کی پیشکش کی تو میں نے کہہ دیا: اگر میں اس کے ساتھ نکاح کروں تو (میری طرف سے) اسے تین طلاقیں (ہوں گی)۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: کیا ملکیت سے قبل اس کا وجود ہے؟ اس نے کہا: جی نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، اس کے ساتھ شادی کر لے۔

[٣٩٤٣]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْأَذَنِيُّ ح. وَنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْأَذَنِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الصَّنْعَانِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَلَاحٍ الصَّنْعَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ، وَصَدَقَةَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: طَلَّقَ بَعْضُ آبَائِي امْرَأَتَهُ أَلْفًا فَانْطَلَقَ بَنُوهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَانَا طَلَّقَ أُمَّنَا أَلْفًا فَهَلْ لَهُ مِنْ مَخْرَجٍ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ أَبَاكُمْ لَمْ يَتَّقِ اللَّهَ فَيَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ مَخْرَجًا، بَانَتْ مِنْهُ بِثَلَاثٍ عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ، وَتِسْعُمِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِثْمٌ فِي عُنُقِهِ)). رُوَاتُهُ مَجْهُولُونَ وَضُعَفَاءُ إِلَّا شَيْخَنَا وَابْنُ عَبْدِ الْبَاقِي. ❸

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے آباء میں سے کسی نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں تو اس کے بیٹے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے والد نے ہماری والدہ کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں، کیا اس کے لیے کوئی راستہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے والد نے اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کیا کہ وہ اس کے لیے کوئی راستہ نکالتا، سنت طریقے سے ہٹ کر تین طلاقوں سے وہ عورت اس سے جدا ہو گئی جبکہ نو سو ستانوے اس کی گردن پر بوجھ ہیں۔

اس حدیث کے رُواۃ، سوائے ہمارے شیخ اور ابن عبدالباقی کے، مجہول اور ضعیف ہیں۔

---

❶ سلف برقم: ٣٦٣٦

❷ التلخيص: ٣/ ٢١٢

❸ أخرجه ابن عدي: ٤/ ١٦٣١

[٣٩٤٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَدَّادُ، نا أَبُو الصَّلْتِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الذَّارِعُ ح. وَنا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَسْكَرِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ فِي بِدْعَةٍ وَاحِدَةٍ أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ)). إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الْقُرَشِيُّ ضَعِيفٌ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جو شخص بدعت کے طریقے پر ایک، دو یا تین طلاقیں دے گا، تو ہم اس کی بدعت اس پر جاری کر دیں گے۔
اسماعیل بن ابی امیہ قرشی ضعیف ومتروک الحدیث راوی ہے۔

[٣٩٤٥]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْغَفُورِ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا طَلَّقَ الْبَتَّةَ فَغَضِبَ، وَقَالَ: ((تَتَّخِذُونَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا، أَوْ دِينَ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا، مَنْ طَلَّقَ الْبَتَّةَ أَلْزَمْنَاهُ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ)). إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ هٰذَا كُوفِيٌّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو طلاقِ بتہ دیتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے اور فرمایا: تم اللہ کی آیات کو (یا فرمایا) تم اللہ کے دین کو کھیل تماشہ سمجھتے ہو؟ جو شخص طلاقِ بتہ دے گا، ہم اسے فرض کر دیں گے اور اس کی بیوی اس کے لیے حلال نہیں رہے گی، یہاں تک کہ وہ کسی اور سے نکاح کرے۔
اسماعیل بن ابی امیہ کوفی ضعیف راوی ہے۔

[٣٩٤٦]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا، قَالَ عَلِيٌّ: يُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ ثَلَاثٌ وَسَائِرُهُنَّ اقْسِمْهُنَّ بَيْنَ نِسَائِكَ.

حبیب بن ابی ثابت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے تو تین طلاقیں ہی تجھ پر حرام کر دیں گی، اور باقی اپنی دیگر بیویوں میں تقسیم کر لو (یعنی آپ نے یہ بات غصے کے اظہار میں کہی)۔

[٣٩٤٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ بِمِصْرَ، نا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، نا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا: اس نے

❶ سيأتي برقم: ٤٠٢٠

الْمُلَائِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ، فَقَالَ: أَخْطَأَ السُّنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

سنت طریقے سے ہٹ کر غلطی کی، بہ ہر حال اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔

[٣٩٤٨]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الصَّيْرَفِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا مُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ، فَقَالَ: أَخْطَأَ السُّنَّةَ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا: اس نے سنت طریقے سے ہٹ کر غلطی کی، بہ ہر حال اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔

[٣٩٤٩]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو قِلَابَةَ، نا أَبِي، نا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں، اس کو رہائش اور خرچہ دیا جائے۔

[٣٩٥٠]...... نا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ زِيَادٍ الْأُبُلِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ، نا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ لِلْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ)). [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے، اس کو خرچہ نہیں ملے گا۔

[٣٩٥١]...... نا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ، نا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا: ((لَا نَفَقَةَ لَهَا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے، اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے نفقہ (خرچ) نہیں ہے۔

[٣٩٥٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْحَوَارِيُّ، نا يَزِيدُ، نا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: قَالَ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے کوئی رہائش اور خرچ نہیں ہے، کیونکہ رہائش اور خرچ کی فراہمی

[1] سنن أبي داود: ٢٢٩٨۔ سنن النسائي: ٦/ ٢٠٦

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ، إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ)). ❶

صرف طلاق رجعی کی صورت میں ہوتی ہے۔

[۳۹۵۳]..... نا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: ((إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا رَجْعَةٌ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: رہائش وخرچ کی فراہمی تو ایسی مطلقہ کے لیے ہوتی ہے جس پر اس کے خاوند کا حقِ رجوع باقی ہو۔

[۳۹۵۴]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا زُهَيْرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقُلْنَا لَهَا: حَدِّثِينَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيكِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعِي أَخُو زَوْجِي، فَقُلْتُ: إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَإِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ أَنْ لَيْسَ لِي سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ، فَقَالَ: ((بَلْ لَكِ سُكْنٰى وَلَكِ نَفَقَةٌ))، قَالَ: إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ ﷺ: ((إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ عَلٰى مَنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ))، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ طَلَبَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ يَسْأَلُنِي عَنْ ذَالِكَ وَأَنَّ أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ لَيَقُولُونَ: ((لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ)).

عامر شعبی بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کہا: ہم سے اپنے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کی حدیث بیان کیجیے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میرے ہمراہ میرے خاوند کا بھائی تھا۔ میں نے عرض کیا: میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے، اس شخص کا خیال ہے کہ میرے لیے رہائش وخرچے کا حق نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے رہائش اور خرچہ ملے گا۔ اس شخص نے کہا: اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رہائش اور خرچہ تو ایسی مطلقہ کے لیے ہے جس پر اس کے خاوند کا حقِ رجوع باقی ہو۔ پھر جب میں کوفہ آیا تو اسود بن یزید نے مجھے بلوایا اور اس کے متعلق پوچھا، اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب کہتے ہیں کہ ایسی عورت کو رہائش وخرچہ دیا جائے۔

[۳۹۵۵]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: ((لَا نُجِيزُ فِي الْمُسْلِمِينَ قَوْلَ امْرَأَةٍ))، فَكَانَ يَجْعَلُ لِلْمُطَلَّقَةِ

اسود بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا قول معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا: ہم مسلمانوں کے معاملے میں ایک عورت کی بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایسی عورت کے لیے کہ جسے تین طلاقیں ہوئی ہوں، رہائش اور خرچہ مقرر فرمایا کرتے تھے۔

❶ مسند أحمد: ۲۷۱۰۰۔صحیح ابن حبان: ۴۲۵۰

❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ۷/ ۴۷۴

ثَلاثًا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ .

[٣٩٥٦]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ، وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، قَالا: نا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ الزَّعَافِرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَقِيَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ فَقَالَ: يَا شَعْبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْجِعْ عَنْ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، فَإِنَّ عُمَرَ ((كَانَ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ)). فَقُلْتُ: لَا أَرْجِعُ عَنْ شَيْءٍ حَدَّثَتْنِي بِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

شعبی بیان کرتے ہیں کہ میری اسود بن یزید سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: اے شعبی! اللہ سے ڈرو! فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے رجوع کرلو، کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایسی مطلقہ کے لیے رہائش وخرچے کو تسلیم کرتے تھے۔ میں نے کہا: میں اس حدیث سے رجوع نہیں کروں گا جو مجھے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کی ہے۔

[٣٩٥٧]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، وَحُصَيْنٍ، وَمُغِيرَةَ، وَأَشْعَثَ، وَدَاوُدَ، وَمُجَالِدٍ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، قَالَتْ: فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً، وَقَالَ: ((إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ)). خَالَفَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ جَعَلَ آخِرَ الْحَدِيثِ، عَنْ مُجَالِدٍ وَحْدَهُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. ❶

شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: ان کے خاوند نے انہیں طلاقِ بتہ دے دی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے ان کے لیے رہائش اور خرچے کی فراہمی مقرر نہیں کی، اور فرمایا: رہائش و خرچہ تو صرف اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو رجوع کا اختیار رکھتا ہو۔ (''بتہ'' کا مطلب ہے کاٹنا، یعنی ایسی طلاق کہ جس سے آدمی اپنی بیوی کا خود سے تعلق کاٹ دے اور رجوع کی صورت باقی نہ رہے، اس سے مراد تین طلاقوں والی طلاق ہے)۔

حسن بن عرفہ نے اختلاف کرتے ہوئے آخر سند میں صرف مجالد کا شعبی سے روایت کرنا بیان کیا ہے۔

[٣٩٥٨]..... ثنا بِهِ الْمَحَامِلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّرْبِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ، قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، نا مُغِيرَةُ، وَحُصَيْنٌ، وَأَشْعَثُ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، وَدَاوُدُ، وَسَيَّارٌ، وَمُجَالِدٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ بِهٰذَا. قَالَ هُشَيْمٌ: قَالَ مُجَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ

اختلافِ سند کے ساتھ وہی (گزشتہ) حدیث ہی مروی ہے۔ ہُشیم کہتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ رہائش اور خرچہ تو صرف اس عورت کے لیے ہوتا ہے جس پر اس کے خاوند کا حقِ رجوع باقی ہو۔

❶ مسند أحمد: ٢٧١٠٠۔المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٩٣٦

كَانَ لَهَا عَلَى زَوْجِهَا رَجْعَةٌ.

[٣٩٥٩]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ لَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَ: لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَعَلَّهَا نَسِيَتْ.

اسود روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا قول معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا: ہم ایک عورت کے کہنے پر کتاب اللہ کو نہیں چھوڑ سکتے، ہوسکتا ہے کہ وہ بھول گئی ہو۔

[٣٩٦٠]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ مَسْعَدَةَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسَدِيُّ وَهُوَ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ، فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً. فَأَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَحَصَبَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا، قَالَ عُمَرُ: لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ، لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ١) الْآيَةَ. ❶

ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے ساتھ بڑی مسجد میں بیٹھا تھا اور ہمارے ساتھ شعبی بھی موجود تھے۔ تو شعبی نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے رہائش اور خرچہ لازم نہیں کیا۔ اسود نے ایک مٹھی کنکریاں اُٹھا کر اسے ماریں اور کہا: تو ہلاک ہو! ایسی حدیثیں بیان کرتا ہے؟ جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ ہم کسی عورت کے کہنے پر اللہ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ نہیں سکتے، ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اسے بات یاد بھی رہی ہے کہ بھول گئی ہے؟ مطلقہ کو رہائش بھی ملے گی اور خرچہ بھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ ''تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو۔''

[٣٩٦١]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النَّفَقَةَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ)). قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَلَمَّا حَدَّثَ بِهِ الشَّعْبِيُّ حَصَبَهُ الْأَسْوَدُ، وَقَالَ: وَيْحَكَ تُحَدِّثُ أَوْ تُفْتِي بِمِثْلِ هٰذَا، قَدْ أَتَتْ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے میرے خاوند نے تین طلاقیں دیں، تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابن اُم مکتوم کے گھر منتقل ہو جاؤ۔ ابواسحاق کہتے ہیں کہ جب شعبی نے یہ حدیث بیان کی تو اسود نے ان پر کنکریاں پھینکیں اور کہا: افسوس! تو ایسی حدیث بیان کرتا ہے، یا کہا کہ ایسا فتویٰ دیتا ہے جبکہ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں تو آپ نے فرمایا: اگر تم دو گواہ پیش کر دو جو گواہی دیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ ہم ایک عورت کے کہنے پر اللہ کی

❶ صحيح مسلم: ١٤٨٠۔ جامع الترمذي: ١١٨٠

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ : ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ١) الْآيَةَ . وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ لِأَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ لَا يُثْبَتُ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَأَثْبَتُ مِنْهُ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ . وَقَدْ تَابَعَهُ قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ .

کتاب کو ترک نہیں کر سکتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ ''تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو۔''

اس حدیث میں راوی نے ''ہمارے نبی ﷺ کی سنت'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور یہ حدیث سابقہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے، کیونکہ یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں، اور یحییٰ بن آدم ابو احمد زبیری سے زیادہ حافظہ اور ثقاہت والے ہیں۔ واللہ اعلم۔

قبیصہ بن عقبہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

[٣٩٦٢]...... نَا بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، نَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى ، نَا قَبِيصَةُ ، نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، مِثْلَ قَوْلِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ سَوَاءً .

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٩٦٣]...... نَا أَبُو أَحْمَدَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِلَيْلٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْبِيُّ ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ: ذُكِرَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا السُّكْنَى وَلَا النَّفَقَةَ ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ . الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ .

عبداللہ بن خلیل حضرمی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے قول کا ذکر کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے رہائش اور خرچہ (ادا کرنا) مقرر نہیں کیا تھا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک عورت کے کہنے پر اللہ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے۔

حسن بن عمارہ متروک راوی ہے۔

[٣٩٦٤]...... نَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ أَبُو كُرَيْبٍ ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا لِقَوْلِ امْرَأَةٍ: الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ . أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يَقُلْ سُنَّةَ نَبِيِّنَا . وَقَدْ

اسود بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک عورت کے کہنے پر اللہ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے، جس عورت کو تین طلاقیں ہوئی ہوں اسے رہائش بھی ملے گی اور خرچہ بھی ملے گا۔

اشعث بن سوار ضعیف راوی ہے۔ اعمش نے یہی حدیث ابراہیم کے واسطے سے اسود سے روایت کی ہے لیکن ''ہمارے نبی ﷺ کی سنت'' کے الفاظ بیان نہیں کیے اور ہم یہ بات اس سے پہلے (کی حدیث کی تحت) بھی رقم کر چکے ہیں۔ اور

كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا وَالْأَعْمَشُ أَثْبَتُ مِنْ أَشْعَثَ وَأَحْفَظُ مِنْهُ.

اعمش؛ اشعث سے زیادہ حفظ وثبت رکھتے ہیں۔

[۳۹۶۵]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ وَلِيدٍ، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ح نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَا: نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ، وَقَدْ كَتَبْتُ لَفْظَهُ قَبْلَ هٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[۳۹۶۶]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو الْجَهْمِ الْعَلَاءُ بْنُ مُوسٰى، نا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَالِكَ قَالَ: أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا، وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ، وَعَصَيْتَ اللّٰهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ. [1]

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کریں، پھر اس کے پاک ہونے کا انتظار کریں، یہاں تک کہ اسے دوسرا حیض آ جائے، پھر وہ اسے مہلت دیں، یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائیں۔ پھر اگر وہ اسے طلاق دینا چاہیں تو اس سے تعلقات قائم کرنے سے پہلے ہی اسے طلاق دے دیں۔ یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب اس کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ فرماتے: اگر تو تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا اور اگر تم نے اسے تین طلاقیں دی ہیں تو وہ تجھ پر حرام ہو گئی ہے، یہاں تک کہ وہ تیرے سوا کسی اور سے نکاح کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا جو حکم دیا ہے، تم نے اس میں نافرمانی کا رویہ اپنایا ہے۔

[۳۹۶۷]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، نا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، وَقَالَ ابْنُ عَرَفَةَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ، وَقَالَا: فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ ابن عرفہ نے یوں بیان کیا کہ انہوں نے حالت حیض میں ایک طلاق دی۔ پھر دونوں راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رجوع کریں، پھر وہ اسے مہلت دیں، یہاں تک کہ اسے دوسرا حیض آ جائے، پھر وہ اسے مہلت دیں، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر وہ اس

[1] صحيح مسلم: ١٤٧١

أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ: أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا طَلْقَةً وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللّٰهَ تَعَالَى فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ. ❶

سے تعلقات قائم کرنے سے پہلے ہی اسے طلاق دے دیں۔ یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب ایسے آدمی کے متعلق پوچھا جاتا جو اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے تو وہ فرماتے: اگر تو تم نے اس کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ رجوع کریں، پھر اسے مہلت دیں، یہاں تک کہ اسے دوسرا حیض آ جائے، پھر وہ اسے مہلت دیں، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر وہ اس سے تعلقات قائم کرنے سے پہلے ہی اسے طلاق دے دیں۔ اور اگر تم نے اسے تین طلاقیں دی ہیں تو بیوی کو طلاق دینے کے متعلق جو حکم اللہ تعالیٰ نے تجھے دیا ہے، تم نے اس میں نافرمانی کی ہے، اور وہ تجھ سے جدا ہو گئی ہے۔

[٣٩٦٨]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَطْلِيقَةً، فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَفِيهِ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ: أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنِي بِهٰذَا، فَإِنْ طَلَّقْتَ ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عہد رسالت میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے۔ پھر راوی نے اسی کے مثل حدیث بیان کی۔ اس میں یہ بھی بیان ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (طلاق کا مسئلہ پوچھنے والے) آدمی سے فرمایا کرتے تھے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہی حکم دیا تھا اور اگر تم نے تین طلاقیں دی ہیں تو وہ تمہارے لیے حلال نہیں رہی، یہاں تک کہ وہ کسی اور سے نکاح کر لے، اور یقیناً تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے۔

[٣٩٦٩]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا عُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا أَبُو قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا سَأَلَهُ عَنْ طَلَاقِ الْحَائِضِ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ

نافع روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حائضہ کی طلاق کے بارے میں سوال کرتا تو آپ اسے اپنے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بتاتے، پھر فرماتے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہی حکم دیا تھا (جو میں نے تمہیں بتلایا ہے) اور اگر تم نے اسے

❶ صحيح مسلم: ١٤٧١ (٣)

يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا أَنْتَ فَطَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنِي بِهٰذَا، وَأَمَّا أَنْتَ فَطَلَّقْتَ ثَلَاثًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنَ الطَّلَاقِ.

تین طلاقیں دی ہیں تو وہ تجھ پر حرام ہوگئی ہے، یہاں تک کہ وہ تیرے علاوہ کسی اور سے نکاح کر لے، اور تم نے اس میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے جس طریقے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تجھے طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

[٣٩٧٠] ...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلٰى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ. فَأَبٰى مَرْوَانُ إِلَّا أَنْ يَتَّهِمَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَزَعَمَ عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ، وَأَنَّ عَائِشَةَ تَنْهَى الْمُطَلَّقَةَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا. ❶

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھیں، اس نے انہیں آخری یعنی تیسری طلاق دے دی۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ سے گھر سے باہر نکلنے کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر منتقل ہو جائیں۔

مروان نے اس حدیث کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وہم قرار دیا ہے۔ عروہ کا خیال ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اس بات سے انکار کیا اور آپ مطلقہ کو عدت پوری ہونے سے قبل گھر سے نکلنے سے منع فرماتی تھیں۔

[٣٩٧١] ...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، نا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ أَيَّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَنَا مِنْهَا، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ)). ❷

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: نبی ﷺ کی کس زوجہ نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا کہ جون کلابی کی بیٹی جب رسول اللہ ﷺ کے حرم میں آئی اور آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے عظیم ذات کے ذریعے پناہ مانگی ہے، لہٰذا تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔

[٣٩٧٢] ...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

سوید بن غفلہ روایت کرتے ہیں کہ عائشہ خثعمیہ سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھی، جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ

❶ صحيح مسلم: ١٤٨٠ (٤٠)۔مسند أحمد: ٢٧٣٢٣۔صحيح ابن حبان: ٤٢٨٩

❷ صحيح البخاري: ٥٢٥٤۔صحيح ابن حبان: ٤٢٦٦۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦٣٥

الْهَيْثَمِ صَاحِبُ الطَّعَامِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ الْخَثْعَمِيَّةُ عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا أُصِيبَ عَلِيٌّ وَبُويِعَ الْحَسَنُ بِالْخِلَافَةِ، قَالَتْ: لِتَهْنِكَ الْخِلَافَةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: يُقْتَلُ عَلِيٌّ وَتُظْهِرِينَ الشَّمَاتَةَ اذْهَبِي فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، قَالَ: فَتَلَفَّعَتْ بِسَاجِهَا وَقَعَدَتْ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَبَعَثَ إِلَيْهَا بِعَشَرَةِ آلَافٍ مُتْعَةً وَبَقِيَّةٍ بَقِيَ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا، فَقَالَتْ: مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ، فَلَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهَا بَكَى وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ جَدِّي، أَوْ حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ: أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً أَوْ ثَلَاثًا عِنْدَ الْإِقْرَاءِ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. لَرَاجَعْتُهَا.

شہید ہو گئے اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بیعت ہوئی تو اس نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو خلافت مبارک ہو۔ آپ نے فرمایا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ہیں اور تو خوشی کا اظہار کر رہی ہے؟ جا تجھے (میری طرف سے) تین طلاقیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس نے چادر اوڑھ لی اور عدت گزارنے تک بیٹھ رہی۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے اسے دس ہزار کی رقم اور اس کے مہر کی بقیہ رقم بھیجی تو اس نے کہا: یہ مال جدا ہونے والے محبوب سے کہیں کم حیثیت کا ہے۔ جب آپ کو اس کی یہ بات معلوم ہوئی تو آپ رو دیے اور فرمایا: اگر میں نے اپنے نانا کو (یا فرمایا کہ اپنے والد کو نانا کے حوالے سے) یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ جو شخص اپنی بیوی کو مبہم (اکٹھی) یا الگ الگ تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی، یہاں تک کہ وہ کسی اور سے نکاح کر لے، تو میں اس سے رجوع کر لیتا۔

[٣٩٧٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجُرَيْرِيُّ، نا حُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجُرَيْرِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، نا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ خَلِيفَةَ الْخَثْعَمِيَّةُ امْرَأَةُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَقَالَتْ لَهُ: لِتَهْنِكَ الْإِمَارَةُ، فَقَالَ لَهَا: تُهَنِّينِي بِمَوْتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ انْطَلِقِي فَأَنْتِ طَالِقٌ فَتَقَنَّعَتْ بِثَوْبِهَا، وَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ أُرِدْ إِلَّا خَيْرًا فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِمُتْعَةٍ عَشَرَةِ آلَافٍ وَبَقِيَّةِ صَدَاقِهَا فَلَمَّا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهَا بَكَتْ، وَقَالَتْ: مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ فَأَخْبَرَهُ الرَّسُولُ، فَبَكَى وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي أَبَنْتُ الطَّلَاقَ لَهَا لَرَاجَعْتُهَا، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو خلیفہ کی بیٹی عائشہ خثعمیہ جو سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھی، کہنے لگی: آپ کو امارت مبارک ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: تم امیر المومنین کی شہادت پر مبارک باد دے رہی ہو؟ جا تجھے طلاق ہے۔ اس نے (عدت گزارنے کی غرض سے) چادر اوڑھ لی اور کہا: اے اللہ! میں نے تو خیر و بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ پھر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے اسے دس ہزار اور اس کے مہر کی بقیہ رقم بھیجی، جب وہ اسے دی گئی تو وہ رو دی اور بولی: یہ مال جدا ہونے والے محبوب سے کہیں کم حیثیت کا ہے۔ قاصد نے آپ کو جب یہ بات بتلائی تو آپ رو پڑے اور فرمایا: اگر میں نے اسے طلاقِ بائنہ نہ دی ہوتی تو میں اس سے رجوع کر لیتا، مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو ہر طہر میں یا ہر ماہ ایک طلاق دے، یا اکٹھی تین طلاقیں دے تو وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی، یہاں تک کہ وہ

اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً أَوْ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيقَةً أَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيعًا لَمْ تَحِلَّ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ)).

کسی اور سے نکاح کر لے۔

[٣٩٧٤]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ، أَنَّ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُمْ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُتْبِعَهَا بِتَطْلِيقَتَيْنِ أُخْرَاوَيْنِ عِنْدَ الْقُرْءَيْنِ فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا ابْنَ عُمَرَ مَا هٰكَذَا أَمَرَكَ اللّٰهُ إِنَّكَ قَدْ أَخْطَأْتَ السُّنَّةَ، وَالسُّنَّةُ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الطُّهْرَ فَيُطَلِّقَ لِكُلِّ قُرُوءٍ))، قَالَ: فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَاجَعْتُهَا، ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا هِيَ طَهُرَتْ فَطَلِّقْ عِنْدَ ذَالِكَ أَوْ أَمْسِكْ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتَ لَوْ أَنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا كَانَ يَحِلُّ لِي أَنْ أُرَاجِعَهَا؟ قَالَ: ((لَا كَانَتْ تَبِينُ مِنْكَ وَتَكُونُ مَعْصِيَةً)).

حسن روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی، پھر اگلے قروء میں باقی دو طلاقیں دینے کا ارادہ کیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عمر! اللہ نے یوں تو حکم نہیں دیا، تو نے مسنون طریقے میں غلطی کی، سنت یہ ہے کہ تو ہر طہر میں الگ الگ طلاق دے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تو میں نے رجوع کر لیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ پاک ہو تو اس وقت طلاق دینا یا روکے رکھنا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اسے تین طلاقیں دے دیتا تو کیا میں رجوع کر سکتا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ تجھ سے جدا ہو جاتی اور تیرا عمل نافرمانی کے زمرے میں آتا۔

[٣٩٧٥]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ وَعَصَى رَبَّهُ تَعَالَى وَخَالَفَ السُّنَّةَ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے، تو اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی، تاہم اس شخص نے اپنے رب کی نافرمانی اور سنت کی خلاف ورزی کی۔

[٣٩٧٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: الْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ وَالْبَتَّةُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُمْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا. [1]

حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو شوہر نے فارغ کر دیا ہو، جس سے برأت کا اعلان کر دیا ہو اور طلاقِ بتہ، طلاقِ بائن اور طلاقِ ثلاثہ سے حرام ہونے والی عورت اس وقت تک (پہلے خاوند کے لیے) دوبارہ حلال نہیں ہو سکتی جب تک کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

[٣٩٧٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا أَبُو

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ٦٩۔ مصنف عبد الرزاق: ١١١٧٨

عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ، نا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَيَذُوقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُسَيْلَةَ صَاحِبِهِ)). ❶

جب آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی، یہاں تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کر لے، اور ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کا مزہ چکھ لے۔

[٣٩٧٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، أنا الشَّافِعِيُّ ، أنا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ ، أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرُكَانَةَ: ((وَاللَّهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً؟)) ، فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً ، فَرَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا . ❷

نافع روایت کرتے ہیں کہ رُکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاقِ بتہ دی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاقِ بتہ دے بیٹھا ہوں، جبکہ اللہ کی قسم! میرا ارادہ ایک طلاق کا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے رُکانہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ کی قسم! واقعی ایک کا ہی ارادہ تھا؟ رُکانہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایک کا ہی ارادہ تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس (کی بیوی) کو اس کے پاس واپس بھیج دیا، پھر انہوں نے اسے دوسری طلاق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دی اور تیسری طلاق سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دی۔

[٣٩٧٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ ، نا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ، وَأَبُو ثَوْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ وَآخَرُونَ ، قَالُوا: نا الشَّافِعِيُّ ، حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ ، أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَاللَّهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا

نافع بن عجیر بیان کرتے ہیں کہ رُکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاقِ بتہ دے دی (یعنی ایسی طلاق کہ جس کے بعد رجوع نہ ہو سکے)، نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ملی، تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میرا ارادہ تو ایک طلاق کا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! واقعی تیرا ارادہ ایک طلاق کا تھا؟ رُکانہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میرا ارادہ ایک کا ہی تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس (کی بیوی) کو اس کے پاس واپس بھیج دیا۔ پھر اس نے دوسری طلاق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور [تیس]ری طلاق سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دی۔

❶ مسند أحمد: ٢٤٦٥١

❷ سنن أبي داود: ٢٢٠٧ ـ جامع الترمذي: ١١٧٧ ـ سنن ابن ما- مستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٩ ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٧٤

وَاحِدَةً؟))، فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

[۳۹۸۰]..... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ، نَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ، عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی (گزشتہ) حدیث ہی مروی ہے۔

[۳۹۸۱]..... قُرِئَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو نَضْرٍ التَّمَّارُ، نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، ح وَقُرِئَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ أَيْضًا وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَشَيْبَانُ، قَالَا: نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْبَتَّةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَرَدْتَ بِهٰذَا؟))، قَالَ: وَاحِدَةً، فَقَالَ: ((آللّٰهِ؟))، قَالَ: آللّٰهِ، فَقَالَ: ((هُوَ عَلَى مَا أَرَدْتَ)). غَيْرَ أَنَّ أَبَا نَضْرٍ لَمْ يَقُلْ: ابْنُ يَزِيدَ بْنُ رُكَانَةَ. أَرْسَلَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ. ❶

عبداللہ بن علی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عہد رسالت میں اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا اس سے کیا ارادہ تھا؟ انہوں نے کہا: ایک طلاق کا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اللہ کی قسم! واقعی؟ انہوں نے کہا: (جی ہاں) اللہ کی قسم۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو تمہارا ارادہ تھا، ویسا ہی ہے (یعنی ایک ہی طلاق ہوئی ہے)۔

ابن مبارک نے زبیر بن سعید سے یہ روایت مرسل بیان کی ہے۔

[۳۹۸۲]..... نَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نَا حَبَّانُ، أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، قَالَ: كَانَ جَدِّي رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي

عبداللہ بن علی بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میرے پردادا رُکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دی ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ایک طلاق کا۔ آپ ﷺ

❶ صحيح ابن حبان: ٤٢٧٤

طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ، فَقَالَ: ((مَا أَرَدْتَ؟))، فَقَالَ: أَرَدْتُ وَاحِدَةً، قَالَ: ((آللّٰهِ؟)) قَالَ: اللّٰهِ، قَالَ: ((فَهِيَ وَاحِدَةٌ)). خَالَفَهُ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ.

نے پوچھا: اللہ کی قسم! واقعی؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر وہ ایک طلاق ہی ہے۔
اسحاق بن ابی اسرائیل نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[۳۹۸۳]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ جَدِّهِ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ: ((مَا أَرَدْتَ بِذَالِكَ؟))، قَالَ: وَاحِدَةً، قَالَ: ((آللّٰهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً؟))، قَالَ: آللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، قَالَ: ((فَهِيَ وَاحِدَةٌ)).

عبداللہ بن علی بن سائب اپنے دادا رُکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دی، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا اس سے کیا ارادہ تھا؟ انہوں نے کہا: ایک طلاق کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! واقعی ایک کا ہی ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! واقعی ایک کا ہی ارادہ تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ ایک ہی طلاق ہوئی ہے۔

[۳۹۸٤]...... نا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ الدَّوْلَابِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ اللَّخْمِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ، وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ، فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِمَمْلُوكِهِ: أَنْتَ حُرٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ حُرٌّ وَلَا اسْتِثْنَاءَ لَهُ، وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَهُ اسْتِثْنَاؤُهُ وَلَا طَلَاقَ عَلَيْهِ)). [1]

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے رُوئے زمین پر غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ کام کوئی نہیں رکھا اور رُوئے زمین پر سب سے ناپسندیدہ کام طلاق سے بڑھ کر کوئی نہیں رکھا۔ جب آدمی اپنے غلام کو کہتا ہے: اِن شاءاللہ تو آزاد ہے، تو وہ آزاد ہے، استثناء کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، البتہ جب آدمی اپنی بیوی کو کہتا ہے: اِن شاءاللہ تجھے طلاق ہے، تو اس میں استثناء کا اعتبار ہوگا اور اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

[۳۹۸۵]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. قَالَ حُمَيْدٌ: قَالَ لِي يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: وَأَيُّ حَدِيثٍ لَوْ كَانَ حُمَيْدُ بْنُ مَالِكٍ اللَّخْمِيُّ مَعْرُوفًا؟ قُلْتُ: هُوَ جَدِّي، قَالَ

اختلافِ سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔ حمید بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ہارون نے مجھ سے کہا: یہ کیسی حدیث ہے؟ اگر حمید بن مالک لخمی معروف ہو تو بات بنے۔ میں نے کہا: وہ میرے دادا ہیں۔ یزید نے کہا: تم نے مجھے خوش کر دیا، تم نے مجھے خوش کر دیا، اب یہ حدیث ہوئی ہے۔

[1] مصنف عبد الرزاق: ۱۱۳۳۱

يَزِيدُ: سَرَرْتَنِي سَرَرْتَنِي الْآنَ صَارَ حَدِيثًا .

[۳۹۸۶]...... نَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سِنِينَ، نَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدٍ، نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ اللَّخْمِيُّ، نَا مَكْحُولٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا أَحَلَّ اللهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ فَمَنْ طَلَّقَ وَاسْتَثْنَى فَلَهُ ثُنْيَاهُ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلاق سے زیادہ کوئی حلال چیز اللہ کو ناپسند نہیں، چنانچہ جو شخص طلاق دے اور استثناء کر لے تو اس کے استثناء کا اعتبار ہوگا۔

[۳۹۸۷]...... نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ قَرِينٍ، نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَمٌّ لِي: اعْمَلْ لِي عَمَلًا حَتَّى أُزَوِّجَكَ ابْنَتِي، فَقُلْتُ: إِنْ تُزَوِّجْنِيهَا فَهِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أَتَزَوَّجَهَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي: ((تَزَوَّجْهَا فَإِنَّهُ لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ))، فَتَزَوَّجْتُهَا فَوَلَدَتْ لِي سَعْدًا وَسَعِيدًا .

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے چچا نے کہا: کوئی کام کاج کرو، تاکہ میں اپنی بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں۔ میں نے کہا: اگر آپ میرا نکاح اس کے ساتھ کریں تو اسے (میری طرف سے پیشگی) تین طلاقیں۔ پھر بعد میں مجھے اس کے ساتھ شادی کرنے میں دلچسپی ہوئی تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس سلسلے میں پوچھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اس سے شادی کرلو، کیونکہ طلاق صرف نکاح کے بعد ہی ہوسکتی ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے ساتھ شادی کرلی تو اس سے میرے بیٹے سعد اور سعید ہوئے۔

[۳۹۸۸]...... نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الضَّبِّيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَنِي عَدِيُّ بْنُ عَدِيٍّ الْكِنْدِيُّ إِلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَسْأَلُهَا أَشْيَاءَ كَانَتْ تَرْوِيهَا عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا عَتَاقَ وَلَا طَلَاقَ فِي إِغْلَاقٍ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: شدید غصے میں نہ عتاق ہوتا ہے اور نہ طلاق۔ (عتاق کا مطلب ہے غلام آزاد کرنا)۔

[۳۹۸۹]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ سنن أبي داود: ۲۱۹۳ ـ سنن ابن ماجه: ۲۰٤٦ ـ مسند أحمد: ۲٦٣٦٠ ـ المستدرك للحاكم: ۲/ ۱۹۸

الْجُوزِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ مَرْدَوَيْهِ، نا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، نا زَكَرِيَّا، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، جَمِيعًا عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ)).

شدید غصے میں نہ عتاق ہوتا ہے اور نہ طلاق۔

[۳۹۹۰]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالُوا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي عَمِّي وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الطَّلَاقُ عَلَى أَرْبَعَةِ وُجُوهٍ وَجْهَانِ حَلَالٌ وَوَجْهَانِ حَرَامٌ، فَأَمَّا اللَّذَانِ هُمَا حَلَالٌ: فَأَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، أَوْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا مُسْتَبِينًا حَمْلُهَا، وَأَمَّا اللَّذَانِ هُمَا حَرَامٌ: فَأَنْ يُطَلِّقَهَا حَائِضًا، أَوْ يُطَلِّقَهَا عِنْدَ الْجِمَاعِ لَا يَدْرِي اشْتَمَلَ الرَّحِمُ عَلَى وَلَدٍ أَمْ لَا لَفْظُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق چار قسم کی ہے، دو قسم کی حلال ہے اور دو قسم کی حرام۔ حلال یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں اس سے ہمبستری نہ کی ہو، یا حمل کی حالت میں طلاق دے کہ اس کا حمل واضح ہو۔ اور حرام یہ ہے کہ حالت حیض میں طلاق دے، یا ہمبستری کے بعد طلاق دے کہ وہ اس بات سے بے خبر ہو کہ رحم میں اولاد ہے یا نہیں۔

یہ الفاظ محمد بن یحییٰ کے ہیں۔

[۳۹۹۱]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، قَالَا: نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا أَبُو الْحَجَّاجِ الْمَهْرِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الْغَافِقِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُوا أَنَّ مَوْلَاهُ زَوَّجَهُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ قَوْمٍ يُزَوِّجُونَ عَبِيدَهُمْ إِمَاءَهُمْ ثُمَّ يُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ، أَلَا إِنَّمَا يَمْلِكُ الطَّلَاقَ مَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکوہ کرنے لگا کہ اس کے آقا نے اس کی شادی کردی ہے، اب وہ اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی کرانا چاہتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے وہ اپنے غلاموں اور لونڈیوں کا نکاح کرتے ہیں پھر ان میں تفریق کرنا چاہتے ہیں؟ خبردار! طلاق کا مالک صرف وہی ہوتا ہے جس نے پنڈلی پکڑی ہو (یعنی جس نے ہمبستری کی ہو)۔

❶ سنن ابن ماجه: ۲۰۸۱۔ المعجم الكبير للطبراني: ۱۱۸۰۰

[٣٩٩٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ مَمْلُوكًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل بیان کیا (اور اس میں ذکر کیا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلاق کا حق صرف اسی کو ہے جس پنڈلی پکڑی ہو۔ اور راوی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

[٣٩٩٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ مَمْلُوكٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ مَوْلَايَ زَوَّجَنِي وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي، قَالَ: فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ)).

عصمہ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میرے آقا نے میری شادی کر دی ہے اور اب وہ میرے اور میری بیوی کے درمیان تفریق کرانا چاہتا ہے۔ نبی ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! طلاق کا حق اسی کو ہے جس نے پنڈلی پکڑی ہو۔

[٣٩٩٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ح وَنا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ الْمُسْلِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((طَلَاقُ الْأَمَةِ اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ)). [1]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈی کی طلاقیں دو ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔

[٣٩٩٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. تَفَرَّدَ بِهِ عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ مَرْفُوعًا وَكَانَ ضَعِيفًا، وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَا رَوَاهُ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ.

اختلاف سند کے ساتھ اسی کی مثل مروی ہے۔ اکیلے عمر بن شبیب نے اسے مرفوع روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، جسے سالم اور نافع نے آپ کے قول کے طور پر روایت کیا ہے۔

[٣٩٩٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: نا

سالم سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو غلام آزاد عورت کے نکاح میں ہو یا جو لونڈی آزاد مرد کے

[1] سنن ابن ماجه: ٢٠٧٩

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ، أَوِ الْحُرِّ تَكُونُ تَحْتَهُ الْأَمَةُ، قَالَ: أَيُّهُمَا رُقَّ نَقَصَ الطَّلَاقُ بِرِقِّهِ، وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

نکاح میں ہو، ان دونوں میں سے جو بھی غلام ہو، اس کی غلامی کے سبب طلاق میں کمی ہو جائے گی اور عدت عورتوں کے مطابق ہے۔

[۳۹۹۷]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو صَالِحٍ، نا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: طَلَاقُ الْعَبْدِ الْحُرَّةَ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ، وَطَلَاقُ الْحُرِّ الْأَمَةَ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: غلام کی آزاد عورت کے لیے دو طلاقیں ہیں اور اس عورت کی عدت تین حیض ہے، جبکہ آزاد آدمی کی لونڈی کے لیے دو طلاقیں ہیں اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔

[۳۹۹۸]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي عِيسَى، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ، نا سُفْيَانُ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَطَلَاقُهَا تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ، وَإِذَا كَانَتِ الْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَطَلَاقُهَا تَطْلِيقَتَانِ وَالْعِدَّةُ عَلَى النِّسَاءِ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت تین حیض ہے، اور جب لونڈی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہیں اور عدت عورتوں کے مطابق ہے۔

[۳۹۹۹]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ، نا الشَّافِعِيُّ، نا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ ثِنْتَيْنِ فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً، عِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ، وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب غلام اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دے، خواہ آزاد عورت ہو یا لونڈی، تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کر لے۔ آزاد عورت کی عدت تین حیض ہے اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔

[٤٠٠٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْحُرِّ تَبِينُ بِتَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ حَيْضَتَيْنِ، وَإِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ بَانَتْ بِتَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ

نافع سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (انہوں نے فرمایا:) جو لونڈی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو، وہ دو طلاقوں سے جدا ہو جائے گی اور دو حیض عدت گزارے گی، اور جب آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو وہ دو طلاقوں سے جدا ہو جائے گی اور تین حیض عدت گزارے گی۔

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَغَيْرُهُمَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ. وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُنْكَرٌ غَيْرُ ثَابِتٍ مِنْ وَجْهَيْنِ، أَحَدُهُمَا: أَنَّ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ، وَسَالِمٌ وَنَافِعٌ أَثْبَتُ مِنْهُ وَأَصَحُّ رِوَايَةً، وَالْوَجْهُ الْآخَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شَبِيبٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ لَا يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

لیث بن سعد، ابن جریج اور دیگر رواۃ نے نافع سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول اسی طرح روایت کیا ہے، اور یہی صحیح ہے۔ عبداللہ بن عیسیٰ کی عطیہ کے واسطے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی ﷺ سے مروی حدیث منکر ہے، جو دو وجوہ سے ثابت نہیں ہے: ایک تو یہ کہ عطیہ ضعیف راوی ہے جبکہ سالم اور نافع روایت کرنے میں اس سے زیادہ ثقہ اور اصح ہیں اور دوسرا یہ کہ عمرو بن شبیب ضعیف الحدیث ہے، جس کی روایت سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔ واللہ اعلم

[٤٠٠١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّوَّافُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق:٤) لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَوْ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا؟ قَالَ: ((هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا)). ❶

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:) ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ ''اور حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو۔'' یہ حکم ایسی عورت کے لیے ہے جسے تین طلاقیں ہوئی ہوں یا اس کے لیے ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مطلقہ اور بیوہ دونوں کے لیے ہے۔

[٤٠٠٢]...... نا أَبُو عَمْرٍو يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ خَالِدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُقَوِّمُ، نا صَغْدِيُّ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَلَاقُ الْعَبْدِ تَطْلِيقَتَانِ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا وَقُرْءُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ وَتَتَزَوَّجُ الْحُرَّةُ عَلَى الْأَمَةِ وَلَا تَتَزَوَّجُ الْأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام کی طلاق دو طلاقیں ہیں، پھر وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں رہے گی، یہاں تک کہ وہ (کسی اور) خاوند سے نکاح کر لے، اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔ لونڈی کی موجودگی میں آزاد عورت سے نکاح کیا جا سکتا ہے لیکن آزاد عورت کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

[٤٠٠٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، وَجَمَاعَةٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢١١٠٨

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٥ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣٧٠

قَالُوا: نا أَبُو عَاصِمٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُظَاهِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ)) قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: فَلَقِيتُ مُظَاهِرًا فَحَدَّثَنِي، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُطَلِّقُ الْعَبْدُ تَطْلِيقَتَيْنِ، وَتَعْتَدُّ حَيْضَتَيْنِ)). قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنِي كَمَا حَدَّثْتَ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: فَحَدَّثَنِي بِهِ كَمَا حَدَّثَهُ. [1]

ابوعاصم کہتے ہیں: میری ملاقات مظاہر سے ہوئی تو انہوں نے مجھے قاسم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام دو طلاقیں دے گا اور لونڈی دو حیض عدت گزارے گی۔ میں نے کہا: مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کریں جیسے آپ نے ابن جریج سے بیان کی ہے، تو انہوں نے مجھے ویسے ہی حدیث بیان کی جیسے انہوں نے اس کو بیان کی تھی۔

[٤٠٠٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ، يَقُولُ: لَيْسَ بِالْبَصْرَةِ حَدِيثٌ أَنْكَرَ مِنْ حَدِيثِ مُظَاهِرٍ هٰذَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: وَالصَّحِيحُ عَنِ الْقَاسِمِ خِلَافُ هٰذَا.

ابوعاصم کہتے ہیں کہ بصرہ میں مظاہر کی اس حدیث سے بڑی منکر حدیث کوئی نہیں ہے۔ ابوبکر نیشاپوری کہتے ہیں: صحیح وہ ہے جو قاسم سے مروی ہے اور وہ اس کے خلاف ہے۔

[٤٠٠٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ: سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنِ الْأَمَةِ كَمْ تُطَلَّقُ؟ قَالَ: طَلَاقُهَا اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ. قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: أَبَلَغَكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَا؟ قَالَ: لَا.

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ قاسم رحمہ اللہ سے لونڈی کی طلاق کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا: اس کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔ ان سے پوچھا گیا: کیا آپ کو اس بارے میں نبی ﷺ کا کوئی فرمان پہنچا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

[٤٠٠٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنْ عِدَّةِ الْأَمَةِ، فَقَالَ: النَّاسُ يَقُولُونَ: حَيْضَتَانِ وَإِنَّا لَا نَعْلَمُ ذَالِكَ أَوْ قَالَ: لَا نَجِدُ ذَالِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، وَسَالِمٍ، قَالَا: لَيْسَ هٰذَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ عَمِلَ بِهِ الْمُسْلِمُونَ.

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ قاسم رحمہ اللہ سے لونڈی کی عدت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کا کہنا ہے کہ دو حیض ہے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں، (یا فرمایا:) ہم کتاب اللہ اور سنت نبویہ میں یہ نہیں پاتے۔ اسی طرح ابن وہب نے روایت کیا ہے کہ قاسم اور سالم فرماتے ہیں: یہ بات نہ تو کتاب اللہ میں ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں، البتہ مسلمانوں کا اس کے مطابق عمل ہے۔

[1] سنن أبي داود: ٢١٨٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٠٨٠۔ جامع الترمذي: ١١٨٢

[٤٠٠٧]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، نا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: الْحَرَامُ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا . ❶

عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی چیز کو حرام کر لینا قسم کی مانند ہے اور اس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔

[٤٠٠٨]...... قَالَ هِشَامٌ: وَكَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ حَرَّمَ جَارِيَتَهُ . فَقَالَ اللّٰهُ : ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ (التحريم: ١) إِلَى قَوْلِهِ: ﴿قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ﴾ (التحريم: ٢) ، فَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ وَصَيَّرَ الْحَرَامَ يَمِينًا . ❷

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کسی چیز کو حرام کر لینا قسم کی مانند ہے اور اس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔'' (اور فرمایا:) نبی ﷺ نے اپنی لونڈی کو حرام قرار دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ سے لے کر یہاں تک: ﴿قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ﴾ ''آپ اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کی ہے؟ کیا اس لیے کہ آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں؟ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ نے تم لوگوں کے لیے اپنی قسموں کی پابندی سے نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور (کسی چیز کو) حرام ٹھہرانے کو قسم قرار دیا۔

[٤٠٠٩]...... نا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَزِيُّ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّ يَعْلَى أَخْبَرَهُ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَإِنَّمَا هِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ .

سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: جب آدمی اپنی بیوی کو خود پر حرام ٹھہرائے تو یہ قسم ہی ہوتی ہے، اس کو اس کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ''یقیناً رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین اُسوہ ہے۔''

❶ مسند أحمد: ١٩٧٦

❷ صحيح البخاري: ٤٩١١ ـ صحيح مسلم: ١٤٧٣ ـ سنن النسائي: ٦/ ١٥١

[٤٠١٠]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُمَرُ بْنُ شِبْهٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: فِي الْحَرَامِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حرام ٹھہرانے میں قسم کا کفارہ ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ”یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین اُسوہ ہے۔“

[٤٠١١]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْمُحَارِبِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، نا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْرِزٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ الْحَرَامَ يَمِينًا. ابْنُ مُحْرِزٍ ضَعِيفٌ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ قَتَادَةَ هٰكَذَا غَيْرُهُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرانے کو قسم قرار دیا۔

ابن محرز ضعیف راوی ہے اور قتادہ سے یہ روایت اس کے سوا کوئی بیان نہیں کرتا۔

[٤٠١٢]..... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُكَيْرٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكَفِّرُ. وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مُحْرِزٍ.

جابر بن زید سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حرام ٹھہرانا قسم ہے، اسے اس کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

یہ حدیث ابن محرز کی حدیث کی بہ نسبت زیادہ صحیح ہے۔

[٤٠١٣]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأُمِّ وَلَدِهِ مَارِيَةَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، فَوَجَدَتْهُ حَفْصَةُ مَعَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: تُدْخِلُهَا بَيْتِي مَا صَنَعْتَ بِي هٰذَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِكَ إِلَّا مِنْ هَوَانِي عَلَيْكَ، فَقَالَ: ((لَا تَذْكُرِي هٰذَا لِعَائِشَةَ فَهِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ إِنْ قَرِبْتُهَا))، قَالَتْ حَفْصَةُ: وَكَيْفَ تُحَرِّمُ عَلَيْكَ وَهِيَ جَارِيَتُكَ؟

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اُم ولد ماریہ کے ساتھ تعلقات قائم کیے، تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ دیکھ لیا، تو کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں اس کے ساتھ تعلقات قائم کر رہے ہیں، اور آپ اپنی ازواج میں سے میرے ساتھ یہ معاملہ صرف میری نرمی کے باعث کر رہے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کا تذکرہ عائشہ سے نہ کرنا، اگر میں اس کے قریب جاؤں تو یہ مجھ پر حرام ہے۔ تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ آپ کی لونڈی ہے، آپ اس کو کیسے حرام کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُٹھالی کہ اس کے قریب نہیں جائیں گے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَحلَفَ لَهَا لَا يَقْرَبُهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَذْكُرِيهِ لِأَحَدٍ))، فَذَكَرَتْهُ لِعَائِشَةَ فَآلَى لَا يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَاعْتَزَلَهُنَّ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ (التحريم: ١) الْآيَةَ ، قَالَ: وَالْحَدِيثُ بِطُولِهِ طَوِيلٌ .

فرمایا: کسی سے اس بات کا تذکرہ نہ کرنا۔لیکن انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتلا دی، تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینے کا ایلاء کر لیا۔ آپ ﷺ ان سے اُنتیس راتیں الگ رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ ''آپ اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے۔'' طویل حدیث ہے۔

[٤٠١٤]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: وَجَدَتْ حَفْصَةُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ فِي يَوْمِ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ: لَأُخْبِرَنَّهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ إِنْ قَرِبْتُهَا))، فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ بِذَالِكَ فَأَعْلَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ بِذَالِكَ فَعَرَّفَ حَفْصَةَ بَعْضَ مَا قَالَتْ قَالَتْ لَهُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: ﴿نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ﴾ (التحريم: ٣) فَآلَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ (التحريم: ٤) الْآيَةَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عُمَرَ: مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دِن (اپنی لونڈی) اُم ابراہیم کے ساتھ پایا، تو کہا: میں عائشہ کو بتاؤں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کے قریب جاؤں تو یہ مجھ پر حرام ہے۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتا دی، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس سے آگاہ فرمادیا، آپ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو ان کی بات بتائی، تو انہوں نے پوچھا: آپ کو کس نے بتایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ﴾ ''مجھے اس نے بتایا ہے جو سب کچھ جانتا ہے اور خوب باخبر ہے۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے ایک مہینے کا ایلاء کر لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا..الخ﴾ ''اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو (تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں اور اگر نبی (ﷺ) کے مقابلہ میں تم نے باہم جتھہ بندی کی تو جان رکھو کہ اللہ اس کا مولا ہے اور اس کے بعد جبرائیل اور تمام نیک اہل ایمان اور سب ملائکہ اس کے ساتھی اور مددگار ہیں۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ دونوں کون تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں جتھہ بندی کی؟ تو انہوں نے فرمایا: حفصہ اور عائشہ (رضی اللہ عنہن)۔

❶ مسند أحمد: ٢٢٢ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٦٨

[٤٠١٥]..... نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ، عَنْ عَطَاءٍ، فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ، أَوْ أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ، أَوْ أَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقَ حَرَجٍ، قَالَ: أَمَّا قَوْلُهُ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ فَيَمِينٌ يُكَفِّرُهَا، وَأَمَّا قَوْلُهُ الْبَتَّةَ وَطَلَاقُ حَرَجٍ فَيَدِينُ فِيهِ.

زبیر بن خریق روایت کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو کہتا ہے: تو مجھ پر حرام ہے، یا کہتا ہے کہ تجھے طلاقِ بتہ، یا کہتا ہے کہ تجھے طلاقِ حرج۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کا یہ کہنا کہ تو مجھ پر حرام ہے: قسم ہے، اس کو اس کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا، اور جب وہ طلاقِ بتہ یا طلاقِ حرج کا کہے تو وہ اس کے مطابق ہوگا (یعنی طلاق واقع ہو جائے گی)۔

[٤٠١٦]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا رَوْحٌ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي جَعَلْتُ امْرَأَتِي عَلَيَّ حَرَامًا، فَقَالَ: كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ (التحريم: ١) عَلَيْكَ أَغْلَظُ الْكَفَّارَاتِ عِتْقُ رَقَبَةٍ. ❶

سعید بن جبیر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو خود پر حرام کر لیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: تو نے جھوٹ بولا ہے، وہ تجھ پر حرام نہیں ہے، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ ''اے نبی! آپ اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے۔'' تجھ پر سب سے بھاری کفارہ، یعنی غلام آزاد کرنا لازم آتا ہے۔

[٤٠١٧]..... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْأَنْصَارِيِّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّ أَبِيهِ رَافِعِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتِ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ وَكَانَ لَهُ مِنْهَا ابْنَةٌ تُشَبَّهُ بِالْفَطِيمِ فَخَاصَمَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((ضَعَاهَا بَيْنَكُمَا ثُمَّ ادْعُوَاهَا))، فَفَعَلَا فَمَالَتْ إِلَى أُمِّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ اهْدِهَا))، فَمَالَتْ إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا. ❷

عبدالحمید بن جعفر انصاری اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا رافع بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ رافع کی اس سے دودھ چھوڑنے کی عمر کی بچی تھی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ مقدمہ رکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس (بچی) کو تم دونوں کے درمیان میں بٹھا دو، پھر اسے آواز دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ اپنی ماں کی طرف لپکی، تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اس کی راہنمائی فرما۔ چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف پلٹ آئی، تو اس نے اسے اُٹھا لیا۔

[٤٠١٨]..... نا ابْنُ أَبِي الثَّلْجِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، نا أَبِي، أَنَّ جَدَّهُ رَافِعَ بْنَ سِنَانٍ أَسْلَمَ وَأَبَتِ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ، وَكَانَ بَيْنَهُمَا جَارِيَةٌ تُدْعَى

جعفر بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا رافع بن سنان رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان دونوں کی ایک بچی تھی جس کا نام عمیرہ تھا۔ اس عورت نے بچی کا مطالبہ کیا، لیکن رافع نے انکار کر دیا۔ تو وہ

❶ سنن النسائي: ٦/ ١٥١

❷ سنن أبي داود: ٢٢٤٤ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٦٣٥٢ ـ مسند أحمد: ٢٣٧٥٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٩٠٨٩

عَمِيرَةُ، فَطَلَبَتِ ابْنَتَهَا فَمَنَعَهَا ذَالِكَ فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْعُدِي هَاهُنَا))، وَقَالَ لَهُ: ((اقْعُدْ هَاهُنَا))، ثُمَّ قَالَ: ((ادْعُوَاهَا))، فَدَعَوَاهَا، فَمَالَتْ نَحْوَ أُمِّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ اهْدِهَا))، فَمَالَتْ إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا فَذَهَبَ بِهَا.

دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے عورت سے فرمایا: تو یہاں بیٹھ جا، اور رافع سے فرمایا: تم یہاں بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں بچی کو آواز دو۔ چنانچہ ان دونوں نے بچی کو آواز دی تو وہ اپنی ماں کی طرف لپکی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس کی راہنمائی فرما۔ چنانچہ وہ اپنے والد کی طرف لپک آئی، تو وہ اسے اُٹھا کر لے گئے۔

[٤٠١٩]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَان، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا أَيُّوبُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَاتِ مِنْ هَنِيئَاتِكَ وَمِنْ صَدْرِكَ وَمِمَّا جَمَعْتَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ: هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ الثَّلَاثَةَ كَانَتْ تَرُدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْوَاحِدَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ فَقَدْ كَانَتِ الثَّلَاثَةُ تَرُدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ إِلَى الْوَاحِدَةِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَمْضَاهُنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثًا. ❶

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ ابوصہباء سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو آپ نے اس سے کہا: اپنے دلائل پیش کرو جو تمہیں یاد ہیں اور جو تم نے جمع کر رکھے ہیں۔ ابوصہباء نے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ عہد رسالت ﷺ میں طلاقِ ثلاثہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عہد رسالت ﷺ میں، عہد صدیقی میں، اور عہد فاروقی کے شروع میں طلاقِ ثلاثہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ طلاق بہت دینے لگے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں تین ہی شمار کرنا مقرر فرما دیا۔

[٤٠٢٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ، نا أَبُو الصَّلْتِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ الذَّارِعُ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ لِلْبِدْعَةِ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ)). ❷

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اے معاذ! جو بدعت کے طریقے پر ایک، دو، یا تین طلاقیں دے، ہم اس کی بدعت اس پر جاری کر دیں گے۔

[٤٠٢١]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ صحيح مسلم: ١٤٧٢۔ مسند أحمد: ٢٨٧٥

❷ سلف برقم: ٣٩٤٤

اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، نا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ لِلْبِدْعَةِ أَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ)).

نے فرمایا: اے معاذ! جو بدعت کے طریقے پر طلاق دے، ہم اس کی بدعت اس کے گلے میں ڈال دیں گے۔

[٤٠٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ نَذِيرٍ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَعَصَى رَبَّهُ وَخَالَفَ السُّنَّةَ)). ❶

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اپنی حائضہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی، اور اس نے (یہ طریقہ اپنا کر) اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور سنت کی خلاف ورزی کی۔

[٤٠٢٣]...... نا أَبُو صَالِحٍ، وَعُثْمَانُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

اختلاف سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٠٢٤]...... نا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ نا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْقَطَّانُ، نا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ، عَنْ عَائِذِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، قَالَ: سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: بَانَتْ مِنْهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: أُفْتِي النَّاسَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابان بن تغلب بیان کرتے ہیں کہ میں نے جعفر بن محمد سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی اور اس کے لیے حلال نہیں رہے گی، یہاں تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کر لے۔ میں نے ان سے پوچھا: میں لوگوں کو یہ فتویٰ دے دوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٤٠٢٥]...... نا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، نا رَوَّادُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خلع کو طلاقِ بائنہ قرار دیا۔

❶ سلف برقم: ٣٩٠٣

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٣١٦

[٤٠٢٦]...... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ الْوَاسِطِيُّ ، نا أَبُو حَازِمٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْبَصْرِيُّ ، نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ ، نا مَعْمَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو نبی ﷺ نے اسے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔

[٤٠٢٧]...... وَنا ابْنُ الْمُغِيرَةِ ، نا الرَّمَادِيُّ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتٍ مِثْلَهُ ، لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ . ❷

ایک اور سند سے بھی اسی کے مثل ہی مروی ہے، البتہ راوی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٠٢٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ: الثَّلَاثَةُ وَاحِدَةٌ ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں، عہد ابی بکر میں اور عہد فاروقی کے دو سال تک تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ طلاق کے معاملے میں جلد بازی سے کام لینے لگے ہیں، حالانکہ اس میں انہیں تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اگر ہم ان کی طلاقِ ثلاثہ کو جاری کر دیں تو (یہ واقع ہو جائے گی)، پھر انہوں نے اسے جاری کر دیا۔

[٤٠٢٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ حَجَّاجَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَتَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثَةُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ . ❹

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ ابو صہباء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ عہد رسالت میں، عہد ابی بکر میں اور عہد فاروقی کے تین سال تک تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں۔

---

❶ سنن أبي داود: ٢٢٢٩ ـ جامع الترمذي: ١١٨٥ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٦

❷ سلف برقم: ٤٠١٩

❸ صحيح مسلم: ١٤٧٢ (١٥)

❹ صحيح مسلم: ١٤٧٢ (١٦)

[٤٠٣٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَا: ثنا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ: نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ .

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ ابوصہباء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی سالوں میں طلاقِ ثلاثہ کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[٤٠٣١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَتَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَثَلَاثٍ مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ .

طاؤس سے مروی ہے کہ ابوصہباء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ عہد رسالت میں، عہد ابی بکر میں اور عہد فاروقی کے تین سال تک تین طلاقوں کو ایک ہی بنا دیا گیا تھا؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں۔

[٤٠٣٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ أَبُو الْجَوْزَاءِ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَتَعْلَمُ أَنَّ الثَّلَاثَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ يُرْدَدْنَ إِلَى الْوَاحِدَةِ ، وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ . ❶

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ ابوالجوزاء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ عہد رسالت میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق بنادی گئی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[٤٠٣٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَيْثَمَةَ ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ: سَأَلَ أَبُو الْجَوْزَاءِ ابْنَ عَبَّاسٍ: هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ . عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ضَعِيفٌ ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ غَيْرُهُ .

ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ ابوالجوزاء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں تین طلاقوں کو ایک ہی بنا دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔
عبداللہ بن مومل ضعیف راوی ہے اور ابن ابی ملیکہ سے یہ حدیث اس کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

❶ سلف برقم: ٤٠١٩

[٤٠٣٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحُرِّمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ وَلَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا، تُطَلِّقُ فَتَتَحَمَّقُ ثُمَّ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ١)، فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ. قَالَ: وَنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَجْلِسِ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَمِعَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ مُجَاهِدٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ. ❶

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے ابن عباس! میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی، اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہوگئی، تو نے اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کیا کہ وہ تیرے لیے کوئی راہ نکال دیتا، تم طلاق دیتے وقت احمقانہ انداز اپناتے ہو پھر کہتے ہو: اے ابن عباس۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ ''اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دیا کرو۔'' یعنی وقتِ عدت سے قبل۔

عبید اللہ بن ابی یزید سے مروی ہے کہ وہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس میں شریک تھے اور انہوں نے وہ حدیث سنی جو مجاہد رحمہ اللہ نے آپ سے بیان کی۔

[٤٠٣٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ حدیث کی) طرح بیان کیا۔

[٤٠٣٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا جَعْفَرُ الْقَلَانِسِيُّ، نا أَبُو الرَّبِيعِ، نا حَمَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٠٣٧]...... نا النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْإِيلَاءِ، قَالَ: يُوقَفُ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ. ❷

عمرو بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایلاء کے بارے فرمایا: چار ماہ بعد اس سے پوچھا جائے گا، یا تو وفا کرے (یعنی بیوی سے ناراضگی ختم کر دے) یا طلاق دے دے۔ (ایلاء سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی معقول وجہ کی بنیاد پر اپنی بیوی سے ناراض ہو کر کچھ مدت تک اس کے قریب نہ جانے کی قسم اُٹھالے۔ یہ جائز ہے، البتہ وجہ معقول اور شرعی ہو۔ ایلاء کی

❶ سنن أبي داود: ٢١٩٧
❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ١٣١۔مسند الشافعي: ٢/ ٤٣

زیادہ سے زیادہ مدت چار ہوتی مہینے ہے)۔

[٤٠٣٨]...... وَعَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: يُوقَفُ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ.

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار ماہ بعد اس (ایلاء کرنے والے) سے پوچھا جائے گا، یا تو وہ وفا (نبھا) کرے، یا طلاق دے دے۔

[٤٠٣٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُولِي، فَقَالُوا: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ حَتَّى يَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَيُوقَفُ فَإِنْ فَاءَ وَإِلَّا طَلَّقَ. ❶

ابو صالح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارہ اصحابِ رسول سے ایلاء کرنے والے کے متعلق پوچھا، تو ان سب نے کہا: چار ماہ تک اس پر کوئی باز پرس نہیں ہے، پھر چار ماہ بعد اس سے پوچھا جائے گا، اگر وہ نبھا کرے تو ٹھیک ہے، ورنہ طلاق دے دے۔

[٤٠٤٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يُوقِفُ الْمُولِي.

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سے زائد اصحابِ رسول سے ملاقات کی ہے، سب ایلاء کرنے والے سے باز پرس کے قائل تھے۔

[٤٠٤١]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، نا سُفْيَانُ، نا مَسْعُودٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ، كَانَ يُوقِفُ الْمُولِي. ❷

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کرنے والے سے پوچھ گچھ کیا کرتے تھے۔

[٤٠٤٢]...... قَالَ: وَنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ عُثْمَانَ، كَانَ لَا يَرَى الْإِيلَاءَ شَيْئًا، وَإِنْ مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ حَتَّى يُوقَفَ.

قاسم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ چار ماہ تک ایلاء کو کچھ اہمیت نہ دیتے تھے، لیکن چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے سے پوچھ گچھ کیا کرتے تھے۔

[٤٠٤٣]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

ابو سلمہ سے مروی ہے کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب چار ماہ گزر جائیں (اور خاوند بیوی سے صلح نہ کرے) تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

❶ مسند الشافعي: ٢/ ٤٢

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ١٣٢ ـ مصنف عبد الرزاق: ١١٦٦٤

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَا: إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ. ❶

[٤٠٤٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، أَخْبَرَنِي أَبِي، نا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُثْمَانَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

ابوسلمہ سے ہی مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب چار ماہ گزر جائیں (اور وہ بیوی کے قریب نہ جائے) تو طلاقِ بائنہ ہو جائے گی۔

[٤٠٤٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا الْمَيْمُونِيُّ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدِيثَ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ، فَقَالَ: لَا أَدْرِي مَا هُوَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ خِلَافُهُ قِيلَ لَهُ: مَنْ رَوَاهُ؟ قَالَ: حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عُثْمَانَ، وَقَفَ الْمُولِي.

طاؤس رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایلاء کرنے والے سے پوچھ گچھ کی۔

[٤٠٤٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ وَهِيَ أَمْلَكُ بِرَدِّهَا مَا دَامَتْ فِي عِدَّتِهَا.

ابوبکر بن عبدالرحمان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب چار ماہ گزر جائیں تو طلاق واقع ہو جائے گی اور عدت کے دوران عورت اپنے معاملے کی زیادہ مالک ہوگی۔

[٤٠٤٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا أَبُو النُّعْمَانِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا وَتَزَوَّجُ إِنْ شَاءَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ. ❷

ایوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے فرمایا کرتے تھے کہ جب چار ماہ گزر جائیں تو ایک بائنہ طلاق ہو جائے گی اور عورت پر عدت بھی نہیں ہوگی، وہ چاہے تو (اسی وقت) شادی کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٤٠٤٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

❶ مصنف عبد الرزاق: ١١٦٣٨

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ١٢٨

يَحْيَى، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ زَوْجِهَا فَجَاءَتْ عَلَى ذَالِكَ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ اسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا فَإِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ، وَإِنْ نَكَلَ فَنُكُولُهُ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ آخَرَ وَجَازَ طَلَاقُهُ)). ❶

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر عورت دعویٰ کرے کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دی ہے اور وہ ایک عادل گواہ پیش کرے تو خاوند سے قسم لی جائے گی۔ سو اگر وہ قسم اٹھا لے تو گواہ کی گواہی باطل ٹھہرے گی اور اگر وہ انکار کرے تو اس کا انکار ایک گواہ کے قائم مقام ہوگا اور طلاق واقع ہو جائے گی۔

[٤٠٤٩]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، نا أَبِي، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ فَيَبُتُّهَا ثُمَّ يَمُوتُ فِي عِدَّتِهَا؟ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَأَتَهُ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْأَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ ثُمَّ مَاتَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ. ❷

عبداللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے، پھر وہ اس کی عدت کے دوران فوت ہو جائے۔ تو سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی تماضر بنت اصبغ کو طلاق دی تھی، تو ان کی وفات ہو گئی، جبکہ ان کی بیوی ابھی عدت میں تھی، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو آپ کا وارث بنایا۔

[٤٠٥٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ، نا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: لَقِيتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ قُعَيْقِعَانَ عَلَى بِرْذَوْنٍ فَقُلْتُ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا؟ قَالَ: أَمَّا عُثْمَانُ فَوَرَّثَهَا. ❸

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ملا، آپ ایک خچر پر قعیقعان سے تشریف لا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو (اپنی بیوی کو) تین طلاقیں دے دے؟ تو انہوں نے فرمایا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اس شخص کا وارث قرار دیا ہے۔

[٤٠٥١]...... نا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا أَبُو شُرَحْبِيلَ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَرَّثَ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْأَصْبَغِ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ طَلَّقَهَا وَهِيَ آخِرُ طَلَاقِهَا فِي مَرَضِهِ. ❹

طلحہ بن عوف روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے تماضر بنت اصبغ کو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا وارث بنایا، حالانکہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنی بیماری کے ایام میں اسے آخری طلاق دی تھی۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٢٠٣٨

❷ الطبقات لابن سعد: ٣/ ١٣٧

❸ مسند الشافعي: ٢/ ٦٠

❹ الموطأ: ١٦٣٣

[٤٠٥٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَيُّوبُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو سُلَيْمَانَ الضَّرِيرُ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: وَجَدُوا فِي كِتَابِ عُمَرَ: إِذَا مَا عَبَثَ طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ، يَعْنِي الْمَجْنُونَ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ دیکھا کہ جب آدمی فضول حرکات کرے تو اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے۔ یعنی مجنون (پاگل) شخص۔

[٤٠٥٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: إِذَا عَبَثَ الْمَجْنُونُ بِامْرَأَتِهِ طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے خط میں یہ دیکھا کہ جب پاگل اپنی بیوی کو تنگ کرے تو اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دے دے۔

[٤٠٥٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ، نا سُفْيَانُ، نا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِذَا عَبَثَ الْمَعْتُوهُ بِامْرَأَتِهِ أُمِرَ وَلِيُّهُ أَنْ يُطَلِّقَ. تَابَعَهُ أَبُو حُذَيْفَةَ، عَنْ سُفْيَانَ مِثْلَهُ.

عمرو بن شعیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے نام تحریر میں ہم نے یہ پڑھا کہ جب دیوانہ (پاگل) اپنی بیوی کو تنگ کرے تو اس کے ولی کو یہ حکم ہے کہ (اس کی جگہ) وہ طلاق دے دے۔
ابوحذیفہ نے اس کی موافقت کی ہے اور وہ سفیانؒ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

[٤٠٥٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ، نا أَبُو حُذَيْفَةَ.

صرف سند کا بیان ہے۔

[٤٠٥٦]...... ح وَنا ابْنُ مَنِيعٍ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: أَبَقَتْ أَمَةٌ لِبَعْضِ الْعَرَبِ فَوَقَعَتْ بِوَادِي الْقُرَى فَانْتَهَتْ إِلَى الْحَيِّ الَّذِي أَبَقَتْ مِنْهُمْ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ فَنَثَرَتْ لَهُ ذَاتَ بَطْنِهَا ثُمَّ عَثَرَ عَلَيْهَا سَيِّدُهَا بَعْدُ فَاسْتَاقَهَا وَوَلَدَهَا، فَقَضَى عُمَرُ: لِلْعُذْرِيِّ بِغَرَرِ وَلَدِهِ الْغُرَّةُ لِكُلِّ وَصِيفٍ وَصِيفٌ، وَلِكُلِّ وَصِيفَةٍ وَصِيفَةٌ، وَجَعَلَ ثَمَنَ الْغُرَّةِ إِذْ لَمْ يُوجَدْ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى سِتِّينَ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کسی عرب قبیلے کی لونڈی بھاگ کر وادی قریٰ میں جا بسی، وہ جس قبیلے سے بھاگی تھی اسی کے خاندان میں پہنچ گئی۔ بنوعذرہ کے ایک آدمی نے اس سے نکاح کر لیا، مگر اس لونڈی نے اپنے حمل کو اس سے چھپائے رکھا۔ بعدازاں اس کے مالک کو اس کی خبر ہوئی تو وہ اسے اور اس کے بچے کو لے کر آ گیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ عذری کو بچے کے دھوکے کے بدلے میں ایک غرہ (یعنی غلام یا لونڈی) دی جائے، مذکر کے بدلے میں مذکر اور مؤنث کے بدلے میں مؤنث، اور آپ نے غرہ دستیاب نہ ہونے کی صورت میں شہر والوں پر ساٹھ دینار یا سات سو درہم،

دِينَارًا أَوْ سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَعَلَى أَهْلِ الْبَادِيَةِ سِتَّ فَرَائِضَ.

جبکہ دیہات والوں پر چھ فرائض مقرر فرمائے۔

[٤٠٥٧]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ تُكَفَّرُ.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کسی چیز کو حرام ٹھہرانا قسم ہے، جس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

[٤٠٥٨]...... نا يَعْقُوبُ، نا ابْنُ عَرَفَةَ، نا السَّهْمِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُمْ قَالُوا: فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ تُكَفَّرُ.

سعید بن میسّب، عطاء، طاؤس، سلیمان بن یسار اور سعید بن میسّب رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ کسی چیز کو حرام ٹھہرانا قسم ہے، جس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كتاب الفرائض
وراثت کے مسائل

بَابُ أَحْكَامِ الْفَرَائِضِ
وراثت کے احکام کا بیان

[٤٠٥٩]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ أَبُو عَبْدِ اللهِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي رَجَبٍ سَنَةَ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ، نا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْعَطَّافِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْسَى وَهُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْتَزَعُ مِنْ أُمَّتِي)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وراثت کا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ بلاشبہ یہ نصف علم ہے، اور میری اُمت میں سب سے پہلے یہی علم بھلایا جائے گا۔

[٤٠٦٠]...... نا عَبْدُ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ الْإِفْرِيقِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَمَا سِوَى ذَالِكَ فَهُوَ فَضْلٌ: آيَةٌ مُحْكَمَةٌ، أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علوم تین ہیں، ان کے علاوہ سب زائد ہے: محکم آیت کا علم، سنتِ قائمہ کا علم اور عدل پر مبنی وراثت کا علم۔

[٤٠٦١]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، نا عِيسَى بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورۃ النساء کے نزول اور وراثت کے فرض ہونے کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

❶ جامع الترمذی: ۲۰۹۱۔السنن الکبریٰ للنسائی: ٦٢٧١۔السنن الکبریٰ للبیہقی: ٦/ ٢٠٨

لَهِيعَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بَعْدَمَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ وَفُرِضَ فِيهَا الْفَرَائِضُ، يَقُولُ: ((لَا حَبْسَ بَعْدَ سُورَةِ النِّسَاءِ)). ❶

فرماتے سنا: سورۃ النساء کے بعد کسی کا مال روکا نہیں جا سکتا۔

[٤٠٦٢]...... نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ مُوسَى الصَّدَفِيُّ بِمِصْرَ، نا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى بْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا حَبْسَ عَنْ فَرَائِضِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)). لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَخِيهِ وَهُمَا ضَعِيفَانِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حقوقِ وراثت کے بعد کسی کا مال روکنا صحیح نہیں۔

ابن لہیعہ اپنے بھائی سے مسند روایت کرنے میں متفرد (تنہا) ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

[٤٠٦٣]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، فِي ابْنَتَيْنِ وَأَبَوَيْنِ وَامْرَأَةٍ، قَالَ: صَارَ ثُمُنُهَا تِسْعًا.

حارث سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ورثاء میں) دو بیٹیاں، والدین اور بیوی ہونے کی صورت میں بیوی کو آٹھواں اور نواں حصہ ملے گا۔

[٤٠٦٤]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، نا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أنا عُمَرُ بْنُ رَاشِدِ بْنِ شَجَرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَرِثُ مِلَّةٌ مِلَّةً وَلَا يَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ مِلَّةٍ عَلَى مِلَّةٍ إِلَّا أُمَّتِي فَإِنَّهُمْ يَجُوزُ شَهَادَتُهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ)). لَفْظُ ابْنِ عَيَّاشٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَحْسَبُ شَكَّ عُمَرُ، وَعُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مختلف مذاہب والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے اور نہ ہی ان کی گواہی معتبر ہوگی، سوائے میری اُمت کے، ان کی گواہی دوسروں کے خلاف معتبر ہوگی۔

یہ الفاظ ابن عیاش کے ہیں، البتہ اس نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ عمر کو شک ہوا ہے اور عمر بن راشد قوی نہیں ہے۔

❶ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤/ ٩٦۔ المعجم الكبير للطبراني: ١٢٠٣٣۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ١٦٢

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٦٣

[٤٠٦٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ)) ❶

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

[٤٠٦٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: إِنِّي لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسِيلُ عَلَيَّ لُعَابُهَا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، لَا يَدَّعِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَلَا يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ مُتَتَابِعَةً لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ))، فَقَالَ رَجُلٌ: وَلَا الطَّعَامَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا))، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ، وَالدَّيْنَ مَقْضِيٌّ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ)). ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے نیچے (یعنی بالکل پاس کھڑا) تھا اور اس کا لعاب مجھ پر بہہ رہا تھا کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا وارث کے حق میں وصیت نہیں ہوگی، بچہ اسی کو ملے گا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور بدکار کے لیے پتھر ہیں (یعنی زنا کرنے والے کو سنگسار کیا جائے گا)، کوئی آدمی اپنے باپ کے سوا کسی کی طرف نسبت کا دعویٰ نہ کرے اور کوئی غلام اپنے مالک کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت نہ کرے، جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی جانب سے مسلسل لعنت ہو، اور عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر کی کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ ایک آدمی نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کھانا بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ہمارا بہتر مال ہے۔ پھر فرمایا: خبردار! ادھار کی واپسی ضروری ہے، قرض کی ادائیگی ضروری ہے اور ضمانت دینے والا ضامن ہے۔

[٤٠٦٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ شَيْخٌ بِالسَّاحِلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: إِنِّي لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ایک مدنی صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے نیچے تھا، پھر اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل بیان کیا۔

[٤٠٦٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، نا أَبُو

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مقررہ حصوں کے مطابق (حق داروں کو) مال دے دو، پھر جو

❶ سلف برقم: ٣٠٢٨

❷ مسند الشاميين: ٦٢١۔ سنن أبي داود: ٢٨٧٠۔ جامع الترمذي: ٢١٢٠۔ سنن ابن ماجه: ٢٧١٤۔ مسند أحمد: ٢٢٢٩٤۔ مسند أبي داود الطيالسي: ١١٢٧۔ مصنف ابن أبي شيبة: ١١/ ١٤٩۔ مصنف عبد الرزاق: ١٦٣٠٨

عَامِرٍ، نا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((أَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتْ فَلِأَوْلَى ذَكَرٍ)). ❶

بچ جائے تو وہ میت کے سب سے زیادہ قریبی مرد کا ہے۔

[٤٠٦٩]..... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، وَأَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ح وَنا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَجَمِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)). وَقَالَ أَبُو شَيْبَةَ: ((أَقْسِمُوا الْمِيرَاثَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقررہ حصوں کے حق داروں کے مابین مال تقسیم کر دو، پھر جو بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد کو ملے گا۔کا ہے۔اور ابوشیبہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ مقررہ حصوں کے حق داروں کے مابین مالِ وراثت کو کتاب اللہ (کے حکم) کے مطابق تقسیم کر دو۔

[٤٠٧٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقررہ حصے، ان کے حق داروں کو پہنچا دو، پھر جو رہ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد کا ہوگا۔

[٤٠٧١]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا سَعِيدُ بْنُ أَيُّوبَ، نا مُسْلِمٌ، قَالَا: نا وُهَيْبٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مقررہ حصے، ان کے حق داروں کو پہنچا دو، پھر جو باقی بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد کو ملے گا۔

❶ مسند أحمد: ٢٦٥٧، ٢٨٦٠، ٢٩٩٤۔صحيح ابن حبان: ٦٠٢٨، ٦٠٢٩، ٦٠٣٠

❷ صحيح مسلم: ١٦١٥۔سنن أبي داود: ٢٨٩٨۔جامع الترمذي: ٢٠٩٨۔سنن ابن ماجه: ٢٧٤٠

❸ صحيح مسلم: ١٦١٥ (٣)

رَجُلٍ ذَكَرٍ)) . ❶

[٤٠٧٢]..... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الطَّيَالِسِيُّ ، نا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ السَّمْتِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ ابْنَ طَاوُسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا ، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتْ فَلِأَوْلَى رَحِمٍ ذَكَرٍ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال کو مقررہ حصوں کے حق داروں تک پہنچا دو، پھر جو باقی بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد رشتے دار کے لیے ہے۔

[٤٠٧٣]..... نا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ ، نا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا أَبْقَتْ فَلِأَوْلَى رَحِمٍ ذَكَرٍ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقررہ حصوں کے حق داروں کو (وراثت کا) مال پہنچا دو، پھر جو باقی بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔

[٤٠٧٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ، نا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ جَدِّي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، فَقَالَ: ((لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ ، وَالْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ ، وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِيَتِهَا وَمَالِهَا مَا لَمْ يَقْتُلْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا ، فَإِنْ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا لَمْ تَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا ، وَإِنْ قَتَلَ صَاحِبَهُ خَطَأً وَرِثَ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ تَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ)) . مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ ثِقَةٌ . ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز کھڑے ہوئے اور فرمایا: دو مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے، عورت اپنے خاوند کی دیت اور مال میں وارث ہوگی اور خاوند اپنی بیوی کی دیت اور مال کا وارث ہوگا، بشرطیکہ دونوں میں سے کوئی دوسرے کو جان بوجھ کر قتل نہ کرے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی اپنے شریک حیات کو عمداً قتل کر دے تو وہ اس کی دیت اور مال کا وارث نہیں ہوگا اور اگر غلطی سے قتل ہو جائے تو مال کا وارث ہوگا لیکن دیت کا نہیں۔
محمد بن سعد طائفی ثقہ راوی ہے۔

[٤٠٧٥]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ، أنا الْحَسَنُ بْنُ

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔ محمد بن سعید طائفی ثقہ راوی ہیں۔

❶ صحيح البخاري: ٦٧٣٢۔ صحيح مسلم: ١٦١٥ (٢)

❷ سنن ابن ماجه: ٢٧٣٦۔ مسند أحمد: ٦٦٦٤ ، ٦٨٤٤

صَالِحٍ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ ثِقَةٌ .

[٤٠٧٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ مَيِّتًا مِنْ مَيِّتٍ ، وَيُوَرِّثُ الْأَحْيَاءَ مِنَ الْأَمْوَاتِ . ❶

داؤد بن ابی ہند روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ میت کو میت کا وارث نہیں بنایا کرتے تھے، البتہ زندہ لوگوں کو فوت شدگان کا وارث بناتے تھے۔

[٤٠٧٧]...... وَأَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ : قُسِمَتْ مَوَارِيثُ أَصْحَابِ الْحَرَّةِ فَوَرِثَ الْأَحْيَاءُ مِنَ الْأَمْوَاتِ ، وَلَمْ يَرِثِ الْأَمْوَاتُ مِنَ الْأَمْوَاتِ .

ابو زناد بیان کرتے ہیں کہ حرہ والوں کی میراث تقسیم ہوئی تو زندہ لوگ فوت شدگان کے وارث بنے اور فوت شدگان، فوت شدگان کے وارث نہیں بنے۔

[٤٠٧٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، نا بَحْرٌ ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ ، أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ وَابْنَهَا زَيْدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هَلَكَا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يُدْرَ أَيُّهُمَا هَلَكَ قَبْلُ فَلَمْ يَتَوَارَثَا . ❷

عبداللہ بن عمر بن حفص روایت کرتے ہیں کہ اُم کلثوم اور ان کا صاحبزادہ زید بن عمر بن خطاب؛ دونوں کی بیک وقت وفات ہوئی، تو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ دونوں میں سے پہلے کون فوت ہوا ہے، لہٰذا دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے۔

[٤٠٧٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْرِءُ ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، نا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ وَلَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ قَوْمًا وَقَعَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ فَوَرِثَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ . ❸

سیدنا ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ، جو کہ صحابی تھے، روایت کرتے ہیں کہ ایک کچھ لوگوں پر گھر کی چھت گر پڑی تو وہ ایک دوسرے کے وارث بنے۔

[٤٠٨٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ ، نا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَيْتٍ سَقَطَ عَلَى نَاسٍ فَمَاتُوا ، فَقَالَ : يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ .

ابوالمنہال روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک گھر کی چھت گرنے سے اہل خانہ ہلاک ہو جائیں تو (کیا وہ باہم وارث بنیں گے)؟ تو انہوں نے فرمایا: (جی ہاں) انہیں ایک دوسرے کا وارث بنایا جائے گا۔

[٤٠٨١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُونُسُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ سنن الدارمی: ٣٠٤٤
❷ سنن الدارمی: ٣٠٤٦
❸ سنن الدارمی: ٣٠٤٧

بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ)) . ❶

مسلمان عیسائی کا وارث نہیں بن سکتا، سوائے اس صورت کے کہ وہ اس کا غلام یا لونڈی ہو۔

[٤٠٨٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو الْأَزْهَرِ ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: لَا يَرِثُ الْيَهُودِيُّ وَلَا النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَ ، وَلَا يَرِثُهُمْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَبْدَ الرَّجُلِ أَوْ أَمَتِهِ . مَوْقُوفٌ وَهُوَ الْمَحْفُوظُ .

ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہودی اور عیسائی، مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ ہی مسلمان دیگر اہل مذاہب کا وارث بن سکتا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ اس آدمی کا غلام یا لونڈی ہو۔
اس حدیث کا موقوف ہونا محفوظ ہے۔

[٤٠٨٣]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ ، نا أَبُو النَّصْرِ الْفَقِيهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، نا أَبُو غَسَّانَ ، نا شَرِيكٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرٍ ، رَفَعَهُ قَالَ: ((لَا نَرِثُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا يَرِثُونَا إِلَّا أَنْ يَرِثَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ ، وَتَحِلُّ لَنَا نِسَاؤُهُمْ وَلَا تَحِلُّ لَهُمْ نِسَاؤُنَا)) . ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں (یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کہ ہم اہل کتاب کے وارث نہیں ہوں گے اور نہ وہ ہمارے وارث ہیں، سوائے اس صورت کے کہ آدمی اپنے غلام یا لونڈی کا وارث ہو۔ اور اہل کتاب کی عورتیں ہمارے (نکاح کے) لیے حلال ہیں لیکن ہماری عورتیں ان کے لیے حلال نہیں ہیں۔

[٤٠٨٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ ، نا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى مُخْتَلِفَتَيْنِ)) ، قَالَ: ((وَالْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ ، وَهُوَ يَرِثُ مِنْ عَقْلِهَا وَمَالِهَا إِلَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَإِنْ هُوَ قَتَلَهُ عَمْدًا لَمْ تَرِثْ مِنْ مَالِهِ وَلَا مِنْ دِيَتِهِ شَيْئًا ، فَإِنْ قَتَلَ خَطَأً وَرِثَ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ تَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ شَيْئًا)) ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو مختلف مذاہب کے لوگ باہم وارث نہیں ہوں گے۔ فرمایا: عورت اپنے خاوند کی دیت اور مال کی وارث بنے گی اور خاوند اپنی بیوی کی دیت اور مال کا وارث بنے گا، بشرطیکہ ان دونوں میں سے کوئی اپنے شریک حیات کو قتل نہ کرے۔ لیکن اگر وہ اسے جان بوجھ کر قتل کر دے تو وہ اس کے مال اور دیت کا وارث نہیں بنے گا اور اگر اس کے ہاتھوں وہ غلطی سے قتل ہو جائے تو (اس صورت میں وہ) مال کا وارث تو ہوگا لیکن دیت کا نہیں۔

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٦٣٥٦ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٥ ـ مصنف عبد الرزاق: ٩٨٦٥
❷ صحيح البخاري: ٦٧٦٤ ❸ سلف برقم: ٤٠٧٤

[٤٠٨٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، نا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٠٨٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْوَلِيدُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ، عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ ((أَنْ يُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَتِهِ)).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضحاک بن سفیان کے نام مراسلہ لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کی دیت کا وارث نہ بنایا جائے۔

[٤٠٨٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصُّورِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ، عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ زُرَارَةَ بْنَ جُزَيٍّ أَوْ حَزْنٍ - شَكَّ الصُّورِيُّ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ أَنْ يُوَرِّثَ، مِثْلَهُ. وَرَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ جُزَيٍّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ فَذَكَرَهُ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ زرارہ بن جزی یا حزن (صوری کو والد کے نام میں شک ہوا ہے) نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ضحاک بن سفیان کو لکھا تھا کہ وہ وارث بنائیں۔
اس حدیث کو زہیر بن ہند نے شعبی سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے زرارہ بن جزی سے اور انہوں نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[٤٠٨٨]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ قَتْلُ أَشْيَمَ خَطَأً. ❶

امام زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشیم کا قتل، قتلِ خطا تھا۔

[٤٠٨٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ

سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا: خاوند کی دیت میں عورت کی وراثت کے متعلق کسی کو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کا علم ہے؟ تو ضحاک بن سفیان نے کہا: اس بارے میں میرے پاس علم

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ٨١٤٣

فَسَأَلَ: هَلْ عِنْدَ أَحَدٍ عِلْمٌ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا؟ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ: أَنَا عِنْدِي فِي ذَالِكَ عِلْمٌ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْنَا أَنْ نُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا أَشْيَمَ. ❶

ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مراسلہ لکھا تھا کہ ہم اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند اَشیم کی دِیت کا وارث بنائیں۔

[٤٠٩٠]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: مَا أَرَى الدِّيَةَ إِلَّا لِلْعَصَبَةِ لِأَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ، فَهَلْ سَمِعَ مِنْكُمْ أَحَدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ. وَقَالَ: فَأَخَذَ بِذَالِكَ عُمَرُ، زَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ قَتْلُهُ خَطَأً. ❷

سعید بن میّب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہی رائے ہے کہ دِیت عصبہ کا حق ہے، کیونکہ دِیت ادا بھی وہی کرتے ہیں، کیا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں کچھ سن رکھا ہے؟ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قبول کیا۔ ابن جریج نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ اَشیم کا قتل، قتلِ خطا تھا۔ (عصبہ سے مراد میت کے وہ رشتے دار جن کا میراث میں حصہ مقرر نہ ہو بلکہ انہیں ذوی الفروض، یعنی جن کے حصے مقرر ہوں، ان کے ترکہ میں سے حصہ ملتا ہو)۔

[٤٠٩١]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ، نَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتَّى قَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ.

سعید بن میّب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دِیت عاقلہ کے لیے ہے اور عورت خاوند کی دِیت سے وارث نہیں ہوتی۔ پھر ضحاک بن سفیان نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ لکھا تھا۔ (بقیہ) حدیث اسی کے مثل ہے۔ (عاقلہ سے مراد باپ کی طرف کے وہ رشتے دار جو دِیت کی ادائیگی میں شریک ہوں)۔

[٤٠٩٢]...... نَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: الدِّيَةُ تُقْسَمُ عَلَى فَرَائِضِ اللّٰهِ فَيَرِثُ مِنْهَا كُلُّ وَارِثٍ.

عامر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دِیت کو اللہ تعالیٰ کے طے کردہ فرائض کے مطابق تقسیم کیا جائے گا اور اس سے ہر وارث کو حق ملے۔

[٤٠٩٣]...... نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نَا أَبُو

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ ہم اسواف مقام

❶ سنن أبي داود: ٢٩٢٧۔ جامع الترمذي: ١٤١٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٦٤٢۔ السنن الكبرٰى للنسائي: ٦٣٢٩۔ مسند أحمد: ١٥٧٤٦

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٧٧٦٤۔ المعجم الكبير للطبراني: ٨١٣٩

الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جِئْنَا امْرَأَةً بِالْأَسْوَافِ وَهِيَ جَدَّةُ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَزُرْنَاهَا ذَالِكَ الْيَوْمَ فَرَشَّتْ لَنَا صُورًا فَقَعَدْنَا تَحْتَهُ بَيْنَ نَخْلٍ وَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً وَعَلَّقَتْ لَنَا قِرْبَةً مِنْ مَاءٍ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَحَدَّثُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِابْنَتَيْنِ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَوْ قَالَتْ: سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيرَاثَهُمَا كُلَّهُ فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا إِلَّا أَخَذَهُ، فَمَا تَرَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَوَاللّٰهِ مَا تُنْكَحَانِ أَبَدًا إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ، وَقَالَ: فَقَالَ: ((يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذَالِكَ))، فَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ وَفِيهَا: ﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ (النساء: ١١) اَلْآيَةَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ادْعُوا لِي الْمَرْأَةَ وَصَاحِبَهَا))، فَقَالَ لِعَمِّهِمَا: ((أَعْطِهِمَا الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَلَكَ)). ❶

پر ایک عورت کے پاس پہنچے، وہ خارجہ بن زید بن ثابت کی دادی تھی، ہم اس دن اس سے ملنے گئے تھے۔ اس نے ایک چٹائی پر پانی کے چھینٹے مار کر (ہمارے بیٹھنے کے لیے اسے نرم کیا)، لیکن ہم اس کے نیچے کھجور کے سامنے بیٹھ گئے۔ اس نے ہمارے لیے ایک بکری ذبح کی اور ایک مشکیزہ لٹکا دیا۔ ہم باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! یہ ثابت بن قیس (یا سعد بن ربیع) کی بیٹیاں ہیں جو غزوۂ اُحد کے روز آپ کے ساتھ (جہاد کرتے) شہید ہو گئے تھے، انہوں نے جو بھی ترکہ چھوڑا، ان کے چچا نے سارا مال و میراث ہڑپ کر لیا ہے، اے اللہ کے رسول! مال ہو گا تو ان کے نکاح ہوں گے، آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں اللہ ہی فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ سورۃ النساء نازل ہوئی اور اس میں یہ احکام تھے: ﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ...... الخ﴾ ”تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے، اگر (میت کی وارث) دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔ اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے اور اگر وہ صاحب اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے اور اگر میت کے بہن بھائی بھی ہوں تو ماں چھٹے حصہ کی حق دار ہو گی۔ (یہ سب حصے اس وقت نکالے جائیں گے) جبکہ میت نے جو وصیت کی ہو وہ پوری کر دی جائے اور جو اس پر قرض ہو وہ بھی ادا کر دیا جائے۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون بہ لحاظ نفع تم سے قریب تر ہے۔ یہ حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیے ہیں، اور اللہ یقیناً سب حقیقتوں سے واقف اور ساری مصلحتوں کا جاننے

❶ مسند أحمد: ١٤٧٩٨۔ سنن أبي داود: ٢٨٩١۔ سنن ابن ماجه: ٢٧٢٠۔ جامع الترمذي: ٢٠٩٢

والا ہے۔‘‘ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس عورت کو اور اس آدمی (یعنی لڑکیوں کے چچا) کو میرے پاس لاؤ۔ (اسے آپ کے سامنے پیش کیا گیا) تو آپ ﷺ نے (اس سے) فرمایا: ان لڑکیوں کو دو تہائی اور ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دے دو، اور جو بچ جائے وہ تمہارا حصہ ہے۔

[٤٠٩٤]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو الزِّنْبَاعِ، أنا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْأَعْوَرُ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَلِلابْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیوی کا آٹھواں حصہ اور دو بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دیا، جو بچ گیا وہ (میت کے) حقیقی بھائی کو دے دیا۔

[٤٠٩٥]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا فُرَاتُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَعْدًا قُتِلَ مَعَكَ شَهِيدًا، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى عَمِّهِمَا: ((أَعْطِ هَاتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَالْمَرْأَةَ الثُّمُنَ وَلَكَ مَا بَقِيَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! سعد رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ شہید ہوئے ہیں۔ راوی بقیہ حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کو پیغام بھیجا کہ ان لڑکیوں کو دو تہائی اور عورت کو آٹھواں حصہ دو، اور جو بچ جائے وہ تمہارا ہے۔

[٤٠٩٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، وَيَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ امْرَأَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَعْدًا هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْنِ وَأَخَاهُ، فَعَمَدَ أَخُوهُ فَقَبَضَ مَا تَرَكَ سَعْدٌ، وَإِنَّمَا تُنْكَحُ النِّسَاءُ عَلَى أَمْوَالِهِنَّ، فَلَمْ يُجِبْهَا فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ، ثُمَّ جَاءَتْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنَتَا سَعْدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ادْعُ لِي أَخَاهُ)) فَجَاءَ، فَقَالَ: ((ادْفَعْ إِلَى ابْنَتَيْهِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سعد رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور (ورثاء میں) دو بیٹیاں اور ایک بھائی چھوڑ گئے ہیں۔ ان کے بھائی نے ان کے تمام ترکہ کو سمیٹ لیا ہے، حالانکہ بچیوں کے نکاح ان کے مال کے سبب ہی ہو سکتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے اس مجلس میں اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! سعد کی بیٹیوں (کے بارے میں کچھ فیصلہ فرما دیجیے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد کے بھائی کو میرے پاس بلاؤ۔ جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بچیوں کو دو تہائی اور عورت کو

الثُّلُثَيْنِ وَإِلَى امْرَأَتِهِ الثُّمُنَ وَلَكَ مَا بَقِيَ)).

آٹھواں حصہ دو، اور جو بچ جائے وہ تمہارا ہے۔

[٤٠٩٧]...... قُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَسَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ، فَقَالَا: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ، وَقَالَا: انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا، فَأَتَى عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا، قَالَ: وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيهَا كَمَا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((النِّصْفُ لِلِابْنَةِ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةُ الثُّلُثَيْنِ، وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ)). ❶

ہزیل بن شرحبیل روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن (کی وراثت) کا مسئلہ پوچھا۔ تو ان دونوں نے فرمایا: بیٹی کو نصف ملے گا اور بہن کو باقی مل جائے گا۔ اور ان دونوں اصحاب نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے بھی پوچھو، یقیناً وہ ہماری تائید کریں گے۔ چنانچہ وہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے جواب سے آگاہ کیا، تو انہوں نے فرمایا: لیکن میں اس بارے میں وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ نصف بیٹی کے لیے ہے اور چھٹا حصہ پوتی کے لیے ہے، جس سے (ان دونوں کا) دوتہائی حصہ ہو جائے گا، اور جو باقی بچ جائے وہ بہن کو ملے گا۔

[٤٠٩٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٠٩٩]...... قُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمُ ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

مذکورہ سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤١٠٠/١]...... قُرِءَ عَلَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنِ الْهُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَةً وَابْنَةَ ابْنِهِ وَأُخْتَهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، فَقَالَ: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ،

ہزیل بن شرحبیل روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کی میراث کے متعلق پوچھا گیا جس نے پسماندگان میں ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن چھوڑی ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: بیٹی کو نصف ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا وہ حقیقی بہن کا ہے اور انہوں نے فرمایا: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی میرے جواب کے مثل ہی جواب دیں گے۔ لوگوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے جواب سے بھی

❶ صحيح البخاري: ٦٧٤٢۔ مسند أحمد: ٣٦٩١۔ سنن أبي داود: ٢٨٩٠۔ جامع الترمذي: ٢٠٩٣۔ سنن ابن ماجه: ٢٧٢١۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٣٥۔ صحيح ابن حبان: ٦٠٣٤

وَقَالَ: إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ سَيَقُولُ مِثْلَ مَا قُلْتُ فَسَأَلُوا ابْنَ مَسْعُودٍ، وَأَخْبَرُوهُ بِمَا قَالَ أَبُو مُوسَى، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: كَيْفَ أَقُولُ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لِلابْنَةِ النِّصْفُ، وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةُ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ)).

آ گاہ کیا تو انہوں نے فرمایا: میں یہ جواب کیونکر دوں، جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا، جس سے (ان دونوں کا) دوتہائی حصہ ہو جائے گا، اور جو باقی بچ جائے گا وہ حقیقی بہن کو ملے گا۔

[٢/٤١٠٠]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، أنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ فَسَكَتَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَسَارَ هُنَيْهَةً، فَقَالَ: ((حَدَّثَنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنْ لَا مِيرَاثَ لَهُمَا)) وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو. وَرَوَاهُ مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَوَهِمَ فِيهِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ، وَحَدِيثُ مَسْعَدَةَ يَأْتِي بَعْدَ هٰذَا. ❶

سیدنا شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چچی اور خالہ کی میراث کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ آپ سوار تھے، تھوڑا سا چلے اور فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ ان کے لیے وراثت سے کوئی حصہ نہیں ہے۔

عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے محمد بن عمرو سے اسی طرح روایت کیا ہے جبکہ مسعدہ بن یسع نے محمد بن عمرو سے، انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اسے اس میں وہم ہوا ہے، البتہ پہلی حدیث صحیح ہے، اور مسعدہ کی حدیث اس کے بعد آ رہی ہے۔

[٤١٠١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، وَابْنَهَا زَيْدًا وَقَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَالْتَقَتِ الصَّائِحَتَانِ فَلَمْ يُدْرَ أَيُّهُمَا هَلَكَ قَبْلُ فَلَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَرِثْهَا، وَأَنَّ أَهْلَ صِفِّينَ لَمْ يَتَوَارَثُوا، وَأَنَّ أَهْلَ الْحَرَّةِ لَمْ يَتَوَارَثُوا. ❷

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُم کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے زید ایک ہی دن انتقال کر گئے، دونوں کی تعزیت اکٹھی ہوئی اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ پہلے کس کا انتقال ہوا، چنانچہ نہ اُم کلثوم اس کی وارث بنیں اور نہ ہی وہ ان کا وارث ٹھہرا اور اہل صفین اور اہل حرہ بھی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے۔

[٤١٠٢]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا أَبُو هَانِئٍ عُمَرُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ مَوْلُودٍ لَيْسَ بِذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى، لَيْسَ لَهُ مَا لِلذَّكَرِ وَلَيْسَ لَهُ مَا

عمر بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ عامر رحمہ اللہ سے اس بچے کے متعلق سوال کیا گیا جو نہ مذکر ہو اور نہ مؤنث (یعنی) نہ تو اس میں مذکر کی علامات ہوں اور نہ مؤنث کی، اور اس کی ناف سے پیشاب یا پاخانہ جیسی کوئی چیز نکلتی ہو۔ عامر رحمہ اللہ سے اس کی میراث کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا: اسے آدھا

❶ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٣

❷ سلف برقم: ٤٠٧٨

لِلْأُنْثَى يَخْرُجُ مِنْ سُرَّتِهِ كَهَيْئَةِ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فَسُئِلَ عَامِرٌ عَنْ مِيرَاثِهِ، فَقَالَ عَامِرٌ: نِصْفُ حَظِّ الذَّكَرِ، وَنِصْفُ حَظِّ الْأُنْثَى.

مذکر کا حصہ اور آدھا مؤنث کا حصہ ملے گا۔

[٤١٠٣]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ الْهَجَرِيِّ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ الِاثْنَانِ فِي الْفَرِيضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا)). تَابَعَهُ جَمَاعَةٌ عَنْ عَوْفٍ، وَرَوَاهُ الْمُثَنَّى بْنُ بَكْرٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا. قَالَ: وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، وراثت کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، علم حاصل کرو اور لوگوں کو علم سکھاؤ، کیونکہ میں تو رحلت کر جانے والا ہوں، یقیناً علم کو اُٹھا لیا جائے گا اور فتنوں کا ظہور ہو گا، یہاں تک کہ دو آدمیوں کا وراثت کے معاملے میں اختلاف ہو گا تو انہیں ایسا کوئی آدمی نہیں ملے گا جو ان کا فیصلہ کر دے۔
ایک جماعت نے عوف سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے، اور اسے مثنی بن بکر نے عوف سے روایت کیا ہے، انہوں نے سلیمان بن جابر سے، انہوں نے ابوالاحوص سے، انہوں نے نا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی ہے، جبکہ فضل بن دلہم نے عوف اور شہر کے واسطے سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

[٤١٠٤]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ اللُّجِّيِّ: نا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتَّى يَخْتَلِفُ الِاثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ فَلَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو اور لوگوں کو علم سکھاؤ، وراثت کی تعلیم لو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ میں تو (دنیا چھوڑ) جانے والا ہوں، یقیناً عنقریب علم کو اُٹھا لیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے، یہاں کہ دو آدمیوں کا وراثت کے معاملے میں اختلاف ہو گا تو انہیں کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو ان کا فیصلہ کر دے۔

[٤١٠٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْجِنَّانِيُّ،

سعید بن حسن بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٦٢٧١ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٣٣ ـ سنن الدارمي: ٢٢٧

نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الرَّمْلِيُّ، نَا ضَمْرَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ: لَوْ وُلِّيتَ الْقَضَاءَ بِفَرَائِضِ مَنْ كُنْتَ تَأْخُذُ؟ قَالَ: بِفَرَائِضِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. ❶

پوچھا: اگر آپ کو وراثت کے فیصلے کرنے کی ذمہ داری سونپی جائے تو آپ کس کے فیصلوں کو اختیار کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کو۔

[٤١٠٦]..... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَسَمَ فِينَا فَأَعْطَى الِابْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ وَلَمْ يُوَرِّثِ الْعَصَبَةَ شَيْئًا. ❷

اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تو وہ ہمارے پاس تشریف لائے، انہوں نے ہمارے ہاں وراثت تقسیم کی تو بیٹی کو نصف دیا، بہن کو نصف دیا اور عصبہ کو کچھ نہیں دیا۔

[٤١٠٧]..... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا بَحْرٌ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى الِابْنَةَ النِّصْفَ وَأَعْطَى الْأُخْتَ مَا بَقِيَ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیٹی کو نصف اور باقی بہن کو دیا۔

[٤١٠٨]..... نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، نَا أَبُو حَسَّانَ الْأَعْرَجُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ الْكُوفِيِّ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أُتِيَ بِالْيَمَنِ فِي مِيرَاثِ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَأُخْتَهُ النِّصْفَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ. ❸

اسود بن یزید کوفی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کی وراثت کا مسئلہ لایا گیا جس نے پسماندگان میں اپنی بیٹی اور بہن کو چھوڑا تھا تو انہوں نے بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف دیا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے مابین حیات تھے۔

[٤١٠٩]..... نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيُّ، نَا يَزِيدُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام فوت ہو گیا جس کے ورثاء میں اس کی بیٹی اور حمزہ رضی اللہ عنہ

❶ مسند أحمد: ١٢٩٠٤ ـ جامع الترمذي: ٣٧٩١ ـ سنن ابن ماجه: ١٥٥ ـ صحيح ابن حبان: ٧١٣١ ـ المستدرك للحاكم: ٣/ ٤٢٢

❷ صحيح البخاري: ٦٧٣٤

❸ سنن أبي داود: ٢٨٩٣

بْنُ زُرَيْعٍ ، نا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَوْلًى لِحَمْزَةَ تُوُفِّيَ فَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَابْنَةَ حَمْزَةَ ، فَأَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ ابْنَتَهُ النِّصْفَ ، وَلِابْنَةِ حَمْزَةَ النِّصْفَ . هٰكَذَا نَاهُ مِنْ أَصْلِهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . ❶

کی بیٹی تھی، تو نبی ﷺ نے اس کی بیٹی کو بھی نصف دیا اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو بھی نصف دیا۔

اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے ہمیں اس کی اصل سے اسی طرح بیان کیا۔

[٤١١٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ ، نا عَفَّانُ ، نا هَمَّامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ؟ قَالَ: ((لَكَ السُّدُسُ)) ، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ ، فَقَالَ: ((لَكَ سُدُسٌ آخَرُ)) ، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ ، فَقَالَ: ((لَكَ السُّدُسُ الْآخَرُ طُعْمَةٌ)) . ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے، اس کی میراث میں میرا کیا حصہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: تیرے لیے ایک چھٹا حصہ اور ہے۔ پھر وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے پھر بلایا اور فرمایا: تیرے لیے ایک اور چھٹا حصہ طعام کا ہے۔

[٤١١١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ ، نا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ: رَمَى رَجُلٌ رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالٌ ، فَكَتَبَ فِي ذٰلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ ، وَكَتَبَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)) . ❸

سیدنا ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو تیر مار کر قتل کر دیا، اس کا ایک ماموں وارث تھا۔ تو ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا (کہ اس کا فیصلہ فرمائیے) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں (جواب میں) لکھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی والی نہ ہو، اس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول والی ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہوگا۔

[٤١١٢]...... نا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، نا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ زَائِدَةَ أَبُو زَائِدَةَ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس شخص کا والی ہوتا ہے جس کا کوئی والی نہ ہو اور جس کا کوئی وارث نہ ہو (اس کا) ماموں اس کا وارث بنتا ہے۔

❶ سنن الدارمي: ٣٠١٣۔السنن الكبرى للنسائي: ٦٣٦٥۔سنن ابن ماجه: ٢٧٣٤

❷ مسند أحمد: ١٩٨٤٨۔جامع الترمذي: ٢٠٩٩۔سنن أبي داود: ٢٨٩٦۔سنن ابن ماجه: ٢٧٢٣

❸ مسند أحمد: ١٨٩ ، ٣٢٣۔صحيح ابن حبان: ٦٠٣٧

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالَ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)). ❶

[٤١١٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، قَالُوا: نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کا والی ہے جس کا کوئی والی نہ ہو اور جس کا کوئی وارث نہ ہو (اس کا) ماموں اس کا وارث بنتا ہے۔

[٤١١٤]...... قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَنا أَبُو عَاصِمٍ، مَرَّةً أُخْرَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)). فَقِيلَ لِأَبِي عَاصِمٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَسَكَتَ فَقَالَ لَهُ الشَّاذَكُونِيُّ: حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَكَتَ.

طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس شخص کے والی ہیں جس کا کوئی والی نہ ہو اور جس کا کوئی وارث نہ ہو (اس کا) ماموں اس کا وارث بنتا ہے۔ ابو عاصم سے پوچھا گیا کہ یہ نبی ﷺ کا فرمان ہے؟ وہ خاموش رہے تو شاذکونی نے کہا: ہمیں نبی ﷺ کی حدیث بیان کیجیے، وہ پھر بھی خاموش رہے۔

[٤١١٥]...... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، مَوْقُوفًا.

ایک اور سند کے ساتھ موقوفاً مروی ہے۔

[٤١١٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا لَيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الصَّفَّارُ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَنَا أَقْضِي دَيْنَهُ وَأَفُكُّ عَانِيَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَقْضِي دَيْنَهُ وَيَفُكُّ عَانِيَهُ)). ❷

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں ہر مومن کے لیے اس کی ذات پر مقدم ہوں، جس (میّت) نے ترکہ چھوڑا وہ اس کے ورثاء کو ملے گا اور جو قرض یا چھوٹے بچے چھوڑ جائے تو اس کے بال بچوں کی پرورش اور قرض کی ادائیگی میری ذمہ داری ہے۔ جس کا کوئی وارث نہ ہو، (اس کا) ماموں اس کا وارث ہے اور اس کے بال بچوں کی پرورش کا ذمہ دار ہے۔

---

❶ جامع الترمذي: ٢١٠٤ـ السنن الكبرى للنسائي: ٦٣١٨

❷ سنن أبي داود: ٢٨٩٩ـ السنن الكبرى للنسائي: ٦٣٢٠ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٣٤ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٤ـ مسند أحمد: ١٧١٧٥، ١٧١٧٦، ١٧١٩٩ـ صحيح ابن حبان: ٦٠٣٥ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٧٤٨، ٢٧٤٩

[٤١١٧]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْقَوَارِيرِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ إِسْحَاقُ: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ.

اختلافِ سند کے ساتھ یہی (گزشتہ) حدیث ہی مروی ہے۔

[٤١١٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اللّٰهُ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ، الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ.

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جس کا کوئی والی نہ ہو اس کا اللہ والی ہوتا ہے اور جس کا کوئی وارث نہ ہوں تو اس کا وارث (اس کا) ماموں ہوتا ہے۔

[٤١١٩]...... نا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْجُرْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا.

مذکورہ سند سے یہی حدیث موقوفاً مروی ہے۔

[٤١٢٠]...... نا النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا رَوْحٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، مِثْلَهُ. قَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: أَخْطَأَ فِيهِ رَوْحٌ وَالصَّوَابُ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول اس کے والی ہیں۔ آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔ نیشاپوری کہتے ہیں: روح کو غلطی ہوئی ہے، صحیح نام (حسن بن مسلم نہیں بلکہ) عمرو بن مسلم ہے۔

[٤١٢١]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا شَرِيكٌ، ح وثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا أَبُو أَحْمَدَ، نا شَرِيكٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی وارث نہ ہو، اس کا وارث ماموں ہوتا ہے۔

[٤١٢٢]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ صُبَيْحٍ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْخَالُ وَارِثٌ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ماموں وارث ہے۔

[٤١٢٣]...... نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِي، نا أَحْمَدُ بْنُ

علقمہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالملک رحمہ اللہ نے نواسی اور

❶ مسند أحمد: ٢٨٦ـالسنن الكبرٰى للبيهقي: ٦/ ٢١٥

❷ سنن الدارمي: ٣٠٥٢

مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي ابْنَةِ ابْنَةٍ، وَابْنَةِ أُخْتٍ: الْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ. الصَّوَابُ مِنْ قَوْلِ عَلْقَمَةَ.

بھانجی کے متعلق فرمایا: دونوں کو آدھا آدھا مال ملے گا۔ درست بات یہ ہے کہ یہ علقمہ کا قول ہے۔

[٤١٢٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، وَوَكِيعٌ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: أَنْتُمْ تَقْرَءُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ، وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الدَّيْنَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَأَعْيَانُ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ. ❶

حارث سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم وصیت کو قرض سے پہلے پڑھتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ قرض (کی ادائیگی) وصیت (پر عمل) سے پہلے کی جائے، ماں جائے سگے بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے، علاتی بھائی ان کے وارث نہیں ہیں۔

[٤١٢٥]..... نا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَرَاءِ، نا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لِأُمٍّ فَقِيلَ لِعَلِيٍّ: إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَعْطَى الْأَخَ مِنَ الْأُمِّ الْمَالَ كُلَّهُ دُونَهُمْ لِقَرَابَتِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَرْحَمُ اللَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ إِنْ كَانَ لَفَقِيهًا لَوْ كُنْتُ أَنَا لَأَعْطَيْتُهُ السُّدُسَ ثُمَّ أَشْرَكْتُ بَيْنَهُمْ فِيمَا بَقِيَ. ❷

حارث روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس چچازادوں کا ایک مسئلہ لایا گیا، ان میں ایک ماں جایہ بھائی تھا۔ آپ کو بتایا گیا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ماں جائے بھائی کی قرابت کے پیش نظر سارا مال اسے دیا ہے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، وہ فقیہ آدمی ہیں، مگر میں اس کو چھٹا حصہ دیتا ہوں اور باقی مال میں انہیں شریک سمجھتا ہوں۔

[٤١٢٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا لِأُمِّهَا وَإِخْوَتَهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا، فَشَرَكَ بَيْنَ الْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ وَبَيْنَ الْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ وَالْأَبِ بِالثُّلُثِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّكَ لَمْ تُشْرِكْ

مسعود بن حکم ثقفی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مسئلہ لایا گیا جس نے پسماندگان میں خاوند، ماں، اخیافی بھائی اور حقیقی بھائی چھوڑے تھے، تو آپ نے اخیافی اور حقیقی بھائیوں کو تہائی حصے میں شریک قرار دیا۔ ایک آدمی نے آپ سے کہا: آپ نے فلاں سال تو انہیں شریک نہیں کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: وہ ان دنوں کا فیصلہ تھا، یہ آج کا فیصلہ ہے۔

عبدالرزاق کہتے ہیں کہ امام ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں اپنے اس

❶ مسند أحمد: ٥٩٥ـ سنن ابن ماجه: ٢٧١٥ـ جامع الترمذي: ٢٠٩٤

❷ سنن الدارمي: ٢٨٨٨

بَيْنَهُمَا عَامَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((فِتِلْكَ عَلَى مَا قَضَيْنَا يَوْمَئِذٍ وَهٰذِهِ عَلَى مَا قَضَيْنَا الْيَوْمَ)). قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: لَوْ لَمْ أَسْتَفِدْ فِي سَفْرَتِي هٰذِهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ لَظَنَنْتُ أَنِّي قَدِ اسْتَفَدْتُ فِيهِ خَيْرًا. ❶

سفر میں اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہ سن پاتا تب بھی میں سمجھتا کہ میں نے خوب استفادہ کیا ہے۔

[٤١٢٧]...... نَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ دِينَارٍ الْفَارِسِيُّ، نَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا يَتَوَارَثُونَ بِذَالِكَ حَتَّى أُنْزِلَتْ: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ﴾ (الأحزاب: ٦) الْآيَةَ، فَتَوَارَثُوا بِالنَّسَبِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے اصحاب میں بھائی چارہ قائم کیا تو وہ اس کی بنیاد پر باہم وارث ہوتے تھے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ﴾ ''(کتاب اللہ کی رو سے عام مومنین و مہاجرین کی بہ نسبت) رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔'' چنانچہ وہ نسب کی بنیاد پر ایک دوسرے کے وارث ہونے لگے۔

[٤١٢٨]...... نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيُّ حِمْصِيٌّ، نَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُحْرِزُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ: عَتِيقَهَا، وَوَلِيدَهَا، وَالْوَلَدَ الَّذِي لَاعَنَتْ عَلَيْهِ)). ❸

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت تین قسم کی میراث کا حق رکھتی ہے: اپنے آزاد کردہ غلام کی، اپنی لونڈی کی اور اپنے اس بچے کی جس پر وہ لعان کر چکی ہو۔

[٤١٢٩]...... نَا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ، نَا أَبِي، نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيِّ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت تین قسم کی میراث کا حق رکھتی ہے: اپنے آزاد کردہ غلام کی، اس بچے کی جو اس نے راستے سے اُٹھایا ہو اور اپنے اس بچے کی جس پر وہ لعان کر چکی ہو۔

---

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٩٠٠٥ ـ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٦/ ٢٥٥ ـ سنن الدارمی: ٢٨٨٢

❷ صحيح البخاری: ٤٥٨٠

❸ سنن أبی داود: ٢٩٠٦ ـ جامع الترمذی: ٢١١٥ ـ السنن الکبرٰی للنسائی: ٦٣٢٦ ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٤٢ ـ مسند أحمد: ١٦٠٠٤، ١٦٠١١، ١٦٩٨١ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوی: ٢٨٧٠

الْأَسْقَعِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَحْرِزُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ: عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَمُلَاعِنَهَا)). تَابَعَهُ أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رُؤْبَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

[٤١٣٠]..... نَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، نَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ، نَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، نَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رُؤْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ وَاثِلَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤١٣١]..... نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ، نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ السُّدُسَ، اثْنَتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ. ❶

عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دادیوں کو چھٹا حصہ دیا، جن میں دو باپ کی جانب سے تھیں اور ایک ماں کی جانب سے۔

[٤١٣٢]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّتَانِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَعْطَى الْمِيرَاثَ أُمَّ الْأُمِّ دُونَ أُمِّ الْأَبِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ بْنِ حَارِثَةَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا، أَوْ قَالَ مَرَّةً: رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ: يَا أَبَا بَكْرٍ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَعْطَيْتَ الَّتِي لَوْ أَنَّهَا مَاتَتْ هِيَ لَمْ تَرِثْهَا، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُمَا. ❷

قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ دو دادیاں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو آپ نے ماں کی ماں (نانی) کو میراث دی لیکن باپ کی ماں (دادی) کو نہیں دی۔ تو عبدالرحمٰن بن سہل بن حارثہ رضی اللہ عنہ، جو کہ بدری صحابی ہیں، انہوں نے کہا (ایک مرتبہ راوی نے یوں بیان کیا کہ بنو حارثہ کے ایک آدمی نے کہا:) اے خلیفۂ رسول ابوبکر! آپ نے جسے دیا ہے، اگر یہ مر جائے تو دوسری اس کی وارث نہیں ہو گی۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میراث ان دونوں میں تقسیم کر دی۔

[٤١٣٣]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ: حَدَّثَكُمْ أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ جَدَّتَيْنِ أَتَيَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ

قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس دادی اور نانی آئیں تو آپ نے ماں کی ماں (نانی) کو میراث دی لیکن باپ کی ماں (دادی) کو نہیں دی۔ تو عبدالرحمٰن بن سہل بن حارثہ رضی اللہ عنہ، جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا، انہوں نے

❶ السنن الکبرٰی للبیہقی: ٦/ ٢٣٦

❷ الموطأ: ٣٠٣٩

الصِّدِّيقِ أُمَّ الْأُمِّ وَأُمَّ الْأَبِ ((فَأَعْطَى الْمِيرَاثَ أُمَّ الْأُمِّ دُونَ أُمِّ الْأَبِ))، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ أَخُو بَنِي حَارِثَةَ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ قَدْ أَعْطَيْتَ الَّتِي لَوْ أَنَّهَا مَاتَتْ لَمْ تَرِثْهَا، فَجَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ بَيْنَهُمَا يَعْنِي: السُّدُسَ.

کہا: اے خلیفۂ رسول! آپ نے جسے دیا ہے، اگر یہ مرجائے تو دوسری اس کی وارث نہیں ہوگی۔ چنانچہ آپ نے (میراث کا) چھٹا حصہ ان دونوں میں تقسیم کردیا۔

[٤١٣٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا أَبُو مُجَاهِدٍ الْخُرَاسَانِيُّ، اسْمُهُ هِشَامٌ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَعْطَى الْجَدَّةَ أُمَّ الْأُمِّ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهَا أُمٌّ السُّدُسَ. ❶

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ماں کی ماں (نانی) کو چھٹا حصہ دیا، جب اس سے قریب تر ماں نہیں تھی۔

[٤١٣٥]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ، نا شُعْبَةُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَى الْجَدَّةَ السُّدُسَ. ❷

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ دیا۔

[٤١٣٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَرَّثَ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ اثْنَتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ. ❸

ابراہیم بن یزید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دادیوں کو وارث بنایا، دو باپ کی جانب سے تھیں اور ایک ماں کی جانب سے تھی۔

[٤١٣٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرٌ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ إِذَا اسْتَوَيْنَ، ثِنْتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ. ❹

خارجہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تین دادیاں برابر ہونے پر وارث قرار دیتے تھے، دو باپ کی جانب سے اور ایک ماں کی جانب سے۔

---

❶ سنن أبي داود: ٢٨٩٥ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٦٣٠٤
❷ سنن ابن ماجه: ٢٧٢٥ ـ سنن الدارمي: ٢٩٣٣ ـ مسند أحمد: ٢٠٣٠٩
❸ سنن الدارمي: ٢٩٣٥
❹ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٣٦ ـ سنن الدارمي: ٢٩٤٠

[٤١٣٨]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ، ثِنْتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْأَبِ، كَذَا قَالَ. ❶

سعید بن میسب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تین دادیوں کو وارث قرار دیتے تھے، دو باپ کی جانب سے اور ایک ماں کی جانب سے۔

[٤١٣٩]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَابِرٍ الْقَطَّانُ، نا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ، نا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❷

مروان سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہ ہوں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادے کو باپ قرار دیا۔

[٤١٤٠]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَأَذِنَ لَهُ وَرَأْسُهُ فِي يَدِ جَارِيَةٍ لَهُ تُرَجِّلُهُ فَنَزَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: دَعْهَا تُرَجِّلُكَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ جِئْتُكَ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّمَا الْحَاجَةُ لِي إِنِّي جِئْتُكَ لِنَنْظُرَ فِي أَمْرِ الْجَدِّ، فَقَالَ زَيْدٌ: لَا وَاللّٰهِ مَا تَقُولُ فِيهِ؟، فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هُوَ بِوَحْيٍ حَتَّى نَزِيدَ فِيهِ وَنُنْقِصَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ تَرَاهُ فَإِنْ رَأَيْتَهُ وَافَقْتَنِي تَبِعْتُهُ وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ فِيهِ شَيْءٌ، فَأَبَى زَيْدٌ فَخَرَجَ مُغْضَبًا، وَقَالَ: قَدْ جِئْتُكَ وَأَنَا أَظُنُّكَ سَتَفْرُغُ مِنْ حَاجَتِي، ثُمَّ أَتَاهُ مَرَّةً أُخْرَى فِي السَّاعَةِ الَّتِي أَتَاهُ الْمَرَّةَ الْأُولَى فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى قَالَ: فَسَأَكْتُبُ لَكَ فِيهِ، فَكَتَبَهُ فِي قِطْعَةِ

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور (اندر آنے کی) اجازت لی، تو انہوں نے اجازت دے دی۔ اس وقت سیدنا زید رضی اللہ عنہ کا سر ایک لونڈی کے ہاتھوں میں تھا جو اس میں کنگھی کر رہی تھی، آپ نے اپنا سر ہٹا لیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کنگھی کرتے رہنے دیجیے۔ زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ پیغام بھیج دیتے، میں خود حاضر خدمت ہو جاتا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ کام مجھے تھا؛ اس لیے میں خود آپ کے پاس چلا آیا ہوں (میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ) ہم (وراثت میں) دادے کے حصے پر غور کریں۔ تو زید رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ وحی تو نہیں ہے کہ ہم افراط و تفریط کا شکار نہ ہوں، بلکہ یہ صرف آپ کی ایک رائے ہے، اگر تمہاری رائے میرے موافق ہوئی تو میں تسلیم کرلوں گا ورنہ تم پر کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن زید رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ میں تمہارے پاس آیا، میں سمجھتا تھا کہ تم میرا کام کر دو گے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دوسری مرتبہ

❶ سنن الدارمی: ٢٩٠٦

❷ سنن الدارمی: ٢٩١٣۔ مصنف ابن أبی شیبة: ١٤/ ٨١۔ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٦/ ٢٤٨۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٣٩

قَتَبٍ وَضَرَبَ لَهُ مَثَلًا: إِنَّمَا مَثَلُهُ مِثْلُ شَجَرَةٍ تُنْبِتُ عَلَى سَاقٍ وَاحِدٍ فَخَرَجَ فِيهَا غُصْنٌ ثُمَّ خَرَجَ فِي غُصْنٍ غُصْنٌ آخَرُ، فَالسَّاقُ يَسْقِي الْغُصْنَ فَإِنْ قَطَعْتَ الْغُصْنَ الْأَوَّلَ رَجَعَ الْمَاءُ إِلَى الْغُصْنِ، وَإِنْ قَطَعْتَ الثَّانِي رَجَعَ الْمَاءُ إِلَى الْأَوَّلِ، فَأُتِيَ بِهِ فَخَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ ثُمَّ قَرَأَ قِطْعَةَ الْقَتَبِ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَدْ قَالَ فِي الْجَدِّ قَوْلًا وَقَدْ أَمْضَيْتُهُ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ أَوَّلَ جَدٍّ كَانَ فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ الْمَالَ كُلَّهُ مَالَ ابْنِ ابْنِهِ دُونَ إِخْوَتِهِ فَقَسَمَهُ بَعْدَ ذَالِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

زید رضی اللہ عنہ کے پاس اسی وقت تشریف لائے جس وقت پہلے آئے تھے اور ان کے پاس ہی بیٹھے رہے، یہاں تک کہ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بارے میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں۔ پھر آپ نے ایک پالان پر انہیں لکھ کر دیا اور ایک مثال بیان کی کہ اس کی مثال ایک درخت کی سی ہے، جو ایک تنے پر مشتمل ہے، جس میں ایک شاخ نکلتی ہے، پھر اس شاخ سے آگے ایک شاخ ہے، اس تنے سے شاخ کو پانی ملتا ہے، اگر آپ پہلی شاخ کاٹ دیں تو پانی دوسری شاخ کو منتقل ہو جاتا ہے اور اگر دوسری شاخ کاٹ دیں تو پانی پہلی شاخ کو ملتا ہے۔ پھر وہ تحریر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دی گئی، تو آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور انہیں یہ تحریر پڑھ کر سنائی، پھر فرمایا: زید رضی اللہ عنہ نے دادے (کی وراثت) کے بارے میں جو بات کہی ہے وہ ہم نے جاری کر دی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دادا تھے، آپ پوتے کا مال اس کے بھائیوں کو دینے کی بہ جائے خود لینا چاہتے تھے، چنانچہ آپ نے اسے تقسیم کر دیا۔

[٤١٤١]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَقَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ، أَنَّ عُمَرَ قَضَى أَنَّ الْجَدَّ يُقَاسِمُ الْإِخْوَةَ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ مَا كَانَتْ.

قبیصہ بن ذؤیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دادے کو حقیقی بھائیوں کا شریک قرار دیا، تقسیم جیسی بھی ہو۔

[٤١٤٢]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَقَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى أَنَّ الْجَدَّ يُقَاسِمُ الْإِخْوَةَ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ وَالْإِخْوَةَ لِلْأَبِ مَا

یونس بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے دادے اور حقیقی بھائیوں (کے وراثت میں حصے) کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے سعید بن مسیب، عبیداللہ بن عبداللہ اور قبیصہ بن ذؤیب نے بیان کیا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دادے کو حقیقی اور علاتی بھائیوں کا شریک قرار دیا، جب ایک تہائی سے زیادہ حصہ اسے ملتا ہو، اور بھائی زیادہ ہونے کی صورت میں انہوں نے دادے کے لیے ایک تہائی قرار دیا اور باقی کا بھائیوں کے مابین لِلذَّكَرِ مِثْلُ

كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ مِنْ ثُلُثِ الْمَالِ، فَإِنْ كَثُرَ الْإِخْوَةُ فَأَعْطَى الْجَدَّ الثُّلُثَ، وَكَانَ لِلْإِخْوَةِ مَا بَقِيَ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَقَضَى أَنَّ بَنِي الْأَبِ وَالْأُمِّ هُمْ أَوْلَى بِذَالِكَ مِنْ بَنِي الْأَبِ ذُكُورِهِمْ أَنَّ بَنِي الْأَبِ يُقَاسِمُونَ الْجَدَّ بِبَنِي الْأَبِ وَالْأُمِّ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِمْ، وَلَا يَكُونُ لِبَنِي الْأَبِ شَيْءٌ مَعَ بَنِي الْأَبِ وَالْأُمِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ بَنُو الْأَبِ يَرُدُّونَ عَلَى بَنَاتِ الْأَبِ وَالْأُمِّ، فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ بَعْدَ فَرَائِضِ بَنَاتِ الْأَبِ وَالْأُمِّ فَهُوَ لِلْأُخُوَّةِ مِنَ الْأَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ. ❶

حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کے مطابق قرار دیا۔ آپ نے حقیقی بھائیوں کو علاتی بھائیوں کی نسبت قریبی قرار دیا، البتہ علاتی بھائی دادے کی موجودگی میں حقیقی بھائیوں کے ساتھ حصے دار ہوں گے۔ حقیقی بھائیوں کی موجودگی میں علاتی بھائیوں کا حصہ نہیں ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ حقیقی بہنوں کے ساتھ حصے دار ہو جائیں، اس طرح کہ حقیقی بہنوں کا حصہ ادا کرنے کے بعد جو بچ جائے وہ علاتی بھائیوں میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کے مطابق تقسیم ہوگا۔

[٤١٤٣]..... نا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَعْمَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ)). ❷

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: قاتل کے لیے وراثت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

[٤١٤٤]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَزْهَرِ، نا أَبُو حُمَةَ، نا أَبُو قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل کے لیے (وراثت میں سے) کچھ نہیں ہے۔

[٤١٤٥]..... وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٤١٤٦]..... نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الْعَرْزَمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَافِرِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، عَنْ أَبِي مَرْوَانَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قاتل کو وراثت کا حصہ نہیں ملتا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٤٨

❷ مسند أحمد: ٣٤٧

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ)). ❶

[٤١٤٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ مِثْلَهُ، أنا اللَّيْثُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِسْحَاقُ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، أَخْرَجْتُهُ فِي مَشَائِخِ اللَّيْثِ لِئَلَّا يُتْرَكَ مِنَ الْوَسَطِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل وارث نہیں بنتا۔
ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: اسحاق متروک الحدیث راوی ہے، میں نے یہ حدیث لیث کے اساتذہ سے نقل کی ہے تاکہ خلل نہ آنے پائے۔

[٤١٤٨]..... نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل کے لیے وراثت میں کوئی حصہ نہیں۔

[٤١٤٩]..... نَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، وَالْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً.

اختلاف رُواۃ کے ساتھ بالکل گزشتہ حدیث ہی کی مثل ہے۔

[٤١٥٠]..... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نَا حَجَّاجٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجُوزُ الْوَصِيَّةُ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں، سوائے اس صورت کے کہ ورثاء ایسا چاہیں۔

[٤١٥١]..... نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی وارث

---

❶ جامع الترمذی: ٢١٠٩۔سنن ابن ماجہ: ٢٧٣٥
❷ السنن الکبرٰی للنسائی: ٦٣٣٤
❸ السنن الکبرٰی للبیہقی: ٦/ ٢٦٣

الْـآدَمِـيُّ ، نا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْـرَاهِيـمَ الْهَـرَوِيُّ ، نـا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَـابِـرٍ ، أَنَّ الـنَّبِيَّ ﷺ قَـالَ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)) الصَّوَابُ مُرْسَلٌ.

کے حق میں وصیت جائز نہیں۔
اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح ہے۔

[٤١٥٢]..... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْـلَـى ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي شَبِيبُ بْنُ سَـعِيـدٍ ، أَنَّـهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ الْجَزَرِيَّ ، عَـنْ أَبِـي إِسْـحَـاقَ الْهَـمْـدَانِـيِّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ الـلّٰهِ ﷺ: ((الـدَّيْـنُ قَبْـلَ الْـوَصِيَّةِ وَلَيْـسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ)). ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرض وصیت سے قبل ادا کیا جائے اور کسی وارث کے لیے وصیت نہیں ہو سکتی۔

[٤١٥٣]..... نـا أَبُـو بَكْرٍ ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا عَبْـدُ اللّٰهِ بْنُ رَبِيعَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ طَـاوُسٍ ، عَـنْ أَبِيـهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت نہیں ہو سکتی۔

[٤١٥٤]..... نـا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُثْـمَـانَ الْغَازِيُّ ، نا طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَبِيصَةَ ، نا سَهْـلُ بْـنُ عَمَّارٍ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ ، نا حَمَّادُ بْـنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُـطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یوم النحر کے خطبے میں ارشاد فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں، ہاں اگر ورثاء چاہیں (تو ہو سکتی ہے)۔

[٤١٥٥]..... حَـدَّثَـنَـا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْـمُهْتَدِي بِاللّٰهِ ، نا أَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَـالِدٍ ، نا أَبِي ، نا يُونُسُ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَـنْ عِـكْـرِمَةَ ، عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ الـلّٰهِ ﷺ: ((لَا تَـجُـوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں، سوائے اس صورت کے کہ ورثاء ایسا چاہیں۔

❶ الكامل لابن عدى: ٧/ ٢٦٤٨

❷ الكامل لابن عدى: ٢/ ٨١٧

الْوَرَثَةُ)) . ❶

[٤١٥٦]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا أَبُو الْجَمَاهِرِ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ إِلَى قُبَاءٍ يَسْتَخِيرُ فِي مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ أَنْ لَا مِيرَاثَ لَهُمَا . ❷

عطا بن یسار روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ چچی اور خالہ کی میراث کے متعلق استخارہ کی غرض سے قباء میں تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی کہ ان کا حصہ نہیں ہے۔

[٤١٥٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا أَجِدُ لَهَا شَيْئًا)) . لَيْسَ فِيهِ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ .

عبدالرحمان بن زید بن اسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس (چچی یا خالہ) کے لیے کوئی حصہ نہیں پاتا۔ اس میں عطاء بن یسار کا ذکر نہیں ہے۔

[٤١٥٨]..... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرِمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ أَبُو جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾ (الأحزاب: ٦)، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمْ نَكُنْ نَشُكُّ أَنَّا نَتَوَارَثُ لَوْ هَلَكَ كَعْبٌ وَلَيْسَ لَهُ مَنْ يَرِثُهُ لَظَنَنْتُ أَنِّي أَرِثُهُ، وَلَوْ هَلَكْتُ كَذَلِكَ يَرِثُنِي حَتَّى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ . ❸

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ﴾ "(کتاب اللہ کی رُو سے عام مؤمنین و مہاجرین کی بہ نسبت) رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔" نبی ﷺ نے مہاجرین وانصار کے مابین بھائی چارہ قائم کیا اور ہمیں اس میں چنداں شک نہیں تھا کہ ہم ایک دوسرے کے وارث ہیں، مجھے یقین تھا کہ اگر کعب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میرے علاوہ ان کا کوئی وارث نہیں ہوگا اور اگر میں فوت ہوا تو وہ میرے وارث ہوں گے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی۔

[٤١٥٩]..... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَطَنِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ تَغْلِبَ، نا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چچی اور خالہ کی وراثت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں، جبرائیل (علیہ السلام) آئیں گے تو پوچھوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: چچی اور خالہ کی وراثت

❶ سلف برقم: ٤١٥٠
❷ المراسيل لأبي داود: ٣٦١
❸ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٣ـ المعجم الصغير للطبراني: ١/ ١٤١

سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ، فَقَالَ: ((لَا أَدْرِي حَتّٰى يَأْتِيَنِي جِبْرِيلُ))، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ؟)) فَأَتَى الرَّجُلُ، فَقَالَ: ((سَارَّنِي جِبْرِيلُ أَنَّهُ لَا شَيْءَ لَهُمَا)). لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ضَعِيفٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ. ❶

کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ وہ آدمی آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

محمد بن عمرو سے صرف مسعدہ نے اسے مسنداً روایت کیا ہے اور وہ ضعیف راوی ہے، اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح ہے۔

[٤١٦٠]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل مروی ہے۔

[٤١٦١]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ زِيَادُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ لِجَلِيسٍ لَهُ: هَلْ تَدْرِي كَيْفَ قَضَى عُمَرُ فِي الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَإِنِّي لَأَعْلَمُ خَلْقِ اللّٰهِ كَيْفَ كَانَ قَضَى فِيهِمَا عُمَرُ: جَعَلَ الْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَالْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ. ❸

شعبی بیان کرتے ہیں کہ زیاد بن ابی سفیان نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے چچی اور خالہ کا فیصلہ کیسے کیا تھا؟ اس نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کیسے فیصلہ کیا تھا، آپ ﷺ نے خالہ کو ماں اور چچی کو باپ کے قائم مقام قرار دیا تھا۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٢

❷ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٣

❸ سنن الدارمي: ٢٩٧٨

بَابُ السِّيَرِ
جہاد وغزوات کا بیان

[٤١٦٢] ...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ ، نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ كَانَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرَى وَكَانَ الْمِقْدَادُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنَى ، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ وَهَدَى النَّاسَ جَاءَا بِفَرَسَيْهِمَا ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَ الْغُبَارَ عَنْهُمَا ، وَقَالَ: ((إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلْفَارِسِ سَهْمًا فَمَنْ نَقَصَهُمَا نَقَصَهُ اللَّهُ)) .

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو میسرہ کے سپہ سالار سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور میمنہ کے سپہ سالار سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور لوگ ٹھہر گئے تو وہ دونوں اپنے گھوڑوں پر آئے، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ان سے غبار جھاڑا اور فرمایا: یقیناً میں نے گھوڑے کے دو اور گھڑ سوار کا ایک حصہ مقرر کیا ہے، لہٰذا جو شخص انہیں کم کرے گا اللہ اسے نقصان سے دوچار کرے گا۔

[٤١٦٣] ...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، نا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ح وَنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ ، وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: نا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ بُرْدٍ الْأَنْطَاكِيُّ ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ، نا قَيْسٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السُّلَمِيِّ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ الْغِفَارِيِّ ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَخِي وَمَعَنَا

سیدنا ابو رہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوے میں شریک ہوئے، ہمارے پاس دو گھوڑے تھے، تو آپ ﷺ نے ہمیں چھ حصے دیے، چار ہمارے گھوڑوں کے لیے اور دو ہمارے لیے۔ تو ہم نے اپنے دو حصوں سے دو گائے خرید لیں۔

فَرَسَانِ، فَأَعْطَانَا سِتَّةَ أَسْهُمٍ أَرْبَعَةً لِفَرَسَيْنَا وَسَهْمَيْنِ لَنَا، فَبِعْنَا سَهْمَيْنَا بِبَكْرَتَيْنِ. ❶

[٤١٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي عِيسَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ لِلرَّجُلِ سَهْمٌ وَلِفَرَسِهِ سَهْمَانِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اور گھڑ سوار کے لیے تین حصے مقرر فرمائے، ایک آدمی کا اور دو گھوڑے کے۔

[٤١٦٥]...... نا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اللَّبَّانِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَسْهَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو اور گھڑ سوار کا ایک حصہ رکھا۔

[٤١٦٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو اور گھڑ سوار کا ایک حصہ تقسیم کیا۔

[٤١٦٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا ابْنُ نُمَيْرٍ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤١٦٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ، سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اور گھڑ سوار کے تین حصے قرار دیے، ایک گھڑ سوار کا اور دو گھوڑے کے۔

[٤١٦٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، نا مُوسَى بْنُ

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوا، میرے ساتھ میری گھوری تھی، تو

---

❶ المعجم الكبير للطبرانی: ١٩/ ٤١٩

❷ صحيح البخاری: ٢٨٦٣۔صحيح مسلم: ١٧٦٢۔سنن أبی داود: ٢٧٣٣۔جامع الترمذی: ١٥٥٤۔سنن ابن ماجه: ٢٨٥٤۔مسند أحمد: ٤٤٤٨، ٤٩٩٩، ٥٢٨٦۔صحيح ابن حبان: ٤٨١٠

يَعْقُوبَ ، حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي قَرِيبَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أُمِّهَا ، عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أُنْثَى ، فَأَسْهَمَ لِي سَهْمًا وَلِفَرَسِي سَهْمَيْنِ .

رسول اللہ ﷺ نے ایک حصہ میرا اور دو حصے گھوڑی کے مقرر فرمائے۔

[٤١٧٠]...... نا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ هَانِئٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَمَّتِهِ ، عَنْ أُمِّهَا كَرِيمَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ ، عَنْ أَبِيهَا الْمِقْدَادِ ، قَالَ: ضَرَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ بِسَهْمٍ وَلِفَرَسِي بِسَهْمَيْنِ .

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے روز میرا ایک اور میرے گھوڑے کے دو حصے مقرر فرمائے۔

[٤١٧١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ ، نا الْوَاقِدِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَمَّتِهِ ، عَنْ أُمِّهَا ، عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ ضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَلَهُ سَهْمًا .

سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے روز میرے گھوڑے کے دو اور میرا ایک حصہ مقرر فرمایا۔

[٤١٧٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، نا قَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ ، نا يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالُوا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسْهِمُ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا . ❶

سیدنا عمر بن خطاب، طلحہ بن عبیداللہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے کے دو حصے اور گھڑ سوار کا ایک حصہ مقرر فرمایا کرتے تھے۔

[٤١٧٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، نا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ ، نا سُلَيْمَانُ أَبُو مُعَاذٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل مروی ہے۔

[٤١٧٤]...... نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ الكامل لابن عدي: ٣/ ١١٠٣

الدَّقَّاقُ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ لِمِائَتَيْ فَرَسٍ بِحُنَيْنٍ سَهْمَيْنِ سَهْمَيْنِ. ❶

غزوۂ حنین کے موقع پر دو سو گھوڑوں کے دو دو حصے مقرر فرمائے۔

[٤١٧٥]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، نا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، بِهٰذَا قَالَ: وَلِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ.

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے، اس میں ہے کہ ہر گھوڑے کو دو حصے دیے۔

[٤١٧٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْيَمَامِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَسْهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمًا وَلِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ. خَالَفَهُ حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، عَنْ حَمَّادٍ، فَقَالَ: لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑ سوار کا ایک اور گھوڑے کے دو حصے مقرر فرمائے۔
حجاج بن منہال نے حماد سے روایت کرتے ہوئے اختلاف کیا اور یہ الفاظ بیان کیے کہ گھڑ سوار کے دو اور پیدل کا ایک حصہ مقرر فرمایا۔

[٤١٧٧]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي حَرْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ بَشِيرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مِحْصَنٍ، قَالَ: أَسْهَمَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِفَرَسِي أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ وَلِي سَهْمًا فَأَخَذْتُ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ. ❸

سیدنا بشیر بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھوڑے کے چار حصے اور میرا ایک حصہ مقرر کیا، یوں میں نے پانچ حصے وصول کیے۔

[٤١٧٨]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ يَعْنِي أَبَاهُ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہوا، تو آپ ﷺ نے ہم میں سے گھڑ سوار کو تین حصے اور پیادے کو ایک حصہ دیا۔

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١١٤٦٤ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٣٨ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٣٢٦

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٥٥٥٤

❸ مسند أحمد: ١٧٢٣٩ ـ سنن أبي داود: ٢٧٣٤

اللّٰهِ ﷺ غَزَاةً فَأَعْطَى الْفَارِسَ مِنَّا ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ، وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا. ❶

[٤١٧٩]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنْهَا إِذَا النَّاسُ يُوجِفُونَ الْأَبَاعِرَ، قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: مَا لِلنَّاسِ مَالُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَخَرَجْنَا نُوجِفُ مَعَ النَّاسِ حَتَّى وَجَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ بَعْضُ مَا يُرِيدُ مِنَ النَّاسِ قَرَأَ عَلَيْهِمْ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ (الفتح: ١)، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَوَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: ((إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفَتْحٌ))، قَالَ: ثُمَّ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، قَالَ: فَكَانَ لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ. ❷

سیدنا مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ میں تھا، جب ہم واپس ہوئے تو لوگوں نے اونٹ دوڑانے لگے۔ کچھ نے کہا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لپک رہے ہیں؟ پھر ہم نے بھی لوگوں کے ساتھ اونٹ دوڑا دیے، یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ آپ ﷺ کراع غمیم نامی جگہ پر تشریف فرما تھے، جب کچھ لوگ آپ کے گرد اکٹھا ہوگئے جتنے آپ کو مطلوب تھے، تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ ”یقیناً ہم نے آپ کو ایک واضح فتح سے نوازا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ فتح ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ فتح ہے۔ پھر خیبر کا مالِ غنیمت اہلِ حدیبیہ میں تقسیم ہوا تو اس کے اٹھارہ حصے ہوئے، جبکہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی، جس میں تین سو گھڑ سوار تھے، چنانچہ ہر گھڑ سوار کو دو حصے آئے اور پیادے کو ایک حصہ ملا۔

[٤١٨٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. قَالَ الرَّمَادِيُّ: كَذَا يَقُولُ ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ لَنَا النَّيْسَابُورِيُّ: هٰذَا عِنْدِي وَهْمٌ مِنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَوْ مِنِ الرَّمَادِيِّ، لِأَنَّ أَحْمَدَ بْنَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادے کو ایک حصہ دیا۔
نیشاپوری کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ ابن ابی شیبہ یا رمادی کا وہم ہے، کیونکہ امام احمد بن حنبل اور عبدالرحمن بن بشر وغیرہ اسے ابن نمیر سے روایت کرتے ہوئے اس سے اختلاف کرتے ہیں، اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابن کرامہ اور دیگر نے یہی حدیث ابو اسامہ سے روایت کی ہے، وہ بھی اس کے خلاف

❶ نصب الراية للزيلعي: ٣/ ٤١٥

❷ سنن أبي داود: ٢٧٣٦ ـ مسند أحمد: ١٥٤٧٠ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ١٠٨٢ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٤٣٧ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٠٥ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٣١

حَنْبَلٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بِشْرٍ وَغَيْرَهُمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ خِلَافَ هٰذَا وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ عَنْهُمَا، وَرَوَاهُ ابْنُ كَرَامَةَ، وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ خِلَافَ هٰذَا أَيْضًا وَقَدْ تَقَدَّمَ.

ہے اور گزر چکی ہے۔

[٤١٨١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَسْهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. قَالَ أَحْمَدُ: كَذَا لَفْظُ نُعَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالنَّاسُ يُخَالِفُونَهُ. قَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: وَلَعَلَّ الْوَهْمَ مِنْ نُعَيْمٍ، لِأَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ مِنْ أَثْبَتِ النَّاسِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادے کو ایک حصہ دیا۔
احمد کہتے ہیں کہ نعیم نے ابن مبارک رحمہ اللہ سے انہی الفاظ سے روایت کیا ہے، جبکہ لوگ اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ نیشاپوری کہتے ہیں: شاید کہ نعیم کو وہم ہوا ہے، کیونکہ ابن مبارک ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

[٤١٨٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسْهِمُ لِلْخَيْلِ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْعُمَرِيِّ، وَرَوَاهُ الْقَعْنَبِيُّ عَنِ الْعُمَرِيِّ بِالشَّكِّ فِي الْفَارِسِ وَالْفَرَسِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے والے شخص کو دو حصے اور پیادے کو ایک حصہ دیتے تھے۔
ابن ابی مریم اور خالد بن عبدالرحمٰن نے عمری سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے، جبکہ قعنبی نے فارس (گھڑ سوار) اور فرس (گھوڑے) کے فرق کے ساتھ عمری سے روایت کیا ہے۔

[٤١٨٣]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا الْقَعْنَبِيُّ عَنْهُ.

صرف سند کا بیان ہے۔

[٤١٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ، نا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. كَذَا قَالَ، وَخَالَفَهُ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمَّادٍ، وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گھوڑے والے شخص کو دو حصے اور پیادے کو ایک حصہ دیا۔
نضر بن محمد نے اختلاف کرتے ہوئے حماد سے روایت کیا ہے، اس کا ذکر بھی پیچھے گزر چکا ہے۔

[٤١٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَفَّانُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ

خالد الحذاء بیان کرتے ہیں کہ اس میں اختلاف نہیں کیا جاتا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گھڑ سوار کے لیے تین حصے اور پیادے

الْحَذَّاءِ، قَالَ: لَا يُخْتَلَفُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةٌ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ)). ❶

کے لیے ایک حصہ ہے۔

[٤١٨٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ نا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ كَانَتْ سُهْمَانُهُمْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا، جَمَعَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَعَهُ مِائَةَ رَجُلٍ يَضُمُّ إِلَيْهِ فَكَانُوا أَلْفًا وَثَمَانَمِائَةِ رَجُلٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے خیبر فتح کیا تو مجاہدین کو اٹھارہ حصے دیے، مہاجرین کے ہر فرد کے ساتھ ایک سو افراد تھے، کل اٹھارہ سو تھے۔

[٤١٨٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِي وَسَهْمًا لِي، وَسَهْمًا لِأُمِّي مِنْ ذَوِي الْقُرْبَى. خَالَفَهُ هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ فِي إِسْنَادِهِ. ❸

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے مجھے چار حصے عطا فرمائے، دو میرے گھوڑے کے، ایک حصہ میرا اور ایک حصہ قرابت داروں میں سے میری والدہ کا۔

ہیثم بن خارجہ نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔

[٤١٨٨]...... نا أَبُو عُمَرَ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ: سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ، وَسَهْمًا لَهُ، وَسَهْمًا لِأُمِّهِ، سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى.

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں چار حصے دیے، دو ان کے گھوڑے کے، ایک ان کا اور ایک قرابت داری کا حصہ ان کی والدہ کو۔

[٤١٨٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

عبداللہ بن زبیر اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے: خیبر کے سال رسول اللہ ﷺ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ چار حصے دیے، ایک حصہ ان کے لیے، ایک قرابت

❶ دلائل النبوة للبيهقي: ٤/ ٢٤

❷ سنن أبي داود: ٣٠١٠

❸ سنن النسائي: ٦/ ٢٢٨۔ مسند أحمد: ١٤٢٥

عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ: سَهْمًا لَهُ، وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبَى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

داری کا صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے لیے اور دو حصے ان کے گھوڑے کے۔

[٤١٩٠]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَاضِرٌ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَسْهَمَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ: سَهْمًا لِأُمِّهِ فِي الْقُرْبَى، وَسَهْمًا لَهُ، وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو چار حصے دیے، ایک ان کی والدہ کو قرابت کا، ایک ان کا اور دو اُن کے گھوڑے کے۔

[٤١٩١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ روایت کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤١٩٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ شَهِدَ حُنَيْنًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْهَمَ لِفَرَسِهِ سَهْمَيْنِ، وَلَهُ سَهْمًا.

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوۂ حنین میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے گھوڑے کے دو حصے اور ان کا ایک حصہ مقرر فرمایا۔

[٤١٩٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، نا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: أَسْهَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے دو حصے اور اس کے مالک کا ایک حصہ قرار دیا۔

[٤١٩٤]...... قَالَ: وَنا الْوَاقِدِيُّ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ يَحْيَى بْنِ النَّضْرِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: أَسْهَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے دو حصے اور مالک کا ایک حصہ مقرر فرمایا۔

[٤١٩٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ سلف برقم: ٤١٧٨

إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، أنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ فَإِنَّ ذَالِكَ هُوَ الْقِمَارُ)). ❶

جس شخص نے دو (مقابلہ کرنے والے) گھوڑوں میں (اپنا) گھوڑا شامل کیا اور اسے اس کے جیت جانے کا یقین نہ ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا شامل کیا اور اسے یقین تھا کہ وہ جیت جائے گا، تو یہ جوا ہے۔

[٤١٩٦]..... حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ، نا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ، نا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، نا شَرِيكٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ، وَمُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَطَأُ رَجُلٌ حَامِلًا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا، وَلَا غَيْرَ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً)). ❷

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اوطاس کے روز لونڈیاں حاصل کیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص حاملہ کے ساتھ ہمبستری نہ کرے، یہاں تک کہ وہ وضع حمل کر دے، اور کوئی شخص غیر حاملہ کے ساتھ تب تک ہمبستری نہ کرے جب تک کہ اسے ایک حیض نہ آ جائے۔

[٤١٩٧]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا زَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ الْخَفَّافُ أَبُو يَحْيَى، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا خَرَجَ الْعَبْدُ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ قَبْلَ سَيِّدِهِ فَهُوَ حُرٌّ وَإِذَا خَرَجَ مِنْ بَعْدِهِ رُدَّ إِلَيْهِ، وَإِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ قَبْلَ زَوْجِهَا تَزَوَّجَتْ مَنْ شَاءَتْ وَإِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَعْدِهِ رُدَّتْ إِلَيْهِ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب غلام اپنے مالک سے پہلے دارِ شرک سے نکل جائے تو وہ آزاد ہے، لیکن اگر مالک کے بعد نکلے تو مالک کو لوٹا دیا جائے گا، اور عورت اگر اپنے خاوند سے پہلے دارِ شرک کو چھوڑ دے تو وہ جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے اور اگر خاوند کے بعد چھوڑے تو اسی کو لوٹا دی جائے گی۔

[٤١٩٨]..... حَدَّثَنَا رُزَيْقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْجُشَمِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص مالِ فیٔ تقسیم ہونے سے پہلے اس میں اپنا مال پائے، تو وہ اسی کو ملے گا، لیکن جو شخص تقسیم کے بعد پائے تو

❶ سنن أبي داود: ٢٥٧٩ ـ سنن ابن ماجه: ٢٨٧٦ ـ مسند أحمد: ١٠٥٥٧ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١١٤ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ٢٠ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٨٩٧

❷ سنن أبي داود: ٢١٥٧ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٥ ـ مسند أحمد: ١١٢٢٨، ١١٥٩٦، ١١٨٢٣ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٠٤٨

❸ مسند أحمد: ١٩٥٩ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١٢/ ٥١١ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٢٠٧٩

شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ وَجَدَ مَالَهُ فِي الْفَيْءِ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ وَجَدَهُ بَعْدَمَا قُسِمَ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ)). إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ مَتْرُوكٌ. ❶

وہ جس کو مل گیا اسی کا ہوگا۔

اسحاق سے مراد ابن فروہ ہے جو متروک ہے۔

[٤١٩٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ الشِّيعِيُّ، نا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَصَابَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ فَظُهِرَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى رَجُلٌ مِنَّا مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ، فَإِذَا قُسِمَ ثُمَّ ظَهَرُوا عَلَيْهِ فَلَا شَيْءَ لَهُ إِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ مِنْهُمْ. وَقَالَ أَبُو سَهْلٍ: هُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ بِالثَّمَنِ، هٰذَا مُرْسَلٌ. ❷

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے جو اموال مشرکوں کے ہاتھ لگ جائیں، پھران پر غلبہ پالیا جائے اور ہم میں سے کوئی آدمی اپنا ساز وسامان بعینہٖ (کسی مشرک کے پاس) دیکھے تو وہ کسی دوسرے (مسلمان) کی بہ نسبت خود اس کا زیادہ حق رکھتا ہے، لیکن جب تقسیم کر دیا جائے، پھر وہ سامان اسے نظر آئے تو اسے کوئی چیز نہیں ملے گی، کیونکہ وہ آدمی (جس کے حصے میں وہ آیا ہے، وہ) بھی انہی میں سے ہے۔

ابوسہل نے یہ الفاظ بیان کیے کہ دوسروں کی بہ نسبت وہ قیمتاً حاصل کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

[٤٢٠٠]..... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكَلْوَذَانِيُّ، نا أَبُو السَّكَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ السَّكَنِ الْبَصْرِيُّ، نا رِشْدِينُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا أَحْرَزَهُ الْعَدُوُّ وَوَجَدَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ لَهُ)). رِشْدِينُ ضَعِيفٌ. ❸

سالم اپنے والد (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مال وسامان دشمن نے (لوٹ کھسوٹ سے) اکٹھا کیا ہو اور تقسیم ہونے سے پہلے اس کے مالک کو وہ نظر آ جائے تو وہ اسی کو ملے گا۔

اس روایت کی سند میں رشدین ضعیف راوی ہے۔

[٤٢٠١]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((فِيمَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ فَاسْتَنْقَذَهُ الْمُسْلِمُونَ مِنْهُمْ، أَوْ أَخَذَهُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مال دشمن لے گئے ہوں، پھر مسلمان ان سے واپس حاصل کرلیں، یا صاحب مال تقسیم سے قبل اپنی چیز واپس حاصل کرلے تو وہ اسی کا زیادہ حق رکھتا ہے، اور اگر تقسیم ہونے کے بعد اسے وہ چیز نظر آئے تو اگر وہ اسے قیمتاً حاصل کرسکتا ہے۔

❶ أخرجه البخاري تعليقاً: ٣٠٦٧

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١٢/ ٤٤٧

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٨٤٣٩

صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ أَحَقُّ فَإِنْ وَجَدَهُ وَقَدْ قُسِمَ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهُ بِالثَّمَنِ))، الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ. ❶

حسن بن عمارہ متروک راوی ہے۔

[٤٢٠٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ الْجَوْزَجَانِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْنِي وَلَمْ يَرَنِي بَلَغْتُ، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي. فَأَخْبَرْتُ بِهٰذَا الْخَبَرِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ لَا تَفْرِضُوا إِلَّا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَكَانَ عُمَرُ لَا يَفْرِضُ لِأَحَدٍ إِلَّا مِائَةَ دِرْهَمٍ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ. تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَهُوَ صَحِيحٌ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے روز مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اس وقت میں چودہ سال کا تھا، تو آپ ﷺ نے مجھے نابالغ قرار دیتے ہوئے (جہاد میں) شرکت کی اجازت نہیں دی۔ پھر مجھے غزوۂ خندق کے روز آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اس وقت میں پندرہ سال کا تھا، تو آپ ﷺ نے مجھے (جہاد میں حصہ لینے کی) اجازت مرحمت فرما دی۔
راوی کہتے ہیں: میں نے سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اپنے گورنروں کو لکھ بھیجا کہ وہ پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے پر بلوغت کا وظیفہ مقرر کریں اور آپ پندرہ سال سے کم عمر کو ایک سو دِیار درہم کرتے تھے۔

[٤٢٠٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الضَّبِّيِّ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ مُرَّةَ، يَقُولُ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ فَمَا رَأَيْتُهُ يَمُرُّ بِجِيفَةِ إِنْسَانٍ فَيُجَاوِزُهَا حَتَّى يَأْمُرَ بِدَفْنِهَا، لَا يَسْأَلُ: ((أَمُسْلِمٌ هُوَ أَوْ كَافِرٌ؟)). ❸

سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کئی مرتبہ سفر کیا، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ جب کسی مردہ انسان کے پاس سے گزرتے تو اسے دفن کرنے کا حکم فرماتے، آپ ﷺ یہ نہیں پوچھتے تھے کہ یہ مسلمان ہے یا کافر؟

[٤٢٠٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے روز رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حکم فرمایا، تو انہیں

❶ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ١٣/ ٢٨٥

❷ صحيح البخاري: ٤٠٩٧ـصحيح مسلم: ١٨٦٨ (٩١)ـمسند أحمد: ٤٦٦١ـصحيح ابن حبان: ٤٧٢٧

❸ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٧١ـالسنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ٣٨٦

حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ ، حَدَّثَنِي أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُيِّئَ لِلْقِبْلَةِ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعًا ثُمَّ جَمَعَ إِلَيْهِ الشُّهَدَاءَ حَتّٰى صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعِينَ صَلَاةً ، قَالَ: قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَأَى حَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ ، قَالَ: ((لَئِنْ ظَفِرْتُ بِقُرَيْشٍ لَأُمَثِّلَنَّ بِثَلَاثِينَ مِنْهُمْ)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾ (النحل:١٢٦) الْآيَةَ . عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيفٌ . ❶

قبلہ رُخ لٹا دیا گیا تو آپ نے ان (کے جنازے) پر سات تکبیرات کہیں، پھر دیگر شہداء کو ان کے ساتھ رکھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی ستر بار نماز جنازہ پڑھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کا مُثلہ کیا گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں قریش پر غالب آ جاؤں تو میں لازماً ان کے تیس آدمیوں کا مُثلہ کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾ ''اور اگر تم لوگ بدلہ لو تو بس اسی قدر لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو۔''

اس کی سند میں عبدالعزیز بن عمران ضعیف راوی ہے۔

[٤٢٠٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، أنا أُسَامَةُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِحَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهِ ، فَقَالَ: ((لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى يَحْشُرَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُونِ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ)) ، فَكَفَّنَهُ بِنَمِرَةٍ إِذَا خُمِّرَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا خُمِّرَتْ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ ، فَخَمَّرَ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ ، وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ)) . لَمْ يَقُلْ هٰذَا اللَّفْظَ غَيْرُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ: ((وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ)) وَلَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ . ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے روز رسول اللہ ﷺ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ان کی ناک کٹی ہوئی تھی اور ان کا مُثلہ کیا گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر صفیہ (سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ) کا خدشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یونہی چھوڑ دیتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پرندوں اور درندوں کے پیٹوں سے اکٹھا کر کے اُٹھاتا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں چمڑے کی ایک کھال میں کفن دیا، جب سر کو ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کا سر ڈھانپ دیا۔ آپ ﷺ نے ان کے سوا کسی شہید کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی، اور فرمایا: میں آج تم پر گواہ ہوں۔

یہ الفاظ کہ ''آپ ﷺ نے ان کے سوا کسی شہید کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی'' صرف عثمان بن عمر نے بیان کیے ہیں، اور یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

[٤٢٠٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، أنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، وَزَادَ: وَجَعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے پاؤں پر اِذخر (گھاس) ڈال دی اور ان کے سوا کسی شہید کا جنازہ نہیں

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١١٠٥١ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٧ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٢

❷ سنن أبي داود: ٣١٣٦ـ مسند أحمد: ١٢٣٠٠

الْإِذْخِرَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ، وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ))، وَكَانَ يُدْفِنُ الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ.

پڑھایا، اور فرمایا: میں آج تم پر گواہ ہوں۔ آپ ﷺ دو دو، تین تین افراد کو ایک قبر میں دفن کروا رہے تھے۔

[٤٢٠٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ. وَقَالَ اللَّيْثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا. [1]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شہدائے اُحد کو غسل نہیں دیا گیا، انہیں ان کے خون میں لت پت ہی دفن کر دیا گیا اور ان کی نمازِ جنازہ بھی نہیں ادا کی گئی۔

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت میں ان پر گواہ ہوں گا۔ اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ انہیں خون آلود حالت میں ہی دفن کر دیا جائے، نہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور نہ انہیں غسل دیا گیا۔

[٤٢٠٨]...... حَدَّثَنَا النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو صَالِحٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، وَأَبُو النَّضْرِ، وَأَبُو الْوَلِيدِ، عَنِ اللَّيْثِ، بِهٰذَا.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[٤٢٠٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، أَوْ غَيْرِهِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ عَنْ قَتْلَى أُحُدٍ انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَى مَنْظَرًا أَسَاءَهُ رَأَى حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ شُقَّ بَطْنُهُ وَاصْطُلِمَ أَنْفُهُ وَجُدِعَتْ أُذُنَاهُ، فَقَالَ: ((لَوْلَا أَنْ يَحْزَنَ النِّسَاءُ أَوْ يَكُونَ سُنَّةً بَعْدِي لَتَرَكْتُهُ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُونِ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ لَأُمَثِّلَنَّ مَكَانَهُ بِسَبْعِينَ رَجُلًا))، ثُمَّ دَعَا بِبُرْدَةٍ فَغَطَّى بِهَا وَجْهَهُ فَخَرَجَتْ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ احد کے روز جب مشرکین واپس پلٹ گئے تو رسول اللہ ﷺ شہدا احد پر سے گزرے تو آپ نے ایک نہایت ہی غم افروز منظر دیکھا۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ شق کیا گیا ہے، ان کی ناک کاٹ دی گئی ہے اور دونوں کان الگ کر دیے گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے خدشہ نہ ہوتا کہ عورتیں غم سے نڈھال ہو جائیں گی یا میرے بعد اسے سنت بنا لیا جائے گا تو میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو یونہی چھوڑ دیتا تاکہ اللہ انہیں پرند و درند کے پیٹوں سے اکٹھا کرتا اور میں اس کے بدلہ میں ستر کا مثلہ کرتا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا چہرہ ڈھانپا تو ان کے پاؤں ننگے ہو گئے، آپ ﷺ نے ان کا چہرہ

[1] سنن أبي داود: ٣١٣٥ـ جامع الترمذي: ١٠٣٦ـ سنن ابن ماجه: ١٥١٤ـ سنن النسائي: ٤/ ٦٢ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٠٥٠

رِجْلَاهُ فَغَطَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجْهَهُ وَجَعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ، ثُمَّ قَدَّمَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ جَعَلَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ فَيُوضَعُ وَحَمْزَةُ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعِينَ صَلَاةً وَكَانَ الْقَتْلٰى سَبْعِينَ، فَلَمَّا دُفِنُوا وَفُرِغَ مِنْهُمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ادْعُ إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (النحل: ١٢٥) إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾ (النحل: ١٢٧) فَصَبَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُمَثِّلْ بِأَحَدٍ. لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَهُوَ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ، عَنْ غَيْرِ الشَّامِيِّينَ. [1]

ڈھانپ دیا اور پاؤں پر کچھ اذخر (گھاس) ڈال دی۔ پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر دس تکبیرات کہیں، پھر ایک ایک شہید لایا جاتا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رکھا جاتا حتی کہ آپ نے ان کی نماز جنازہ ستر مرتبہ پڑھی، احد کے شہدا ستر تھے۔ جب شہدا کو دفن کرنے سے فارغ ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ادْعُ إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ سے لے کر: ﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾ تک۔ ''اے نبی! اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دیجیے، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو تو ایسے طریقے پر جو بہترین ہو، تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے، اور اگر تم لوگ بدلہ لو تو بس اسی قدر لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو، لیکن اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں ہی کے حق میں بہتر ہے۔ اور صبر سے کام لیجیے، اور تمہارا یہ صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے صبر سے کام لیا اور اُحد میں کسی کا مثلہ نہیں کیا۔

اس حدیث کو اسماعیل بن عیاش کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ غیر شامی رُواۃ سے روایت کرتے وقت مضطرب الحدیث قرار پایا ہے۔

بَقِيَّةُ الْفَرَائِضِ

وراثت کے بقیہ احکام کا بیان

[٤٢١٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُلُّ قَوْمٍ يَتَوَارَثُونَ إِلَّا مَنْ عُمِّيَ مَوْتُ بَعْضِهِمْ قَبْلَ بَعْضٍ فِي هَدْمٍ أَوْ حَرْقٍ أَوْ قِتَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ وُجُوهِ الْمُتَوَالِفِ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرِثُ بَعْضًا، وَلٰكِنْ يُورَثُ كُلُّ إِنْسَانٍ

خارجہ سے مروی ہے کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام ورثاء باہم وارث ہوتے ہیں، سوائے ایسے ورثاء کے جن کی موت کی تقدیم وتاخیر معلوم نہ ہو سکے، جیسے دیوار گرنے، آگ لگنے یا جنگ اور اس جیسی دیگر صورتوں میں ہلاک ہو جاتے ہیں، یقیناً وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے، البتہ ان سب کی میراث قریب تر زندہ لوگوں کو ملے گی، گویا ایسے ہلاک ہونے والے آپس میں کوئی قرابت نہیں رکھتے۔

[1] المستدرك للحاكم: ٣/ ١٩٧ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١١٠٥١ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٢

مِنْهُمْ يَرِثُهُ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ كَأَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَنْ عُمِّيَ مَوْتُهُ مَعَهُ قَرَابَةٌ. ❶

[٤٢١١]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: كَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ لِأَخِي شُرَيْحِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَدَتْ لَهُ جَارِيَةً فَزُوِّجَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا ثُمَّ تُوُفِّيَتْ أُمُّ الْوَلَدِ، قَالَ: فَاخْتَصَمَ فِي مِيرَاثِهَا شُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ ابْنَتِهَا إِلَى شُرَيْحٍ، فَجَعَلَ شُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ يَقُولُ لِشُرَيْحٍ: إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِيرَاثٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ إِنَّمَا هُوَ ابْنُ ابْنَتِهَا، قَالَ: فَقَضَى شُرَيْحٌ بِمِيرَاثِهَا لِابْنِ ابْنَتِهَا، وَقَالَ: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ﴾ (الأحزاب: ٦)، فَرَكِبَ مَيْسَرَةُ بْنُ يَزِيدَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شُرَيْحٍ، فَكَتَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَى شُرَيْحٍ: إِنَّ مَيْسَرَةَ بْنَ يَزِيدَ ذَكَرَ لِي كَذَا وَكَذَا وَإِنَّكَ قُلْتَ عِنْدَ ذَالِكَ: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ﴾ (الأحزاب: ٦)، وَإِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ الْآيَةُ فِي شَأْنِ الْعَصَبَةِ كَانَ الرَّجُلُ يُعَاقِدُ الرَّجُلَ، فَيَقُولُ: تَرِثُنِي وَأَرِثُكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرِكَ ذَاكَ، فَجَاءَ مَيْسَرَةُ بْنُ يَزِيدَ بِالْكِتَابِ إِلَى شُرَيْحٍ، فَلَمَّا قَرَأَهُ أَبَى أَنْ يَرُدَّ قَضَاءَهُ، وَقَالَ: فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَعْتَقَهَا حَبَيَاتِ بَطْنِهَا. ❷

عیسیٰ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی شریح بن حارث کی ایک اُم ولد نے ایک بچی کو جنم دیا، اس کا نکاح ہوگیا اور اس کے ہاں ایک بچہ ہوا۔ پھر اُم ولد فوت ہوگئی تو شریح اور اُم ولد کے پوتے نے اس کی میراث کا جھگڑا قاضی شریح کے سامنے پیش کیا۔ شریح بن حارث قاضی شریح سے کہنے لگے: کتاب اللہ کی رُو سے تو اس کا کوئی حصہ نہیں ہے، کیونکہ یہ اس عورت کا نواسہ ہے۔ لیکن قاضی شریح نے میراث اس کے نواسے کو دیتے ہوئے یہ آیت پڑھی: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ﴾ ''کتاب اللہ کی رُو سے (عام مومنین ومہاجرین کی بہ نسبت) رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔'' میسرہ بن یزید سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں قاضی شریح کے فیصلے سے آگاہ کیا، تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کے نام (خط) لکھا کہ میسرہ بن یزید نے مجھے تمہارے فلاں فیصلے سے آگاہ کیا ہے، اور یہ بھی بتلایا کہ تم نے یہ آیت بھی پڑھی: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ﴾ جبکہ یہ آیت تو عصبہ کے متعلق ہے، کیونکہ تب (یہ صورت تھی کہ) ایک آدمی دوسرے آدمی سے معاہدہ کر لیتا تھا اور کہتا تھا کہ تم میرے وارث ہو گے اور میں تمہارا وارث ہوں گا، لیکن جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ سلسلہ ختم ہوگیا۔ میسرہ بن یزید خط لے کر قاضی شریح کے پاس پہنچے تو انہوں نے یہ کہتے ہوئے اپنا فیصلہ تبدیل کرنے سے انکار کر دیا کہ اس نے اسے اس کے بطن میں موجود بچوں سمیت آزاد کیا ہے۔

[٤٢١٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، نا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ خَطَأً وَلَا عَمْدًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❸

شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قاتل وارث نہیں بنے گا، خواہ وہ غلطی سے قتل کرے یا جان بوجھ کر۔ واللہ اعلم

❶ سنن الدارمي: ٣٠٤٤ ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٢١ ❸ سنن الدارمي: ٣٠٨٥

بَابُ الْمُكَاتَبِ وَأَحْكَامِ الْمُكَاتَبَةِ

مکاتب غلام اور مکاتبت کے احکام کا بیان

[٤٢١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نا هَمَّامٌ، نا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ أَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ، وَأَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ دِينَارٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ دَنَانِيرَ فَهُوَ عَبْدٌ)). وَقَالَ الْمُقْرِءُ، وَعَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام ایک سو اوقیہ کے عوض مکاتبت کرے اور نوے اوقیہ ادا کردے تو وہ غلام ہی ہے اور جو غلام ایک سو دینار کے عوض مکاتبت کرے اور نوے دینار ادا کردے تو وہ تب بھی غلام ہے۔ (مکاتبت سے مراد یہ ہے کہ کسی غلام کا مالک اسے کہے کہ تم اتنی رقم ادا کردو تو تم آزاد ہو، چنانچہ وہ غلام جب مقررہ رقم ادا کردے گا تو آزاد ہو جائے گا، اور جب تک وہ ادا نہیں کرے گا تب تک وہ ''مکاتب'' کہلائے گا)۔

[٤٢١٤]...... نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عُتِقَ مِنْهُ، وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِحِسَابِ مَا عُتِقَ مِنْهُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب مکاتب کسی حد کا مستحق ہو یا میراث کا وارث ہو تو وہ اپنی آزادی کے مطابق وراثت پائے گا اور اس کی آزادی کے مطابق اس پر حد نافذ ہوگی۔

---

❶ سنن أبي داود: ٣٩٢٧ـسنن ابن ماجه: ٢٥١٩ـجامع الترمذي [illegible] السنن الكبرى للنسائي: ٧ ٥٠ـمسند أحمد: ٦٦٦٦، ٦٧٢٦، ٦٩٢٣ـصحيح ابن حبان: ٤٣٢١ـالمستدرك للحاكم: ٤/ ١٧

❷ سنن أبي داود: ٤٥٨١ـجامع الترمذي: ١٢٥٩ـسنن النسائي: ٨/ ٤٦

[٤٢١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: اشْتَرَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ بِسَبْعِمِائَةِ دِرْهَمٍ ، ثُمَّ قَدِمْتُ فَكَاتَبَتْنِي عَلَى أَرْبَعِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدَّيْتُ إِلَيْهَا عَامَّةَ الْمَالِ ثُمَّ حَمَلْتُ مَا بَقِيَ إِلَيْهَا ، فَقُلْتُ: هٰذَا مَالُكِ فَاقْبِضِيهِ ، قَالَتْ: لَا وَاللَّهِ حَتَّى أَجِدَهُ مِنْكَ شَهْرًا بِشَهْرٍ وَسَنَةً بِسَنَةٍ ، فَخَرَجْتُ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ارْفَعْهُ إِلَى بَيْتِ الْمَالِ ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهَا ، فَقَالَ: هٰذَا مَالُكِ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَدْ عُتِقَ أَبُو سَعِيدٍ ، فَإِنْ شِئْتِ فَخُذِي شَهْرًا بِشَهْرٍ أَوْ سَنَةً بِسَنَةٍ ، قَالَ: فَأَرْسَلَتْ فَأَخَذَتْهُ . ❶

ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں کہ بنولیث کی ایک عورت نے مجھے ذوالمجاز بازار سے سات سو درہم کے عوض خریدا، پھر میں نے اس کے ساتھ چار ہزار درہم میں مکاتبت کر لی۔ میں نے اس کی عمومی رقم اسے ادا کر دی اور باقی کی محنت و مزدوری کر دی اور کہا: یہ تمہارا مال ہے، یہ لے لو۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں، بلکہ میں تجھ سے مہینے کے عوض مہینہ اور سال کے عوض سال کا وصول کروں گی۔ میں وہ رقم لے کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ساری روئیداد بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ رقم بیت المال میں جمع کرا دو۔ پھر انہوں نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا کہ تمہاری رقم بیت المال میں ہے اور ابوسعید آزاد ہے، مہینہ کی مہینہ یا سال کی سال لینا چاہو تو لے سکتی ہو۔ اس نے آدمی بھیج کر اپنی رقم وصول کر لی۔

[٤٢١٦]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ح ، وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، نا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُودَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ ، وَبِقَدْرِ مَا رُقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ)) . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکاتب اپنی آزادی کے مطابق دیت کی ادائیگی کرے گا اور باقی کی ادائیگی اپنی غلامی کے مطابق دے گا۔

[٤٢١٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ ، نَا أَبُو فَرْوَةَ ، نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، نَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مکاتب کے بارے میں کہ جو قتل کر دیا جائے، یہ فیصلہ فرمایا کہ وہ جس قدر حصہ اپنی مکاتبت کا ادا کر چکا ہو اسی حساب سے آزاد آدمی کی دیت ادا کی جائے اور جس

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٥٥٧٠

❷ سنن أبي داود: ٤٥٨١ـ جامع الترمذي: ١٢٥٩ـ سنن النسائي: ٨/ ٤٦ـ مسند أحمد: ١٩٤٤

الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ يُؤْدَى مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ، وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْعَبْدِ.

قدر باقی ہو اس میں غلام کی دیت ادا کی جائے۔

[٤٢١٨]..... نا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو نَشِيطٍ، نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ تَمِيمٍ، نا الزُّهْرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَأَعْتَقَ نَصِيبَهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ عِتْقَ مَا بَقِيَ فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ مِنْ حِصَصِ شُرَكَائِهِ، يُقَامُ قِيمَةُ عَدْلٍ، وَيُودِي إِلَى شُرَكَائِهِ قِيمَةَ حِصَصِهِمْ، وَيَعْتِقُ الْعَبْدَ وَالْأَمَةَ إِنْ كَانَ فِي مَالِ الْمُعْتَقِ بِقِيمَةِ حِصَصِ شُرَكَائِهِ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کے ساتھ غلام یا لونڈی میں حصے دار ہو اور اپنا حصہ آزاد کر دے، تو بقیہ غلامی کے حصوں کو آزاد کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔ اس کی مناسب قیمت لگائی جائے اور اگر آزاد کرنے والے کے پاس دیگر شرکاء کے حصوں کے برابر مال ہو تو وہ تمام شرکاء کو ان کے حصے ادا کر کے وہ غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے۔

[٤٢١٩]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْكَعْبِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ إِنْ كَانَ مُوسِرًا وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرَقَّ مَا بَقِيَ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اس غلام کی مناسب قیمت لگائی جائے گی اور وہ شرکاء کو ان کے حصے کی قیمت ادا کر کے غلام کو آزاد کرے گا، بشرطیکہ وہ اتنی گنجائش رکھتا ہو، ورنہ جتنا آزاد ہو گیا؛ سو ہو گیا، باقی غلام رہے گا۔

[٤٢٢٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، قَالَ: ((يَضْمَنُ)). وَافَقَهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ فَلَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِسْعَاءَ، وَشُعْبَةُ وَهِشَامٌ أَحْفَظُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ قَتَادَةَ. وَرَوَاهُ هَمَّامٌ فَجَعَلَ الِاسْتِسْعَاءَ مِنْ قَوْلِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے مشترکہ غلام کے متعلق فرمایا: ایک آدمی جب اپنا حصہ آزاد کر دے تو دوسرے حصے کی آزادی کا بھی وہی ذمہ دار ہے۔

ہشام دستوائی نے اس کی موافقت کی ہے اور استسعاء (محنت کروانے) کا ذکر نہیں کیا۔ قتادہ سے یہ حدیث روایت کرنے والوں میں شعبہ اور ہشام احفظ ہیں۔ ہمام نے یہ روایت کرتے وقت استسعاء قتادہ کا قول قرار دیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

❶ مسند أحمد: ٣٩٧، ٤٤٥١، ٤٦٣٥۔ صحيح ابن حبان: ٤٣١٥، ٤٣١٦

❷ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٤٩٤١

قَتَادَةَ، وَفَصَلَهُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فَجَعَلَ الِاسْتِسْعَاءَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَحْسَبُهُمَا وَهِمَا فِيهِ لِمُخَالَفَةِ شُعْبَةَ، وَهِشَامٍ، وَهَمَّامٍ إِيَّاهُمَا. ❶

فرمان سے جدا کیا ہے۔ ابن ابی عروبہ اور جریر بن حازم نے قتادہ سے روایت کیا تو استسعاء کو فرمانِ نبوی ﷺ قرار دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کا وہم ہے کیونکہ وہ شعبہ، ہشام اور ہمام کی مخالفت کر رہے ہیں۔

[٤٢٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، نا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ قَوْلِ شُعْبَةَ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٢٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي عِيسَى، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ، نا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكٍ، فَأَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ عِتْقَهُ وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ. قَالَ قَتَادَةُ: إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ. سَمِعْتُ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ: مَا أَحْسَنَ مَا رَوَاهُ هَمَّامٌ وَضَبَطَهُ، وَفَصَلَ بَيْنَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ قَوْلِ قَتَادَةَ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو نبی ﷺ نے اس کی آزادی کو جائز قرار دیا اور اس کی بقیہ قیمت کی ادائیگی بھی اس کے ذمہ لگائی۔

قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے اس کی طاقت کے مطابق محنت کروائی جائے گی۔ میں نے نیشاپوری کو یہ فرماتے سنا: ہمام کی روایت کردہ حدیث اور اس کا حفظ بہترین ہے، اس نے نبی ﷺ کے فرمان اور قتادہ کے قول میں فرق کیا ہے۔

[٤٢٢٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْرِئُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، قَالَ: ((قَدْ عَتَقَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے غلام کے متعلق پوچھا گیا جو دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ایک آدمی اپنا حصہ آزاد کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً غلام آزاد ہو گیا، اس کی مناسب قیمت لگائی جائے گی، لیکن اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے محنت کروائی جائے گی جو اس کی طاقت سے بڑھ کر نہ ہو۔

---

❶ صحيح مسلم: ١٥٠٢ـ السنن الكبرى للنسائي: ٤٩٤٧ـ مسند أحمد: ٧٤٦٨، ٨٥٦٥، ٩٥٠٢ـ صحيح ابن حبان: ٤٣١٨، ٤٣١٩

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٨٢

الْعَبْدُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)) . ❶

[٤٢٢٤]...... نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَحْطَبَةَ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، ح وَنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَخَلَاصُ مَا بَقِيَ مِنْهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلَّا قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ فَاسْتُسْعِيَ فِيهَا غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)) . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو مال ہونے کی صورت میں بقیہ حصے کی آزادی بھی اسی کی ذمہ داری ہے، لیکن اگر مال نہ ہو تو غلام کی مناسب قیمت لگائی جائے اور اس سے محنت کروائی جائے جو اس کی طاقت سے بڑھ کر نہ ہو۔

[٤٢٢٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ الزِّيَادِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ: ((إِذَا كَانَا بَيْنَ شُرَكَاءَ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ فَإِنَّهُ يَجِبُ عَلَى الَّذِي أَعْتَقَهُ عِتْقُ نَصِيبِهِ مِنْهُ، إِذَا كَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ دَفَعَ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ إِلَى شُرَكَائِهِ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ)) . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: هٰذَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، وَالْأَمَةُ . ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام اور لونڈی کے متعلق فرمایا: جب یہ دونوں شرکاء کے درمیان ہوں (یعنی ایک سے زائد لوگوں کی ملکیت میں ہوں) اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دوسرے حصے کی آزادی بھی اسی پر لازم ہوتی ہے، جب اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی بقیہ قیمت شرکاء کو ادا کرنے کے لیے کافی ہو، اور غلام کا راستہ چھوڑ دیا جائے گا۔

ابن صاعد کہتے ہیں: اس حدیث میں لونڈی کا ذکر ہے۔

[٤٢٢٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دے، وہ اس کی مکمل آزادی کا ضامن ہے، اس کی مناسب قیمت لگا کر حصے داروں

---

❶ صحيح البخاري: ٢٥٢٦

❷ صحيح البخاري: ٢٤٩٢۔صحيح مسلم: ١٥٠٣۔سنن أبي داود: ٣٩٣٨۔سنن ابن ماجه: ٢٥٢٧۔جامع الترمذي: ١٣٤٨۔السنن الكبرى للنسائي: ٤٩٤٥

❸ صحيح البخاري: ٢٥٢٥

لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَقَدْ ضَمِنَ عِتْقَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ فَيَضْمَنُ لِشُرَكَائِهِ أَنْصِبَاءَهُمْ وَيَعْتِقُ)). ❶

کو ان کے حصے کی رقم ادا کر کے غلام کو آزاد کرے۔

[٤٢٢٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا أَشْعَثُ بْنُ عَطَّافٍ، نا الْعَرْزَمِيُّ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ صَالِحٌ بِأَخِيهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ أَخِي هٰذَا، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَعْتَقَهُ حِينَ مَلَكْتَهُ)). الْعَرْزَمِيُّ تَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَيَحْيَى الْقَطَّانُ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، وَأَبُو النَّضْرِ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ الْمَتْرُوكُ، أَيْضًا هُوَ الْقَائِلُ: كُلُّ مَا حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ كَذِبٌ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا، جسے اپنے بھائی کا خیر خواہ کہا جاتا تھا، اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے اس بھائی کو آزاد کرنا چاہتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے اسی وقت آزاد کر دیا تھا جب تم اس کے مالک ہوئے تھے۔
ابن مبارک، یحییٰ قطان اور ابن مہدی نے عرزمی کو ترک کیا ہے اور ابونضر محمد بن سائب کلبی ہے جو متروک راوی ہے، وہ خود کہتا ہے کہ اوب صالح سے جتنی احادیث میں نے بیان کیں ہیں وہ سب جھوٹ ہے۔

[٤٢٢٨]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا وُهَيْبٌ، نا أَبُو مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: إِذَا اشْتَرَيْتُ مُحَرَّرًا فَلَا تَشْتَرِطَنَّ لِأَحَدٍ فِيهِ عِتْقًا فَإِنَّهَا عُقْدَةٌ مِنَ الرِّقِّ.

ابوعبداللہ جسری سے مروی ہے کہ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم کسی غلام کو آزاد کرنے کی نیت سے خریدو تو کسی کے ساتھ اس کی آزادی کی شرط نہ لگاؤ کیونکہ یہ بھی غلامی کی ایک قسم ہے۔

[٤٢٢٩]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شَرِيكٌ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَلَدَتْ مِنْهُ أَمَةٌ فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس لونڈی سے کسی کی اولاد ہو، تو وہ اس کی موت کے بعد آزاد ہو جائے گی۔

[٤٢٣٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ، نا شُعَيْبٌ، نا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی کی لونڈی اس کی اولاد کو جنم دے تو وہ اس کی

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٧٧

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٩٠۔نصب الراية للزيلعي: ٣/ ٢٨٠

❸ مسند أحمد: ٢٧٥٩۔سنن ابن ماجه: ٢٥١٥۔المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩۔السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣٤٦

دُكَيْنٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَدَتْ أَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ)).

موت کے بعد آزاد ہوگی۔

[٤٢٣١]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَغَوِيُّ، نا أَبُو زَيْدِ بْنُ طَرِيفٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الْحَضْرَمِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْحَنَفِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمُّ الْوَلَدِ حُرَّةٌ وَإِنْ كَانَ سَقْطًا)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُم ولد آزاد ہو جاتی ہے، اگر چہ بچہ مردہ ہی پیدا ہو۔

[٤٢٣٢]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ تَمِيمِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا حَامِدُ بْنُ آدَمَ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا جَارِيَةٍ وَلَدَتْ لِسَيِّدِهَا فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لونڈی اپنے مالک کی اولاد کو جنم دے، وہ اس کی موت کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

[٤٢٣٣]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَافَلَانِيُّ، نا أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ، نا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْتَقَهَا وَلَدُهَا)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اُم ابراہیم نے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بچے نے اسے آزاد کر دیا۔

[٤٢٣٤]..... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوْهَرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمُّ إِبْرَاهِيمَ أَعْتَقَهَا وَلَدُهَا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کی ماں کو اس کے بچے نے آزاد کر دیا۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣٤٦

❷ سنن ابن ماجه: ٢٥١٦ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩

[٤٢٣٥]...... نـا أَبُـو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا زِيَـادُ بْنُ أَيُّوبَ ، نا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمَدَايِنِيُّ ، عَنِ ابْـنِ أَبِي سَارَةَ ، عَـنِ ابْـنِ أَبِـي الْحُسَيْنِ ، عَنْ عِكْـرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ مَارِيَةُ قَـالَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْـتَـقَهَـا وَلَـدُهَا)) . تَفَرَّدَ بِـحَـدِيـثِ ابْـنِ أَبِي حُسَيْنٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، وَزِيَادٌ ثِقَةٌ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا نے بچے کو جنم دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بچے نے اسے آزاد کر دیا۔
زیاد بن ایوب نے ابن ابی حسین کی حدیث کو اکیلے ہی بیان کیا ہے اور زیاد ثقہ راوی ہے۔

[٤٢٣٦]...... نـا أَحْـمَـدُ بْـنُ عِيسَـى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَـلَـدِيُّ ، نـا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ ، وَأَبُو الْـعَبَّاسِ الْمُخْتَارُ ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، حَـدَّثَـنِي أَبُـو أُوَيْسٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْـدِ الـلّٰـهِ ، عَـنْ عِـكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَـالَ: ((أَيُّـمَا أَمَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَإِنَّهَا إِذَا مَاتَ حُرَّةٌ إِلَّا أَنْ يُعْتِقَهَا قَبْلَ مَوْتِهِ)) . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لونڈی اپنے مالک کی اولاد کو جنم دے، وہ اس کی وفات پر آزاد ہو جاتی ہے، ہاں اگر وہ اسے اپنی موت سے پہلے ہی آزاد کر دے (تو وہ پہلے ہی آزاد ہو جائے گی)۔

[٤٢٣٧]...... قَـالَ: وَنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، حَـدَّثَـنِـي أَبُـو بَـكْـرِ بْـنُ عَبْـدِ اللّٰـهِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ الْـقُرَشِيُّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ ، قَـالَ: لَمَّا وَلَدَتْ مَارِيَةُ الْقِبْطِيَّةُ إِبْـرَاهِيـمَ بْـنَ الـنَّبِيِّ ﷺ ، قَـالَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ ﷺ: ((أَعْتَقَهَا وَلَدُهَا)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے صاحبزادۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بچے نے اسے آزاد کر دیا۔

[٤٢٣٨]...... حَـدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ ، نـا شُـعَـيْـبُ بْنُ أَيُّوبَ ، نا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٢٣٩]...... ثـنا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا شَبَابَةُ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ بِنَحْوِهِ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٢٤٠]...... حَدَّثَنِي أَبِي ، نا أَحْمَدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ بْنِ مُوسَى ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْقُرَشِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٢٥١٥۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩

حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ.

[٤٢٤١]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالَ: وَسَمِعَهُ مِنِّي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، يُحَدِّثُنِي رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ الْمَهْرِيُّ، نا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ رَجُلًا أَوْصَى إِلَيْهِ وَكَانَ مِمَّا تَرَكَ أُمَّ وَلَدٍ لَهُ وَامْرَأَةً حُرَّةً فَوَقَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ أُمِّ الْوَلَدِ بَعْضُ الشَّيْءِ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا الْحُرَّةُ لَتُبَاعَنَّ رَقَبَتُكِ يَا لُكَعُ، فَرَفَعَ ذَالِكَ خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((لَا تُبَاعُ)) وَأَمَرَ بِهَا فَأُعْتِقَتْ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي رِشْدِينُ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. [1]

سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے انہیں وصیت کی، جبکہ اس نے پسماندگان میں اُم ولد اور ایک آزاد عورت کو چھوڑا تھا۔ اس عورت اور اُم ولد کے مابین کچھ چپقلش ہوگئی تو اس عورت نے اسے پیغام بھیجا: اے کمینی! میں ضرور تجھے فروخت کردوں گی۔ سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بیچی نہیں جا سکتی۔ اور آپ ﷺ نے اس (کو آزاد کرنے) کا حکم فرمایا تو اسے آزاد کر دیا گیا۔

ایک اور سند سے بھی اس کے مثل حدیث مروی ہے۔

[٤٢٤٢]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی مروی ہے۔

[٤٢٤٣]..... نا الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَهْمِيُّ الْبَيْطَارِيُّ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. كَذَا قَالَ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ.

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

[٤٢٤٤]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الزُّبَيْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص غلام کو آزاد کردے اور غلام کے پاس مال بھی

[1] المعجم الكبير للطبراني: ٤/ ٤١٤٧

بْـنِ سَعْدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ نَـافِـعٍ، عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ أَعْتَـقَ عَبْـدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لَهُ إِلَّا أَنْ يَسْتَثْنِيَهُ السَّيِّدُ)). ❶

ہوتو وہ مال غلام کا ہی رہے گا، سوائے اس صورت کے کہ مالک اسے مستثنیٰ کر لے۔

[٤٢٤٥]...... حَـدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَـالِـدٍ، ثـنا أَبِي، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰـهِ بْـنِ الْأَشَـجِّ، عَـنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُـولَ اللّٰهِ ﷺ، قَـالَ: ((إِذَا أَعْتَـقَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ تَبِعَهُ مَالُهُ إِلَّا يَكُونَ شَرَطَهُ الْمُعْتِقُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی غلام کو آزاد کر دے تو غلام کا مال اس کے ساتھ ہی جائے گا، سوائے اس صورت کے کہ آزاد کرنے والا شرط لگا لے۔

[٤٢٤٦]...... نـا إِبْـرَاهِيـمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، نا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَـافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قَضَى أَنَّ أُمَّ الْـوَلَدِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ، يَسْتَمْتِعُ بِهَا صَاحِبُهَا مَا عَاشَ فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ اُم ولد کو نہ تو فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی میراث لی جا سکتی ہے، (یعنی) اس کا مالک جب تک زندہ رہے تب تک اس سے اپنی زندگی میں فائدہ اُٹھا سکتا ہے، جونہی وہ فوت ہوگا؛ وہ آزاد ہو جائے گی۔

[٤٢٤٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا قَاسِمُ بْنُ زَكَـرِيَّـا الْـمُقْرِءُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ الْقَـاضِي، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْـنِ عُـمَـرَ، أَنَّ الـنَّبِيَّ ﷺ نَهَـى عَـنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، وَقَالَ: ((لَا يُبَعْنَ وَلَا يُوهَبْنَ وَلَا يُورَثْنَ، يَسْتَـمْتِـعُ بِهَـا سَيِّـدُهَـا مَـا دَامَ حَيًّا فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اُم ولد لونڈیوں کی خرید و فروخت سے منع کیا اور فرمایا: ان کی نہ تو خرید و فروخت ہو سکتی ہے، نہ یہ ہبہ کی جا سکتی ہیں اور نہ ہی ان کی میراث لی جا سکتی ہے۔ اس کا مالک جب تک زندہ رہے تب تک اس سے اپنی زندگی میں فائدہ اُٹھا سکتا ہے، لیکن جب وہ فوت ہوگا؛ تو وہ آزاد ہو جائے گی۔

[٤٢٤٨]...... قَـالَ: وَنـا يَـحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ مَرْفُوعٍ.

اختلاف سند کے ساتھ یہی روایت مروی ہے اور مرفوع نہیں ہے (بلکہ موقوف ہی ہے)۔

❶ سنن أبي داود: ٣٩٦٢ـ الموطأ: ٢٧٢٣ـ مسند أحمد: ١٤٣٢٥

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣٤٨

[٤٢٤٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ لَا يُوهَبْنَ وَلَا يُورَثْنَ، يَسْتَمْتِعُ بِهَا سَيِّدُهَا حَيَاتَهُ فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اُمِ ولد لونڈیوں کی خرید وفروخت سے منع کیا، ان کی نہ تو خرید وفروخت ہو سکتی ہے، نہ انہیں ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ان کی میراث لی جا سکتی ہے۔ اس کا مالک اپنی زندگی کے دوران اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے، لیکن جب وہ فوت ہو جائے گا تو وہ آزاد ہو جائے گی۔

[٤٢٥٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ الْمُخَرِّمِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، لَا يُبَعْنَ وَلَا يُوهَبْنَ وَلَا يُورَثْنَ، يَسْتَمْتِعُ بِهَا سَيِّدُهَا مَا بَدَا لَهُ فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اُمِ ولد لونڈیوں کی خرید وفروخت سے منع کیا، کہ نہ تو انہیں بیچا اور خریدا جا سکتا ہے، نہ ان کو ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کا وارث بنا جا سکتا ہے، اس کا مالک جب تک حیات رہے اپنی زندگی میں اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے، جب وہ فوت ہو جائے تو وہ آزاد ہو جائے گی۔

[٤٢٥١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِيَنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ حَيٌّ لَا يَرٰى بِذَالِكَ بَأْسًا. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنی مملوکہ اُمِ ولد لونڈیوں کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے اور نبی ﷺ حیات تھے، آپ ﷺ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

[٤٢٥٢]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نا شُعْبَةُ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ فِي أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ: كُنَّا نَبْتَاعُهُنَّ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❸

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اُمِ ولد لونڈیوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں ان کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔

[٤٢٥٣]...... وَنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدٌ،

ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے کہ ہم عہد رسالت میں

❶ سلف برقم: ٤٢٤٧

❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ١٠/ ٣٢٨۔ السنن الکبرٰی للنسائی: ٥٠٢١۔ سنن ابن ماجه: ٢٥١٧۔ مسند أحمد: ١٤٤٤٦۔ صحیح ابن حبان: ٤٣٢٣۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٨

❸ السنن الکبرٰی للنسائی: ٥٠٢٣۔ مسند أحمد: ١١١٦٤۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩

نا شُعْبَةُ بِهٰذَا، قَالَ: كُنَّا نَبِيعُ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

اُمِ ولد لونڈیوں کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔

[٤٢٥٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَفْرِيقِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَعْتَقَ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، وَقَالَ عُمَرُ: أَعْتَقَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اُمِ ولد لونڈیوں کو آزاد کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بھی انہیں آزاد کیا تھا۔

[٤٢٥٥]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّالَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا، فَنَهَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ. ❶

میمون بن ابی شبیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی اور اس کے بچے کو جدا کرا دیا (یعنی لونڈی کسی اور کو فروخت کر دی اور بچہ کسی اور کو بیچ دیا) تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کرتے ہوئے اس سودے کو رد کر دیا۔

[٤٢٥٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَأَتَاهُ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَةَ عَمٍّ لِي وَأَنَا وَلِيُّهَا أَعْتَقَتْ جَارِيَةً عَنْ دُبُرٍ لَيْسَ لَهَا مَالٌ غَيْرُهَا، قَالَ زَيْدٌ: فَلْتَأْخُذْ مِنْ رَحِمِهَا مَا دَامَتْ حَيَّةً. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک انصاری جوان آیا اور اس نے کہا: میں اپنی ایک چچازاد کا ولی ہوں، اس نے ایک لونڈی کو مدبر کر دیا ہے، حالانکہ اس کے پاس اور کوئی مال نہیں ہے۔ تو سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے رحم سے اولاد حاصل کر لے، جب تک وہ حیات ہے۔ ابوبکر کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ (مُدَبَّر سے مراد وہ غلام یا لونڈی ہے جسے اس کا مالک کہے کہ جب میں فوت ہو جاؤں گا تب تم آزاد ہو)۔

[٤٢٥٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَالْمَيْمُونِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ يُعْتَقُونَ بِعِتْقِهَا، وَيُرَقُّونَ بِرِقِّهَا. ❷

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مدبرہ لونڈی کی اولاد کو بھی اس کی آزادی کے ساتھ آزاد کر دیا جائے گا اور اس کی غلامی میں ان کو غلام رکھا جائے گا۔

❶ سنن أبي داود: ٢٦٩٦ـ مسند أحمد: ٨٠٠ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٥

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٦٦٨٣

[٤٢٥٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ أَنَّ عَطَاءً، وَطَاوُسًا يَقُولَانِ، عَنْ جَابِرٍ فِي الَّذِي أَعْتَقَهُ مَوْلَاهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَعْتَقَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَبِيعَهُ وَيَقْضِي دَيْنَهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: شَهِدْتُ الْحَدِيثَ مِنْ جَابِرٍ: إِنَّمَا أَذِنَ فِي بَيْعِ خِدْمَتِهِ، عَبْدُ الْغَفَّارِ ضَعِيفٌ، وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُرْسَلًا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک غلام، کہ جسے اس کے مالک نے عہد رسالت میں مدبر کر دیا تھا، کے بارے میں حکم دیا کہ وہ اسے فروخت کر کے اپنا قرض ادا کرے۔ چنانچہ اس کے مالک نے اسے آٹھ سو درہم میں فروخت کر دیا۔ ابوجعفر کہتے ہیں: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا میں گواہ ہوں، آپ نے اس کی خدمات فروخت کرنے کی اجازت دی تھی۔

عبدالغفار ضعیف راوی ہے، اس کے علاوہ دیگر نے ابوجعفر سے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

[٤٢٥٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: بَاعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خِدْمَةَ الْمُدَبَّرَةِ.

ابوجعفر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدبرہ کی خدمات کو بیچا تھا۔

[٤٢٦٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، نا حَجَّاجٌ، وَهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، قَالَا: نا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: إِنَّمَا بَاعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خِدْمَةَ الْمُدَبَّرَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ أَجِدْ فِيهِ حَدِيثًا غَيْرَ هَذَا، وَأَبُو جَعْفَرٍ وَإِنْ كَانَ مِنَ الثِّقَاتِ فَإِنَّ حَدِيثَهُ مُرْسَلٌ.

ابوجعفر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدبرہ کی خدمات کو فروخت کیا۔

ابوبکر فرماتے ہیں: اس بارے میں مجھے اس کے سوا کوئی حدیث معلوم نہیں، ابوجعفر اگرچہ ثقہ راوی ہیں تاہم ان کی حدیث مرسل ہے۔

[٤٢٦١]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا بَأْسَ بِبَيْعِ خِدْمَةِ الْمُدَبَّرِ إِذَا احْتَاجَ)). هَذَا خَطَأٌ مِنِ ابْنِ طَرِيفٍ، وَالصَّوَابُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُرْسَلًا وَقَدْ تَقَدَّمَ. [1]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بوقتِ ضرورت مدبرہ کی خدمات کی بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ ابن طریف کی غلط فہمی ہے جبکہ عبدالملک کا ابوجعفر سے مرسل روایت کرنا صحیح ہے، اور اس کا بیان گزر چکا ہے۔

[٤٢٦٢]...... نا أَبُو عَمْرٍو يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

[1] شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٣٤

إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُقَوِّمُ، ثنا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ. ❶

مدبر غلام کی بیع کا حکم دیا۔

[٤٢٦٣]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ))❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدبر غلام (ترکے کے) تیسرے حصے میں سے (آزاد ہوتا) ہے۔

[٤٢٦٤]..... نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ الْكَاتِبُ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ أَبُو مُعَاوِيَةَ الْجَزَرِيُّ، عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْمُدَبَّرُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَهُوَ حُرٌّ مِنَ الثُّلُثِ)). لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفٌ مِنْ قَوْلِهِ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مدبر کی نہ تو خرید وفروخت ہوسکتی ہے اور نہ اسے ہبہ کیا جا سکتا ہے، اور وہ (ترکے کے) تیسرے حصے میں سے (آزاد ہوتا) ہے۔
عبیدہ بن حسان کے سوا کسی نے اسے مسنداً روایت نہیں کیا اور وہ ضعیف راوی ہے۔ یہ حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور موقوف ہے۔

[٤٢٦٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو النُّعْمَانِ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ. هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ مَوْقُوفٌ، وَمَا قَبْلَهُ لَا يَثْبُتُ مَرْفُوعًا، وَرُوَاتُهُ ضُعَفَاءُ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مدبر کی خرید وفروخت کو ناپسند کیا ہے۔
یہ موقوف روایت صحیح ہے، اس سے پہلی مرفوع حدیث ثابت نہیں اور اُس کے رُواۃ بھی ضعیف ہیں۔

[٤٢٦٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، قَالُوا: نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَتَرَكَ مُدَبَّرًا وَدَيْنًا،

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی وفات ہوئی اور اس نے ایک مدبر اور قرض چھوڑا، تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے مدبر کو فروخت کردیں، چنانچہ انہوں نے اسے آٹھ سو میں فروخت کر دیا۔

❶ مسند أحمد: ١٥٢٢٩ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٢٧
❷ سنن الدارمي: ٣٢٧٣ ـ سنن ابن ماجه: ٢٥١٤ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٣٣٦٥ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣١٤
❸ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣١٤

فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنْ يَبِيعُوهُ فِي دَيْنِهِ))، فَبَاعُوهُ بِثَمَانِمِائَةٍ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُ شَرِيكٍ: إِنَّ رَجُلًا مَاتَ خَطَأٌ مِنْهُ لِأَنَّ فِي حَدِيثِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ: وَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ، وَقَالَ: اقْضِ دَيْنَكَ . كَذَالِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ سَيِّدًا لِمُدَبَّرٍ كَانَ حَيًّا يَوْمَ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ . ❶

ابوبکر فرماتے ہیں ہیں: شریک کا یہ کہنا کہ ''ایک آدمی کی وفات ہوئی'' غلط ہے، کیونکہ اعمش کی حدیث، جو اس نے سلمہ بن کہیل سے روایت کی ہے، اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی قیمت اسے دی اور فرمایا: اپنا قرض ادا کر دو۔ عمرو بن دینار اور ابوزبیر نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ مدبر کی فروخت کے دن اس کا مالک زندہ تھا۔

[٤٢٦٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَمْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَةَ وَهُوَ أَبُو الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ أَصَابَهَا مَرَضٌ وَأَنَّ بَعْضَ بَنِي أَخِيهَا ذَكَرُوا شَكْوَاهَا لِرَجُلٍ مِنَ الزُّطِّ يَتَطَبَّبُ، وَأَنَّهُ قَالَ لَهُمْ: إِنَّكُمْ لَتَذْكُرُونَ امْرَأَةً مَسْحُورَةً سَحَرَتْهَا جَارِيَةٌ لَهَا فِي حِجْرِ الْجَارِيَةِ الْآنَ صَبِيٌّ قَدْ بَالَ فِي حِجْرِهَا، فَذَكَرُوا ذَالِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتِ: ادْعُوا لِي فُلَانَةَ لِجَارِيَةٍ لَهَا، فَقَالُوا: فِي حِجْرِهَا الْآنَ صَبِيٌّ لَهُمْ قَدْ بَالَ فِي حِجْرِهَا، فَقَالَتِ: ائْتُونِي بِهَا، فَأُتِيَتْ بِهَا، فَقَالَتْ: سَحَرْتِينِي؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لِمَهْ؟، قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أُعْتَقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ أَعْتَقَتْهَا عَنْ دُبُرٍ مِنْهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ لَا تُعْتَقِي أَبَدًا، انْظُرُوا أَسْوَأَ الْعَرَبِ مَلَكَةً فَبِيعُوهَا مِنْهُمْ، وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا جَارِيَةً فَأَعْتَقَتْهَا . ❷

عمرہ روایت کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں، تو ان کے کسی بھانجے نے قبیلہ زُط کے ایک طبیب سے بات کی تو اس نے کہا: تم ایک سحر زدہ عورت کی بات کر رہے ہو جس پر اس کی ایک لونڈی نے جادو کیا ہے اور اس وقت اس لونڈی کی گود میں ایک بچہ ہے جس نے اس کی گود میں پیشاب کر دیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا تو آپ نے اپنی ایک لونڈی کے متعلق فرمایا: فلاں کو میرے پاس لاؤ۔ انہوں نے بتایا کہ اس کی گود میں بچہ پیشاب کئے ہوئے ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اسے لایا گیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم نے مجھ پر جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیوں؟ اس نے کہا: میں آزاد ہونا چاہتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے مدبرہ کر رکھا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ کی عظمت کی قسم! تجھے ہرگز آزاد نہ کیا جائے (پھر آپ نے فرمایا:) عرب کا بدترین مالک دیکھو اور اسے اس کے ہاں فروخت کر دو۔ اور آپ نے اس کی قیمت سے ایک لونڈی خرید کر آزاد کر دی۔

---

❶ صحيح البخاري: ٢٢٣١۔صحيح مسلم: ٩٩٧ (٥٩)۔سنن أبي داود: ٣٩٥٥۔سنن ابن ماجه: ٢٥١٢۔جامع الترمذي: ١٢١٩۔ سنن النسائي: ٧/ ٣٠٤۔مسند أحمد: ١٤٩٧٠۔صحيح ابن حبان: ٤٩٣٢۔السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣٠٨۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٣٠

❷ الموطأ: ٢٧٨٢۔المستدرك للحاكم: ٤/ ٢١٩

بَابُ النَّوَادِرِ

ان مسائل کا بیان جو نادر اور کم یاب ہیں

[٤٢٦٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا الزَّعْفَرَانِيُّ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَرَاءُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانَ لَا يُرَى بَأْسًا أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ عَلَى نَفْسِهِ.

ابن عون سے مروی ہے کہ امام ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کے اپنی بیوی کی لونڈی سے تعلقات قائم کرنے کو قابل حرج نہیں سمجھا جاتا تھا۔

[٤٢٦٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَوِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا بَأْسَ تُفْطِرُ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعُ فِي رَمَضَانَ الْيَوْمَ بَيْنَ الْأَيَّامِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا. ❶

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حمل والی اور دودھ پلانے والی عورت رمضان میں روزہ چھوڑ سکتی ہیں اور ان دونوں پر کوئی قضا عائد نہیں ہوتی۔

[٤٢٧٠]...... نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ بْنِ رُسْتُمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا بَقِيَّةُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى أَحَدٍ بِيَمِينٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ سَيُبِرُّهُ فَلَمْ يَفْعَلْ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِي لَمْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی کے سامنے قسم اُٹھائی اور وہ سمجھتا ہو کہ (اس کے قسم اُٹھانے کی وجہ سے) وہ اسے بری قرار دے گا، لیکن دوسرا شخص ایسا نہ کرے تو گناہ اس شخص پر ہے جس نے اسے (باوجود قسم کے) بری نہیں کیا۔

❶ سنن أبي داود: ٢٤٠٨ ـ سنن ابن ماجه: ١٦٦٧ ـ جامع الترمذي: ٧١٥ ـ سنن النسائي: ٤/ ١٩٠ ـ مسند أحمد: ١٩٠٤٧ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٧٦٥

يَبَرَّهُ)). ❶

[٤٢٧١]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الصَّغَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ طَبَقًا فِيهِ تَمْرٌ فَأَكَلَتْ مِنْهُ عَائِشَةُ وَأَلْقَتْ مِنْهُ تَمَرَاتٍ، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ إِلَّا أَكَلْتِيهِ كُلَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بِرِّيهَا فَإِنَّ الْإِثْمَ عَلَى الْمُحَنِّثِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے انہیں کھجوروں کا ایک تھال بہ طورِ تحفہ دیا، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کچھ کھجوریں کھالیں اور کچھ گرادیں، تو اس عورت نے کہا: میں آپ کو قسم دیتی ہوں کہ آپ ساری کھجوریں کھائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی قسم کو پورا کرو، کیونکہ گناہ قسم پوری نہ کرنے والے پر ہے۔

[٤٢٧٢]..... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بَدَا لَهُ الصَّوْمُ بَعْدَمَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ. ❷

عبدالرحمٰن سلمی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زوالِ آفتاب کے بعد روزے کا علم ہوا تو آپ نے روزہ رکھ لیا۔

[٤٢٧٣]..... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، نا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ ح وَنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَا: نا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَدَا لَهُ بَعْدَ أَنْ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ.

ابوعبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو زوالِ آفتاب کے بعد روزے کا علم ہوا تو آپ نے روزہ رکھ لیا۔

[٤٢٧٤]..... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے پڑوسی کے گھر میں جھانکے اور وہ کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو نہ دیت ہے اور نہ قصاص۔

❶ صحيح البخاري: ٦٦٥٤۔ صحيح مسلم: ٢٠٦٩

❷ صحيح البخاري: ١٩٢٤

النَّضرِ بنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى جَارِهِ، فَخَذَفَ عَيْنَهُ بِحَصَاةٍ فَلَا دِيَةَ وَلَا قِصَاصَ)). ❶

[٤٢٧٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ، نا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ بَزِيعٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَطِيَّةَ، نا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَاخْتُصِرَ لِي الْحَدِيثُ اخْتِصَارًا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جوامع الکلم عطا ہوئے ہیں اور مجھے بات کو اختصار سے بیان کرنے (کی صلاحیت) سے نوازا گیا ہے۔ (جوامع الکلم سے مراد ایسے کلمات ہیں جن کے الفاظ تو کم ہوں لیکن وہ اپنے اندر بہت سے معانی ومفاہیم کو سموئے ہوئے ہوں)۔

[٤٢٧٦]...... وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْقُرْآنُ ذَلُولٌ ذُو وُجُوهٍ فَاحْمِلُوهُ عَلَى أَحْسَنِ وُجُوهِهِ)).

اسی اسناد کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: قرآن کو کئی انداز سے پڑھا جاسکتا ہے، لہٰذا تم سب سے خوبصورت انداز میں پڑھا کرو۔

[٤٢٧٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الْكَبِيرُ، نا جَبْرُونُ بْنُ وَاقِدٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كَلَامِي لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللهِ، وَكَلَامُ اللهِ يَنْسَخُ كَلَامِي، وَكَلَامُ اللهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا)). ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا کلام؛ کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا، جبکہ کلام اللہ میرے کلام کو منسوخ کرسکتا ہے، نیز کلام اللہ دوسرے کلامِ الٰہی کو بھی منسوخ کرسکتا ہے۔

[٤٢٧٨]...... نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْمَاطِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَادِيثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْآنِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہماری احادیث قرآن کے نسخ کی طرح ایک دوسری کو منسوخ کرسکتی ہیں۔

---

❶ مسند أحمد: ٨٩٩٧۔سنن النسائي: ٨/ ٦١۔صحيح ابن حبان: ٦٠٠٤

❷ الكامل لابن عدي: ٢/ ٦٠٢

[٤٢٧٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي يُحَدِّثُنِي: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ الْقَوْلَ ثُمَّ يَلْبَثُ حِينًا ثُمَّ يَنْسَخُهُ بِقَوْلٍ آخَرَ كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْآنُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری موجودگی میں میرے والد صاحب نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کوئی بات فرماتے، پھر کچھ وقت گزرنے پر دوسری بات سے اسے منسوخ کر دیتے، جیسے قرآن کی بعض آیات دوسری آیات کو منسوخ کر دیتی ہیں۔

[٤٢٨٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيكٍ، نا أَبِي، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَأَصْحَابَ الرَّأْيِ فَإِنَّهُمْ أَعْدَاءُ السُّنَنِ أَعْيَتْهُمُ الْأَحَادِيثُ أَنْ يَحْفَظُوهَا فَقَالُوا بِالرَّأْيِ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.

عمرو بن حریث سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل الرائے سے بچو، کیونکہ وہ سنتوں کے دشمن ہیں اور وہ احادیث یاد کرنے سے عاجز ہیں، انہوں نے اپنی رائے سے مسائل بیان کیے تو (خود بھی) گمراہ ہو گئے اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کر دیا۔

[٤٢٨١]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، نا هَاشِمُ بْنُ الْجُنَيْدِ أَبُو صَالِحٍ، نا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ حَدَثَ فِيهِمُ الْمُوَلَّدُونَ أَبْنَاءُ سَبَايَا الْأُمَمِ، فَوَضَعُوا الرَّأْيَ فَضَلُّوا)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل اسی وقت تباہ و برباد ہوئے جب ان میں دوسری قوموں کی لونڈیوں کی اولاد پیدا ہوئی اور انہوں نے (بڑے ہو کر) اپنی رائے سے مسائل بیان کیے، چنانچہ وہ (خود بھی) گمراہ ہوئے اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کیا۔

[٤٢٨٢]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِ السَّهْمِيِّ، عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ فِيهِ: ((إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّمَا قَوْلِي لِامْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ)). ❷

ایک اور سند کے ساتھ سہمیؒ کی روایت کردہ حدیث کے ہی مثل مروی ہے۔ انہوں نے امام مالکؒ سے روایت کیا اور انہوں نے اس میں (یہ الفاظ بیان کیے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، ایک عورت کے لیے بھی میرا قول ایسے ہی ہے جیسے سو عورتوں کے لیے ہے۔

❶ مسند البزار: ١٦٦

❷ مسند أحمد: ٢٧٠٠٧۔صحيح ابن حبان: ٤٥٥٣

[٤٢٨٣]...... نا عَلِيٌّ نا أَحْمَدُ نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أنا وَرْقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ، وَكَانَتْ خَالَةَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ❶

سیدہ اُمیمہ بنتِ رقیقہ رضی اللہ عنہا، جو کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خالہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر راوی نے اسی حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

[٤٢٨٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السَّهْمِيُّ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نُبَايِعُهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِي مَعْرُوفٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ))، قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّ قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ، أَوْ مِثْلُ قَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ)). ❷

سیدہ اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بہ غرضِ بیعت حاضر ہوئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے اس بات پر بیعت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے کوئی بہتان نہیں باندھیں گی (یعنی ایسا الزام نہیں لگائیں گے جس کی کوئی حقیقت ہی نہ ہو، بلکہ ہم نے خود ہی گھڑا ہو) اور نیکی کے کسی کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم (بہ آسانی) اطاعت کرو اور استطاعت رکھو۔ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہم سے بڑھ کر ہم پر مہربان ہیں، اے اللہ کے رسول! ہاتھ دیجئے، تاکہ ہم آپ کی بیعت کرلیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، بلکہ سو عورتوں کے لیے بھی میرا قول ویسے ہی ہے جیسے ایک عورت کے لیے ہے۔

[٤٢٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو أُمَيَّةَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالُوا: نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا لِلّٰهِ. ❸

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی خوشی کی خبر آتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔

[٤٢٨٦]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، نا نُعَيْمٌ، نا رِشْدِينُ، نا عَقِيلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُقَاتِلَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَّا عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ.

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم کسی مشرک کی طرف سے قتال کریں، سوائے ذِمیوں کے (یعنی جب ذِمی لوگوں پر کوئی افتاد آن پڑے تو ان کی حمایت میں لڑنا ممنوع نہیں ہے)۔

---

❶ سنن النسائي: ٧/ ١٤٩ ❷ صحيح البخاري: ٥٢٨٨ ❸ سنن أبي داود: ٢٧٧٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٣٩٤ ـ جامع الترمذي: ١٥٧٨

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب الوصایا

وصیتوں کے مسائل

بَابُ أَحْكَامِ الْوَصَايَا

وصیتوں کے بارے میں احکام

[٤٢٨٧] ..... نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمُقْرِءُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْعُبَيْسِيِّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، أنا الْمُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ اثْنَتَانِ لَمْ تَكُنْ لَكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا، جَعَلْتُ لَكَ نَصِيبًا مِنْ مَالِكَ حِينَ أَخَذْتُ بِكَظَمِكَ لِأُطَهِّرَكَ بِهِ وَلِأُزَكِّيَكَ، وَصَلَاةُ عِبَادِي عَلَيْكَ بَعْدَ انْقِضَاءِ أَجَلِكَ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے ابن آدم! دو چیزیں (میں نے تمہیں دی ہیں) جبکہ ان میں سے ایک بھی تیرے ہاتھ میں نہیں تھیں: (۱) میں نے تیرے مال میں اس وقت تیرا حصہ مقرر کر دیا جب میں تیری سانس بند کرتا ہوں، تاکہ میں تجھے پاک صاف کر دوں۔ اور (۲) تیری زندگی کے ختم ہو جانے کے بعد میرے بندوں کا تیری نماز جنازہ پڑھنا۔

[٤٢٨٨] ..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ أَبِي خُلَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَلْبَسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَأَوْصَى وَكَانَتْ وَصِيَّةٌ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا تَرَكَ مِنْ زَكَاتِهِ)).

سیدنا قرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریب المرگ شخص وصیت کر جائے اور اس کی وصیت کتاب اللہ کے مطابق ہو تو وہ اس کی نادہندہ زکاۃ کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

[٤٢٨٩] ..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْفَقِيهُ، نا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِنْتِ شُرَحْبِيلَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا عُتْبَةُ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ اللہ عزوجل نے تمہیں وفات کے وقت نیکیوں میں اضافے کے لیے تمہارے ایک تہائی مال میں تصرف کی اجازت دے کر

❶ سنن ابن ماجہ: ٢٧١٠۔ المعجم الكبير للطبرانی: ١٩/ ٦٩

بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ بِثُلُثِ أَمْوَالِكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ زِيَادَةً فِي حَسَنَاتِكُمْ لِيَجْعَلَهَا لَكُمْ زَكَاةً فِي أَعْمَالِكُمْ)). ❶

تم پر احسان کیا ہے، تاکہ وہ انہیں تمہارے اعمال کی پاکیزگی کا ذریعہ بنا دے۔

[٤٢٩٠]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ، نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِئٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَالٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے یہ لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس مال ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ دو راتیں بھی نہ گزارے، مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود ہو۔

[٤٢٩١]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ مَالٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ وَيَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کے یہ لائق نہیں کہ اس کے پاس مال ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو، تو وہ دو راتیں بھی اس حالت میں نہ گزارے کہ اس کے پاس اس کی وصیت تحریر شدہ موجود نہ ہو۔

[٤٢٩٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ لَقْلُوقٌ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ تَمَّامٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((مَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ أَتَى عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ وَلَهُ مَالٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ إِلَّا أَوْصَى فِيهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اس کے تین دن بلا وصیت گزر جائیں، جبکہ اس کے پاس مال بھی ہو اور وہ وصیت بھی کرنا چاہتا ہو، تو ضروری ہے کہ وہ اس کے متعلق وصیت کر دے۔

[٤٢٩٣]...... نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ، نا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، نا عُمَرُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وصیت کے ذریعے کسی کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٧٤٨٢ ـ المعرفة للبيهقي: ٩/ ١٨٧

❷ صحيح البخاري: ٢٧٣٨ ـ صحيح مسلم: ١٦٢٧ ـ مسند أحمد: ٥١١٨، ٥١٩٧، ٥٥١١ ـ صحيح ابن حبان: ٦٠٢٤

❸ سنن النسائي: ٦/ ٢٣٩

هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْإِضْرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ)). ❶

[٤٢٩٤]..... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لِيَكْتُبِ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ: إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثُ مَوْتٍ قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِي هٰذِهِ.

قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آدمی کو اپنی وصیت میں لکھنا چاہئے کہ اگر مجھے اپنی یہ وصیت تبدیل کرنے سے قبل کوئی حادثہ لاحق ہو گیا یا میں مر گیا (تو اس میں تبدیلی کی جا سکتی ہے)۔

[٤٢٩٥]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجُوزُ الْوَصِيَّةُ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں، سوائے اس کے کہ ورثاء ایسا کرنا چاہیں۔

[٤٢٩٦]..... نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَاسَرْجِسِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، نا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يُجِيزَ الْوَرَثَةُ)).

سیدنا عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت نہیں ہو سکتی، سوائے اس صورت کے کہ ورثاء اس کی اجازت دے دیں۔

[٤٢٩٧]..... نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، نا أَبِي، عَنْ يُونُسَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں، سوائے اس صورت کے کہ ورثاء چاہیں۔

[٤٢٩٨]..... نا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ،

محمد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی وارث

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٧١ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١١/ ٢٠٥ـ مصنف عبد الرزاق: ١٦٤٥٦ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٤/ ١٩٥

❷ سلف برقم: ٤١٥٠

❸ سلف برقم: ٤١٥٥

نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا نُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَلَا إِقْرَارَ بِدَيْنٍ)). ❶

کے حق میں وصیت نہیں ہو سکتی اور نہ قرض کا اعتراف ہو سکتا ہے۔

[٤٢٩٩]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَرْزُوقٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ إِلَّا مِنَ الثُّلُثِ)). ❷

سیدنا عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام منیٰ میں ہم سے خطاب کیا تو فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے ہر انسان کا حقِ وراثت متعین کر دیا ہے، لہٰذا ایک تہائی کے سوا کسی وارث کے حق میں وصیت نہیں ہو سکتی۔

[٤٣٠٠]..... قَالَ: وَنا سَعِيدُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٤٣٠١]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا عِمْرَانُ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ، نا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ يَنْتَظِرُونَ طُعَيِّمًا، قَالَ: فَسَبَقَتْهَا - قَالَ عِمْرَانُ: أَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ: - حَفْصَةُ بِصَحْفَةٍ فِيهَا ثَرِيدٌ، قَالَ: فَوَضَعَتْهَا فَخَرَجَتْ عَائِشَةُ فَأَخَذَتِ الصَّحْفَةَ، قَالَ: وَذَالِكَ قَبْلَ أَنْ يُحْجَبْنَ، قَالَ: فَضَرَبَتْ بِهَا فَانْكَسَرَتْ فَأَخَذَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ، قَالَ: فَضَمَّهَا، وَقَالَ: بِكَفِّهِ يَصِفُ ذَالِكَ عِمْرَانُ، وَقَالَ: ((غَارَتْ أُمُّكُمْ))، فَلَمَّا فَرَغَ أَرْسَلَ بِالصَّحْفَةِ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ بِالْمَكْسُورَةِ إِلَى عَائِشَةَ فَصَارَتْ قَضِيَّةٌ مَنْ كَسَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے، آپ کے ساتھ آپ کی بعض ازواج بھی تھیں، سب کھانے کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر سبقت لے گئیں۔ عمران کہتے ہیں: میرا غالب گمان ہے کہ راوی نے کہا: وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں، وہ ایک پیالہ لائیں جس میں ثرید تھا، انہوں نے وہ لا کر رکھ دیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انہوں نے وہ پیالہ اُٹھا لیا۔ راوی کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ حجاب (کا حکم نازل ہونے) سے پہلے کا ہے۔ انہوں نے پیالہ پھینک کر توڑ دیا تو نبی ﷺ نے اسے اُٹھا لیا اور اسے جوڑنے لگے۔ عمران نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے بیان کیا (کہ اس طرح جوڑنے لگے)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں گم پائے۔ جب فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک پیالہ منگوا کر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٨٥

❷ جامع الترمذي: ٢١٢١ - سنن النسائي: ٦/ ٢٤٧ - سنن ابن ماجه: ٢٧١٢ - مسند أحمد: ١٧٦٦٤، ١٧٦٦٦، ١٧٦٦٩

❸ صحيح البخاري: ٥٢٢٥ - مسند أحمد: ١٢٠٢٧ - المعجم الأوسط للطبراني: ٤١٩٦ - مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٢١٤

بھیجا اور ٹوٹا ہوا پیالہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھجوا دیا۔ یوں کسی کی چیز توڑنے کا حکم یہ ٹھہرا کہ وہ چیز توڑنے والا رکھے اور اسی جیسی چیز اس کو ادا کرے (جس کی چیز توڑی ہو)۔

[٤٣٠٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا﴾ (التحريم: ٣)، قَالَ: اطَّلَعَتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مَعَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: ((لَا تُخْبِرِي عَائِشَةَ))، وَقَالَ لَهَا: ((إِنَّ أَبَاكِ وَأَبَاهَا سَيَمْلُكَانِ)) أَوْ ((سَيَلِيَانِ بَعْدِي فَلَا تُخْبِرِي عَائِشَةَ))، فَانْطَلَقَتْ حَفْصَةُ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَعَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ، قَالَ: أَعْرَضَ عَنْ قَوْلِهِ: ((إِنَّ أَبَاكِ وَأَبَاهَا يَكُونَانِ بَعْدِي))، كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْشُرَ ذَالِكَ فِي النَّاسِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا﴾ ''اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی ایک بیوی سے راز کی ایک بات کی۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ کے ساتھ دیکھ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کو نہ بتانا، اور فرمایا: تیرے ابا جان اور اس کے ابا جان عنقریب حکمران بنیں گے (یا فرمایا کہ) میرے بعد وہ حکمران ہوں گے، تم عائشہ کو مت بتلانا۔ لیکن حفصہ رضی اللہ عنہا نے جا کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے آگاہ کر دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بات یاد دلائی اور کچھ چھوڑ دی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہ بتلائی کہ تیرے ابا جان اور اس کے ابا جان میرے بعد حکمران ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا کہ یہ بات لوگوں میں پھیل جائے، لہٰذا آپ نے اس بات کو چھوڑ دیا۔

[٤٣٠٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانُوا يَكْتُبُونَ فِي صُدُورِ وَصَايَاهُمْ: هٰذَا مَا أَوْصَى فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَوْصَى أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ، وَأَوْصَى مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِهِ أَنْ يَتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَأَنْ يُصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَيُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ،

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ اپنی وصیتوں کے شروع میں یہ لکھا کرتے تھے: یہ وصیت فلاں بن فلاں نے کی ہے، اس نے وصیت کی ہے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یقیناً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، قیامت کا آنا یقینی امر ہے؛ اس میں کوئی شک نہیں ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ قبروں میں پڑے لوگوں کو اُٹھا کھڑا کرے گا، اس نے اپنے پسماندگان کو وصیت کی ہے کہ وہ کہ اگر وہ مومن ہیں تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرتے رہیں جس طرح کہ ڈرنے کا حق ہے، باہمی معاملات کی اصلاح رکھیں اور اللہ و

❶ الأحاديث المختارة للمقدسي: ١٨٩

وَأَوْصَاهُمْ بِمَا أَوْصَى بِهِ إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ : ﴿يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (البقرة: ١٣٢) .

رسول کی اطاعت کرتے رہیں، نیز اس نے انہیں وہ وصیت بھی کی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو کی تھی اور وہی وصیت یعقوب علیہ السلام نے بھی کی (انہوں نے کہا تھا کہ): ﴿يَا بَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾ ''اے میرے بچو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہی دین پسند کیا ہے، لہٰذا تم مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔''
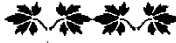
بَابُ الْوَكَالَةِ

کسی کو اپنا وکیل بنانے کا بیان

[٤٣٠٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ يَعْنِي وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَحْبَبْتُ التَّسْلِيمَ عَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَكُونُ ذَالِكَ آخِرَ مَا أَصْنَعُ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ فَقَالَ لِي: ((إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي بِخَيْبَرَ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا))، قَالَ: فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي فَقَالَ لِي: ((خُذْ مِنْهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا فَوَاللَّهِ مَا لِآلِ مُحَمَّدٍ بِخَيْبَرَ تَمْرَةٌ غَيْرُهَا فَإِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوَتِهِ))، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. [1]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ مسجد میں تھے، میں نے آپ کو سلام عرض کیا او رکہا: میں خیبر جا رہا ہوں تو میں نے چاہا کہ آپ کو سلام کرتا چلوں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مدینے میں یہ میرا آخری کام ہے۔ تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: خیبر میں جب میرے وکیل کے پاس پہنچو تو اس سے پندرہ وسق اناج لے لینا۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں پلٹا تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اس سے تیس وسق لینا، اللہ کی قسم! آلِ محمد کی خیبر میں اس کے علاوہ کھجور نہیں، سو اگر وہ تم سے نشانی مانگے تو اپنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھ دینا۔ راوی نے آگے مکمل حدیث بیان کی۔

خَبَرُ الْوَاحِدِ يُوجِبُ الْعَمَلَ

خبرِ واحد عمل کو واجب کر دیتی ہے

[٤٣٠٥]..... نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ، نا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ الْأَزْدِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبَّانَ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُبی بن کعب اور سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہما سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں خشک و تر کھجور کی شراب پی رہے تھے اور میں انہیں پلا رہا تھا، قریب تھا کہ وہ مجھ سے جام

[1] سنن أبي داود: ٣٦٣٢

نـا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيُّ بْـنُ كَعْبٍ وَسُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ عِنْدَ أَبِي طَلْحَةَ يَشْرَبُونَ مِنْ شَرَابِ تَمْرٍ وَبُسْرٍ ، أَوْ قَالَ: رُطَبٍ وَأَنَا أَسْقِيهِـمْ مِـنَ الشَّـرَابِ حَتَّى كَادَ يَأْخُذُ مِنْهُمْ فَمَرَّ رَجُـلٌ مِـنَ الْـمُسْـلِمِينَ ، فَقَالَ: أَلَا هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ الْـخَـمْـرَ قَـدْ حُـرِّمَتْ؟ فَقَالُوا: يَا أَنَسُ اكْفِ مَا فِي إِنَائِكَ ، وَمَا قَالُوا: حَتَّى نَتَبَيَّنَ ، قَالَ: فَكَفَأْتُهُ . قَالَ أَبُـو عَبْـدِ الـلّٰـهِ ، وَهُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْـمُهْتَـدِي بِـالـلّٰـهِ: هٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ يُوجِبُ الْعَمَلَ . ❶

پکڑ لیتے، اتنے میں ایک مسلمان آیا اور اس نے کہا: خبردار! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ شراب حرام ہو چکی ہے؟ انہوں نے کہا: اے انس! جو برتن میں ہے، اسے انڈیل دو۔ (یعنی) انہوں نے یہ نہیں کہا کہ پہلے ہم یقین کر لیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے وہ شراب انڈیل دی۔

ابوعبداللہ عبیداللہ بن عبدالصمد بن مہتدی باللہ کہتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ خبر واحد عمل کو واجب کر دیتی ہے۔

[٤٣٠٦]...... نـا أَبُـو عُبَيْدِ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْـقَـاسِـمُ بْـنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ ، نا عَبْدُ الْعَظِيمِ بْنُ حَبِيبِ بْـنِ رَغْبَانَ ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهَا ، قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُـولِ اللّٰهِ ﷺ الشِّـعْـرُ ، فَـقَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ ، وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شاعری کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا کلام ہے جس کی اچھی باتیں اچھی ہیں اور بری باتیں بری ہیں۔

[٤٣٠٧]...... حَـدَّثَـنَـا ابْـنُ مُجَاهِدٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ إِسْـحَـاقَ الْـعَـطَّـارُ ، نـا عَـامِرُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا عَبْدُ الـرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا مِثْلَهُ . ❸

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٣٠٨]...... نـا يَـعْـقُـوبُ بْـنُ إِبْـرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، نا الْـحَسَـنُ بْـنُ عَرَفَةَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْـدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ: قَـالَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشِّـعْـرُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ ، حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ ، وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِ الْكَلَامِ)) . ❹

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شعر کلام کی مانند ہوتے ہیں، اچھا شعر اچھے کلام کے مثل اور برا شعر برے کلام کے مثل ہوتا ہے۔

---

❶ صحيح البخاري: ٤٦١٧۔صحيح مسلم: ١٩٨٠ (٤)۔مسند أحمد: ١٢٨٦٩۔صحيح ابن حبان: ٥٣٦١

❷ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤٧٦٠۔السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٣٩

❸ الأدب المفرد للبخاري: ٨٦٦ ❹ الأدب المفرد للبخاري: ٨٦٥۔المعجم الأوسط للطبراني: ٧٦٩٢

[٤٣٠٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الشَّامِيُّ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَسَنُ الشِّعْرِ كَحَسَنِ الْكَلَامِ ، وَقَبِيحُ الشِّعْرِ كَقَبِيحِ الْكَلَامِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا شعر اچھے کلام کے مثل اور برا شعر برے کلام کے مثل ہوتا ہے۔

[٤٣١٠]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَابِقٍ ، نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ح ونا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ آدَمَ ، نا جَعْفَرٌ الْأَحْوَلُ ، وَنا أَحْمَدُ ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، نا عَفَّانُ ، نا أَبُو كُدَيْنَةَ ، جَمِيعًا عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ)) نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، نا سُفْيَانُ ح وَنا أَحْمَدُ ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، نا زُهَيْرٌ ، جَمِيعًا عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ)). ❶

پہلی سند میں قابوس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اور دوسری سند میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔

[٤٣١١]...... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ ، نا الْحَجَّاجُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي ، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدعی کے ذمے دلیل پیش کرنا ہے اور مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔

[٤٣١٢]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق دیا جانے لگے

❶ سنن أبي داود: ٣٠٣٢ـ جامع الترمذي: ٦٣٣ـ مسند أحمد: ٢٥٧٦ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٧٧٦٨

جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنِ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)) . ❶

تو وہ لوگوں کے خون اور اموال کے دعویدار بن جائیں گے، اس لیے (دلیل نہ ہونے کی صورت میں) مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔

[٤٣١٣]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا هُشَيْمٌ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ)) . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیری قسم وہ (معتبر) ہے جس پر فریقِ ثانی تیری تصدیق کر دے۔

[٤٣١٤]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ إِمْلَاءً مِنْ لَفْظِهِ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ، نا هُشَيْمٌ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٣١٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا هُشَيْمٌ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً .

ایک اور سند سے اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٣١٦]...... نا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالُوا: نا هُشَيْمٌ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً .

اس سند کے ساتھ بھی بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

❶ صحيح البخاري: ٢٥١٤ـ صحيح مسلم: ١٧١١

❷ صحيح مسلم: ١٦٥٣ ـ سنن ابن ماجه: ٢١٢٠ ـ جامع الترمذي: ١٣٥٤ ـ مسند أحمد: ٧١١٩

بَابُ النَّذْرِ وَأَحْكَامِ النُّذُورِ

نذر ماننے کا بیان اور نذروں کے احکام

[۴۳۱۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، نا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّذْرُ نَذْرَانِ، فَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لِلّٰهِ فَلْيَفِ بِهِ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ)). [1]

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر کی دو قسمیں ہیں: جو شخص اللہ کی (اطاعت کی) نذر مانے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے (یعنی وہ نافرمانی کی نذر کو پورا نہ کرے بلکہ اس کا کفارہ ادا کرے، اور نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے)۔

[۴۳۱۸]...... نا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْإِمَامُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ ح وَنا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ بُكَيْرٍ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ النَّسَائِيُّ، نا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ خَالِدٍ الدِّيلِيِّ، أَوْ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو گمنام نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو طاقت سے بڑھ کر نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو اللہ تعالیٰ (کی فرمانبرداری) کی نذر مانے؛ اسے وہ نذر پوری کرنی چاہیے۔ (گویا آخری صورت کے علاوہ پہلی تینوں صورتیں میں نذر پوری نہ کی جائے بلکہ اس کا کفارہ ادا کیا جائے)۔

[1] سنن النسائی: ۷/ ۲۹۔ المستدرك للحاكم: ۴/ ۳۰۵۔ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۶۸

عَنْ خَالِهِ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لِلّٰهِ يُطِيقُهُ فَلْيَفِ بِهِ)) . وَاللَّفْظُ لِلْمَحَامِلِيِّ . ❶

[٤٣١٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ ، نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا أُطِيعُ اللّٰهُ ، وَلَا يَمِينٌ فِي غَضَبٍ ، وَلَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)) . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت کے سوا کوئی نذر نہیں ہے، کسی کا مال غصب کرنے کے لیے اُٹھائی گئی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور عدم ملکیت کی صورت میں غلام آزاد کرنے یا طلاق دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

[٤٣٢٠]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ كَزَّالٍ أَبُو الْفَضْلِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَارُونَ ، نا كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ ، نا غَالِبُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعُقَيْلِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا فِيمَا لَا يُطِيقُ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَمَنْ جَعَلَ مَالَهُ هَدْيًا إِلَى الْكَعْبَةِ فِي أَمْرٍ لَا يُرِيدُ فِيهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَمَنْ جَعَلَ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ صَدَقَةً فِي أَمْرٍ لَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ إِلَى بَيْتِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے؛ اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو شخص ایسی نذر مانے جو استطاعت سے باہر ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو گمنام نذر مانے؛ اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو اپنا مال کعبۃ اللہ کو ہدیہ کر دے لیکن اللہ کی رضا مقصود نہ ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو اپنا مال مسکینوں کے کسی کام کے لیے وقف کر دے لیکن اللہ کی رضا مقصود نہ ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو کسی وجہ سے پیدل بیت اللہ جانے کی نذر مانے لیکن اللہ کی رضا مقصود نہ ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص کسی وجہ سے پیدل بیت جانے کی نذر مانے اور اس کا مقصود اللہ کی رضا ہو تو اسے چاہیے کہ سوار ہو جائے اور پیدل نہ چلے، پھر جب وہ مکہ پہنچ جائے تو اپنی نذر

❶ سنن أبی داود: ٣٣٢٢۔ سنن ابن ماجه: ٢١٢٨

❷ المعجم الكبير للطبرانی: ١٠٩٣٣

اللّٰهِ فِي أَمْرٍ لَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ فِي أَمْرٍ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَلْيَرْكَبْ وَلَا يَمْشِ، فَإِذَا أَتَى مَكَّةَ قَضَى نَذْرَهُ وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا لِلّٰهِ فِيمَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَفِ بِهِ مَا لَمْ يُجْهِدْهُ)).
غَالِبٌ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

پوری کرلے، اور جو شخص اللہ کی رضا کا طالب ہو اور صحیح نذر مانے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور اپنی نذر پوری کرے، بشرطیکہ نذر اسے مشقت میں نہ ڈال دے۔

[۴۳۲۱]...... نا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْإِمَامُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ الْبَيَاضِيُّ، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فَأَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گمنام نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو شخص طاقت سے بڑھ کر نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو طاقت کے مطابق نذر مانے اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔

[۴۳۲۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، نا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْخَرَقِيُّ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ عَلَيَّ الْمَشْيُ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: ((قُلْتَ عَلَيَّ نَذْرٌ؟))، قَالَ الرَّجُلُ: لَا، فَقَالَ: ((لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ)). ❷

ابن حرملہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ میں نے خود پر لازم کیا ہے کہ کعبۃ اللہ پیدل جاؤں گا۔ تو سعیدؒ نے پوچھا: کیا تم نے نذر مانی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: تم پر کوئی چیز (یعنی گناہ یا کفارہ) نہیں ہے۔

[۴۳۲۳]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، نا أَبِي، نا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَبِي إِسْرَائِيلَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: ((مَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابو اسرائیل کے پاس سے گزرے، اور وہ دھوپ میں کھڑا تھا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: اسے کیا ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے نذر مانی ہے کہ یہ بات نہیں کرے گا، سائے میں نہیں جائے گا، بیٹھے گا نہیں اور روزے میں رہے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ بات کرلے،

❶ سلف برقم: ۴۳۱۸
❷ الموطأ: ۲۱۹۳

بَالُ هٰذَا؟))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَذَرَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَقْعُدَ وَأَنْ يَصُومَ، فَقَالَ: ((مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَصُمْ))، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ.

سائے میں چلا جائے اور بیٹھ جائے، البتہ روزہ پورا کرے۔ اور آپ ﷺ نے اسے کفارے (کی ادائیگی) کا حکم نہیں دیا۔

[٤٣٢٤]...... وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٣٢٥]...... وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[٤٣٢٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي طَاهِرُ بْنُ مِدْرَارٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَبِي إِسْرَائِيلَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً، وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابو اسرائیل کے پاس سے گزرے۔ پھر انہوں نے بالکل اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کی۔ اس سند میں عمرو بن دینار کا ذکر نہیں ہے۔

[٤٣٢٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ، نا سُفْيَانُ بْنُ زِيَادِ بْنِ آدَمَ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا وُهَيْبٌ، نا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذْ رَأَى رَجُلًا قَائِمًا فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالُوا: هٰذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَيَصُومَ وَلَا يَتَكَلَّمَ، فَقَالَ: ((مُرُوهُ فَلْيَقْعُدْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَصُمْ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی دوران آپ نے ایک آدمی کو دھوپ میں کھڑے دیکھا تو اس کے متعلق دریافت فرمایا، تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے، اس نے نذر مان رکھی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، سائے میں نہیں جائے گا، روزے میں رہے گا اور بات نہیں کرے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ بیٹھ جائے، سائے میں آ جائے، بات کر لے، البتہ روزہ پورا کر لے۔

[٤٣٢٨]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نا عَبْثَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ

علقمہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسمیں چار قسم کی ہوتی ہیں: دو کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے جبکہ دو کا کفارہ نہیں

❶ صحيح البخاري: ٦٧٠٤ـ سنن أبي داود: ٣٣٠٠ـ سنن ابن ماجه: ٢١٣٦ـ صحيح ابن حبان: ٤٣٨٥ـ مسند أحمد: ١٧٥٣٢

حَـمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَـالَ: الْأَيْـمَـانُ أَرْبَـعَةٌ: يَمِينَانِ يُكَفَّرَانِ وَيَمِينَانِ لَا يُكَفَّرَانِ، فَالرَّجُلُ يَحْلِفُ: وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا فَيَـفْـعَلُ، وَالرَّجُلُ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لَأَفْعَلُ فَلَا يَفْعَلُ، وَأَمَّا الْيَمِينَانِ اللَّذَانِ لَا يُكَفَّرَانِ: فَالرَّجُلُ يَحْلِفُ مَا فَـعَـلْتُ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ فَعَلَهُ، وَالرَّجُلُ يَحْلِفُ لَقَدْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلَمْ يَفْعَلْهُ.

دیا جاتا۔ ایک آدمی قسم اُٹھائے کہ اللہ کی قسم! یہ کام نہیں کروں گا، پھر وہ کر لیتا ہے اور (دوسری یہ ہے کہ) آدمی کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں یہ کام کروں گا، لیکن پھر وہ نہیں کرتا۔ (ان دونوں قسموں کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا) اور جن دو قسموں کا کفارہ نہیں دیا جاتا، وہ یہ ہیں کہ آدمی قسم اُٹھائے کہ میں نے فلاں کام نہیں کیا حالانکہ اس نے کیا ہے اور (دوسری یہ ہے کہ) آدمی قسم اُٹھائے کہ یہ کام میں نے اس طرح اس طرح کیا ہے، حالانکہ اس نے کیا نہ ہو۔

[٤٣٢٩]..... نـا إِسْـمَـاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عُـمَـرُ بْنُ مُدْرِكٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ أَبِي الـزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُلُّ اسْتِثْنَاءٍ غَيْرِ مَوْصُولٍ فَصَاحِبُهُ حَانِثٌ.

سالم سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: استثناء قسم سے متصل نہ ہو تو قسم اُٹھانے والا حانث (قسم توڑنے کی وجہ سے گناہ گار) ہوگا۔

[٤٣٣٠]..... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْـنُ مُـسْـلِـمٍ، نـا خَـالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، نـا عَبْـدُ الـرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْـنِ شُـعَـيْـبٍ، عَـنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَتِ امْـرَأَةُ أَبِي ذَرٍّ عَلَى رَاحِلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْقَصْوَاءِ حِيـنَ أُغِيـرَ عَـلٰـى لِقَاحِهِ حَتّٰى أَنَاخَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَـقَـالَتْ: إِنِّي نَذَرْتُ إِنْ نَجَّانِي اللّٰهُ عَلَيْهَا لَـآكُلَنَّ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَبِـئْـسَـمَـا جَـزَيْتِهَا لَيْسَ هٰذَا نَذْرًا، إِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر آئی، جب ان کی اونٹیوں کو لوٹ لیا گیا تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اونٹنی بٹھا کر عرض کیا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ نے مجھے اس اونٹنی کی بدولت بچا لیا تو میں اس کا جگر اور کوہان کھاؤں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا بہت برا بدلہ چکا رہی ہو، یہ کوئی نذر نہیں ہے بلکہ نذر تو وہ ہے جس کے ذریعے اللہ کی رضا مطلوب ہو۔

[٤٣٣١]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْـنُ يَـحْيَـى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا أَشْـعَـثُ، نـا بَـكْـرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ مَـوْلَاتَـهُ أَرَادَتْ أَنْ تُـفَـرِّقَ بَيْنَـهُ وَبَيْنَ امْـرَأَتِـهِ، فَـقَـالَتْ: هِيَ يَوْمًا يَهُودِيَّةٌ وَيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ وَكُـلُّ مَـمْلُوكٍ لَهَا حُرٌّ وَكُلُّ مَالٍ لَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَيْهَا الْمَشْيُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ إِنْ لَمْ تُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا،

ابورافع روایت کرتے ہیں کہ ان کی مالکن نے ان کے اور ان کی بیوی کے مابین جدائی کرنا چاہی اور کہا: وہ ایک دن یہودیہ ہوگی اور دوسرے دن عیسائیہ، اگر ان میں طلاق نہ ہو تو اس کے تمام غلام آزاد، اس کا تمام مال راہِ خدا میں وقف اور اس کے ذمے ہے کہ پیدل بیت اللہ جائے۔ پھر اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو ان سب نے کہا: کیا تم ہاروت

❶ صحيح مسلم: ١٦٤١

فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ، وَابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، وَحَفْصَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ، فَكُلُّهُمْ قَالَ لَهَا: أَتُرِيدِينَ أَنْ تَكُونِي مِثْلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَأَمَرُوهَا أَنْ تُكَفِّرَ يَمِينَهَا وَتُخَلِّي بَيْنَهُمَا. ❶

وماروت جیسی ہونا چاہتی ہو؟ اپنی قسم کا کفارہ دو اور ان کا راستہ چھوڑ دو۔

[٤٣٣٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو هِلَالٍ، نا غَالِبٌ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: قَالَتْ مَوْلَاتِي: لَأُفَرِّقَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ امْرَأَتِكَ وَكُلُّ مَالٍ لَهَا فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ، وَهِيَ يَوْمًا يَهُودِيَّةٌ وَيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ وَيَوْمًا مَجُوسِيَّةٌ إِنْ لَمْ تُفَرِّقْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ امْرَأَتِكَ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: إِنَّ مَوْلَاتِي تُرِيدُ أَنْ تُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي، فَقَالَتِ: انْطَلِقْ إِلَى مَوْلَاتِكَ فَقُلْ لَهَا: إِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ لَكِ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَجَاءَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْبَابِ فَقَالَ: هَاهُنَا هَارُوتُ وَمَارُوتُ، فَقَالَتْ: إِنِّي جَعَلْتُ كُلَّ مَالٍ لِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ، قَالَ: فَمَا تَأْكُلِينَ؟ قَالَتْ: وَقُلْتُ: وَأَنَا يَوْمًا يَهُودِيَّةٌ وَيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ وَيَوْمًا مَجُوسِيَّةٌ، قَالَ: إِنْ تَهَوَّدْتِ قُتِلْتِ وَإِنْ تَنَصَّرْتِ قُتِلْتِ وَإِنْ تَمَجَّسْتِ قُتِلْتِ، قَالَتْ: فَمَا تَأْمُرُنِي، قَالَ: تُكَفِّرِي يَمِينَكِ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ فَتَاكِ وَفَتَاتِكِ.

ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میری مالکن نے کہا: میں تجھے اور تیری بیوی کو الگ کر کے رہوں گی، اور اگر تو نے اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان جدائی نہ کی (یعنی اسے طلاق نہ دی) تو میرا تمام مال کعبے کے خزانے میں ہوگا (یعنی وقف ہوگا) اور وہ ایک دن یہودیہ ہوگی، دوسرے دن عیسائیہ اور اگلے دن مجوسیہ۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری مالکن مجھے اور میری بیوی کو جدا کرنا چاہتی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اپنی مالکن کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ یہ تمہارے لیے حلال نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس کے پاس گیا (اور اسے جا کر بتلایا)۔ پھر میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہیں بھی اس بات سے آگاہ کیا، تو وہ تشریف لائے، جب دروازے پر پہنچے تو کہا: کیا یہاں ہاروت وماروت ہے؟ اس نے کہا: یقیناً میں اپنا سارا مال کعبے کے خزانے کے لیے وقف کر چکی ہوں۔ انہوں نے پوچھا: پھر تم کھاؤ گی کیا؟ اس نے کہا: بس میں کہہ چکی ہوں کہ (اگر اس نے ایسا نہ کیا تو) میں ایک دن یہودیہ ہوں گی، ایک دن عیسائیہ اور ایک دن مجوسیہ۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تو یہودیہ، عیسائیہ یا مجوسیہ ہو گئی تو تمہیں قتل کر دیا جائے گا (کیونکہ مرتد کی سزا قتل ہے)۔ اس نے کہا: پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور اپنے غلام اور لونڈی کو دوبارہ ملا دو۔

[٤٣٣٣]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَبَّارُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ

قاسم روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنے بیٹے کو قربان کرنے کی نذر مان رکھی تھی۔ آپ نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا تو

❶ الموطأ: ٢٢٠٩۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ٦٥

الْقَاسِمِ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ نَذَرَتْ نَحْرَ ابْنِهَا، فَأَمَرَهَا بِالْكَفَّارَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَفَّارَةٌ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالَى، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ الظِّهَارَ وَأَمَرَ بِالْكَفَّارَةِ. ❶

ایک شخص بولا: سبحان اللہ! اللہ کی نافرمانی کا کفارہ؟ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے ظہار کا ذکر کیا اور کفارے کا حکم دیا۔

[٤٣٣٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَفَّارَةُ الْيَمِينِ مُدُّ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ. ❷

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ہر مسکین کو ایک مُد گندم دی جائے۔

[٤٣٣٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ رَيْعُهُ إِدَامُهُ. ❸

عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہر مسکین کو ایک مُد گندم دی جائے، اور اضافی چیز سالن ہو گا (یعنی اگر کوئی شخص کچھ اضافی دینا چاہتا ہے تو وہ سالن دے دے)۔

[٤٣٣٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ، قَالَ: مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے مروی ہے کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قسم کے کفارے کے متعلق فرمایا: ہر مسکین کے لیے ایک مُد گندم ہے۔

[٤٣٣٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، نا حَجَّاجٌ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، يَقُولُ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ فِيهِنَّ مُدٌّ: مُدٌّ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ، وَفِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ، وَفِدْيَةُ طَعَامِ مِسْكِينٍ.

عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: تین اشیاء میں ایک مُد ادا کیا جاتا ہے: قسم کے کفارے میں، ظہار کے کفارے میں اور مسکین کو فدیے کا کھانے دینے میں۔

[٤٣٣٨]..... نا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ اللُّؤْلُؤِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہر مسکین کو گندم کا ایک مُد دیا جائے، اور اضافی چیز سالن ہو گا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢٢١٥
❷ الموطأ: ٢٢٠٤
❸ الموطأ: ٢٢٠٥

أَبِـي عَـدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ فِيهِ إِدَامُهُ .

[٤٣٣٩]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، نَـا نَـصْـرُ بْـنُ عَـلِـيٍّ ، نَـا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، نَا خَالِدٌ الْـحَـذَّاءُ ، عَـنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: إِذَا عَـجَزَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ عَنِ الصِّيَامِ أَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا وَاحِدًا .

عکرمہ سے ہی مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب انتہائی بوڑھا شخص روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو وہ ہر روز ایک مُد کھانا کھلا دے۔

[٤٣٤٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْـنُ يَـحْيَـى ، نَـا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، نَا زُهَيْرُ بْنُ مُـحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَـنْ أَبِيـهِ ، عَـنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا ادَّعَـتِ الْـمَرْأَةُ طَلَاقَ زَوْجِهَا فَجَاءَتْ عَلَى ذَالِكَ بِشَـاهِـدٍ عَدْلٍ اسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا فَإِنْ حَلَفَ بَطُلَتْ شَهَـادَةُ الشَّـاهِدِ ، وَإِنْ نَكَلَ فَنُكُولُهُ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ آخَرَ وَجَازَ طَلَاقُهُ)) . ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کی طلاق کا دعویٰ کرے اور ایک عادل گواہ پیش کر دے تو اس کے خاوند سے قسم لی جائے گی، اگر وہ قسم اُٹھا لے تو گواہ کی گواہی باطل ہو جائے گی اور اگر وہ انکار کرے تو اس کا انکار دوسری گواہی کے قائم مقام ہوگا اور طلاق واقع ہو جائے گی۔

[٤٣٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الـلّٰهِ التَّرْقُفِيُّ ، نَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، نَا أَبِي ، نَا غَيْلَانُ بْـنُ جَـامِـعٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَـنْ عَـامِـرٍ الشَّـعْبِيِّ ، قَالَ: شَهِدَ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ دَقُـوقَـاءَ نَصْرَانِيَّانِ عَلَى وَصِيَّةِ مُسْلِمٍ مَاتَ عِنْدَهُمْ فَـارْتَـابَ أَهْـلُ الْـوَصِيَّةِ ، فَـأَتَـوْا بِهِـمَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَاسْتَحْلَفَهُمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ: وَاللّٰهِ مَا اشْتَـرَيْـنَا بِهِ ثَمَنًا وَلَا كَتَمْتُمَا شَهَادَةَ اللّٰهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْـآثِمِينَ ، قَالَ عَامِرٌ: قَالَ أَبُو مُوسَى: وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ لَـقَـضِيَّةٌ مَا قُضِيَ بِهَا مُنْذُ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الْيَوْمِ . ❷

عامر شعبی روایت کرتے ہیں کہ اہل دقوقاء کے دو عیسائیوں نے ایک مسلمان کی وصیت کے خلاف گواہی دی، جو ان کے ہاں فوت ہوا تھا، لیکن وصیت والوں کو شک گزرا، چنانچہ وہ ان دونوں کو سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے۔ آپ نے نمازِ عصر کے بعد ان سے حلف لیا کہ اللہ کی قسم! ہم نے اس سلسلے میں رقم نہیں لی اور نہ ہی تم گواہی کو چھپا رہے ہیں، اگر ایسا ہو تو ہم گناہ گار ہیں۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ایسا فیصلہ ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آج سے پہلے پیش نہیں آیا۔

❶ سلف برقم: ٤٠٤٨

❷ سنن أبي داود: ٣٦٠٥

[٤٣٤٢]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَتَى رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي أَرْضٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: هِيَ لِي وَقَالَ الْآخَرُ: هِيَ لِي حُزْتُهَا وَقَبَضْتُهَا، فَقَالَ: ((فِيهَا الْيَمِينُ لِلَّذِي بِيَدِهِ الْأَرْضُ))، فَلَمَّا تَفَوَّهَ لِيَحْلِفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهُ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ))، قَالَ: ((فَمَنْ تَرَكَهَا فَلَهُ الْجَنَّةُ)). ❶

سیدنا عدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا زمین کا جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، ایک نے کہا: یہ زمین میری ہے۔ دُوسرے نے کہا: یہ میری ہے، میری ملکیت اور قبضے میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے قبضے میں زمین ہے، وہ قسم دے۔ جونہی اس نے قسم اُٹھانے کے لیے منہ کھولا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کا مال ہتھیانے کے لیے قسم اُٹھاتا ہے وہ (کل قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ سے اس صورت میں ملے گا کہ اللہ اس پر شدید ناراض ہوگا۔ اور فرمایا: لیکن جو ایسی (جھوٹی) قسم کو چھوڑ دے اسے جنت ملتی ہے۔

[٤٣٤٣]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الزُّهْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٣٤٤]..... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، نا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَمَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ: عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ خَطَلٍ، وَمَقِيسُ بْنُ ضَبَابَةَ الْكِنَانِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، وَأُمُّ سَارَةَ، فَأَمَّا عَبْدُ الْعُزَّى فَقُتِلَ وَهُوَ آخِذٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ. وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو امان بخشی، سوائے چار افراد کے: عبدالعزیٰ بن خطل، مقیس بن ضبابہ کنانی، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور ام سارہ۔ جب عبدالعزیٰ کو قتل کیا گیا تو وہ کعبے کے غلاف سے لپٹا ہوا تھا۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

❶ صحيح مسلم: ١٣٩ ـ مسند أحمد: ١٧٧١٦ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٤٧٨

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٥٠٠ ـ دلائل النبوة للبيهقي: ٥/ ٦٠

❸ صحيح البخاري: ٣٠٤٤ ـ صحيح مسلم: ١٣٥٧ ـ سنن أبي داود: ٢٦٨٥ ـ سنن ابن ماجه: ٢٨٠٥ ـ جامع الترمذي: ١٦٩٣ ـ سنن النسائي: ٥/ ٢٠٠ ـ مسند أحمد: ١٢٠٦٨، ١٢٦٨١، ١٢٨٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٣٧١٩، ٣٧٢١، ٣٨٠٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٥١٩، ٤٥٢٠

[٤٣٤٥]...... نا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَمِيرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: زَعَمَ السُّدِّيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ، وَقَالَ: ((اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ: عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ خَطَلٍ، وَمَقِيسُ بْنُ ضَبَابَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ)) وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. ❶

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے (تمام) لوگوں کو امان دے دی؛ سوائے چار آدمیوں اور دو عورتوں کے، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں تم قتل کر دو، خواہ تم انہیں کعبے کے پردوں سے چمٹے ہوئے ہی دیکھو (وہ چار آدمی یہ تھے:) عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ (اور دو عورتوں کا نام قریبہ اور فرتنی تھا، یہ دونوں ابن خطل یا مقیس بن صبابہ کی لونڈیاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھیں)۔

[٤٣٤٦]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٣٤٧]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((أَرْبَعَةٌ لَا أُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ: الْحُوَيْرِثُ بْنُ نُقَيْدٍ، وَمَقِيسُ بْنُ ضَبَابَةَ، وَهِلَالُ بْنُ خَطَلٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ))، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. ❷

عبدالرحمٰن بن سعید مخزومی روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار لوگوں کو میں نہ حرم میں امان بخشوں گا اور نہ ہی حرم کے علاوہ کسی جگہ میں: حویرث بن نقید، مقیس بن ضبابہ، ہلال بن خطل اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

[٤٣٤٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ، وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ وَكَانَا يَخْتَلِفَانِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تمیم داری اور عدی بن بداء مکہ میں تجارت کی غرض سے آیا کرتے تھے، تو بنو سہم کا ایک آدمی بھی (ان کے ہمراہ) روانہ ہوا اور وہ ایسے علاقے میں فوت ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا، چنانچہ اس نے ان دونوں کو وصیت کر دی۔ تو انہوں نے اس کا ترکہ اس کے اہل خانہ کو دے دیا لیکن چاندی کا ایک جام جس میں سونا جڑا ہوا تھا

❶ سلف برقم: ٣٠٢٢

❷ سلف برقم: ٢٧٩٣

إِلَى مَكَّةَ بِالتِّجَارَةِ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ فَتُوُفِّيَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا فَدَفَعَا تَرِكَتَهُ إِلَى أَهْلِهِ وَحَبَسَا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ، فَاسْتَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا كَتَمْتُمَا وَلَا اطَّلَعْتُمَا، ثُمَّ عُرِفَ الْجَامُ بِمَكَّةَ، فَقَالُوا: اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَتَمِيمٍ، فَقَدِمَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللَّهِ أَنَّ هَذَا الْجَامَ لِلسَّهْمِيِّ وَلَشَهَادَتُهُمَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا ﴿وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (المائدة: ١٠٧)، فَأَخَذُوا الْجَامَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. [1]

وہ نہ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے قسم لی کہ (تم دونوں قسم اٹھاؤ کہ) نہ تم نے چھپایا ہے اور نہ ہی تمہیں معلوم ہے۔ پھر وہ جام مکہ میں ملا تو (جن کے پاس سے ملا تھا) انہوں نے کہا: ہم نے یہ عدی بن بداء اور تمیم سے خریدا ہے۔ سہمی کے ولیوں میں سے دو آدمی آئے اور انہوں نے اللہ کی قسم اُٹھائی کہ جام سہمی کا ہے، اور ان دونوں کی شہادت ان کی شہادت سے زیادہ برحق ہے۔ تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ''اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے، اگر ہم ایسا کریں تو ظالموں میں سے ہوں گے۔'' چنانچہ انہوں نے وہ جام لے لیا۔

[٤٣٤٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْوَشَّاءُ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيُّ، نا أَبُو كُدَيْنَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ، وَعَدِيٌّ يَخْتَلِفَانِ إِلَى مَكَّةَ فَخَرَجَ مَعَهُمَا فَتًى مِنْ بَنِي سَهْمٍ فَتُوُفِّيَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا فَدَفَعَا تَرِكَتَهُ إِلَى أَهْلِهِ وَحَبَسَا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ، فَاسْتَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِاللَّهِ مَا كَتَمْتُمَا وَلَا اطَّلَعْتُمَا، ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ، قَالُوا: اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ عَدِيٍّ وَتَمِيمٍ، فَجَاءَ رَجُلَانِ مِنْ وَرَثَةِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا أَنَّ هَذَا الْجَامَ لِلسَّهْمِيِّ وَلَشَهَادَتُهُمَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا ﴿وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (المائدة: ١٠٧)، فَأَخَذُوا الْجَامَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تمیم داری اور عدی بن بداء مکہ آیا کرتے تھے (ایک بار) بنو سہم کا ایک آدمی بھی ان کے ہمراہ روانہ ہوا تو وہ ایسے علاقے میں فوت ہوگیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا، چنانچہ اس نے ان دونوں کو وصیت کر دی۔ انہوں نے اس کا ترکہ اس کے اہل خانہ کے حوالے کر دیا لیکن چاندی کا ایک جام جس میں سونا جڑا ہوا تھا وہ نہ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے اللہ کی قسم لی کہ نہ تو تم نے چھپایا ہے اور نہ ہی تمہیں (اس کے بارے میں کچھ) پتہ ہے۔ پھر وہ جام مکہ سے ہی مل گیا، تو (جن کے ہاں سے ملا تھا) انہوں نے کہا: ہم نے یہ عدی بن بداء اور تمیم سے خریدا ہے۔ سہمی کے ورثاء میں سے دو آدمی آئے اور انہوں نے اللہ کی قسم اُٹھائی کہ یہ جام سہمی کا ہے، اور ان کی شہادت ان کی شہادت سے زیادہ برحق ہے، تو ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ''اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے، اگر ہم ایسا کریں تو ظالموں میں سے ہوں گے۔'' چنانچہ انہوں نے وہ جام لے لیا۔

[٤٣٥٠]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَا: نا الْحَسَنُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی مرد اور یہودیہ عورت کو نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، انہوں نے زنا

[1] صحیح البخاری: ٢٧٨٠

بْنُ عَرَفَةَ ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا ، فَقَالَ لِلْيَهُودِ: ((مَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُقِيمُوا عَلَيْهِمَا الْحَدَّ؟)) ، فَقَالُوا: كُنَّا نَفْعَلُ إِذْ كَانَ ذَالِكَ فِينَا فَلَمَّا ذَهَبَ مُلْكُنَا فَلَا نَجْتَرِءُ عَلَى الْفِعْلِ ، فَقَالَ لَهُمْ: ((ائْتُونِي بِأَعْلَمِ رَجُلَيْنِ فِيكُمْ)) ، فَأَتَوْهُ بِابْنَيْ صُورِيَا فَقَالَ لَهُمَا: ((أَنْتُمْ أَعْلَمُ مَنْ وَرَاءَ كُمَا)) ، قَالَا: يَقُولُونَ ، قَالَ: ((فَأَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى كَيْفَ تَجِدُونَ حَدَّهُمْ فِي التَّوْرَاةِ؟)) ، فَقَالَا: الرَّجُلُ مَعَ الْمَرْأَةِ زِنْيَةٌ ، وَفِيهِ عُقُوبَةٌ ، وَالرَّجُلُ عَلَى بَطْنِ الْمَرْأَةِ زِنْيَةٌ ، وَفِيهِ عُقُوبَةٌ ، فَإِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ يُدْخِلُهُ فِيهَا كَمَا يَدْخُلُ الْمِيلُ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَ ، قَالَ: ((ائْتُونِي بِالشُّهُودِ)) ، فَشَهِدَ أَرْبَعَةٌ فَرَجَمَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ . تَفَرَّدَ بِهِ مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ . ❶

کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے یہود سے پوچھا: تمہیں ان پر حد لگانے سے کیا چیز مانع ہے؟ تو انہوں نے کہا: جب حکومت ہمارے ہاتھ تھی تب ہم ایسا ہی کرتے تھے، لیکن جب ہماری بادشاہت کھوگئی تو ہم یہ جرات نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لوگوں میں سے دو ایسے آدمی میرے پاس لے کر آؤ جو خوب علم رکھتے ہوں۔ وہ صوریاء کے دو بیٹوں کو لے آئے، تو آپ ﷺ نے ان دونوں فرمایا: تم اپنے لوگوں میں بڑے عالم ہو؟ انہوں نے کہا: لوگ تو یہی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی، مجھے بتاؤ کہ تم تورات میں اس کی کیا سزا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: جب آدمی حالتِ زنا میں عورت کے ساتھ پایا جائے تو یہ قابل سزا ہے اور جب آدمی عورت کے پیٹ پر زنا کی حالت میں لیٹا ہو تو قابل سزا جرم ہے، پھر جب چار آدمی گواہی دے دیں کہ انہوں نے اسے اس کے ساتھ اس طرح دخول کرتے دیکھا ہے جیسے سرمہ دانی میں سرچو ڈالا جاتا ہیم تو انہیں رجم کیا جائے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: گواہ پیش کرو۔ تو چار آدمیوں نے گواہی دے دی، چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں رجم کر دیا۔

اکیلے مجالد نے اس کو شعبی سے روایت کیا ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

[٤٣٥١]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ ، وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّرَّادُ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْمِصْرِيُّ ، قَالُوا: نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، نا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُجَاوِزُ لِأُمَّتِي عَنِ الْخَطَأِ وَالنِّسْيَانِ وَمَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ میری اُمت سے غلطی اور بھول سے ہونے والے اور زبردستی کروائے جانے والے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٤٤٥٢ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٢١٣٦

اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ)). ❶

[٤٣٥٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، نا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يُجَاوِزُ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا وَمَا أُكْرِهُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِهِ وَيَعْمَلُوا بِهِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت سے ان خیالات اور وسوسوں کو؛ جوان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں اور ان گناہوں کو جوان سے زبردستی کرائے جاتے ہیں، معاف فرما دیتا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ ان باتوں کو زبان پر لائیں اور ان پر عمل پیرا ہوں۔

[٤٣٥٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْهَيَّاجِ، نا أَبِي، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى مَقْهُورٍ يَمِينٌ)).

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغلوب شخص پر قسم نہیں ہے۔

****

❶ المعجم الصغير للطبرانى: ٧٦٥ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٨ـ السنن الكبرىٰ للبيهقى: ٧/ ٢٥٦

❷ صحيح البخارى: ٥٢٦٩ـ مسند أحمد: ٧٤٧٠ـ شرح مشكل الآثار للطحاوى: ١٦٣٥

بَابُ أَحْكَامِ الرَّضَاعَةِ

بچے کو دودھ پلانے کے احکام

[٤٣٥٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَأَلَهُ: تَرَى تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَرَّةٌ وَاحِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابوزبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

[٤٣٥٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَا: يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ.

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دودھ تھوڑی مقدار میں پلایا جائے یا زیادہ مقدار میں؛ حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

[٤٣٥٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ السَّوَّاقُ، قَالَا: نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اختلافِ سند کے ساتھ یہی حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے منقول ہے۔

[٤٣٥٧]...... وَأَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ أَحَدُهُمَا: - ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ)) - وَقَالَ الْآخَرُ: - ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (عورت کے پستان کو) ایک یا دو مرتبہ چوسنا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک یا دو مرتبہ دودھ پلانا۔

❶ صحيح مسلم: ١٤٥٠ ـ مسند أحمد: ٢٤٠٢٦ ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٢٨

[٤٣٥٨]..... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْهِلَالِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي سَفَرٍ فَوَلَدَتِ امْرَأَتُهُ فَاحْتَبَسَ لَبَنُهَا فَخَشِيَ عَلَيْهَا فَجَعَلَ يَمُصُّهُ وَيَمُجُّهُ فَدَخَلَ فِي حَلْقِهِ، فَسَأَلَ أَبَا مُوسَى فَقَالَ: حُرِّمَتْ عَلَيْكَ، فَأَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ، وَأَنْشَزَ الْعَظْمَ)). ❶

ابوموسی ہلالی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سفر میں تھا تو اس کی بیوی نے بچے کو جنم دے دیا، اس کے خاوند کو اس کی موت کا خدشہ لاحق ہوا، لہٰذا اس نے اپنی بیوی کا دودھ نہ پلایا بلکہ تھوڑا تھوڑا (خود) چوس کر دودھ اس کے حلق میں اُتارتا رہا۔ پھر اس نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ تجھ پر حرام ہوگئی ہے۔ پھر وہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف وہی رضاعت معتبر حرام کرتی ہے جو گوشت کو پیدا کرے اور ہڈیوں کو مضبوط کرے۔

[٤٣٥٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ تَمَامٍ، نا حَنْظَلَةُ، نا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ)). ❷

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو مرتبہ دودھ پینا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔

[٤٣٦٠]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا جَرِيرٌ ح وَنا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْكَرْخِيُّ نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ، وَلَا يُحَرِّمُ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ)). قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: إِذَا دَخَلَتْ قَطْرَةٌ وَاحِدَةٌ فِي جَوْفِ الصَّبِيِّ وَهُوَ صَغِيرٌ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ. وَقَالَ عُثْمَانُ: إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ مِنَ اللَّبَنِ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هٰذَا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رضاعت میں ایک یا دو مرتبہ (عورت کے پستان کو) چوسنا حرام نہیں کرتا اور صرف وہی رضاعت (رشتے کو) حرام کرتی ہے جو آنتوں کو پھاڑے (یعنی بچہ خوب سیر ہو کر دودھ پیئے)۔ ابراہیم کہتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے کہا: جب بچہ چھوٹا ہو اور اس کے پیٹ میں دودھ کا ایک قطرہ بھی داخل ہو جائے تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ عثمانؒ نے فرماتے ہیں: جب دودھ آنتوں کو پھاڑ دے (تب حرمت ثابت ہوتی ہے) انہوں نے اس سے زائد الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٤٣٦١]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا خَلَّادُ بْنُ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے روایت کرتے ہیں کہ

❶ سنن أبي داود: ٢٠٥٩۔مسند أحمد: ٤١١٤۔السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٦١

❷ صحيح مسلم: ١٤٥١ (٢٠)۔السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٥٧

أَسْلَمَ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، نا أَبُو مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَهُ امْرَأَتُهُ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَوَلَدَتْ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ لَا يَمُصُّ فَأَخَذَ زَوْجُهَا يَمُصُّ لَبَنَهَا وَيَمُجُّهُ قَالَ: حَتّٰى وَجَدْتُ طَعْمَ لَبَنِهَا فِي حَلْقِي، فَأَتَى أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: حُرِّمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ، فَأَتَاهُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَنْتَ الَّذِي تُفْتِي مَا هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا رَضَاعَ إِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ، وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ)). ❶

ایک آدمی اپنی بیوی کے ہمراہ سفر میں تھا کہ اس کی بیوی نے بچے کو جنم دیا۔ بچہ پستان نہیں چوس رہا تھا، تو اس (عورت) کے خاوند نے تھوڑا تھوڑا (خود) چوس کر دودھ اس کے حلق میں اُتارا۔ اس کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے حلق میں اس کے دودھ کا ذائقہ محسوس کیا۔ پھر وہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: تیری بیوی تجھ پر حرام ہوگئی ہے۔ پھر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: آپ نے اس مسئلے میں یہ فتویٰ دیتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ صرف وہی رضاعت (رشتے کو) حرام کرتی ہے جو ہڈی کو مضبوط کرے اور گوشت کو پیدا کرے۔

[٤٣٦٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا أَبُو حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَرِمَ ثَدْيُهَا فَمَصَصْتُهُ فَدَخَلَ فِي حَلْقِي شَيْءٌ سَبَقَنِي، فَشَدَّدَ عَلَيْهِ أَبُو مُوسَى، فَأَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: سَأَلْتَ أَحَدًا غَيْرِي؟، قَالَ: نَعَمْ أَبَا مُوسَى فَشَدَّدَ عَلَيَّ، فَأَتَى أَبَا مُوسَى، فَقَالَ: أَرَضِيعٌ هٰذَا؟، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

ابوعطیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میری بیوی کا پستان پہ سوزش ہوگئی تھی، تو میں نے (بچے کو دودھ پلانے کے لیے) چوسا تو کچھ دودھ میرے حلق سے اُتر گیا۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے سخت جواب دیا تو وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو انہوں نے پوچھا: کیا تم نے میرے علاوہ بھی کسی سے پوچھا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے، لیکن انہوں نے میرے ساتھ بہت سختی برتی ہے۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: کیا یہ دودھ پیتا بچہ ہے؟ تو ابوموسی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک تم میں یہ عالم موجود ہیں؛ مجھ سے مسئلہ مت پوچھا کرو۔

[٤٣٦٣]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ. ❷

عبیداللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: دو مکمل سال گزر جانے پر رضاعت نہیں ہے۔

❶ سلف برقم: ٤٣٥٨

❷ جامع البيان للطبرى: ٢/ ٤٩٢

[٤٣٦٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ، وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: نا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ بُرْدٍ الْأَنْطَاكِيُّ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا رَضَاعَ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ)). لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ الْهَيْثَمِ بْنِ جَمِيلٍ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رضاعت وہی ہے جو دو سال کے دوران ہو۔
اس حدیث کو ابن عیینہ سے ہیثم بن جمیل کے علاوہ کسی نے مسند روایت نہیں کیا اور وہ ثقہ اور حافظ ہیں۔

[٤٣٦٥]...... نا أَبُو رَوْقٍ الْهَمْدَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: لَا رَضَاعَ إِلَّا فِي الْحَوْلَيْنِ فِي الصِّغَرِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: رضاعت وہی (معتبر) ہے جو بچپن میں دو سال کے دوران ہو۔

[٤٣٦٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وثنا أَبُو حَامِدِ بْنُ هَارُونَ نا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ ح وَنا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُلْبُلٍ أَبُو أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، نا عَفَّانُ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَصَّةِ الْوَاحِدَةِ أَتُحَرِّمُ؟ قَالَ: ((لَا)). وَقَالَ أَبُو حَامِدٍ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَتُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: ((لَا)). ❷

سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا ایک دفعہ پستان چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ابو حامد بیان کرتے ہیں کہ بنو عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! کیا ایک دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

[٤٣٦٧]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ، نا أَبِي، نا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (عورت کے پستان کو) ایک یا دو مرتبہ چوسنا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا، البتہ جو دودھ آنتوں کو پھاڑ دے (یعنی بچے کو سیر کر دے، تو اس سے حرمت واقع ہو جاتی ہے)۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٣٩٠٣ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٢٩٠

❷ صحيح مسلم: ١٤٥١ـ مسند أحمد: ٢٦٨٧٣ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٢٩ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٥٦٢

وَلَكِنْ مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ)). ❶

[٤٣٦٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو أُمَيَّةَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَطَّامِيِّ، نا أَبُو الْمُهَزِّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ فُلَانًا تَزَوَّجَ وَقَدْ أَرْضَعْتُهُمَا، قَالَ: ((فَكَيْفَ أَرْضَعْتِهِمَا؟))، قَالَتْ: أَرْضَعْتُ الْجَارِيَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سَنَتَيْنِ وَنِصْفٍ، وَأَرْضَعْتُ الْغُلَامَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ، فَقَالَ: ((اذْهَبِي فَقُولِي لَهُ فَلْيُضَاجِعْهَا هَنِيئًا مَرِيئًا وَلَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ، وَإِنَّمَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا فِي الْمَهْدِ)). ابْنُ الْقَطَّامِيِّ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا: فلاں نے (ایک لڑکی سے) شادی کی ہے، حالانکہ میں نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے انہیں کیسے دودھ پلایا؟ اس نے کہا: جب میں نے اس بچی کو دودھ پلایا تو تب اس کی عمر اڑھائی سال تھی اور جب میں نے بچے کو دودھ پلایا تو اس کی عمر تین سال تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اسے کہو کہ وہ اس (لڑکی) کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی بسر کرے، کیونکہ دودھ چھوڑنے کی عمر کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی، بلکہ صرف وہی رضاعت (رشتے کو) حرام کرتی ہے جو گود کی عمر میں ہوتی ہے۔

[٤٣٦٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، نا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَقُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: ((كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ)). ❷

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی تو ہمارے پاس ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے کہا: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے فلاں کی بیٹی سے شادی کی ہے اور ایک سیاہ فام عورت نے آ کر کہہ دیا ہے کہ اس نے ہم دونوں کو دودھ پلایا ہے، وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے میری طرف سے رُخ انور کو پھیر لیا۔ میں آپ ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور کہا: یقیناً وہ جھوٹی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب کیسے ممکن ہے؟ جب کہ اس نے کہہ دیا کہ تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، لہٰذا اسے (یعنی اپنی بیوی کو) خود سے جدا کر دو۔

[٤٣٧٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو اھاب کی بیٹی سے شادی کی تو ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے کہا: میں

❶ مسند أحمد: ٢٦٠٩٩۔صحيح ابن حبان: ٤٢٢٧

❷ صحيح البخاري: ٥١٠٤۔مسند أحمد: ١٦١٤٨، ١٦١٤٩۔صحيح ابن حبان: ٤٢١٦، ٤٢١٧، ٤٢١٨۔مصنف عبد الرزاق: ١٥٤٣٤۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٥٦٩، ٤٥٧٠، ٤٥٧١

ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، ثُمَّ قَالَ: لَمْ يُحَدِّثْنِي وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، قَالَ: تَزَوَّجَتِ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلْتُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ: ((كَيْفَ بِكَ وَقَدْ قِيلَ))، قَالَ: وَنَهَاهُ عَنْهَا.

نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے اعراض کیا، میں نے آپ سے دوبارہ پوچھا تو آپ ﷺ نے پھر اعراض کیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم کیسے اکٹھے رہ سکتے ہو جب یہ بات کہہ دی گئی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے انہیں اس (عورت کے ساتھ شادی قائم رکھنے) سے منع فرمادیا۔

[٤٣٧١]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ. قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ، وَأَخْبَرَنِي أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ، وَهٰذَا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: تَزَوَّجَتِ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔ ابن جریج کی اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے ابواھاب کی بیٹی سے شادی کی۔ آگے مکمل حدیث بیان کی۔

[٤٣٧٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا وَكَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ أَبِي إِهَابٍ التَّيْمِيِّ، فَأَعْرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تَبَسَّمَ، وَقَالَ: ((كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ)).

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت آئی، اس کا کہنا تھا کہ اس نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ابواھاب تیمی کی بیٹی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے اعراض کیا، پھر مسکرا کر فرمایا: اب (اسے نکاح میں رکھنا) کیسے ممکن ہے جبکہ یہ کہہ دیا گیا؟

[٤٣٧٣]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَدَخَلَتْ عَلَيْهَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَسَأَلَتْ فَأَبْطَأْنَا عَلَيْهَا، قَالَتْ: تَصَدَّقُوا عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أَرْضَعْتُكُمَا جَمِيعًا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((دَعْهَا عَنْكَ لَا خَيْرَ لَكَ فِيهَا)).

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی، تو اس کے پاس ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس سے کچھ پوچھا، تو ہم نے اسے ٹالنا چاہا، لیکن اس نے کہا: مجھے سچ سچ بتادو، اللہ کی قسم! میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، اس میں تمہارے لیے خیر نہیں ہے۔

[٤٣٧٤]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَغَيْرِهِمَا عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: ((ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، فَقَالَ: ((ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد میرے (رضاعی) چچا افلح بن ابی قعیس نے مجھ سے (گھر میں داخلے کی) اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہ دی۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دے دیا کرو، وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے، آدمی نے تو نہیں پلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دے دیا کرو، وہ تمہارا چچا ہے (گویا جو رشتے نسب کی رُو سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہوتے ہیں)۔

[٤٣٧٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا أَبُو الطَّاهِرِ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ، قَالَتْ: فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوقعیس کے بھائی افلح نے ان سے (گھر میں داخلے کی) اجازت طلب کی، وہ آپ کا رضاعی چچا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اسے اجازت نہ دی، پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے اجازت دے دیا کروں۔

[٤٣٧٦]...... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ آيَةُ الرَّجْمِ وَرَضَاعَةُ الْكَبِيرِ عَشْرًا، فَلَقَدْ كَانَتْ فِي صَحِيفَةٍ تَحْتَ سَرِيرِي فَلَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اشْتَغَلْنَا بِمَوْتِهِ فَدَخَلَ الدَّاجِنُ فَأَكَلَهَا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رجم کی آیت اور بڑی عمر کے لڑکے کو دس مرتبہ دودھ پلانے کے مسئلے پر مشتمل آیت نازل ہوئی، تو یہ دونوں آیتیں کاغذ پر لکھی ہوئیں میرے بستر پر پڑی تھیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ہم آپ کی وفات (یعنی غسل اور تکفین وتدفین) میں مشغول ہو گئے تو ایک بکری (گھر میں) داخل ہوئی اور وہ کاغذ کھا گئی۔ (واضح رہے کہ یہ وہ آیات تھیں جن کی تلاوت منسوخ ہو چکی تھی، البتہ حکم باقی تھا، اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں مصحف میں نہیں لکھا)۔

---

❶ صحيح البخاري: ٤٧٩٦۔ صحيح مسلم: ١٤٤٥۔ سنن أبي داود: ٢٠٥٧۔ سنن ابن ماجه: ١٩٣٧۔ جامع الترمذي: ١١٤٨۔ سنن النسائي: ٦/ ٩٩۔ مسند أحمد: ٢٤٠٥٤۔ صحيح ابن حبان: ٤٢١٩، ٤٢٢٠

❷ سنن ابن ماجه: ١٩٤٤۔ مسند أحمد: ٢٦٣١٦۔ صحيح ابن حبان: ٤٢٢١، ٤٢٢٢۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٥٦٨

[٤٣٧٧]...... نا أَبُو حَامِدٍ، نا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الرَّضَاعَةِ، فَقَالَ: لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ حَرَّمَ الْأُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَقِيلَ لَهُ: فَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَضَاءُ اللهِ تَعَالَى خَيْرٌ مِنْ قَضَائِكَ وَقَضَاءِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. ❶

عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رضاعت کا کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے تو صرف یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعی بہن کو حرام قرار دیا ہے۔ان سے کہا گیا: سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ایک یا دو مرتبہ (عورت کا پستان) چوسنا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تیرے اور عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) کے فیصلے سے بہتر ہے۔

[٤٣٧٨]...... نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ امْرَأَةٌ وَسُرِّيَّةٌ، فَوَلَدَتْ إِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَأَرْضَعَتِ الْأُخْرَى جَارِيَةً، هَلْ يَصِحُّ لِلْغُلَامِ أَنْ يَنْكِحَ الْجَارِيَةَ، فَقَالَ: لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ. ❷

عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص کے متعلق پوچھا گیا جس کی بیوی اور لونڈی تھی، ایک نے لڑکے کو جنم دیا اور دوسری نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا، کیا اس لڑکے کا اس لڑکی سے نکاح درست ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، دودھ آنے کا محل تو ایک ہی ہے۔

[٤٣٧٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ أَرْضَعَتْنِي، وَكَانَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا أَمْتَشِطُ، فَيَأْخُذُ بِقَرْنٍ مِنْ قُرُونِ رَأْسِي، وَيَقُولُ: أَقْبِلِي عَلَيَّ حَدِّثِينِي، وَتَرَى أَنَّهُ أَبِي وَإِنَّمَا وَلَدُهُ إِخْوَتِي فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ الْحَرَّةِ أَرْسَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ ابْنَتِي عَلَى حَمْزَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَحَمْزَةُ وَمُصْعَبُ مِنَ الْكِلَابِيَّةِ، قَالَتْ: فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ: وَهَلْ يَصْلُحُ لَهُ؟ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ: إِنَّمَا تُرِيدِينَ مَنْعَ ابْنَتِكِ أَنَا أَخُوكِ وَمَا وَلَدَتْ أَسْمَاءُ فَهُمْ إِخْوَتُكِ

زینب بنت اُم سلمہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے مجھے دودھ پلایا، سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ میرے پاس آیا کرتے اور میں کنگھی کر رہی ہوتی تھی تو وہ میرے سر کی مینڈھی پکڑ کر کہتے: آؤ میرے ساتھ باتیں کرو۔ وہ انہیں اپنے والد اور ان کی اولاد کو اپنے بھائی سمجھتی تھیں۔ پھر حرہ کا واقعہ پیش آنے سے قبل عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حمزہ بن زبیر کا میری بیٹی سے نکاح کا پیغام بھیجا، حمزہ اور مصعب کلابی تھے۔ کہتی ہیں کہ میں نے انہیں پیغام بھیجا کہ کیا یہ اس کے لیے صحیح ہے؟ انہوں نے کہہ بھیجا کہ تم صرف (میرے بیٹے کے ساتھ) اپنی بیٹی کا نکاح نہیں کرنا چاہتی، حالانکہ میں تمہارا بھائی ہوں اور اسماء رضی اللہ عنہا کی اولاد تمہارے بھائی ہیں، لیکن سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ اولاد جو اسماء رضی اللہ عنہا سے نہیں ہے، وہ تمہارے بھائی نہیں ہیں۔ وہ کہتی ہیں

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١١/ ٤٩٣

❷ مسند الشافعي: ٢/ ٢٤

وَأَمَّا وَلَدُ الزُّبَيْرِ لِغَيْرِ أَسْمَاءِ فَلَيْسُوا لَكِ بِإِخْوَةٍ، قَالَتْ: فَأَرْسَلْتُ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَافِرُونَ وَأُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالُوا: إِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا.

کہ میں نے پیغام بھیج دیا، حالانکہ بہت سے صحابہ کرام اور اور امہات المومنین کہتے تھے کہ رضاعت مرد کی طرف سے رشتوں کو حرام نہیں کرتی۔

[٤٣٨٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ النَّضْرِ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ، وَالْإِمْلَاجَتَانِ)). [1]

سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ایک یا دو مرتبہ (عورت کے پستان) کو چوسنا حرمت کو ثابت نہیں کرتا۔

[٤٣٨١]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا امْرَأَةً فَزَعَمَتِ الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْثَى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ أَوْ قَالَ: إِمْلَاجَةً أَوْ إِمْلَاجَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ))، أَوْ قَالَ: ((الرَّضْعَةُ وَالرَّضْعَتَانِ)).

سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری ایک بیوی تھی، اس کے ہوتے ہوئے میں نے ایک اور عورت سے شادی کر لی۔ میری پہلی بیوی کا خیال ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو ایک یا دو گھونٹ دودھ پلایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک اور دو مرتبہ (عورت کا پستان) چوسنا حرمت کو ثابت نہیں کرتا۔ یا فرمایا کہ ایک اور دو مرتبہ دودھ پلانا۔

[٤٣٨٢]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ)). قَالَ قَتَادَةُ: ((وَلَا الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)).

سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک اور دو مرتبہ دودھ پینا (رِشتے کو) حرام نہیں کرتا۔ قتادہ رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان کیے: ایک یا دو مرتبہ چوسنا۔

[٤٣٨٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الشِّيعِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعْتَمِرٌ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو مرتبہ (عورت کا پستان) چوسنا (رِشتے کو) حرام نہیں کرتا۔

[1] مسند الشافعي: ٢/ ٢٥

نـا أَيُّـوبُ، عَـنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَـنْ عَـائِشَةَ، قَـالَـتْ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰـهِ ﷺ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)). ❶

[٤٣٨٤]..... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا يَـحْيَـى بْـنُ سَـعِيدٍ، عَـنْ عَـمْـرَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَـائِشَةَ، تَـقُـولُ: نَـزَلَ فِـي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَـعْـلُـومَاتٍ وَهِيَ تُرِيدُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ، ثُمَّ نَزَلَ بَعْدُ أَوْ خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ. ❷

عمرہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قرآن میں دس رضعات معروف تھے (یعنی دس مرتبہ دودھ پینے کا حکم تھا)، آپ کی مراد وہ رضاعت تھی جو (رشتے کو) حرام کر دیتی ہے۔ (فرماتی ہیں کہ) پھر بعد میں پانچ رضعات کا حکم نازل ہو گیا۔

[٤٣٨٥]..... نـا يَـعْـقُـوبُ بْـنُ إِبْـرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْـحَسَـنُ بْـنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الـرَّجُلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)). ❸

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی زندگی اور موت میں وہی سب لوگوں سے بڑھ کر اس کا ولی ہے (اس کے ساتھ نیکی، ایثار اور احسان کا معاملہ کرتا رہے)۔

[٤٣٨٦]..... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا ابْنُ أَبِي مَـذْعُورٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الـصَّـدَفِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَـالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُـلٌ فَـلَـهُ وَلَاؤُهُ)). الصَّدَفِيُّ ضَعِيفٌ، وَالَّذِي قَبْلَهُ مُرْسَلٌ. ❹

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص مشرف بہ اسلام ہو تو اس کی ولاء اسی کی ہے۔
صدفی ضعیف راوی ہے اور اس سے پہلی حدیث مرسل ہے۔

[٤٣٨٧]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ونـا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی

❶ سلف برقم: ٤٣٥٧

❷ صحیح مسلم: ١٤٥٢۔ صحیح ابن حبان: ٤٢٢١، ٤٢٢٢۔ شرح مشکل الآثار للطحاوی: ٤٥٦٧، ٤٥٦٨

❸ سنن أبی داود: ٢٩١٨۔ سنن ابن ماجه: ٢٧٥٢۔ جامع الترمذی: ٢١١٢۔ السنن الکبرٰی للنسائی: ٦٣٧٨۔ مسند أحمد: ١٦٩٤٤، ١٦٩٤٨۔ شرح مشکل الآثار للطحاوی: ٢٨٥٢، ٢٨٥٦

❹ المعجم الکبیر للطبرانی: ٧٧٨١

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الـرَّجُـلِ؟ قَـالَ: ((هُـوَ أَوْلَـى الـنَّـاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)).

زندگی اور موت میں وہی سب لوگوں سے بڑھ کر اس کا ولی ہے۔

[٤٣٨٨]...... نـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ حَـمَّـادٍ سَجَّادَةُ نا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْـنُ سُـلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكِلَابِيُّ، كُلُّهُمْ عَـنْ عَبْـدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ مَـوْهَـبٍ رَجُـلٍ مِـنْ خَوْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ تَمِيمًا الـدَّارِيَّ، يَـقُـولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَـأَلَهُ رَجُلٌ نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے کہ سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، جبکہ آپ سے ایک آدمی نے سوال کیا۔ آگے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٣٨٩]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْـخَـالِقِ، نا أَبِي، نا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ، نا أَبِي، نا زِيَـادُ بْـنُ سَعْدٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِـي هُـرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسُئِلَ عَنِ الـلُّقَطَةِ، فَقَالَ: ((لَا تَحِلُّ اللُّقَطَةُ، مَنِ الْتَقَطَ شَيْئًا فَـلْيُعَرِّفْهُ سَنَةً فَإِنْ جَاءَهُ صَاحِبُهَا فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَـمْ يَـأْتِ صَـاحِبُهَـا فَـلْيَتَـصَـدَّقْ بِهَا، وَإِنْ جَاءَهُ فَلْيُخَيِّرْهُ بَيْنَ الْآخَرِ وَبَيْنَ الَّذِي لَهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کسی کی) گری ہوئی چیز (اُٹھانا) حلال نہیں ہے، جو شخص ایسی چیز اُٹھائے وہ ایک سال اس کا اعلان کرے، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو وہ اسے واپس کر دے اور اگر وہ نہ آئے تو اسے صدقہ کر دے اور (بعد میں) مالک آئے تو اسے کسی دوسری چیز اور اس کی چیز میں انتخاب میں اختیار دے۔

[٤٣٩٠]...... نـا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَـلِـيٍّ، نـا مُـعْتَـمِـرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْـمُسَيَّبِ، عَـنِ الْـقَـاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فُرِغَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: الْـخَـلْـقِ وَالْـخُـلُقِ وَالرِّزْقِ وَالْأَجَلِ فَلَيْـسَ أَحَدٌ اكْتَسَبَ مِـنْ أَحَدٍ، وَالصَّدَقَةُ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ أَوْ لَمْ تُقْبَضْ. ❶

عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں کو طے کر دیا گیا ہے، پیدائش، اخلاق، رزق اور موت۔ کوئی انہیں کسی سے حاصل نہیں کر سکتا، البتہ صدقہ جائز ہے کہ اسے لے لیا جائے یا نہ لیا جائے۔

[٤٣٩١]...... نـا أَبُـو بَـكْـرٍ أَحْـمَـدُ بْـنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا الْأَسْوَدُ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عضباء اونٹنی (پہلے) بنوعقیل کے ایک شخص کے پاس تھی، تو وہ عضباء سمیت

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٦٥٩٦

بْـنُ عَـامِرٍ ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَـنْ أَبِـي الْـمُـهَـلَّـبِ ، عَـنْ عِمْـرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ أُسِـرَ فَـأُخِـذَتِ الْعَضْبَاءُ مَعَهُ ، فَأَتَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُـوَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ تَـأْخُذُونِي وَتَأْخُذُونَ الْعَضْبَاءَ وَأَنَا مُسْلِمٌ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَـوْ قُـلْتَهَـا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْـلَـحْـتَ كُـلَّ الْـفَلَاحِ)) ، قَالَ: وَمَضَى النَّبِيُّ ﷺ فَـقَـالَ: يَـا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَإِنِّي ظَمْآنٌ فَـاسْقِنِي ، فَقَالَ: ((هٰذِهِ حَاجَتُكَ)) ، قَالَ: فَفُودِيَ بِـرَجُـلَيْـنِ وَحَبَسَ النَّبِيُّ ﷺ الْـعَـضْـبَـاءَ لِرَحْلِهِ ، وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ ، قَالَ: فَأَغَارَ الْمُشْرِكُونَ عَـلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ وَأَسَرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَـالَ: وَكَـانَ الْمُشْرِكُونَ يَرِيحُونَ إِبِلَهُمْ بِأَفْنِيَتِهِمْ ، فَـلَـمَّـا كَـانَ الـلَّيْـلُ نُوِّمُوا وَعَمَدَتْ إِلَى الْإِبِلِ فَمَا كَـانَـتْ تَـأْتِـي عَـلَى نَاقَةٍ مِنْهَا إِلَّا رَغَتْ حَتَّى أَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ ، فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ فَرَكِبَتْهَا حَتَّى أَتَـتِ الْـمَـدِينَةَ ، وَنَـذَرَتْ إِنِ الـلّٰـهُ تَعَالَى نَجَّاهَا لَتَـنْـحَـرَنَّهَا فَلَمَّا أَتَتِ الْمَدِينَةَ عَرَفَ النَّاسُ النَّاقَةَ ، وَقَـالُـوا: الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: وَأُتِيَ بِهَـا النَّبِيُّ ﷺ وَأُخْبِرَ بِـنَـذْرِهَـا ، فَقَالَ: ((بِئْسَمَا جَزَيْتَهَا أَوْ جَزَيْتِيهَا ، لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)) . ❶

گرفتار کر لیا گیا، نبی ﷺ گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا: اے محمد! آپ مجھے اور عضباء کو کس جرم میں پکڑتے ہو؟ حالانکہ میں تو مسلمان ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا: اگر تم یہی بات اس وقت کہتے جب تو اپنے اختیار میں تھا (یعنی گرفتار نہ ہوا تھا) تو بلاشبہ تم نے پوری کامیابی حاصل کر لی ہوتی۔ پھر آپ ﷺ آگے بڑھ گئے، تو اس شخص نے پکارا: اے محمد! میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا یئے، میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی تیرا مقصد تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر دو آدمیوں کے بدلے میں (جو بنی ثقیف کی قید میں تھے) آپ ﷺ نے عضباء اونٹنی اپنی سواری کے لیے رکھ لی۔ عضباء حاجیوں پر سبقت لے جایا کرتی تھی۔ پھر مشرکین نے مدینے کے جانوروں پر ڈاکہ ڈالا اور جاتے جاتے ایک مسلمان عورت کو بھی اُٹھا لے گئے۔ جب رات ہوئی اور سب گہری نیند سو گئے تو عورت اُٹھی تاکہ کسی اونٹ پر سوار ہو کر بھاگ نکلے، وہ جس اونٹ پر بھی ہاتھ رکھتی وہ آواز نکالنے لگ جاتا، یہاں تک کہ وہ عضباء کے پاس آئی تو دیکھا کہ وہ نہایت شریف اُونٹنی ہے، وہ اس پر سوار ہو کر مدینہ پہنچ گئی۔ اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے نجات دے دی تو وہ اس اونٹنی کو قربان کرے گی۔ جب وہ مدینہ پہنچی تو لوگوں نے پہچان لیا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی عضباء ہے۔ اس عورت کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور اس کی نذر سے بھی آپ کو مطلع کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اسے بہت برا بدلہ دیا ہے، اس نذر کو پورا کرنا جائز نہیں جس میں اللہ کی نافرمانی ہو یا ایسی نذر ہو جو آدمی کے اختیار میں نہ ہو۔

[٤٣٩٢]...... نـا مُـحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نا إِسْـحَـاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تُحَرِّمُ مِنْهَا مَا قَلَّ وَمَا

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: تھوڑا دودھ پینا یا زیادہ پینا (بہر صورت رشتے کو) حرام کر دیتا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سیدہ

❶ صحيح مسلم: ١٦٤١ـ سنن أبي داود: ٣٣١٦ـ مسند أحمد: ١٩٨٦٣ـ صحيح ابن حبان: ٤٣٩١ ، ٤٨٥٩

كُثْرَ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَمَّا بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ يَأْثُرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي الرَّضَاعِ أَنَّهُ لَا يُحَرِّمُ مِنْهُ دُونَ سَبْعِ رَضَعَاتٍ، قَالَ: قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ مِنْ قَوْلِ عَائِشَةَ، إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ﴾ (النساء: ٢٣) وَلَمْ يَقُلْ: رَضْعَةٌ وَلَا رَضْعَتَيْنِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے متاثر ہیں کہ سات مرتبہ سے کم دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، تو انہوں نے فرمایا: اللہ کا فرمان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: ﴿وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ﴾ "اور تمہاری دودھ شریک بہنیں (حرام ہیں)۔" اور اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے کا ذکر نہیں فرمایا (بلکہ مطلقاً رضاعت کا ذکر فرمایا ہے)۔

[٤٣٩٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَا يُحَرِّمُ دُونَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ.

عروہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پانچ مرتبہ، معلوم تعداد، سے کم دودھ پینا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔

[٤٣٩٤]...... نا مُحَمَّدٌ، نا إِسْحَاقُ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: أَتُحَرِّمُ رَضْعَةٌ أَوْ رَضْعَتَانِ؟ فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ الْأُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ إِلَّا حَرَامًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ ابْنَ الزُّبَيْرِ زَعَمَ أَنَّهُ لَا تُحَرِّمُ رَضْعَةٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَضَاءُ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قَضَائِكَ وَقَضَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. ❶

عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، جبکہ ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا ایک یا دو مرتبہ دودھ پینا (رشتے کو) حرام کر دیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ رضاعی بہن سے نکاح حرام ہے۔ اس آدمی نے کہا: امیر المومنین (اس کی مراد سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے) کا خیال ہے کہ ایک دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تیرے اور امیر المومنین کے فیصلے سے بہتر ہے۔

[٤٣٩٥]...... نا مُحَمَّدٌ، نا إِسْحَاقُ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ روایت) کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٣٩٦]...... نا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، قَالَا: ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا)). لَفْظُ يَعْقُوبَ. ❷

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے فرائض کو فرض کر دیا ہے، تم انہیں ضائع مت کرو۔ اس نے حرام امور کو حرام کر دیا ہے، تم ان کا ارتکاب مت کرو۔ اس نے حدود کا تعین کر دیا ہے، تم ان سے تجاوز مت کرو اور کچھ باتوں پر اس نے ارادتاً سکوت کیا ہے، تم ان کے بارے میں بحث مت کرو۔

❶ سلف برقم: ٤٣٧٧

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٧٥

بَابُ أَحكَامِ الْحَبَسِ

اللہ کی راہ میں کوئی چیز وقف کرنے کے احکام

[٤٣٩٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ، قَالَ: لَمْ يَتْرُكْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا أَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ. ❶

عمرو بن حارث بن مصطلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ترکے میں سونا اور چاندی نہیں چھوڑا، سوائے ایک زمین کے؛ جو آپ ﷺ صدقہ کر گئے، اور ایک سفید خچر کے۔

[٤٣٩٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا مُسَدَّدٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، وَهُوَ يَقُولُ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اسلحہ، سفید خچر اور زمین کے سوا کوئی ترکہ نہ چھوڑا، انہیں بھی آپ صدقہ کر گئے تھے۔

[٤٣٩٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا بِمِصْرَ، نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ، نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سفید خچر سواری، اسلحہ اور زمین کے سوا کوئی درہم و دینار، غلام و باندی ترکہ میں نہیں چھوڑا، بلکہ آپ ﷺ انہیں بھی صدقہ کر گئے تھے۔

❶ مسند أحمد: ١٨٤٥٨

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. قَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى: جَعَلَهَا صَدَقَةً.

[٤٤٠٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، نا زُهَيْرٌ، نا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، خَتَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخِي امْرَأَتِهِ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ، جو کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ کے بھائی تھے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موت کے وقت اپنے خچر، اسلحہ اور زمین کے سوا کوئی درہم و دینار، غلام ولونڈی بہ طور ترکہ نہیں چھوڑے، بلکہ آپ نے انہیں بھی صدقہ کردیا تھا۔

[٤٤٠١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، يَقُولُ: مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا تَرَكَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور بہ طور ترکہ اپنا سفید خچر، اسلحہ اور زمین چھوڑ کر گئے، بلکہ انہیں بھی صدقہ کر گئے۔

[٤٤٠٢]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا مُطَرِّفٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْإِسْلَامِ صَدَقَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَإِنَّ عُمَرَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَشِرْ كَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا جو صدقہ کیا گیا وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صدقہ تھا، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اشارہ فرمائیے، میں کیسے کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصل اپنے پاس رکھ لو اور پھل (یعنی آمدنی) وقف کردو۔

[٤٤٠٣]...... نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَزْدِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ ابْنَةِ كَعْبٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! خیبر سے جو مال میرے حصے میں آیا ہے؛ اس سے زیادہ پسندیدہ مال مجھے میسر نہیں آیا۔ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے صدقہ کردو اور اصل اپنے پاس رکھو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قریبی رشتہ داروں، مسکینوں

❶ صحيح البخاري: ٢٧٣٧۔ صحيح مسلم: ١٦٣٢۔ سنن أبي داود: ٢٨٧٨۔ جامع الترمذي: ١٣٧٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٣٩٦۔ مسند أحمد: ٤٦٠٨، ٥١٧٩، ٥٩٤٧۔ صحيح ابن حبان: ٤٨٩٩، ٤٩٠٠، ٤٩٠١۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦٦١، ٦٦٢

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ: ((إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهِ وَأَمْسَكْتَ أَصْلَهُ))، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ عَلَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِنْهُ مَالًا، أَوْ مُتَأَثِّلٍ مِنْهُ مَالًا.

اور مسافر کے لیے وقف کر دیا۔ اس کے متولی پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (آمدنی) میں سے خود کھائے یا دوست کو کھلائے، البتہ وہ اس میں سے مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤٠٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ أَبُو جَعْفَرٍ الْحَرَّانِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ يُقَالُ لَهَا: ثَمْغٌ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَرَتِهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ثمغ نامی زمین ملی تو انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا، تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کا اصل اپنے پاس رکھو اور پھل صدقہ کر دو۔

[٤٤٠٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ بِثَمْغٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقْ بِهِ تَقْسِمُ ثَمَرَهُ وَتَحْبِسُ أَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُورَثُ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی ثمغ نامی جگہ صدقہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے صدقہ کر دو، اس کے پھل کو تقسیم کر دو اور اس کے اصل کو پاس رکھ لو، اس کی نہ تو خرید و فروخت کی جائے اور نہ ہی اسے مالِ وراثت میں شامل کیا جائے۔

[٤٤٠٦]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ بِلَالٍ، نا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ ح وثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو الرَّبِيعِ الرَّازِيُّ، نا حَرْمَلَةُ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ثمغ نامی مال کو صدقہ کرنے کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے مشورہ لیا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کو (اس طرح) صدقہ کرو کہ اس کا پھل تقسیم کر دو اور اس کے اصل کو اپنے پاس رکھ لو، اس کی نہ تو خرید و فروخت کی جائے اور نہ اس کا کسی کو وارث بنایا جائے۔

❶ صحيح البخاري: ٢٧٦٤

أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ الَّذِي بِثَمْغٍ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَصَدَّقْ بِثَمَرِهِ وَاحْبِسْ أَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُورَثُ)). وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: ((تَصَدَّقْ بِهِ تَقْسِمُ ثَمَرَهُ وَتَحْبِسُ أَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُورَثُ)).

[٤٤٠٧]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْمَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَدَقَتِهِ بِثَمْغٍ ، فَقَالَ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ثمغ کو صدقہ کرنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا حکم دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو اپنے پاس رکھ لو اور پھل (یعنی آمدنی) کو وقف کر دے۔

[٤٤٠٨]...... وثنا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَهْرِيَارَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّكَّرِيُّ ح وثنا أَبُو سَهْلٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُصَفَّى ، قَالَا: نا بَقِيَّة ، نا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْمَكِّيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَرْضِي مِنْ ثَمْغٍ ، فَقَالَ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا)). [1]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی زمین ثمغ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو اپنے پاس رکھ لو اور پھل (آمدنی) کو وقف کر دے۔

[٤٤٠٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ ، نا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِمَالِي ، قَالَ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَرَتِهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنا مال صدقہ کرنے کی نذر مانی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو اپنے پاس رکھ لو اور پھل (آمدنی) کو وقف کر دے۔

بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ الْحَبْسُ؟
کس طرح کوئی چیز وقف کی جائے گی؟

[٤٤١٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں

[1] سلف برقم: ٤٤٠٢

نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي فِيهِ؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) ، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ ، أَنَّهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ ، لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ . ❶

زمین ملی تو آپ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے جو زمین ملی ہے، ایسا مال میں نے کبھی نہیں پایا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ نفیس ہو، آپ ﷺ اس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو تو اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ نہ تو اس کی خرید وفروخت کی جائے، نہ ہبہ کیا جائے اور نہ ہی کسی کو اس کا وارث ٹھہرایا جائے، بلکہ وہ غریب لوگوں، قرابت داروں، قیدیوں اور مسافروں کے لیے وقف ہے۔ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤١١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ، نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، نا ابْنُ عَوْنٍ ح وَنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ، نا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَصَبْتُ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهَا لِلّٰهِ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) ، فَجَعَلَهَا عُمَرُ صَدَقَةً عَلَى الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ . قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: عَنِ ابْنِ عَوْنٍ: ذَكَرْتُ حَدِيثَ نَافِعٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، فَقَالَ: ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا)) . وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ قَرَأَ تِلْكَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کبھی ایسا مال نہیں ملا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ نفیس ہو، آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے رضائے الٰہی کی خاطر وقف کر دو، اصل کو اپنے پاس رکھو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر اسے فقراء، اقرباء، قیدیوں اور مسافروں کے لیے وقف کر دیا کہ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

ابواسامہ کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے ابن ذکوان سے بیان کیا۔ میں نے محمد بن سیرین سے نافع کی حدیث بیان کی تو انہوں نے یہ الفاظ ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا)) بیان کیے، اور کہا: ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، انہوں نے ابن عون سے روایت کیا، مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ انہوں نے یہ

❶ صحيح البخاري: ٢٧٧٢

الرُّقْعَةَ فَكَانَ فِيهَا: ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا)) هٰذَا حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ. ❶

رُقعہ پڑھا تو اس میں یہ الفاظ تھے: ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا))۔ یہ ابو اسامہ کی حدیث ہے۔

[٤٤١٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو سَعِيدٍ، نا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَا: نا ابْنُ عَوْنٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا تُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ، وَفِي آخِرِهِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَذَكَرْتُ هٰذَا لِمُحَمَّدٍ، فَقَالَ: ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا)).

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے، چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے وقف کر دیا۔ اصل مال کی نہ خرید و فروخت ہو سکتی ہے، نہ اسے ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی وراثت میں منتقل ہو سکتا ہے۔ اس کے آخر میں ہے کہ ابن عون نے کہا: میں نے یہ محمد سے ذکر کی تو انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے: ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا))۔

[٤٤١٣]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا أَصَبْتُ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا))، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا أَنَّهَا لَا تُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ، فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِنْهَا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی تو آپ اس بارے میں نبی ﷺ کے پاس مشورہ لینے کی غرض سے آئے، اور کہا: اے اللہ کے رسول! خیبر کی جو زمین میرے حصے میں آئی ہے اس سے زیادہ نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ اس کے متعلق مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ اس کی نہ تو خرید و فروخت کی جائے گی، نہ اسے ہبہ کیا جائے گا اور نہ وہ وراثت میں کسی کو دیا جائے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فقراء، اقرباء، قیدیوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤١٤]...... قُرِئَ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، قِيلَ لَهُ: سَمِعْتَ الْعَبَّاسَ بْنَ يَزِيدَ، نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، وَالْأَنْصَارِيُّ، قَالَا: نا ابْنُ عَوْنٍ ح وَنا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، أنا

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خیبر کی زمین ملی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے جو زمین ملی ہے، اس سے زیادہ نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہے تو اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو اور اس کے اصل کو پاس رکھ لو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے یوں وقف کر دیا

❶ مسند أحمد: ٦٠٧٨

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا مَا أَصَبْتُ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا وَحَبَسْتَ أَصْلَهَا))، قَالَ فَجَعَلَهَا عُمَرُ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ، وَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالْغُزَاةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ، وَأَوْصَى بِهَا إِلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ إِلَى الْأَكَابِرِ مِنْ آلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. هٰذَا لَفْظُ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: هٰذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ، زَادَ مُعَاذٌ: وَأَوْصَى بِهَا إِلَى حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ إِلَى الْأَكَابِرِ مِنْ آلِ عُمَرَ. قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ، فَقَالَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

کہ نہ تو اس کی خرید وفروخت کی جائے گی، نہ اس کو ہبہ کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا وارث بنایا جائے گا (بلکہ وہ) فقیروں، مسکینوں، مسافروں، مجاہدین فی سبیل اللہ، قیدیوں اور مہمانوں کے لیے وقف ہے۔ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو اس کی وصیت کی، پھر ان کے بعد آلِ عمر کے اکابرین کو وصیت کی۔

[٤٤١٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، أنا بِشْرٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: وَنا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، أنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا ابْنُ عَوْنٍ، بِهٰذَا نَحْوَهُ. وَقَالَ: أَنْ لَا يُبَاعَ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، نَحْوَ حَدِيثِ النَّضْرِ.

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اس کے اصل کی نہ تو خرید وفروخت کی جائے، نہ اسے ہبہ کیا جائے اور نہ ہی اس کو وراثت میں منتقل کیا جائے۔ راوی نے نضر کی حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٤٤١٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا، وَقَالَ: فَحَبَسَ أَصْلَهَا لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ. وَرَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.

ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے کہ آپ نے اصل کو اس شرط پر پاس رکھا کہ اس کی نہ تو خرید وفروخت کی جائے گی، نہ اسے ہبہ کیا جائے گا اور نہ ہی وراثت میں کسی کو دیا جائے گا، سو انہوں نے اسے فقراء، اقرباء، قیدیوں، مکینوں، مسافروں اور مہمانوں پر صدقہ قرار دے دیا۔

داؤد بن ابی ہند نے اسے ابن عون سے روایت کیا۔

[٤٤١٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ نا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ الْكَلاعِيُّ بِحِمْصَ، نا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا أَصَبْتُ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا))، قَالَ: فَحَبَسَ عُمَرُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقَ بِهَا، لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ. وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے خیبر میں جو زمین ملی ہے، اس سے زیادہ نفیس مال مجھے کبھی نہیں پایا، آپ ﷺ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے اصل کو پاس رکھ لیا اور اس (کی آمدنی) کو اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ نہ تو اس کی خرید و فروخت کی جائے، نہ اسے ہبہ کیا جائے اور نہ کسی کو اس کا وارث ٹھہرایا جائے، البتہ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤١٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ سَعْدَانَ بِوَاسِطَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ ح وَنا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا أَبُو مَسْعُودٍ، قَالَا: نا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ، قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا وَأَمْسَكْتَ أَصْلَهَا))، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ عَلَى أَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُوهَبَ، فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالضَّيْفِ وَالرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيلِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا. ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خیبر کی زمین ملی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس سے زیادہ پسندیدہ اور نفیس مال مجھے (کبھی) میسر نہیں آیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو اور اس کے اصل کو پاس رکھ لو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ نہ تو اس کی خرید و فروخت کی جائے اور نہ اسے ہبہ کیا جائے، (آپ نے اسے) فقیروں، قرابت داروں، مہمانوں، قیدیوں اور مسافروں کے لیے وقف ہے۔ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق کھا لے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤١٩]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خیبر میں ایسی

❶ سلف برقم: ٤٤٠٨

الْمِصْرِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ مَا أَصَبْتُ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَسْتَأْمِرُهُ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا مِنْ خَيْبَرَ مَا أَصَبْتُ مَالًا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) ، فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ عَلٰى أَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُوهَبَ وَلَا يُورَثَ ، فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْأَقْرَبِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ ، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُعْطِيَ بِالْمَعْرُوفِ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ سِيرِينَ ، فَقَالَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا . تَابَعَهُ أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ .

زمین ملی کہ اس سے زیادہ نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا تھا، تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے (اس بارے میں) حکم طلب کرنے لگا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں ایسا مال ملا ہے کہ اس سے زیادہ نفیس مال مجھے (کبھی) میسر نہیں آیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ اس کی نہ تو خرید و فروخت کی جائے، نہ اس کو ہبہ کیا جائے اور نہ اس کو مالِ وراثت بنایا جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فقراء، اقرباء، غازیوں، قیدیوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے وقف صدقہ کر دیا۔ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔ ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت ابن سیرینؒ سے بیان کی تو انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا۔ ابو اسحاق الفزاری نے ابن عون سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[٤٤٢٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ ، أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْحَمَّالُ ، وَإِنَّمَا سُمِّيَ بِالْحَمَّالِ لِأَنَّهُ حَمَلَ رَجُلًا فِي طَرِيقِ مَكَّةَ عَلٰى ظَهْرِهِ فَانْقَطَعَ بِهِ فِيمَا يُقَالُ ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، نَحْوَهُ .

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے ہی مثل ہے۔

[٤٤٢١]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، نا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، نا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران: ٩٢) ، أَوْ: ﴿مَنْ ذَا الَّذِي

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ ”تم تب تک نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (راہِ خدا میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم پسند کرتے ہو۔“ یا یہ آیت نازل ہوئی: ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾

يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ (البقرة: ٢٤٥)، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَائِطِي فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالَى وَلَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهُ لَمْ أُعْلِنْهُ، قَالَ: ((اجْعَلْهُ فِي فُقَرَاءِ أَهْلِ بَيْتِكَ وَأَقَارِبِكَ)). ❶

''تم میں کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دے۔'' سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا فلاں جگہ والا باغ رضائے الٰہی کے لیے صدقہ ہے، میں چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے میں اسے پوشیدہ ہی رکھوں، اس کا اعلان نہ کروں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنے اہلِ خانہ اور اپنے قریبی رشتے داروں میں سے غریب لوگوں میں صدقہ کر دو۔

[٤٤٢٢]..... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى صَاعِقَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نَا أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ، مِثْلَهُ. وَزَادَ فِيهِ: قَالَ: فَجَعَلَهَا لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي. ❷

اختلافِ سند کے ساتھ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مثل ہی مروی ہے، اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے وہ باغ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے وقف کر دیا، وہ دونوں میری نسبت ان کے زیادہ قریبی تھے۔

[٤٤٢٣]..... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا أَبُو يَحْيَى، نَا الْأَنْصَارِيُّ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، نَحْوَ حَدِيثِ ثُمَامَةَ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: قَالَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ. ❸

دو مختلف سندوں سے گزشتہ حدیث ہی مروی ہے۔

[٤٤٢٤]..... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ زَنْجُوَيْهِ نَا عَفَّانُ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران: ٩٢)، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا وَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بِئْرَ حَاءَ لِلّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ))، فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ. ❹

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ ''تم تب تک نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (راہِ خدا میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم پسند کرتے ہو۔'' تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارا رب ہم سے ہمارے مال مانگ رہا ہے اور یقیناً میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی 'بُر حاء' والی زمین رضائے الٰہی کے لیے وقف کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنے قریبی رشتے

❶ صحيح البخاري: ١٤٦١ـ صحيح مسلم: ٩٩٨ـ سنن أبي داود: ١٦٨٩ـ سنن النسائي: ٦/ ٢٣١ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٤٥٨ـ مسند أحمد: ١٢١٤٤، ١٢٧٨١، ١٣٧٦٧ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٦/ ٢٨٠ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣/ ٢٨٩

❷ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٧٠١

❸ صحيح البخاري: ٤٥٥٥

❹ مسند أحمد: ١٤٠٣٦ـ صحيح ابن حبان: ٧١٨٣

داروں میں وقف کردو۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ میں تقسیم کردیا۔

[٤٤٢٥]...... نا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ بِعَسْقَلَانَ، نا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ مَالِي شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْمِائَةِ وَسْقٍ الَّتِي أَطْعَمْتَنِيهَا مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَاحْبِسْ أَصْلَهَا وَاجْعَلْ ثَمَرَهَا صَدَقَةً))، قَالَ: فَكَتَبَ عُمَرُ هَذَا الْكِتَابَ: مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي ثَمْغٍ وَالْمِائَةِ الْوَسْقِ الَّتِي أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ، إِنِّي حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَجَعَلْتُ ثَمَرَتَهَا صَدَقَةً لِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالْمُقِيمِ عَلَيْهَا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكِلَ صَدِيقًا لَا جُنَاحَ، وَلَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ مَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، جَعَلَ ذَلِكَ إِلَى ابْنَتِهِ حَفْصَةَ فَإِذَا مَاتَتْ فَإِلَى ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا. [1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو سو وسق آپ ﷺ نے مجھے خیبر کے مال سے نوازے ہیں؛ ان سے زیادہ پسندیدہ مال میری نظر میں کوئی نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس کے پھل (یعنی آمدنی) کو صدقہ کردو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر لکھی: عمر بن خطاب کی جانب سے، سو وسق اور زمین کے متعلق جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے مالِ خیبر سے نوازے ہیں۔ اصل میرے پاس رہے گی، البتہ اس کا پھل میں قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافر اور مقیم کے لیے وقف کرتا ہوں کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ خود کھائے یا اپنے دوستوں کو کھلائیں۔ جب تک زمین و آسمان قائم ہیں تب تک نہ تو اس کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے، نہ اسے ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے بہ طورِ وراثت کسی کو دیا جا سکتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا نظام و انصرام سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا اور ان کی وفات کے بعد اپنے خاندان کے ذی شعور افراد کے سپرد قرار دیا۔

[٤٤٢٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ الَّذِي بِثَمْغٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ثمغ نامی مال کو صدقہ کرنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو پاس رکھو اور اس کا پھل (یعنی آمدنی) وقف کردو۔

[٤٤٢٧]...... قُرِئَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ، قِيلَ لَهُ: وَفِي كِتَابِكَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے انتہائی عمدہ مال ملا ہے، میں

[1] مسند أحمد: ٦٠٧٨

الْأَزْدِيّ، نا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ، نا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ نَفِيسٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِأَصْلِهَا لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرَتُهُ))، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهِ، فَصَدَقَتُهُ كُتِبَتْ عَلٰى ذَالِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبٰى، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤْكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مَأْثُومٍ فِيهِ. [1]

اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو (پاس رکھتے ہوئے اس شرط پر) صدقہ کر دو کہ نہ اس کی خرید و فروخت کی جائے، نہ اسے ہبہ کیا جائے اور نہ وراثت میں دیا جائے، البتہ اس کا پھل (آمدنی) خرچ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے صدقہ کر دیا اور آپ کا صدقہ فی سبیل اللہ، مہمانوں، مسافروں، مسکینوں اور قریبی رشتے داروں کے لیے قرار دیا گیا، اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ دستور کے مطابق خود کھائے اور اپنے دوست کو کھلائے، البتہ وہ اس میں (سے مال بنا کر) گناہ گار نہ ہو۔

بَابٌ فِي حَبْسِ الْمَشَاعِ

اس جائیداد کے وقف کا بیان جو مشترک ہو اور تقسیم نہ ہوئی ہو

[٤٤٢٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِي لِي بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهَا وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: خیبر کا حصہ سو وسق جو مجھے ملا ہے؛ اس سے زیادہ پسندیدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا، اور میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس کا پھل وقف کر دو۔

[٤٤٢٩]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ كَانَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ وَاشْتَرَاهَا حَتّٰى اسْتَجْمَعَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَقَالَ: ((احْبِسِ الْأَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، مالِ خیبر میں سے سو وسق ان کی ملکیت میں آئے تھے اور انہوں نے ان کو خرید کر اپنے مال میں شامل کر لیا تھا۔ چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے ایسا مال میسر آیا ہے کہ اس جیسا مال مجھے (پہلے کبھی) نہیں ملا، اور میرا ارادہ ہے کہ میں اس (کو صدقہ کرنے) کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کر لوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اصل کو پاس رکھ لو اور پھل (یعنی آمدنی) کو وقف کر دو۔

[1] سلف برقم: ٤٤٠٢

[٤٤٣٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَرْزُوقٍ، قَالَا: نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ قَوْلِ الزُّبَيْرِ بْنِ بَكَّارٍ سَوَاءً.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل زبیر بن بکار کی (یعنی گزشتہ حدیث سے پہلے والی) روایت کے مثل مروی ہے۔

[٤٤٣١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ، كَانَ لِي مِائَةُ رَأْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ مِنْ أَهْلِهَا وَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: ((فَاحْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا)). وَرَوَاهُ غَيْرُ شَيْخِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا مال ملا ہے کہ اس جیسا مال مجھے کبھی نہیں ملا، میرے پاس سو اونٹ تھے، تو میں نے ان کے عوض اہل خیبر سے (زمین کے) سو حصے خرید لیے، اور یقیناً میں چاہتا ہوں کہ اس کو صدقہ کر کے اللہ عزوجل کا تقرب حاصل کرلوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس کے پھل (یعنی آمدنی) کو وقف کردو۔

ہمارے شیخ کے علاوہ دیگر رُواۃ نے بھی اسے ابوعبدالرحمان سے روایت کیا ہے۔

[٤٤٣٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَنْجِيُّ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، نا سُفْيَانُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى بْنِ بُهْلُولٍ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَرْضٍ مِنْ ثَمْغٍ، فَقَالَ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا)).

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ثمغ والی زمین کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس کا پھل وقف کردو۔

[٤٤٣٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ثمغ میں میرا مال ہے، میں نہیں چاہتا کہ میرے بعد اس کو فروخت کر دیا جائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو وقف کردو۔

ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا بِثَمْغٍ أَكْرَهُ أَنْ يُبَاعَ بَعْدِي، قَالَ: ((فَاحْبِسْهُ وَسَبِّلْ ثَمَرَهُ)).

[٤٤٣٤]..... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا أَبُو بَكْرٍ الْأَثْرَمُ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ دُبَيْسٍ الْكِنْدِيُّ، نا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا أَصَبْتُ مَالًا هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا))، فَقَالَ: فَحَبَسَ عُمَرُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقَ بِهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ، فِي الْفُقَرَاءِ وَذَوِي الْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَالضَّيْفِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ، وَلَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِنْهُ مَالًا. قَالَ الْأَثْرَمُ: أَفَادَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الشَّيْخَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: مجھے خیبر میں ایسی زمین میسر آئی ہے کہ اس سے زیادہ نفیس مال مجھے (پہلے کبھی) نہیں ملا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اصل پاس رکھتے ہوئے اسے اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ نہ تو اس کی خرید و فروخت کی جائے، نہ اسے ہبہ کیا جائے اور نہ وراثت میں دیا جائے، یہ فقراء، اقرباء، قیدیوں، مہمانوں، غازیوں اور مسافروں کے لیے وقف ہے، اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن اس میں سے مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤٣٥]..... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا أَبُو مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِي ح وَنا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الصَّبَّاحِ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ كَانَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ فَاشْتَرَاهَا حَتَّى اسْتَخْلَصَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: قَدْ أَصَبْتُ شَيْئًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: ((فَاحْتَبِسِ الْأَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے، ان کی ملکیت میں خیبر کی زمین سے سو حصے آئے تھے جنہیں انہوں نے خرید کر اپنے مال میں شامل کر لیا تھا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: مجھے ایسی چیز ملی ہے کہ اس جیسی چیز (پہلے کبھی) مجھے نہیں ملی، اور میرا ارادہ ہے کہ میں اس (کو صدقہ کرنے) کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اصل کو پاس رکھ لو اور پھل کو وقف کر دو۔

بَابُ وَقْفِ الْمَسَاجِدِ وَالسِّقَايَاتِ

مساجد اور کنویں وغیرہ کے وقف کا بیان

[٤٤٣٦]..... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، نا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، نا السَّرِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَقُرِءَ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ بِالْمِفْتَحِ، وَأَنَا أَسْمَعُ قِيلَ لَهُ: سَمِعْتَ الْعَبَّاسَ بْنَ يَزِيدَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ السَّعْدِيِّ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَاوَانَ الْمَازِنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ ح وَنا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ، نا أَبُو مَسْعُودٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا أَبُو عَوَانَةَ، أَخْبَرَنِي حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ ح وَنا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا أَبِي، نا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، نا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَذَاكَ أَنِّي قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ اعْتِزَالَ الْأَحْنَفِ مَا كَانَ؟ قَالَ:

سیدنا احنف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حج کرنے آیا تو مدینہ حاضر ہوا، ہم لوگ ابھی اپنے اپنے ٹھکانوں پر اپنی سواریاں تیار کر رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: لوگ مسجد میں جمع ہو گئے ہیں۔ میں بھی گیا تو دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور ان سب کے درمیان میں کچھ افراد بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے دیکھا تو وہ سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا زبیر، سیدنا طلحہ اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔ میں ان کے پاس جا کھڑا ہوا۔ اسی دوران آواز آئی کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک زرد رنگ کی چادر وڑھ رکھی تھی۔ میں نے اپنے ساتھ والے شخص سے کہا: اپنی جگہ سے نہ ہلنا، تاکہ میں دیکھ لوں کہ وہ کیا لا رہے ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہاں علی موجود ہیں؟ کیا یہاں زبیر موجود ہیں؟ کیا یہاں طلحہ اور سعد بن ابی وقاص موجود ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کون ہے جو بنوفلاں کا مربد (یعنی اونٹ یا بکریاں باندھنے کی جگہ یا کھجوروں کے خشک کرنے کی جگہ) خرید (کر راہِ خدا میں وقف کر) دے، تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا؟ تو میں نے وہ مربد خریدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے بنوفلاں کا مربد خرید لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ہماری مسجد میں شامل کر دو، تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ ان اصحاب نے کہا: جی ہاں۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کون ہے جو بئر رومہ خرید دے اور اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں

سَمِعْتُ الْأَحْنَفَ، يَقُولُ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ، فَقَالَ: قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا النَّاسُ يَجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُودٌ، فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَلَمَّا قُمْتُ عَلَيْهِمْ، قِيلَ: هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ جَاءَ، قَالَ: فَجَاءَ وَعَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: أَهَاهُنَا عَلِيٌّ، أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ، أَهَاهُنَا طَلْحَةُ، أَهَاهُنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ))، فَابْتَعْتُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي قَدِ ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ: ((فَاجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ))، فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ))، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي قَدِ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُومَةَ، قَالَ: ((فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ))، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُجَهِّزُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ))، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ فِي حَدِيثِهِ: ((مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ))، فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا، وَقَالَ أَيْضًا فِي بِئْرِ رُومَةَ:

نے بئر رومہ خرید لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے واسطے وقف کر دو، تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ ان (چاروں اصحاب) نے کہا: جی ہاں۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کون ہے جو (مسلمانوں کے) لشکر کو جہاد کے لیے تیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا؟ تو میں نے انہیں اس قدر ساز و سامان فراہم کیا کہ کسی کو اونٹ وغیرہ باندھنے یا اس کی لگام کے لیے رسی کی بھی ضرورت باقی نہیں رہی۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے اللہ! گواہ ہو جا، اے اللہ! گواہ ہو جا، اے اللہ! گواہ ہو جا۔

یہ معتمر کی حدیث کے الفاظ ہیں جسے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا اور انہوں نے حصین سے روایت کیا۔ ابن ادریس نے یوں حدیث بیان کی کہ کون ہے جو فلاں کا مربد خرید دے، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا؟ تو میں نے وہ بیس ہزار، یا پچیس ہزار میں خرید دیا۔ اسی طرح انہوں نے بئر رومہ کے متعلق فرمایا کہ میں نے اسے اتنی اتنی رقم میں خریدا، پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وقف کر دو، تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ علی بن عاصم نے حدیث بیان کرتے ہوئے مربد کا قصہ یوں ذکر کیا کہ میں نے اسے اتنے میں خریدا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے بنو فلاں کا مربد خرید لیا ہے، آپ اسے مسلمانوں کی مسجد کی توسیع کے لیے قبول فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تمہارا اجر واجب ہو گیا۔ اور انہوں نے بئر رومہ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اسے بیس ہزار، یا پچیس ہزار، یا اسی کے بہ قدر رقم میں خریدا۔ بقیہ تمام الفاظ قریب قریب ہی ہیں اور مفہوم سب کا ایک ہی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی روایت کردہ

فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَالَ: ((اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ)). وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ فِي حَدِيثِهِ فِي قِصَّةِ الْمِرْبَدِ: فَابْتَعْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: قَدِ ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ تُوَسِّعُ بِهِ فِي مَسْجِدِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: ((نَعَمْ وَقَدْ وَجَبَ أَجْرُهُ لَكَ))، وَقَالَ فِي بِئْرِ رُومَةَ: فَابْتَعْتُهَا بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوِ ذَالِكَ، وَبَقِيَّةُ أَلْفَاظِهِمْ مُتَقَارِبَةٌ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ. وَفِي حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِي بِئْرِ رُومَةَ: فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا. ❶

حدیث میں (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے) بئر رومہ کے بارے میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے اسے اتنی اتنی رقم کے عوض خریدا۔

[٤٤٣٧]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَنا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، قَالَا: نا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ، فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ فِيهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ))، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَجَعَلْتُ دَلْوِي فِيهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُمُ الْيَوْمَ يَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ، قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ صُلْبِ مَالِي؟ قَالَ: قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ

ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے تو میں بھی اس گھر میں موجود تھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم کو علم ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں رومہ کے کنویں کے سوا اور کہیں میٹھا پانی موجود نہیں تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو رومہ کا کنواں خرید کر اپنے ڈول کو مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ کر دے (یعنی وقف کر دے) تو اسے اس کے بدلے جنت میں اس سے بہتر کنواں ملے گا؟ تو میں نے اسے خالص اپنے مال سے خریدا اور مسلمانوں کے واسطے وقف کر دیا۔ تم لوگ آج مجھے ہی اس کا پانی پینے سے روک رہے ہو؟ یہاں تک کہ میں سمندر کا پانی پینے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہمیں معلوم ہے)۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر اور اسلام کا حق یاد دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اپنے ذاتی مال سے غزوۂ تبوک کے لیے لشکر کو ساز و سامان فراہم کیا تھا؟ تو لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر اور

❶ صحيح البخاري: ٢٧٧٨۔جامع الترمذي: ٣٦٩٩۔سنن النسائي: ٦/ ٢٣٣۔مسند أحمد: ٥١١۔صحيح ابن خزيمة: ٢٤٩١۔صحيح ابن حبان: ٦٩١٦

الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ))، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَزِدْتُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى سَقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ فَرَكَضَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ: ((اسْكُنْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ))، قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيدٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُتَقَارِبَانِ فِيهِ. ❶

اسلام کا حق یاد دِلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کہ نمازیوں کے لیے مسجد تنگ پڑ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو آلِ فلاں کی زمین خرید کر مسجد میں شامل کر دے گا، تو اس زمین سے بہتر زمین اسے جنت میں ملے گی؟ تو میں نے اسے اپنے ذاتی مال سے خرید کر مسجد میں شامل کر دیا، اور تم لوگ آج مجھے ہی اس مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرنے سے منع کر رہے ہو۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر اور اسلام کا حق یاد دِلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کے ثبیر نامی پہاڑ پر تھے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے، اچانک پہاڑ میں اس زور کی حرکت ہوئی کہ پتھر لڑھکتے ہوئے نیچے جا گرے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو ٹھوکر مار کر فرمایا: (ثبیر) ٹھہر جا! یقیناً تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، ان لوگوں نے گواہی دے دی، ربِ کعبہ کی قسم! میں شہید ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔

[٤٤٣٨]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحَجَّاجِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، بِهٰذَا وَزَادَ فِيهِ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ زَوَّجَنِي إِحْدَى ابْنَتَيْهِ بَعْدَ الْأُخْرَى رَضِيَ بِي وَرَضِيَ عَنِّي؟، قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ.

مذکورہ سند سے یہی حدیث مروی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا؟ اور آپ ﷺ مجھ پر اور مجھ سے راضی تھے؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔

[٤٤٣٩]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي ثُمَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا هِلَالُ بْنُ حَقٍّ، حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ يَوْمَ أُصِيبَ

ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ جس روز سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو میں اسی گھر میں موجود تھا۔ آپ لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے اور فرمایا: اپنے ان دو ساتھیوں کو میرے پاس لاؤ جنہوں نے تمہیں مجھ پر مسلط کیا ہے۔ چنانچہ

❶ مسند أحمد: ٥٥٥

عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمُ اطِّلَاعَةً، وَقَالَ: ادْعُوا لِي صَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ يَأْلِبَاكُمْ عَلَيَّ فَدُعِيَا، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ضَاقَ الْمَسْجِدُ بِأَهْلِهِ، فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي هٰذِهِ الْبُقْعَةَ مِنْ خَالِصِ مَالِهِ فَيَكُونُ فِيهَا كَالْمُسْلِمِينَ وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ))، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي فَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِينَ، قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي صَاحِبُ جَيْشِ الْعُسْرَةِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ.

انہیں لایا گیا، تو آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو نمازیوں کے لیے مسجد چھوٹی پڑ گئی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو زمین کا یہ ٹکڑا اپنے خالص مال سے خرید کر مسجد میں شامل کرے اور وہ خود بھی اس میں عام مسلمانوں کی طرح نماز ادا کرے، تو اسے جنت میں اس سے بہتر جگہ دی جائے گی؟ تو میں نے اسے اپنے خالص مال سے خرید کر اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ایسا ہی ہوا تھا) تو آپ نے فرمایا: تو تم مجھے اسی مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرنے سے روک رہے ہو؟ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کے جہادی لشکر) کو تیار کرنے والا میں ہی ہوں؟ تو لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (آپ ہی ہیں)۔

[٤٤٤٠]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا هِلَالُ بْنُ حَقٍّ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، بِهٰذَا وَقَالَ: اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ فَدُعِيَا لَهُ، وَزَادَ فِيهِ: قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَمْ يَكُنْ بِهَا بِئْرٌ يُسْتَعْذَبُ إِلَّا بِئْرُ رُومَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِيهَا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ))، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا.

اختلافِ سند کے ساتھ وہی روایت مروی ہے، اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دو لوگوں کو بلا کر لاؤ جنہوں نے تمہیں مجھ پر مسلط کیا ہے۔ چنانچہ انہیں آپ کے پاس بلا کر لایا گیا۔ راوی نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے، تو وہاں رومہ کے کنویں کے علاوہ کوئی ایسا کنواں موجود نہیں تھا جس سے میٹھا پانی حاصل کیا جا سکے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسے اپنے خالص مال سے خریدے اور اس کا ڈول اس میں عام مسلمانوں کے ڈول کے مثل ہو جائے (یعنی وہ اسے خرید کر وقف کر دے) اور اسے جنت میں اس سے بہتر ملے گا۔ تو میں نے اسے اپنے خالص مال سے خریدا (اور وقف کر دیا تھا) اور آج تم مجھے اسی کا پانی پینے سے روک رہے ہو؟

[٤٤٤١]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا بِشْرُ بْنُ آدَمَ بْنِ بِنْتِ أَزْهَرَ السَّمَّانُ، نا جَدِّي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي مُوسَى

موسیٰ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ ابن عامر نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا، میں (وہ خط آپ تک پہنچانے کے لیے) آپ کے پاس آیا تو ان (بلوائیوں) نے آپ کا محاصرہ کر رکھا

بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَامِرٍ إِلَى عُثْمَانَ كِتَابًا فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ نَزَلَ بِهِ أُولَئِكَ فَعَمَدْتُ إِلَى الْكُتُبِ فَخَيَّطْتُهَا فَجَعَلْتُهَا فِي قِبَائِي ثُمَّ لَبِسْتُ لِبَاسَ الْمَرْأَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلْتُ أُفَتِّقُ قِبَائِي وَهُوَ يَنْظُرُ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ، فَقَرَأَهَا ثُمَّ أَشْرَفَ عَلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا طَلْحَةُ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَشْرِقِ، فَقَالَ: يَا طَلْحَةُ، قَالَ: يَا لَبَّيْكَ، قَالَ: نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي قِطْعَةً فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَلَهُ بِهَا كَذَا وَكَذَا))، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَقَالَ طَلْحَةُ اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْتُمْ فِيهِ آمِنُونَ وَأَنَا فِيهِ خَائِفٌ، ثُمَّ قَالَ: يَا طَلْحَةُ، قَالَ: يَا لَبَّيْكَ، قَالَ: أَنْشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ))، يَعْنِي بِكَذَا فَيَجْعَلُهَا لِلْمُسْلِمِينَ وَلَهُ بِهَا كَذَا كَذَا فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي؟ فَقَالَ طَلْحَةُ: اللَّهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ: يَا طَلْحَةُ، قَالَ: يَا لَبَّيْكَ، قَالَ: نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي حَمَلْتُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ عَلَى مِائَةٍ، قَالَ طَلْحَةُ: اللَّهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ طَلْحَةُ: اللَّهُمَّ لَا أَعْلَمُ عُثْمَانَ إِلَّا مَظْلُومًا.

تھا۔ میں نے وہ اوراق اپنے چوغے میں سلائی کیے، پھر عورت کا لباس پہنا اور چلتا رہا، یہاں تک کہ آپ کے پاس حاضر ہو گیا۔ جب میں آپ کے سامنے آ بیٹھا تو اپنے چوغے کی سلائی کھولنے لگا، اور آپ دیکھ رہے تھے۔ میں نے وہ خط آپ کے سپرد کیا۔ آپ نے پڑھا، پھر مسجد میں جھانکا تو وہاں مسجد کی مشرقی جانب سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے، آپ نے فرمایا: اے طلحہ! انہوں نے جواب دیا: میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص یہ قطعہ اراضی خرید کر مسجد کی توسیع کرے گا؛ اس کے لیے یہ یہ اجر ہے، تو میں نے اپنے مال سے اسے خرید دیا تھا؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (مجھے علم ہے)۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس مسجد میں بے خوف بیٹھے ہو اور مجھے اسی میں جان کا خطرہ پڑا ہوا ہے۔ پھر فرمایا: اے طلحہ! انہوں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: کون ہے جو رومہ کا کنواں اتنی رقم میں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے، اور اسے اس کے بدلے میں فلاں فلاں انعام ملے گا۔ تو میں نے اسے اپنے مال سے خرید دیا تھا؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (مجھے علم ہے)۔ پھر آپ نے فرمایا: اے طلحہ! انہوں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم مجھے جانتے ہو کہ میں نے جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کے لشکر) کی تیاری میں سو سواریاں دی تھیں؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ پھر طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا کہ میرے علم میں تو عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم ہی ہیں۔

[٤٤٤٢]...... نَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا شَبَابَةُ، نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا گھر میں محاصرہ کیا گیا تو آپ لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے اور انہیں قسم دیتے ہوئے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں حراء پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا تو پہاڑ نے حرکت کی، تو

عَنْهُ فِي الدَّارِ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَنَشَدَ النَّاسَ، فَقَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ، فَقَالَ: ((اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ))، قَالَ: فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ، ثُمَّ قَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا بَيْتًا فِي الْمَسْجِدِ؟))، فَاشْتَرَيْتُ بَيْتًا وَأَوْسَعْتُ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ بِئْرَ رُومَةَ كَانَتْ تُبَاعُ بَيْعًا مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَأَنَا اشْتَرَيْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلّٰهِ تَعَالَى وَابْنِ السَّبِيلِ، قَالُوا: نَعَمْ، فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ، ثُمَّ قَالَ: وَلٰكِنَّهُ طَالَ عَلَيْكُمْ عُمْرِي وَاسْتَعْجَلْتُمْ قَدَرِي أَنْ أَنْزِعَ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيهِ اللّٰهُ تَعَالَى لَا وَاللّٰهِ لَا يَكُونُ ذٰلِكَ أَبَدًا. ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر صرف نبی، صدیق یا شہید ہی موجود ہیں۔ لوگوں نے آپ کو گواہی دی (کہ جی ہاں ہم جانتے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: کون ہے جو ہمارے لیے مسجد میں ایک گھر (کی جگہ شامل کر کے مسجد کو) وسیع کر دے۔ تو میں نے وہ گھر خرید کر مسجد کو وسیع کر دیا تھا۔ لوگوں نے آپ کو گواہی دی (کہ آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ بئر رومہ کا پانی مسافروں کو بیچا جاتا تھا اور میں نے اسے خرید کر رضائے الٰہی کی خاطر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے آپ کو گواہی دیتے ہوئے کہا: جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: لیکن تمہیں اب میرا وجود بھی ناگوار ہے، تم میری جان کے در پے ہو اور جو خلعت اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہے، اسے اتار پھینکنا چاہتے ہو؟ اللہ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔

[٤٤٤٣]...... نا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو قَطَنٍ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: أَشْرَفَ عُثْمَانُ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللّٰهِ تَعَالَى مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حِرَاءٍ إِذِ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهِ، وَقَالَ: ((اسْكُنْ حِرَاءُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ))، وَأَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: أَنْشَدْتُ اللّٰهَ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ إِذْ بَعَثَنِي إِلَى الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَهْلِهِ، قَالَ: ((هٰذِهِ يَدِي وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ)) فَبَايَعَ لِي؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، فَقَالَ: نَشَدْتُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محاصرے کے دوران محل سے نمودار ہوئے اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حراء کے روز موجود تھا کہ جب پہاڑ حرکت کرنے لگا تو آپ ﷺ نے اسے پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا! تجھ پر صرف ایک نبی، صدیق یا شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اور میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ لوگوں نے آپ کو قسم دی (کہ جی ہاں آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیعت رضوان کے روز موجود تھا، جب آپ ﷺ نے مجھے مشرکین سے بات کرنے ان کے ہاں بھیجا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے، پھر میری بیعت بھی آپ ﷺ نے ہی کی تھی؟ تو لوگوں نے آپ

❶ مسند أحمد: ٤٢٠

يُوَسِّعُ لَنَا هٰذَا الْبَيْتَ فِي الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟))، فَابْتَعْتُهُ مِنْ مَالِي فَوَسَّعْتُ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: وَنَشَدْتُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ، وَقَالَ: ((مَنْ يُنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً))، فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: وَنَشَدْتُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ يُبَاعُ مَاؤُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا ابْنَ السَّبِيلِ، قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ.

کو قسم دی (کہ جی ہاں آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا جب آپ نے یہ فرمایا تھا کہ کون ہے جو جنت میں گھر پانے کے بدلے میں اس گھر کو مسجد میں (شامل کر کے مسجد کی) توسیع کر دے؟ تو میں نے اسے اپنے مال سے خرید کر مسجد میں توسیع کر دی تھی۔ لوگوں نے آپ کو قسم دی (کہ جی ہاں آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو جیش عسرہ (غزوہ تبوک کے لشکر) کی تیاری کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو آج مقبول صدقہ کرے گا؟ تو میں نے اپنے مال سے آدھے لشکر کا ساز و سامان فراہم کر دیا تھا۔ تو لوگوں نے آپ کو قسم دی (کہ جی ہاں آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو جانتا ہے کہ بئر رومہ کا پانی مسافروں کو فروخت ہوا کرتا تھا، لیکن میں نے اپنے مال سے اسے خرید کر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ تو لوگوں نے آپ کو قسم دی (کہ جی ہاں آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔

[٤٤٤٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ، نا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى آخِرِهِ.

ایک اور سند کے ساتھ ابوسلمہ بن عبدالرحمان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ روایت) کے مثل ہی آخر تک بیان کیا۔

[٤٤٤٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي النَّسَائِيَّ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنِي زَيْدٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي دَارِهِ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهِ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ،

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے گھر میں محاصرہ کیا گیا اور لوگ آپ کے گھر کے گرد اکٹھا ہوئے تو آپ ان کے سامنے نمودار ہوئے۔ پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

وَسَاقَ الْحَدِيثَ . ❶

[٤٤٤٦]...... نا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، نا أَبُو مَسْعُودٍ ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ دَارِهِ ، فَقَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ حِرَاءَ حِينَ انْتَفَضَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)) ، قَالُوا: نَعَمْ ، قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ قَالَ: ((مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً)) ، وَالنَّاسُ مَجْهُودُونَ مُعْسِرُونَ فَجَهَّزْتُ ثُلُثَ ذَالِكَ الْجَيْشِ ، قَالُوا: نَعَمْ ، قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ بِئْرَ رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا إِلَّا بِثَمَنٍ فَاشْتَرَيْتُهَا ثُمَّ جَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ ، قَالُوا: نَعَمْ ، فِي أَشْيَاءَ عَدَّدَهَا .

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہوا تو آپ گھر کی چھت سے لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب حراء پہاڑ حرکت میں آیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: اے حراء! ٹھہر جا! تجھ پر نبی، صدیق یا شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول اللہ ﷺ جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کے لشکر) کی تیاری کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کون ہے جو مقبول صدقہ کرے؟ لوگ تنگدست ومفلوک الحال تھے، تو میں نے اس لشکر کا ایک تہائی ساز وسامان فراہم کر دیا۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ بئر رومہ کا پانی قیمتاً پیا جاتا تھا، لیکن میں نے اسے خرید کر امیر وغریب اور مسافر (سب) کے لیے وقف کر دیا۔ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ آپ نے اور بھی متعدد باتیں بیان کیں۔

[٤٤٤٧]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ ، قَالَا: نا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ، نا عَبْدَانُ ، نا أَبِي ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، أَنَّ عُثْمَانَ حِينَ حُصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) ، فَحَفَرْتُهَا ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) ، فَجَهَّزْتُهُمْ ، فَصَدَّقُوهُ ، قَالَ: وَقَالَ: إِنَّ

ابوعبدالرحمٰن سلمی روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہوا تو آپ نے چھت سے لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں اور میں یہ قسم صرف رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دے رہا ہوں کہ کیا تم جانتے نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: کون ہے بئر رومہ کھدوا دے تو اسے جنت ملے گی۔ اور میں نے اسے کھدوایا تھا؟ کیا تم جانتے نہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کون ہے جو جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کے لشکر) کو تیار کرے، تو اسے جنت ملے گی۔ اور میں نے انہیں ساز وسامان فراہم کیا تھا؟ لوگوں نے آپ کی تصدیق کی۔ راوی نے یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ اللہ کے

❶ صحیح ابن حبان: ٦٩١٦

نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ)). ❶

پیغمبر ﷺ نے فرمایا: کون ہے کو لشکر کو ساز و سامان فراہم کرے؟

[٤٤٤٨]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فُرِغَ مِنْ أَرْبَعٍ: الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالرِّزْقِ وَالْأَجَلِ، فَلَيْسَ أَحَدٌ اكْتَسَبَ مِنْ أَحَدٍ، وَالصَّدَقَةُ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ أَوْ لَمْ تُقْبَضْ. ❷

عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں کو طے کر دیا گیا ہے: پیدائش، اخلاق، رزق اور موت۔ کوئی انہیں حاصل (بڑھا) نہیں سکتا، البتہ صدقہ جائز ہے، جسے لے لیا جائے یا نہ لیا جائے۔

[٤٤٤٩]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَيَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ، قَالَا: نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ تَصَدَّقَ بِحَائِطٍ لَهُ فَأَتَى أَبَوَاهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ قَيِّمَ وُجُوهِنَا وَلَمْ يَكُنْ لَنَا مَالٌ غَيْرُهُ، فَدَعَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلَ مِنْكَ صَدَقَتَكَ، وَرُدَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ))، قَالَ: فَتَوَارَثْنَاهَا بَعْدَ ذَالِكَ. هٰذَا مُرْسَلٌ بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَمْ يُدْرِكْ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ. وَرَوَاهُ يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَبَيَّنَ إِرْسَالَهُ فِي رِوَايَتِهِ إِيَّاهُ.

بشیر بن محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا باغ صدقہ کیا تو ان کے والدین نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہماری گزر بسر اسی پر تھی، اس کے علاوہ ہمارا کوئی مال نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اللہ عزوجل نے تیرا صدقہ قبول کر لیا اور اسے تیرے والدین کو لوٹا دیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم بعد میں اس کے وارث بنے۔

یہ روایت مرسل ہے، بشیر بن محمد نے اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ اور یحییٰ القطان نے اسے عبیداللہ سے روایت کیا تو اپنی روایت میں اس کا ارسال بھی انہوں نے بیان کر دیا۔

[٤٤٥٠]...... نا أَبُو إِسْحَاقَ نَهْشَلُ بْنُ دَامٍ الْيَمَنِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ ح وَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الدُّورِيُّ، قَالَا: نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ لَيْسَ

بشیر بن محمد بن عبداللہ الانصاری بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال صدقہ کر دیا، اس کے سوا ان کے پاس کوئی مال نہیں تھا، تو نبی ﷺ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یقیناً اللہ عزوجل نے تیری طرف سے صدقہ قبول کر لیا ہے۔ اور حفص نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا اور اسے تیرے والدین کو لوٹا دیا۔ بعد ازاں عبداللہ رضی اللہ عنہ کو وہ مال اپنے والدین کی وراثت میں ملا۔

❶ جامع الترمذی: ٣٦٩٩ ـ سنن النسائی: ٦/ ٢٣٦

❷ سلف برقم: ٤٣٩٠

لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللَّهِ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلَ مِنْكَ صَدَقَتَكَ)). وَقَالَ حَفْصٌ: ((قَدْ قَبِلَ اللَّهُ صَدَقَتَكَ وَرُدَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ)) فَوَرِثَهُ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدُ مِنْ أَبَوَيْهِ.

[٤٤٥١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ، فَأَتَى أَبَوَاهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدربہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال صدقہ کیا تو ان کے والدین نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٤٤٥٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ أَبِي بَكْرٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ حَازِمٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ حَائِطِي هَذَا صَدَقَةٌ وَهُوَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ فَجَاءَ أَبَوَاهُ، فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ قِوَامَ عَيْشِنَا، فَرَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَهُمَا ابْنُهُمَا بَعْدَهُمَا. هَذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ لِأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ تُوُفِّيَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ.

بکر بن حازم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میرا یہ باغ صدقہ ہے اور یہ اللہ اور اس کے رسول کے نام وقف ہے۔ پھر ان کے والدین آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ باغ تو ہماری گزر بسر کا ذریعہ تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ باغ انہیں واپس دے دیا۔ پھر جب ان دونوں کی وفات ہو گئی تو ان کے بعد ان کے صاحبزادے اس باغ کے وارث بن گئے۔
یہ حدیث بھی مرسل ہے کیونکہ سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ کی وفات سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی اور ابو بکر بن حزم نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔

[٤٤٥٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، نا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ.

ابوبکر بن محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، جنہیں خواب میں اذان دکھلائی گئی تھی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی نے پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٤٥٤]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا أَبُو مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِي، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، وَيَحْيَى، وَحُمَيْدٍ، سَمِعُوا أَبَا بَكْرٍ، يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ

عمرو بن سُلیم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ یعنی ابن عبدربہ، جنہیں خواب میں اذان دِکھلائی گئی تھی، انہوں نے اپنا باغ صدقہ کیا، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنا باغ صدقہ کیا ہے، وہ اللہ اور

سُلَيْمٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ رَبِّهِ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ جَعَلَ حَائِطًا لَهُ صَدَقَةً ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: إِنِّي جَعَلْتُ حَائِطِي صَدَقَةً وَهُوَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، فَجَاءَ أَبَوَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا لَهُ: لَمْ يَكُنْ لَنَا عَيْشٌ إِلَّا هٰذَا الْحَائِطُ ((فَرَدَّهُ ﷺ عَلٰى أَبَوَيْهِ)) ، ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَهُمَا وَهٰذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ .

اس کے رسول کے نام وقف ہے۔ پھر ان کے والدین نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: ہماری گزر بسر کا ذریعہ بس یہی باغ ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے وہ باغ ان کے والدین کو واپس دے دیا۔ پھر جب وہ فوت ہوئے تو وہ (یعنی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ) ان کے وارث ہوئے۔

یہ روایت بھی مرسل ہے۔

[٤٤٥٥]..... نا أَبُو سَهْلٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ ، نا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو ، وَحُمَيْدٍ ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، سَمِعُوا أَبَا بَكْرٍ ، يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ جَعَلَ حَائِطَهُ صَدَقَةً ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: إِنِّي جَعَلْتُ حَائِطِي صَدَقَةً لِآلِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ لِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

عمرو بن سلیم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا باغ صدقہ کر دیا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنا باغ آلِ نبی (یا کہا کہ آلِ رسول) کے لیے صدقہ کیا۔ پھر راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٤٥٦]..... ثنا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ ، نا شَيْبَانُ ، نا أَبُو أُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى ، نا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ فُلَانٍ - نَسِيَ شَيْبَانُ اسْمَهُ - أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ شَيْءٍ هُوَ لِي فَهُوَ صَدَقَةٌ إِلَّا فَرَسِي وَسِلَاحِي ، قَالَ: وَكَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَقَبَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهَا فِي الْأَوْفَاضِ أَوِ الْأَوْقَاصِ ، فَجَاءَ أَبَوَاهُ فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَطْعِمْنَا مِنْ صَدَقَةِ ابْنِنَا فَوَاللّٰهِ مَا لَنَا شَيْءٌ وَإِنَّا لَنَطُوفُ مَعَ الْأَوْفَاضِ ، فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِمَا فَمَاتَا فَوَرِثَهَا ابْنُهُمَا الَّذِي كَانَ تَصَدَّقَ بِهَا ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَقَتِي الَّتِي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا فَدَفَعْتَهَا إِلَى وَالِدَيَّ فَمَاتَا أَفَحَلَالٌ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن فلاں (شیبان کو ان کا نام بھول گیا) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے گھوڑے اور اسلحے کے علاوہ میرا سارا مال صدقہ ہے۔ ان کی زمین تھی، جسے رسول اللہ ﷺ نے قبول فرمایا اور ناداروں کے لیے وقف کر دی۔ پھر ان کے والدین آپ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں ہمارے بیٹے کے صدقے سے کچھ عطا کیجئے، اللہ کی قسم! ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور ہم ناداروں کے ساتھ گھومتے پھرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے وہ زمین انہیں دے دی۔ پھر جب ان دونوں کی وفات ہوئی تو ان کا وارث وہی بیٹا بنا جس نے وہ صدقہ کیا تھا۔ چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا صدقہ آپ نے میرے والدین کو عطا کر دیا تھا، وہ فوت ہو گئے ہیں، تو کیا اب وہ میرے لیے

هِيَ لِي؟ قَالَ: ((نَعَمْ فَكُلْهَا هَنِيئًا مَرِيئًا)). وَهٰذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ. إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ضَعِيفٌ، وَلَمْ يُدْرِكْ عُبَادَةَ، وَأَبُو أُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى مَتْرُوكٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

حلال ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تم اسے کھاؤ! تمہیں وہ مبارک ہو۔

یہ حدیث بھی مرسل ہے کیونکہ اسحاق بن یحییٰ ضعیف راوی ہے اور اس کی سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے، نیز ابو یعلیٰ بن اُمیہ متروک راوی ہے۔ واللہ اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كتاب فى الاقضية والاحكام

فیصلوں کے متعلق مسائل

بَابُ الْأَقْضِيَةِ وَالْأَحْكَامِ وَغَيْرِ ذَالِكَ

قضاء اور احکام وغیرہ کا بیان

[٤٤٥٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: ((اقْضِ بَيْنَهُمَا)) ، قَالَ: وَأَنْتَ هَاهُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) ، قَالَ: عَلَى مَا أَقْضِي؟ قَالَ: ((إِنِ اجْتَهَدْتَ فَأَصَبْتَ لَكَ عَشَرَةُ أُجُورٍ ، وَإِنِ اجْتَهَدْتَ فَأَخْطَأْتَ فَلَكَ أَجْرٌ وَاحِدٌ)) . [1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کے مابین فیصلہ کردو۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی موجودگی میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے پوچھا: فیصلہ کرنے کا مجھے کیا اجر ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تیرا اجتہاد درست ہوا تو تجھے دس گنا اجر ملے گا اور اگر تجھ سے اجتہاد میں غلطی ہوگئی تو ایک اجر ملے گا۔

[٤٤٥٨]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، نا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ، إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْأُجُورِ حَسَنَاتٍ . [2]

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، تاہم اس حدیث میں اجر کی بہ جائے نیکیوں کا ذکر ہے۔

[٤٤٥٩]...... حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى ، نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ ، حَدَّثَنِي أَبِي

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جھگڑا لے کر آئے تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عقبہ! اُٹھو اور ان کا فیصلہ کردو۔ میں نے عرض

[1] مسند أحمد: ٦٧٥٥

[2] مسند أحمد: ١٧٨٢٤

الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: جَاءَ خَصْمَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لِي: ((قُمْ يَا عُقْبَةُ اقْضِ بَيْنَهُمَا))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْتَ أَوْلَى بِذَالِكَ مِنِّي، قَالَ: ((وَإِنْ كَانَ اقْضِ بَيْنَهُمَا فَإِنِ اجْتَهَدْتَ فَأَصَبْتَ فَلَكَ عَشَرَةُ أُجُورٍ وَإِنِ اجْتَهَدْتَ فَأَخْطَأْتَ فَلَكَ أَجْرٌ وَاحِدٌ)).

کیا: اے اللہ کے رسول! فیصلہ کرنے کا حق مجھ سے زیادہ آپ کا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ان کا فیصلہ کرو اور درست اجتہاد کرو تو تمہیں دس اَجر ملیں گے اور اگر تم اجتہاد میں غلطی کرو گے تو تمہیں ایک اَجر ملے گا۔

[٤٤٦٠]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، نا أَبُو مُطِيعٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَضَى الْقَاضِي فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ كَانَتْ لَهُ عَشَرَةُ أُجُورٍ، وَإِذَا قَضَى فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ)). [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرے اور اجتہاد (یعنی خوب سوچ بچار) سے کام لے اور درست فیصلے کو پہنچ جائے تو اسے دس اَجر ملیں گے اور جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے لیکن غلطی کر بیٹھے، تو اسے دو اجر ملیں گے۔

[٤٤٦١]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْقَضَاءِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ)). [2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قضاء کا منصب (یعنی فیصلہ کرنے کی ذمہ داری) سونپ دی گئی، اسے بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

[٤٤٦٢]...... قُرِئَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو كَامِلٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قضاء کا منصب سونپ دیا گیا، اسے یقیناً بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

[1] سيأتي برقم: ٤٤٦٤

[2] مسند أحمد: ٧١٤٥، ٨٧٧٧

وُلِّيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ)) . ❸

[٤٤٦٣]..... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ حَبِيبٍ ، نا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، وَالْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے قاضی (جج) بنایا گیا، اسے بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

[٤٤٦٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ح وَنا ابْنُ صَاعِدٍ ، وَإِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ، قَالُوا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، نا مَعْمَرٌ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ ، وَإِذَا اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)) . هٰذَا لَفْظُ النَّيْسَابُورِيِّ ، وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: ((وَإِذَا قَضَى الْقَاضِي فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ ، وَإِذَا قَضَى فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)) . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حاکم فیصلہ کرتے ہوئے درست اجتہاد کرے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے اور اگر غلطی کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔ ابن صاعد نے یوں بیان کیا کہ جب قاضی فیصلہ کرتے ہوئے درست اجتہاد کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اگر غلطی کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

[٤٤٦٥]..... وَنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، نا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا عَامِرٌ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حاکم لوگوں کے مابین فیصلے کرتا ہے، روزِ قیامت اسے اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ ایک فرشتہ اسے گدی سے پکڑے ہوئے ہوگا، یہاں تک کہ وہ اسے جہنم کے کنارے لا کھڑا ہوگا، پھر وہ غصے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھے گا، اگر اللہ نے کہہ دیا: اسے (جہنم میں) پھینک دو، تو وہ اسے چالیس سال کی گہرائی

❶ سنن أبي داود: ٣٥٧٢ ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٠٨ ـ جامع الترمذي: ١٣٢٥ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٨٩٦ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٩١ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٩٦

❷ صحيح البخاري: ٧٣٥٢ ـ صحيح مسلم: ١٧١٦ ـ مسند أحمد: ١٧٧٧٤ ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٦٠ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥١ ، ٥٢ ، ٥٣

وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ حَتّٰى يُوقِفَهُ عَلٰى شَفِيرِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يَلْتَفِتُ إِلَى اللّٰهِ مُغْضَبًا ، فَإِنْ قَالَ: أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِي الْمَهْوَى أَرْبَعِينَ خَرِيفًا . وَقَالَ مَسْرُوقٌ: لَأَنْ أَقْضِيَ يَوْمًا بِحَقٍّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْزُوَ سَنَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . ❶

میں پھینک دے گا۔ مسروق کہتے ہیں: ایک دن صحیح فیصلہ کر لینا مجھے ایک سال تک راہِ خدا میں جہاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

[٤٤٦٦]...... وَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، نا زُهَيْرٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ فَلْيَعْدِلْ بَيْنَهُمْ فِي لَحْظِهِ وَإِشَارَتِهِ وَمَقْعَدِهِ)) .

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے لوگوں کے مابین فیصلوں کی ذمہ داری نبھانا پڑ جائے، اسے چاہیے کہ ہر لمحے میں، اشارہ کرتے اور بیٹھتے اُٹھتے عدل سے کام لے۔

[٤٤٦٧]...... وَبِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ فَلَا يَرْفَعَنَّ صَوْتَهُ عَلٰى أَحَدِ الْخَصْمَيْنِ مَا لَا يَرْفَعُ عَلَى الْآخَرِ)) .

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے لوگوں کے مابین فیصلوں کی ذمہ داری نبھانا پڑے، وہ فریقین میں سے کسی ایک سے اتنی بلند آواز سے بات نہ کرے جتنی دوسرے فریق سے نہ کرتا ہو۔

[٤٤٦٨]...... وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَقْضِيَنَّ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ)) .

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو مسلمانوں کے فیصلوں کی ذمہ داری سونپ دی جائے، وہ سخت غصے کی حالت میں فریقین کے مابین بالکل فیصلہ مت کرے۔

[٤٤٦٩]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، نا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنِ ابْنِ جَوْشَنٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِهِ وَهُوَ قَاضٍ بِسَجِسْتَانَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَقْضِيَنَّ الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے، جو بجستان میں قاضی کے عہدے پر فائز تھے، کے نام یہ لکھا کہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: قاضی سخت غصے کی حالت میں فریقین کے مابین بالکل فیصلہ نہ کرے اور نہ ہی وہ ایک معاملے میں دو مقدمات کا فیصلہ کرے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٢٣١١ ـ مسند أحمد: ٤٠٩٧

غَضْبَانُ، وَلَا يَقْضِيَنَّ فِي أَمْرٍ قَضَاءَ يْنِ)). ❶

[٤٤٧٠]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَقْضِي الْقَاضِي إِلَّا وَهُوَ شَبْعَانُ رَيَّانُ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاضی اسی وقت فیصلہ کرے جب وہ شکم سیر اور سیراب ہو۔

كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام خط!

[٤٤٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي خِدَاشٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيضَةٌ مُحْكَمَةٌ وَسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ، فَافْهَمْ إِذَا أُدْلِيَ إِلَيْكَ بِحُجَّةٍ، وَأَنْفِذِ الْحَقَّ إِذَا وَضَحَ، فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَاذَ لَهُ، وَآسِ بَيْنَ النَّاسِ فِي وَجْهِكَ وَمَجْلِسِكَ وَعَدْلِكَ حَتَّى لَا يَيْأَسَ الضَّعِيفُ مِنْ عَدْلِكَ وَلَا يَطْمَعُ الشَّرِيفُ فِي حَيْفِكَ، الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ، وَالصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا، لَا يَمْنَعُكَ قَضَاءٌ قَضَيْتَهُ بِالْأَمْسِ رَاجَعْتَ فِيهِ نَفْسَكَ وَهُدِيتَ فِيهِ لِرُشْدِكَ أَنْ تُرَاجِعَ الْحَقَّ فَإِنَّ الْحَقَّ قَدِيمٌ وَمُرَاجَعَةَ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِي فِي الْبَاطِلِ، الْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيمَا يُخْتَلَجُ فِي صَدْرِكَ مِمَّا لَمْ يَبْلُغْكَ فِي الْكِتَابِ أَوِ السُّنَّةِ، اعْرِفِ الْأَمْثَالَ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: اما بعد، قضاء محکم فریضہ اور سنت متداولہ ہے، لہٰذا جب تمہیں دلیل پیش کی جائے تو اسے سمجھو اور حق واضح ہو جائے تو اسے نافذ کرو، کیونکہ نفاذِ حق کے بغیر (محض) حق گوئی فائدہ نہیں دیتی۔ اپنے چہرے، مجلس اور عدل میں لوگوں کو اُمید دلاؤ، تاکہ کمزور شخص تمہارے عدل سے مایوس ہو اور طاقتور تمہارے ظلم کی طمع نہ کرے۔ مدعی کے ذِمے گواہ (دلیل) پیش کرنا ہے جبکہ مدعا علیہ سے قسم لی جائے، مسلمانوں کے مابین صلح کرانا جائز ہے، ماسوائے اس صلح کے جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرے۔ کوئی فیصلہ کرنے کے بعد سوچ و بچار کے نتیجے میں تمہیں صحیح راہنمائی مل جائے تو وہ فیصلہ تمہیں حق کی طرف جانے سے نہ روکے، کیونکہ حق تو (بہ ہر حال) اصل ہے اور حق کی طرف پلٹ آنا باطل پر مصر رہنے سے بہتر ہے۔ جو بات تمہیں کتاب وسنت سے معلوم نہ ہو اور تمہارے دِل میں کھٹکا پیدا کرے؛ اسے خوب اچھی طرح سمجھو، امثال واَشباہ کو پہچانو، پھر معاملات کو ان پر قیاس کرو اور اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ اور حق کے زیادہ مشابہ بات پر اعتماد کرو۔ مدعی کو دلیل پیش کرنے کے لیے ایک مدت دو، سو اگر وہ

❶ صحيح البخاري: ٧١٥٨۔ صحيح مسلم: ١٧١٧۔ سنن ابن ماجه: ٢٣١٦۔ مسند أحمد: ٢٠٣٧٩۔ صحيح ابن حبان: ٥٠٦٣، ٥٠٦٤

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٤٦٠٠۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٠٦

وَالْأَشْبَاهَ ثُمَّ قِسِ الْأُمُورَ عِنْدَ ذَالِكَ فَاعْمَدْ إِلَى أَحَبِّهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَأَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيمَا تَرَى وَاجْعَلْ لِمَنِ ادَّعَى بَيِّنَةً أَمَدًا يَنْتَهِي إِلَيْهِ ، فَإِنْ أَحْضَرَ بَيِّنَةً أَخَذَ بِحَقِّهِ وَإِلَّا وَجَّهْتَ الْقَضَاءَ عَلَيْهِ فَإِنَّ ذَالِكَ أَجْلَى لِلْعَمَى وَأَبْلَغُ فِي الْعُذْرِ ، الْمُسْلِمُونَ عُدُولٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا مَجْلُودٌ فِي حَدٍّ أَوْ مُجَرَّبٌ فِي شَهَادَةِ زُورٍ أَوْ ظَنِينٌ فِي وَلَاءٍ أَوْ قَرَابَةٍ ، إِنَّ اللّٰهَ تَوَلَّى مِنْكُمُ السَّرَائِرَ وَدَرَأَ عَنْكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَإِيَّاكَ وَالْقَلَقَ وَالضَّجَرَ وَالتَّأَذِّيَ بِالنَّاسِ وَالتَّنَكُّرَ لِلْخُصُومِ فِي مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِي يُوجِبُ اللّٰهُ بِهَا الْأَجْرَ وَيُحْسِنُ بِهَا الذُّخْرَ ، فَإِنَّهُ مَنْ يُصْلِحْ نِيَّتَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَلَوْ عَلَى نَفْسِهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ ، وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْهُ غَيْرَ ذَالِكَ يَشِنْهُ اللّٰهُ ، فَمَا ظَنُّكَ بِثَوَابِ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي عَاجِلِ رِزْقِهِ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِهِ ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ . ❶

دلیل پیش کر دے تو اپنا حق لے جائے، ورنہ اس کے خلاف فیصلہ دے دو، کیونکہ یہ تاریکی میں روشن کرن اور بہترین عذر ہے۔ تمام مسلمان ایک دوسرے کے سلسلے میں گواہی کے لیے عادل ہیں، سوائے اس شخص کے جسے حد لگی ہو، یا جو جھوٹی گواہی میں معروف ہو، یا جو ولاء اور قرابت والا ہو۔ پوشیدہ باتوں میں اللہ تعالیٰ نے تمہاری ذمہ داری خود لے لی ہے اور تمہیں دلائل کا پابند کر کے تمہارا دفاع کیا ہے۔ اضطراب، گھٹن، لوگوں کو پریشان کرنے اور حق کے مقدمات نمٹانے کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنے سے بچو، اس کے بہ دولت اللہ تعالیٰ اجر سے نوازتا اور آخرت کو سنوارتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اپنے مابین معاملات کو صحیح کر لیتا ہے، خواہ اس کی ذات پر ضد ہی پڑتی ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں کافی ہو جاتا ہے۔ جو شخص لوگوں کے سامنے وہ روپ دھارتا ہے جو اللہ کے ہاں نہیں، تو اللہ اسے معیوب بنا دیتا ہے۔ اللہ عزوجل کے فوری رزق اور رحمتوں بھرے خزانوں کے مقابلے میں غیر اللہ سے بدلے کا کیسا گمان ہے۔ والسلام علیک۔

[٤٤٧٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، نا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ وَأَخْرَجَ الْكِتَابَ ، فَقَالَ: هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ ، ثُمَّ قُرِئَ عَلَى سُفْيَانَ: مِنْ هَاهُنَا إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيضَةٌ مُحْكَمَةٌ وَسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ ، فَافْهَمْ إِذَا أُدْلِيَ إِلَيْكَ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَاذَ لَهُ ، آسِ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَجْلِسِكَ وَوَجْهِكَ وَعَدْلِكَ حَتَّى لَا يَطْمَعَ شَرِيفٌ فِي حَيْفِكَ وَلَا يَخَافَ ضَعِيفٌ جَوْرَكَ ، الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ ، الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا ،

سعید بن ابی بردہ سے مروی ہے، انہوں نے ایک خط نکالا اور کہا: یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط ہے۔ پھر وہ سفیان بن عیینہ کو پڑھ کر سنایا گیا۔ (اس کی عبارت یہ تھی:) ہماری جانب سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام۔ آگے مکمل وہی روایت ہے جو اس سے قبل بیان ہوئی ہے۔

❶ المعرفة للبيهقي: ١٤/ ٢٤٠

لَا يَمْنَعُكَ قَضَاءٌ قَضَيْتَهُ بِالْأَمْسِ رَاجَعْتَ فِيهِ نَفْسَكَ وَهُدِيتَ فِيهِ لِرُشْدِكَ أَنْ تُرَاجِعَ الْحَقَّ فَإِنَّ الْحَقَّ قَدِيمٌ وَإِنَّ الْحَقَّ لَا يُبْطِلُهُ شَيْءٌ وَمُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِي فِي الْبَاطِلِ، الْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيمَا يُخْتَلَجُ عِنْدَ ذَالِكَ فَاعْمَدْ إِلَى أَحَبِّهَا إِلَى اللّٰهِ وَأَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيمَا تَرَى وَاجْعَلْ لِلْمُدَّعِي أَمَدًا يَنْتَهِي إِلَيْهِ فَإِنْ أَحْضَرَ بَيِّنَةً وَإِلَّا وَجَّهْتَ عَلَيْهِ الْقَضَاءَ، فَإِنَّ ذَالِكَ أَجْلَى لِلْعَمَى وَأَبْلَغُ فِي الْعُذْرِ، الْمُسْلِمُونَ عُدُولٌ بَيْنَهُمْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا مَجْلُودًا فِي حَدٍّ أَوْ مُجَرَّبًا فِي شَهَادَةِ زُورٍ أَوْ ظَنِينًا فِي وَلَاءٍ أَوْ قَرَابَةٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَوَلَّى مِنْكُمُ السَّرَائِرَ وَدَرَأَ عَنْكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ، ثُمَّ إِيَّاكَ وَالضَّجَرَ وَالْقَلَقَ وَالتَّأَذِّيَ بِالنَّاسِ وَالتَّنَكُّرَ لِلْخُصُومِ فِي مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِي يُوجِبُ بِهَا الْأَجْرَ وَيَحْسُنُ بِهَا الذِّكْرُ، فَإِنَّهُ مَنْ يُخْلِصْ نِيَّتَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْهُ غَيْرَ ذَالِكَ، شَانَهُ اللّٰهُ.

[٤٤٧٣]...... حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُنَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، نا صَالِحُ بْنُ مُوسَى ح وثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَفْصٍ الْخَثْعَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، نا صَالِحُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((سَيَأْتِيكُمْ عَنِّي أَحَادِيثُ مُخْتَلِفَةٌ، فَمَا جَاءَكُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلِسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي، وَمَا جَاءَكُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)). صَالِحُ بْنُ مُوسَى ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ. [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہیں میرے حوالے سے بہت سی باتیں معلوم ہوں گی، لہٰذا جو کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہوں؛ وہ میری ہوں گی اور جو کتاب اللہ اور میری سنت کے مخالف ہوں؛ وہ میری نہیں ہوں گی۔

صالح بن موسیٰ ضعیف راوی ہے، اس کی روایت کردہ حدیث سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔

[1] الكامل لابن عدى: ٤/ ١٣٨٧

[٤٤٧٤]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حُدِّثْتُمْ عَنِّي بِحَدِيثٍ تَعْرِفُونَهُ وَلَا تُنْكِرُونَهُ فَصَدِّقُوا بِهِ، وَمَا تُنْكِرُونَهُ فَكَذِّبُوا بِهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں میرے حوالے سے کوئی ایسی حدیث بیان کی جائے جسے تم پہچانتے ہو تو تصدیق کردو، اور جسے تم پہچانتے نہ ہو اس کی تکذیب کردو۔

[٤٤٧٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، وَزَادَ: ((فَإِنِّي أَقُولُ مَا يُعْرَفُ وَلَا يُنْكَرُ، وَلَا أَقُولُ مَا يُنْكَرُ وَلَا يُعْرَفُ)).

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ یقیناً میں وہی بات کرتا ہوں جو سمجھ میں آنے والی ہو؛ ایسی نہ ہو کہ جس کا انکار کر دیا جائے اور میں ایسی بات نہیں کرتا جو انکار کردی جانے والی ہو اور سمجھ میں نہ آنے والی ہو۔

[٤٤٧٦]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهَا تَكُونُ بَعْدِي رُوَاةٌ يَرْوُونَ عَنِّي الْحَدِيثَ، فَاعْرِضُوا حَدِيثَهُمْ عَلَى الْقُرْآنِ فَمَا وَافَقَ الْقُرْآنَ فَخُذُوا بِهِ، وَمَا لَمْ يُوَافِقِ الْقُرْآنَ فَلَا تَأْخُذُوا بِهِ)). هَذَا وَهْمٌ وَالصَّوَابُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بہت سے رُواۃ ہوں گے جو میرے حوالے سے احادیث بیان کریں گے، لہٰذا تم ان کی احادیث کو قرآن پر پیش کرو، جو حدیث قرآن کے موافق ہو اسے لے قبول کر لینا اور جو قرآن کے موافق نہ ہو اسے قبول مت کرنا۔

یہ وہم ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ عاصم، زید اور علی بن حسین کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرسل مروی ہے۔

[٤٤٧٧]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ، نا يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمٍ بِبَغْدَادَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ هَيْثَمٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي نَاقَةٍ، فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نُتِجَتْ هَذِهِ النَّاقَةُ عِنْدِي وَأَقَامَ بَيِّنَةً، فَقَضَى

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اونٹنی کا جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، دونوں کہہ رہے تھے کہ اونٹنی میرے ہاں ہوئی ہے اور دونوں نے دلیل بھی پیش کردی تو رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی اس آدمی کا فیصلہ اس کے حق میں کر دیا جس کے قبضے میں تھی۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٣٢٢٤

بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلَّذِي هِيَ فِي يَدِهِ. ❶

[٤٤٧٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ)). قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. ❷

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب حاکم فیصلہ کرتا ہے اور اجتہاد (یعنی خوب سوچ و بچار) کرتا ہے، لیکن (فیصلے میں) غلطی کر بیٹھتا ہے تو اسے ایک اَجر ملتا ہے اور جب وہ فیصلہ کرتا ہے اور اجتہاد کرتا ہے، اور درست فیصلہ کر دیتا ہے تو اسے دوہرا اَجر ملتا ہے۔
کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابوبکر بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا: مجھے یہ حدیث ابوسلمہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنائی۔

[٤٤٧٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، وَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٤٨٠]...... وَنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ، ثُمَّ إِنْ حَكَمَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ)). وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حاکم فیصلہ کرتے وقت غلط اجتہاد کرے تو اسے ایک اَجر ملتا ہے، پھر اگر وہ فیصلہ کرے اور درست اجتہاد کرے تو اسے دوہرا اَجر ملتا ہے۔
یزید بن الہاد نے کہا: میں نے یہ حدیث ابوبکر بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا: مجھے یہ حدیث ابوسلمہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنائی۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٥٦۔مصنف ابن أبي شيبة: ٦/ ٣١٦۔مصنف عبد الرزاق: ١٥٢٠٢

❷ صحيح البخاري: ٧٣٥٢۔صحيح مسلم: ١٧١٦۔سنن ابن ماجه: ٢٣١٤۔مسند أحمد: ١٧٧٧٤، ١٧٨١٦۔صحيح ابن حبان: ٥٠٦١۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٧٥٣

[٤٤٨١]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ نا أَبِي ح. وَنا ابْنُ صَاعِدٍ نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ نا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ قَوْلِ الْقَوَارِيرِيِّ.

دومختلف سندوں کے ساتھ قواریری کے بیان کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٤٨٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي، فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي كَانَتْ فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((يَمِينُهُ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ وَلَا يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ، فَقَالَ: ((لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَالِكَ))، فَانْطَلَقَ بِهِ لِيُحَلِّفَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ: ((أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ)). [1]

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرموت سے اور دوسرا کندہ سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے میرے والد کی زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ کندی نے کہا: زمین میری ہے، میں اس میں کھیتی باڑی کرتا ہوں، اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرمی سے فرمایا: تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ قسم اُٹھائے گا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ قسم اُٹھانے میں کسی کی پرواہ کرتا اور نہ کسی چیز سے احتراز کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم کے علاوہ تیرے لیے کوئی چارہ نہیں ہے۔ وہ اس سے قسم لینے کے لیے پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے ناحق مال کھانے کی خاطر قسم اُٹھائی تو یہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے اعراض کرے گا۔

[٤٤٨٣]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً لَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ. [2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کی ملکیت کا دعویٰ کر دیا، ان دونوں کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں قسم اُٹھانے کے لیے قرعہ نکالنے کا حکم دیا۔

[٤٤٨٤]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ خواہ وہ پسند کریں یا ناپسند کریں۔

---

[1] صحيح مسلم: ١٣٩ـ مسند أحمد: ١٨٨٦٣ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٧٤ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٢٢٣

[2] سنن ابن ماجه: ٢٣٢٩ـ مسند أحمد: ١٠٣٤٧، ١٠٧٨٧

الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِيهِ: ((أَحَبَّا أَوْ كَرِهَا)). ❶

[٤٤٨٥]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ، قَالَ: وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ بِالْكُوفَةِ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تمہارے ہاں کوفہ میں اسی طرح فیصلہ کیا۔

[٤٤٨٦]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَا: نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ، نا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُمَيْعٍ الْقُرَشِيُّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَّفَ طَالِبَ الْحَقِّ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ. ❸

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے طالب حق سے ایک گواہ کے ساتھ قسم لی۔

[٤٤٨٧]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا شَبَابَةُ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَضَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَاحِدٍ وَيَمِينِ صَاحِبِ الْحَقِّ، وَقَضَى بِهِ عَلِيٌّ بِالْعِرَاقِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ طالب حق سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کوفہ میں فیصلہ کیا۔

[٤٤٨٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِنَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فِي الْحَقِّ بِشَاهِدَيْنِ، إِنْ جَاءَ بِشَاهِدَيْنِ أَخَذَ حَقَّهُ، وَإِنْ جَاءَ بِشَاهِدٍ وَاحِدٍ حَلَفَ مَعَ شَاهِدِهِ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ دو گواہوں کی بنیاد پر ہے، اگر آدمی دو گواہ لے آئے تو اپنا حق وصول کر لے جائے، اور اگر ایک گواہ پیش کرے تو اس کے ساتھ قسم اُٹھائے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٢٣٤٦

❷ سنن ابن ماجه: ٢٣٦٩ ـ جامع الترمذي: ١٣٤٤ ـ مسند أحمد: ١٤٢٧٨

❸ جامع الترمذي: ١٣٤٥

[٤٤٨٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ ایک قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔

[٤٤٩٠]...... نا أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْطَاكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ صَالِحٍ، نا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْفُرَاتِ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَدَّ الْيَمِينَ عَلٰى طَالِبِ الْحَقِّ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مدعی کو قسم اُٹھانے کا موقع دیا۔

[٤٤٩١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيٰى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ أَوْلٰى بِالْيَمِينِ، فَإِنْ نَكَلَ حَلَفَ صَاحِبُ الْحَقِّ وَأَخَذَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مدعا علیہ قسم اٹھانے کا زیادہ مستحق ہے، لیکن اگر وہ انکار کردے تو مدعی قسم اُٹھا کر حق لے جا سکتا ہے۔

[٤٤٩٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ، نا أَبُو الْأَشْهَبِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دُعِيَ إِلٰى حَاكِمٍ مِنْ حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يُجِبْ فَهُوَ ظَالِمٌ لَا حَقَّ لَهُ)).

حسن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص مسلمانوں کا کوئی حاکم طلب کرے اور وہ حاضر نہ ہو، تو وہ ظالم ہے، اس کا حق نہیں ہے۔

[٤٤٩٣]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ح وَنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً، نا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَا: نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی کتاب میں یہ بات پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے گواہ کے ساتھ قسم کی صورت میں فیصلہ فرمایا۔

❶ سنن أبي داود: ٣٦١٠ـ جامع الترمذي: ١٣٤٣ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٦٨ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٧٣

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١٠/ ١٨٤ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠٠

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنٍ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. لَفْظُ الصَّلْتِ. ❶

یہ الفاظ صلت کے ہیں۔

[٤٤٩٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُونُسَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ. خَالَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَلَمْ يَذْكُرْ طَاوُسًا، وَكَذٰلِكَ قَالَ سَيْفٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔
عبدالرزاق نے اس کی مخالفت کی اور انہوں نے طاؤس کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح سیف نے قیس بن سعد سے بیان کیا اور انہوں نے عمرو بن دینار کے واسطے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

[٤٤٩٥]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ، نا شَيْبَانُ، نا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُثْمَانَ، كَانُوا يَقْضُونَ بِشَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي. قَالَ جَعْفَرٌ: وَالْقُضَاةُ يَقْضُونَ بِذٰلِكَ عِنْدَنَا الْيَوْمَ. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایک گواہ کے ساتھ مدعی سے قسم لے کر فیصلہ دیا کرتے تھے۔ جعفر کہتے ہیں: ہمارے جج صاحبان آج بھی اسی کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔

[٤٤٩٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: حَضَرْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقْضُونَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ کرتے تھے۔

[٤٤٩٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عِيسَى بْنُ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

❶ جامع الترمذي: ١٣٤٣ـ مسند أحمد: ٢٢٤٦٠ـ المعجم الكبير للطبراني: ٥٣٦١

❷ صحيح مسلم: ١٧١٢ـ سنن أبي داود: ٣٦٠٨ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٩٦٨ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٧٠ـ مسند أحمد: ٢٢٢٤، ٢٩٦٨، ٢٩٦٩ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٦٧

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٧٠

أَبِي عِمْرَانَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذَالِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ)). ❶

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بہ تکلف علاج کرے، حالانکہ اس سے پہلے طب کے معاملے میں اس کا کوئی تعارف ہی نہ ہو، تو وہ ضامن ہے (یعنی اگر اس کے ہاتھوں کوئی نقصان ہو جاتا ہے تو اس کی ذمہ داری اسی پر عائد ہوگی)۔

[٤٤٩٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ أَخُو خَطَّابٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذَالِكَ بِالطِّبِّ مَعْرُوفًا فَأَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُونَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بہ تکلف علاج کرے، حالانکہ وہ اس سے پہلے طب کے شعبے میں معروف نہ ہو، تو اگر اس کے ہاتھوں جان چلی جائے یا کوئی نقصان ہو جائے تو وہ (اس نقصان کا) ذمہ دار ہوگا۔

[٤٤٩٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا الْوَلِيدُ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بہ تکلف علاج کرے، حالانکہ طب کے معاملے میں اس کا کوئی تعارف ہی نہ ہو، تو وہ ضامن ہے

[٤٥٠٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَرْضِي هِيَ لِي، وَقَالَ الْآخَرُ: هِيَ أَرْضِي حَرَثْتُهَا وَزَرَعْتُهَا، فَأَحْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّذِي فِي يَدِهِ الْأَرْضُ. ❷

عدی کندی بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ایک نے کہا: میرے پاس جو زمین ہے وہ میری ملکیت ہے۔ دوسرے نے کہا: وہ میری زمین ہے، میں نے اس میں کھیتی باڑی کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے قسم لی جس کے قبضے میں زمین تھی۔

[٤٥٠١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدعی دلیل پیش کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

❶ سلف برقم: ٣٤٣٨

❷ سلف برقم: ٤٣٤٢

بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُدَّعِي أَوْلَى بِالْبَيِّنَةِ)).

[٤٥٠٢]...... نا رِضْوَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الصَّيْدَلَانِيُّ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْكَرْمَانِيُّ، نا عَبَّادٌ، عَنِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

فِي الْمَرْأَةِ تُقْتَلُ إِذَا ارْتَدَّتْ

اس عورت کا بیان جسے مُرتد ہونے پر قتل کر دیا جائے

[٤٥٠٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَهُ امْرَأَةٌ وَلَدَتْ مِنْهُ وَلَدَيْنِ، قَالَ: فَكَانَتْ تُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، قَالَ: فَذَكَرَتْهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَامَ إِلَيْهَا بِمِعْوَلٍ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَيْهَا حَتَّى أَنْفَذَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی بیوی تھی، جس سے اس کے دو بچے تھے، وہ رسول اللہ ﷺ (کی شان میں گستاخی کر کے آپ) کو اذیت پہنچایا کرتی تھی۔ آدمی اسے منع کرتا مگر وہ باز نہ آتی، وہ اسے ڈانٹتا مگر اسے اثر نہ ہوتا۔ ایک رات اس نے آپ ﷺ کا (نازیبا کلمات کے ساتھ) ذکر کیا تو وہ آدمی بھالا لے کر اس کی جانب اُٹھا اور اسے اس کے پیٹ پر رکھ دیا، پھر اس پر ٹیک لگا کر کھڑا رہا، یہاں تک کہ اسے (اس کے پیٹ میں) پیوست کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! گواہ ہو جاؤ کہ اس عورت کا خون رائیگاں ہے (یعنی اس کا کوئی قصاص اور دیت نہیں ہے)۔

[٤٥٠٤]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّرْبِيُّ، نا ابْنُ كَرَامَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٥٠٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِهٰذَا وَقَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَقَتَلْتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ)). قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: فِيهِ سُنَّةٌ فِي الْأَصْلِ فِي إِشْهَادِ الْحَاكِمِ عَلَى نَفْسِهِ بِإِنْفَاذِ الْقَضَاءِ.

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اس آدمی نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) گزشتہ رات وہ عورت آپ ﷺ کو گالیاں بکنے لگی اور آپ کی شان میں ہرزہ سرائی کرنے لگی تو میں نے اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! گواہ ہو جاؤ کہ اس کا خون رائیگاں ہے۔
امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں یہ اصول بیان ہو رہا ہے کہ حاکم کی ذات کے متعلق اس کی اپنی گواہی سے فیصلہ صادر ہو سکتا ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٤٣٦١

[٤٥٠٦] ...... نَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، نَا زَمْعَةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبِلَادُ بِلَادُ اللّٰهِ، وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللّٰهِ، وَمَنْ أَحْيَا مِنْ مَوَاتِ الْأَرْضِ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام شہر اللہ کے شہر ہیں اور تمام لوگ اللہ کے بندے ہیں، جو شخص کسی بنجر (لاوارث) زمین کو آباد کرے؛ تو وہ اسی کی ہے، اور ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے (یعنی جس نے ظلماً کسی کی زمین پر قبضہ کرلیا، اس کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا جائے گا)۔

[٤٥٠٧] ...... نَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، قَالُوا: نَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، نَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّازِيُّ، نَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ إِلَّا فِي الْقَسَامَةِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دعویٰ کرے اس کے ذِمے دلیل پیش کرنا ہے اور جو (اس دعوے کا) انکار کرے اس کے ذِمے قسم اُٹھانا ہے، سوائے قسامہ کے۔

[٤٥٠٨] ...... نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، نَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الضَّحَّاكِ، وَمُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: نَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ح وَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، قَالَا: نَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُطَرِّفٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ ح وَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، نَا مُطَرِّفٌ، عَنِ الزَّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ إِلَّا فِي الْقَسَامَةِ)). وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَحَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلًا.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دعویٰ کرے اس کے ذِمے دلیل پیش کرنا ہے اور جو انکار کرے اس کے ذِمے قسم اُٹھانا ہے، سوائے قسامہ کے۔
اس حدیث کو عبدالرزاق نے ابن جریج سے اور حجاج نے بھی ابن جریج سے روایت کیا اور انہوں نے عمرو سے مرسل روایت کیا۔

❶ صحيح البخاري: ٢٣٣٥ـ مسند أحمد: ٢٤٨٨٣ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٩٥٧ـ مسند أبي داود الطيالسي: ١٤٤٠ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٨٢٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ١٢٣

[٤٥٠٩]...... نـا أَبُو حَامِدِ بْنُ هَارُونَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَرُوذِيُّ، قَالَا: نا، مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، نـا حَجَّاجٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دعویٰ کرے اس کے ذِمے دلیل پیش کرنا ہے اور مدعا علیہ کے ذِمے قسم اُٹھانا ہے۔

[٤٥١٠]...... نـا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رَبِيعَةَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ خَالِدٍ، نـا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نـا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)).

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مدعی کے ذِمے دلیل پیش کرنا ہے اور مدعا علیہ کے ذِمے قسم اُٹھانا ہے۔

[٤٥١١]...... نـا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ، نـا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سِنَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((الْمُدَّعَى عَلَيْهِ أَوْلَى بِالْيَمِينِ إِلَّا أَنْ تَقُومَ بَيِّنَةٌ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مدعا علیہ قسم کا زیادہ حق رکھتا ہے، سوائے اس صورت کے کہ (مدعی کی طرف سے) دلیل قائم ہو جائے۔

[٤٥١٢]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نـا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ خُرَيْنِقَ بِنْتِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاهِدَيْنِ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدعی کو دو گواہ پیش کرنے کا حکم فرمایا اور مدعا علیہ پر قسم اُٹھانا لازم قرار دیا۔

[٤٥١٣]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ سلف برقم: ٣١٩١

❷ صحیح ابن حبان: ٥٩٩٦

نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ مَنْ طَلَبَ عِنْدَ أَخِيهِ طَلْبَةً بِغَيْرِ شُهَدَاءَ، فَالْمَطْلُوبُ أَوْلَى بِالْيَمِينِ.

نے گواہوں کی عدم موجودگی میں کسی سے حق طلب کرنے کی صورت میں مدعا علیہ کو قسم اُٹھانے کا زیادہ حق دار قرار دیا۔

[٤٥١٤]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ، نا رَوْحُ بْنُ صَلَاحٍ، نا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: دیہاتی کی شہری کے خلاف گواہی جائز نہیں ہے۔

[٤٥١٥]...... نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْبَدَوِيِّ عَلَى الْقَرَوِيِّ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

[٤٥١٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي صِدِّيقُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَعْضُبَةَ عَلَى الْمِيرَاثِ إِلَّا مَا حَمَلَ الْقَسَمُ)). ❷

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تقسیم کرنے والے کے سوا ورثاء پر کوئی پکڑ نہیں۔

[٤٥١٧]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صِدِّيقِ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تقسیم کرنے والے کے سوا ورثاء پر کوئی پکڑ نہیں۔

❶ سنن أبي داود: ٣٦٠٢ - سنن ابن ماجه: ٢٣٦٧

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٣٣

بْـنِ أَبِـی بَـكْـرٍ، عَنْ أَبِيهِ، كَذَا قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَـالَ: ((لَا تَـعْـصُبَةَ عَلٰى أَهْلِ الْمِيرَاثِ إِلَّا مَا حَمَلَ الْقَسَمَ)).

[٤٥١٨]...... نـا عَـلِـيُّ بْـنُ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْـمَـدُ بْـنُ سِـنَـانٍ، نـا عَـمْـرُو بْنُ عَوْنٍ، أنا أَبُو الْأَحْـوَصِ، عَـنِ الْـكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وُجِدَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَتِيلًا فِي دَالِيَةِ نَـاسٍ مِـنَ الْيَـهُـودِ فَـذَكَرُوا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَبَـعَـثَ إِلَيْهِـمْ فَـأَخَـذَ مِـنْهُـمْ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ خِيَارِهِمْ فَاسْتَحْلَفَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْتُ وَلَا عَلِمْتُ قَاتِلًا ثُمَّ جَعَلَ الدِّيَةَ عَلَيْهِمْ، قَالُوا: لَقَدْ قَضٰى بِمَا فِي نَامُوسِ مُوسَى. الْكَلْبِيُّ مَتْرُوكٌ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص یہودی کی زمین میں مقتول پایا گیا۔ نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے پچاس سمجھدار لوگوں کو طلب فرما کر ہر ایک سے یہ قسم لی کہ نہ تو میں نے اسے قتل کیا ہے اور نہ مجھے قاتل کا علم ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان پر دیت قرار دی، تو یہودیوں نے کہا: آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کی وحی کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔
کلبی متروک راوی ہے۔

[٤٥١٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْـنِ بُـلَيْلٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا أَبُو عُـمَـرَ الْـحَوْضِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مَـعْـمَـرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَنـا عُثْمَانُ بْنُ عَـلِـيٍّ الـصَّيْدَلَانِيُّ، وَهِبَةُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِءُ، قَـالَا: نـا مُـحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ مُوسَى الْمُقْرِءُ، نا إِسْحَـاقُ بْـنُ أَبِـي حَـمْـزَةَ، نـا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْـخَـصِيـبِ، نـا هَـارُونُ بْـنُ عَبْـدِ الرَّحِيمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْـمُـسَيِّـبِ، عَـنْ أَبِـي هُـرَيْـرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ الـلّٰهِ ﷺ: ((حَـرِيـمُ الْبِـئْرِ الْبَدِيِّ خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ ذِرَاعًـا، وَحَـرِيـمُ الْبِـئْـرِ الْعَادِيَّةِ خَمْسُونَ ذِرَاعًا، وَحَـرِيـمُ الْـعَيْنِ السَّائِحَةِ ثَلَاثُمِائَةِ ذِرَاعٍ، وَحَرِيمُ عَيْـنِ الـزَّرْعِ سِتُّمِـائَةِ ذِرَاعٍ)). لَـفْظُـهُمَا سَوَاءٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگلی کنویں کا حریم (احاطہ) پچیس ہاتھ ہوگا، معمول کے کنویں کا حریم پچاس ہاتھ ہوگا، (عام) بہتے چشمے کا حریم تین سو ہاتھ ہوگا اور کھیتی کو سیراب کرنے والے چشمے کا حریم چھ سو ہاتھ ہوگا۔
ان دونوں کے الفاظ ایک ہی ہیں، اس حدیث کا ابن میسب رحمہ اللہ سے مرسل مروی ہونا ہی درست بات ہے اور جس نے اسے مسند بیان کیا ہے اسے وہم ہوا ہے۔

❶ صحيح البخاري: ٦١٤٢۔صحيح مسلم: ١٦٦٩۔سنن أبي داود: ٤٥٢٠۔سنن ابن ماجه: ٢٦٧٧۔جامع الترمذي: ١٤٢٢۔سنن النسائي: ٨/ ٧

الصَّحِيحُ مِنَ الْحَدِيثِ أَنَّهُ مُرْسَلٌ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَمَنْ أَسْنَدَهُ فَقَدْ وَهِمَ. ❶

[٤٥٢٠]...... حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ، نا فَرَجُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، أَنَّهُ اسْتَقْطَعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمِلْحَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: مِلْحُ شَذًّا بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ، ثُمَّ إِنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَرَدْتُ الْمِلْحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مَاءٌ وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ، فَاسْتَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْيَضَ بْنَ حَمَّالٍ فِي قَطِيعَتِهِ مِنْهُ، قَالَ أَبْيَضُ: قَدْ أَقَلْتُكَ مِنْهُ عَلَى أَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّي صَدَقَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ، وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ)). قَالَ الْفَرَجُ: وَهُوَ الْيَوْمَ عَلَى ذَالِكَ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَقَطَعَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْضًا وَنَخِيلًا بِالْجُرْفِ جُرْفِ مُرَادٍ حِينَ أَقَالَهُ مِنْهُ. ❷

سیدنا ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمک کی کان بہ طورِ جاگیر طلب کی، جو کہ مأرب مقام پر تھی اور اس کو ”ملح شذا“ کہا جاتا تھا تو آپ ﷺ نے انہیں دے دی۔ پھر اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یقیناً میں دورِ جاہلیت میں نمک کی ایک کان پر گیا تھا اور وہ ایسی زمین تھی کہ جہاں نمک موجود نہیں تھا۔ لیکن جو شخص اس کان میں جاتا ہے وہ وہاں سے نمک لے آتا ہے اور وہ نمک بہتے ہوئے پانی کی طرح (نکلتا ہی رہتا) ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ابیض رضی اللہ عنہ سے نمک کی جاگیر طلب کر لی تو ابیض رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو یہ اس شرط پر واپس کرتا ہوں کہ آپ اسے میری طرف سے صدقہ قرار دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے اور یہ مسلسل بہنے والے پانی کی مثل ہے، جو اس میں جائے گا نمک لے لے گا۔ فرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ آج تک اسی طرح ہے، جو وہاں جاتا ہے (حسب ضرورت) نمک لے لیتا ہے، اور نبی ﷺ نے جب ان سے وہ جاگیر واپس طلب کی تو انہیں جرف مراد کے مقام پر زمین کا ٹکڑا اور کھجوروں کا باغ الاٹ کر دیا۔

[٤٥٢١]...... حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَمِينَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ، عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ شُمَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، قَالَ: وَفَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعْتُهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَهُ لِي، فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَدْرِي مَا أَقْطَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّمَا أَقْطَعْتَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ، فَرَجَعَ فِيهِ ❸

سیدنا ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نمک کی جاگیر چاہی، تو آپ ﷺ نے مجھے الاٹ کر دی۔ جب میں واپس ہوا تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ جانتے بھی ہیں کہ اسے کیا چیز بہ طورِ جاگیر الاٹ کر دی ہے؟ آپ نے اسے جاری پانی جیسی جاگیر دی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وہ فسخ فرما دی۔

---

❶ المراسيل لأبي داود: ٤٠٢

❷ سنن أبي داود: ٣٠٦٤ ـ جامع الترمذي: ١٣٨٠ ـ سنن ابن ماجه: ٢٤٧٥ ـ سنن الدارمي: ٢٦٠٨ ❸ صحيح ابن حبان: ٤٤٩٩

[٤٥٢٢]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، نا عَطَاءٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، وَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ، فَلَقَدْ سَمَّى لِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ فَنَسِيتُهُ، قَالَ: فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، وَقَالَ: ((يَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا))، أَحْسَبُهُ قَالَ: ((كَقَضْمِ الْفَحْلِ)). ❶

یعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوا، میرے خیال میں میرا یہ عمل سب سے پختہ ہے۔ میرا ایک مزدور تھا، وہ کسی شخص سے جھگڑ پڑا تو ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کی انگلی کو چبا ڈالا۔ (عطاء کہتے ہیں کہ) صفوان نے مجھے اس کا نام بھی بتایا تھا لیکن میں بھول گیا۔ جب اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس (چبانے والے) کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ پھر وہ اپنا یہ کیس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر گیا، تو آپ ﷺ نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیتے ہوئے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دیے رکھتا، تاکہ تو اسے چبا جاتا؟ راوی کہتے ہیں: یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ جس طرح سانڈ چباتا ہے۔

[٤٥٢٣]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَمَّيْهِ يَعْلَى، وَسَلَمَةَ ابْنَيْ أُمَيَّةَ، قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَذَهَبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُهُ الْعَقْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ عَضِيضَ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَسْأَلُ الْعَقْلَ لَا حَقَّ لَكَ))، فَأَطَلَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❷

اُمیہ کے صاحبزادے یعلیٰ اور سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوئے۔ ہمارے ساتھ اہل مکہ میں سے ہمارا ایک ساتھی بھی تھا۔ اس کی کسی شخص سے لڑائی ہوگئی، تو اس نے اس آدمی کے بازو پر زور سے کاٹا، اس نے اپنا بازو کھینچا تو اس (کاٹنے والے) کے سامنے کے دانت نکل گئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ دیت کا مطالبہ کر سکے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو سانڈ کی طرح کاٹ کھاتا ہے، پھر دیت کا مطالبہ کرنے چلا آتا ہے؟ تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا (یعنی ان میں کوئی قصاص اور دیت نہیں ہے)۔

[٤٥٢٤]..... نا الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ فَقَالَ: ((لَا عَقْلَ لَهَا))، فَأَطَلَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

اختلاف سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے (اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: ان (دانتوں) کی کوئی دیت نہیں ہے۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اسے بدلہ نہ دیا۔

---

❶ صحيح البخاري: ٢٢٦٥ - صحيح مسلم: ١٦٧٤ - سنن أبي داود: ٤٥٨٤ - سنن ابن ماجه: ٢٦٥٦ - سنن النسائي: ٨/ ٣٠ - مسند أحمد: ١٧٩٤٩، ١٧٩٥٣، ١٧٩٥٤ - صحيح ابن حبان: ٥٩٩٧، ٦٠٠٠ - شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٢٩٤.

❷ مسند أحمد: ١٧٩٥٣ - شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٢٩٥

[٤٥٢٥]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ)). خَالَفَهُ شُعْبَةُ، وَإِسْرَائِيلُ، وَعَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَرَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ مُرْسَلًا وَهُوَ الصَّوَابُ، وَوَهِمَ أَبُو حَمْزَةَ فِي إِسْنَادِهِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شریک (یعنی حصے دار) حقِ شفعہ رکھتا ہے اور ہر چیز میں حقِ شفعہ ہوتا ہے۔

شعبہ، اسرائیل، عمرو بن ابی قیس اور ابوبکر بن عیاش نے اس کے خلاف بیان کیا اور ان سب نے اسے عبدالعزیز بن رُفیع سے روایت کیا اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے مرسل روایت کیا، اور یہی درست ہے۔ ابوحمزہ کو اس کی اسناد میں وہم ہوا ہے۔

[٤٥٢٦]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ)). ❷

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑوسی اپنے قرب کی بناء پر زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٤٥٢٧]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، أَنَّ سَعْدًا سَاوَمَ أَبَا رَافِعٍ، أَوْ أَبُو رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدًا، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ)) مَا أَعْطَيْتُكَ.

عمرو بن شرید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ نے باہم سودا کیا، تو ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہ سن رکھا ہوتا کہ پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے، تو میں یہ تمہیں نہ دیتا۔

[٤٥٢٨]...... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، نا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَأَبُو رَافِعٍ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ: اشْتَرِ نَصِيبِي فِي دَارِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: لَا أُرِيدُهُ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: اشْتَرِهِ مِنْهُ، فَقَالَ:

عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابورافع رضی اللہ عنہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: میری جو زمین آپ کے گھر مین شامل ہے، وہ خرید لیجئے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا ایسا ارادہ نہیں ہے۔ کسی نے آپ کو مشورہ دیا کہ خرید لیجئے۔ چنانچہ آپ نے کہا: میں چار سو کے عوض خریدتا ہوں، نقد ہو سکا (تو فوراً ادا کر دوں گا) نہیں تو ادھار کرنا ہوگا۔ ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے نقد پانچ ہزار مل رہے ہیں۔ تو سعد رضی اللہ عنہ

❶ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤/ ١٢٦

❷ صحيح البخاري: ٦٩٧٧۔ مسند أحمد: ٢٣٨٧١۔ صحيح ابن حبان: ٥١٨٠، ٥١٨١

آخُذُهُ بِأَرْبَعِمِائَةٍ مُعَجَّلَةٍ أَوْ مُؤَخَّرَةٍ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: قَدْ أُعْطِيتُ خَمْسَةَ آلافٍ مُعَجَّلَةً، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا أَنَا بِزَائِدِكَ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَوْلا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ أَوْ نَصِيبِهِ))، مَا بِعْتُكَ بِأَرْبَعِمِائَةٍ وَتَرَكْتُ خَمْسَةَ آلافٍ.

نے کہا: میں آپ کو (اس سے) زیادہ نہیں دے سکتا۔ تو ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے قرب، یا فرمایا کہ اپنے حصے کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے تو میں پانچ ہزار چھوڑ کر آپ کو چار سو کے عوض ہرگز نہ دیتا۔

[٤٥٢٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، نا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الشَّرِيكُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ حَتَّى يَأْخُذَ أَوْ يَتْرُكَ)).

شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شریک (یعنی حصے دار) شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے، یہاں تک کہ وہ خرید لے یا چھوڑ دے۔

[٤٥٣٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حُصَيْنٍ الْجُبَيْلِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ نَصِيبًا لَهُ مِنْ دَارٍ لَهُ فِيهَا شَرِيكٌ، فَقَالَ شَرِيكُهُ: أَنَا أَحَقُّ بِالْبَيْعِ مِنْ غَيْرِي، فَرُفِعَ ذَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ)). ❶

عمرو بن شرید اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو اپنے گھر میں سے اپنا حصہ بیچا، جس میں ایک اور آدمی بھی حصے دار تھا، تو ان کے حصے دار نے کہا: میں اس گھر کو خریدنے کا اپنے علاوہ (کسی اور آدمی) زیادہ حق رکھتا ہوں۔ چنانچہ یہ معاملہ نبی ﷺ کی عدالت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٤٥٣١]...... نا صَاعِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ، نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ))، قِيلَ: مَا السَّقَبُ؟ قَالَ: ((الْجِوَارُ)).

سیدنا شرید بن سُوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ پوچھا گیا: سقب (قرب) سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمسائیگی۔

[٤٥٣٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حصے کی ہر چیز میں حق شفعہ قرار دیا ہے جب تک کہ وہ چیز تقسیم نہیں ہو جاتی۔ کسی باغیچے یا باغ کی تب تک خرید و فروخت جائز نہیں جب تک کہ آدمی اپنے حصے دار سے اجازت نہ لے لے۔ ابن

❶ مسند أحمد: ١٩٤٦١

الشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكٍ لَمْ يُقْسَمْ: رَبْعَةٌ أَوْ حَائِطٌ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ شَرِيكَهُ. وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ، فَإِنْ بَاعَهُ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ))، لَمْ يَقُلْ: يُقْسَمُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَّا ابْنُ إِدْرِيسَ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ الْحُفَّاظِ. ❶

مخلد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: یہاں تک کہ وہ اپنے حصے دار کو پیشکش کرے، سو اگر وہ چاہے گا تو خرید لے گا اور چاہے گا تو چھوڑ دے گا، لیکن اگر وہ اسے پیشکش کیے بغیر فروخت کر دے تو اس صورت میں وہ اسے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔
اس حدیث میں صرف ابن ادریس نے ہی یُقْسَم کے الفاظ بیان کیے ہیں اور وہ ثقہ اور حفاظ راویوں میں سے ہیں۔

[٤٥٣٣]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ رُزَيْقٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، نَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ الطَّائِفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَامَهُ سَعْدٌ بِبَيْتٍ لَهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا أَنَا بِزَائِدِكَ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو رَافِعٍ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ))، وَالصَّقَبُ الْقُرْبُ، مَا أَعْطَيْتُكَ.

عمرو بن شرید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے ایک گھر کا سودا کیا، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں چار سو مثقال سے زائد نہیں دوں گا۔ تو ابو رافع رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے، تو میں یہ آپ کو نہ دیتا۔

[٤٥٣٤]...... نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے اس معاملے (یعنی دین) میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے، تو وہ مردود (باطل) ہے۔

[٤٥٣٥]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفَارِقِيُّ، نَا سَهْلُ بْنُ صُقَيْرٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ مَرْدُودٌ)). قَوْلُهُ: عَنِ الزُّهْرِيِّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مال میں کتاب اللہ سے ہٹ کر تصرف کرے، اس کا وہ کام مردود ہے۔

❶ صحيح مسلم: ١٦٠٨ ـ مسند أحمد: ١٤٢٩٢، ١٤٣٢٦، ١٤٣٣٩ ـ صحيح ابن حبان: ٥١٧٨، ٥١٧٩

❷ صحيح البخاري: ٢٦٩٧ ـ صحيح مسلم: ١٧١٨ ـ سنن أبي داود: ٤٦٠٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٤ ـ مسند أحمد: ٢٤٤٥٠ ـ صحيح ابن حبان: ٢٦، ٢٧

خَطأٌ قَبِيحٌ .

[٤٥٣٦]..... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ فَعَلَ أَمْرًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ مَرْدُودٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا کام کیا، جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔

[٤٥٣٧]..... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالا: نا أَبُو عَامِرٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ جعْفَرٍ هُوَ الْمُخَرِّمِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا کام کیا، جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔

[٤٥٣٨]..... نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا زُفَرُ بْنُ عَقِيلٍ الْفِهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ أَمْرٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ کام جس پر ہمارا حکم نہیں، وہ مردود ہے۔

[٤٥٣٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ)). [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ ابتداءً نقصان پہنچایا جائے اور نہ بدلے میں نقصان دیا جائے۔

[٤٥٤٠]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑوسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی لکڑی (شہتیر) اپنے پڑوسی کی دیوار پر رکھ لے؛ خواہ وہ ناپسند ہی کرے، کم استعمال کا

[1] سنن ابن ماجه: ٢٣٤١۔المعجم الأوسط للطبراني: ٢٧٠

الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لِلْجَارِ أَنْ يَضَعَ خَشَبَتَهُ عَلَى جِدَارِ جَارِهِ وَإِنْ كَرِهَ، وَالطَّرِيقُ الْمِيتَاءُ سَبْعُ أَذْرُعٍ، وَلَا ضَرَرَ وَلَا إِضْرَارَ)). ❶

راستہ سات ہاتھ چوڑا ہوگا، اور کسی کو نہ ابتداء اُ نقصان دیا جائے اور نہ بدلے میں نقصان پہنچایا جائے۔

[٤٥٤١]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا ضَرَرَ وَلَا إِضْرَارَ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کو نہ ابتداء اُ نقصان پہنچایا جائے اور نہ بدلے میں۔

[٤٥٤٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: أُرَاهُ قَالَ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا ضَرَرَ وَلَا ضَرُورَةَ وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَهُ عَلَى حَائِطِهِ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کو نہ ابتداء اُ نقصان پہنچایا جائے اور نہ بدلے میں اور کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے بالکل مت روکے۔

[٤٥٤٣]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: إِذَا ادَّعَى الرَّجُلُ الْفَاجِرُ عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ الشَّيْءَ الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ كَاذِبٌ وَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا مُعَامَلَةٌ لَمْ يُسْتَحْلَفْ لَهُ.

قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب فاجر شخص نیک شخص کے کسی چیز کے بارے میں دعویٰ کرے اور لوگ جانتے ہوں کہ وہ جھوٹا شخص ہے اور ان کا آپس میں کوئی لین دین نہیں، تو اس کے لیے قسم نہیں لی جائے گی۔

[٤٥٤٤]...... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانَ، نا عَقِيلُ بْنُ دِينَارٍ مَوْلَى حَارِثَةَ بْنِ ظُفُرٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ ظُفُرٍ،

حارثہ بن ظفر بیان کرتے ہیں کہ دو بھائیوں کا ایک گھر تھا، انہوں نے درمیان میں دیوار کرلی، پھر وہ دونوں فوت ہو گئے اور ان دونوں نے پسماندگان میں اولاد چھوڑی۔ دونوں کی

❶ مسند أحمد: ٢٨٦٥ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١١٨٠٦ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٧/ ٢٥٦ ـ مسند أحمد: ٢٠٩٨، ٢٣٠٧، ٢٨٦٥
❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٧
❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٦٩

أَنَّ دَارًا كَانَتْ بَيْنَ أَخَوَيْنِ فَحَظَرَا فِي وَسَطِهَا حَظَارًا ثُمَّ هَلَكَا وَتَرَكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَقِبًا فَادَّعَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَّ الْحَظَارَ لَهُ مِنْ دُونِ صَاحِبِهِ، فَاخْتَصَمَ عَقِبَاهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرْسَلَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَضَى بَيْنَهُمَا فَقَضَى بِالْحَظَارِ لِمَنْ وَجَدَ مَعَاقِدَ الْقُمُطِ تَلِيهِ ثُمَّ رَجَعَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَبْتَ))، قَالَ دَهْثَمٌ أَوْ قَالَ: ((أَحْسَنْتَ)). خَالَفَهُ فِي الْإِسْنَادِ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ. ❶

اولاد نے دعویٰ کر دیا کہ دیوار ہماری ہے نہ کہ ان کی۔ چنانچہ دونوں کی اولاد اپنا جھگڑا لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی، تو آپ نے سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے ان کے درمیان فیصلہ کیا، اور دیوار کا فیصلہ اس کے حق میں دے دیا جن کے ہاں رسیوں کے کھونٹے تھے۔ پھر انہوں نے واپس آ کر نبی ﷺ کو (اپنے فیصلے سے) آگاہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے درست فیصلہ کیا ہے۔ دھثم نے یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔

ابوبکر بن عیاش نے اسناد میں اس کی مخالفت کی ہے۔

[٤٥٤٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانَ، عَنْ نِمْرَانَ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ قَوْمًا اخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي خُصٍّ كَانَ بَيْنَهُمْ، فَبَعَثَ حُذَيْفَةَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ فَقَضَى لِلَّذِينَ يَلِيهِمُ الْقُمُطُ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((أَصَبْتَ)) أَوْ ((أَحْسَنْتَ)). لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ دَهْثَمِ بْنِ قُرَّانَ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ. ❷

جاریہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک جھونپڑی، جو ان کے درمیان (مشترکہ) تھی، کے متعلق اپنا مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے ان کے درمیان فیصلے کے لیے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا، انہوں نے فیصلہ ان کے حق میں دے دیا جن کے پاس رسیوں کے کھونٹے تھے۔ پھر جب وہ نبی ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ کو بتلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے درست فیصلہ کیا یا فرمایا کہ تم نے اچھا فیصلہ کیا۔

اس حدیث کو دھثم بن قران کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ ضعیف راوی ہے، اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے۔

[٤٥٤٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الْغُرَمَاءِ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی مفلس ہو جائے اور بیچنے والا شخص اپنا ساز و سامان جوں کا توں پا لے تو قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٤٥٤٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٢٠٨٧ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٦٨

❷ سنن ابن ماجه: ٢٦٣٦

❸ صحيح البخاري: ٢٤٠٢ـ صحيح مسلم: ١٥٥٩ـ سنن أبي داود: ٣٥١٩ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٥٨ـ جامع الترمذي: ١٢٦٢ـ سنن النسائي: ٧/ ٣١١ـ مسند أحمد: ٧٣٩٠ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٣٨

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَأَفْلَسَ صَاحِبُهَا فَوَجَدَهَا بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا)). ❶

جس نے کوئی سامان فروخت کیا، پھر اس (سامان) کا مالک مفلس ہو گیا اور وہ اس مال کو جوں کا توں پائے تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٤٥٤٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، نا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ، نا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ لَمْ يَقْتَضِ مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ، وَأَيُّمَا امْرِءٍ مَاتَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ)). خَالَفَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ. وَالْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ضَعِيفَانِ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی آدمی مفلس ہو جائے اور اس کے پاس کسی دوسرے کا مال بعینہٖ موجود ہو اور اس نے سامان کی قیمت کا کچھ حصہ بھی وصول نہ کیا ہو تو باقی قرض خواہوں کے ساتھ ہوگا، اور جو آدمی مرجائے اور اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال بعینہٖ موجود ہو، خواہ اس نے اس سے کچھ وصول کیا ہو، یا نہ وصول کیا ہو، بہ ہر صورت وہ باقی قرض خواہوں کے ساتھ ہوگا۔

اسماعیل بن عیاش اور موسیٰ بن عقبہ نے زبیدی سے روایت کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے۔ یمان بن عدی اور اسماعیل بن عیاش دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[٤٥٤٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ح وَنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْخَبَائِرِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَأَدْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ وَلَمْ يَقْتَضِ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ، وَإِنْ كَانَ قَضَى مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی نے کوئی سامان فروخت کیا، پھر اس نے کسی آدمی کے پاس اپنا سامان جوں کا توں پالیا جبکہ وہ خریدار مفلس ہو چکا ہو تو اگر اس نے سامان کی قیمت کا کچھ حصہ بھی وصول نہیں کیا تو وہ سامان اس فروخت کنندہ کا ہے اور اگر اس نے سامان کی کچھ بھی قیمت وصول کر لی تھی تو اب باقی قیمت کے سلسلے میں وہ دیگر قرض خواہوں کے ساتھ ہوگا۔

یہ الفاظ دعلج کے ہیں۔

❶ سلف برقم: ٢٩٠٢

❷ سنن أبي داود: ٣٥٢٢

وَاللَّفْظُ لِدَعْلَجٍ . ❶

[٤٥٥٠]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا جَعْفَرٌ الْفِرْيَابِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: ((وَأَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ)) .

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) جو آدمی مرجائے اور اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال بعینہٖ موجود ہو، خواہ اس نے اس سے کچھ وصول کیا ہو یا نہ وصول کیا ہو، بہ ہر صورت وہ باقی قرض خواہوں کے ساتھ ہوگا۔

[٤٥٥١]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جُبَيْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْفُرَاتِ الْخُزَاعِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَاضِي الْيَمَنِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَجَرَ عَلَى مُعَاذٍ مَالَهُ وَبَاعَهُ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَيْهِ . ❷

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ پر ان کے مال میں تصرف پر پابندی عائد کردی اور اس مال کو اس قرض کی وجہ سے روک دیا جو ان پر تھا۔

[٤٥٥٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافُ، نا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ، نا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ أَتَى الزُّبَيْرَ فَقَالَ: إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَيْعَ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّ عَلِيًّا يُرِيدُ أَنْ يَأْتِيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَسْأَلَهُ أَنْ يَحْجُرَ عَلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: فَأَنَا شَرِيكُكَ فِي الْبَيْعِ، فَأَتَى عَلِيٌّ عُثْمَانَ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ جَعْفَرٍ اشْتَرَى بَيْعَ كَذَا وَكَذَا فَاحْجُرْ عَلَيْهِ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا شَرِيكُهُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: كَيْفَ أَحْجُرُ عَلَى رَجُلٍ فِي بَيْعٍ شَرِيكُهُ فِيهِ الزُّبَيْرُ؟ قَالَ يَعْقُوبُ: أَنَا آخُذُ بِالْحَجْرِ وَأَرَاهُ،

عروہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: میں نے فلاں فلاں سودا خریدا ہے جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ مجھ پر اس سلسلے میں پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کرنے کے لیے امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں۔ تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سودے میں تمہارا شریک (حصے دار) ہوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: ابن جعفر نے فلاں سودا کیا ہے، اس پر پابندی عائد کیجئے۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سودے میں اس کا حصے دار ہوں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کی بیع پر کیسے پابندی لگاؤں جس کے شریک سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ہیں؟ یعقوب نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میں پابندی لگانے کا قائل ہوں اور اسے صحیح سمجھتا ہوں، ایسے شخص کی خرید و فروخت کو

❶ سلف برقم: ٢٩٠٢ .

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٤٨ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠١

وَأَحْجُرُ وَأُبْطِلُ بَيْعَ الْمَحْجُورِ عَلَيْهِ وَشِرَاءَهُ، وَإِذَا اشْتَرٰى أَوْ بَاعَ قَبْلَ الْحَجْرِ فَإِنْ كَانَ صَلَاحًا أَجَزْتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعْنًى يَسْتَحِقُّ الْحَجْرَ حَجَرْتُ عَلَيْهِ وَرَدَدْتُ عَلَيْهِ بَيْعَهُ وَإِنْ كَانَ مِمَّنْ لَا يَسْتَحِقُّ الْحَجْرَ عَلَيْهِ أَجَزْتُ بَيْعَهُ. قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يَحْجُرُ وَلَا يَأْخُذُ بِالْحَجْرِ. ❶

باطل قرار دیتا ہوں، اگر وہ پابندی عائد ہونے سے قبل خرید فروخت کرے اور وہ اس کے لیے مناسب ہو تو میں اسے برقرار رکھتا ہوں، اگر وہ پابندی کے لائق ہو تو میں اس پر پابندی عائد کر کے اس کی خرید وفروخت کو باطل قرار دیتا ہوں اور اگر وہ پابندی کے لائق نہیں تو اس کی بیع کو برقرار رکھتا ہوں۔ یعقوب بن ابراہیم کہتے ہیں: ابوحنیفہ نہ تو پابندی عائد کرتے ہیں اور نہ اس کے قائل ہیں۔

[٤٥٥٣]...... نا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، نا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ الْيَدَ وَاللِّسَانَ)). ❷

مکحول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا حق لینا ہو وہ (برا بھلا) کہنے اور کرنے کا حق رکھتا ہے۔

[٤٥٥٤]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْمُقْرِءُ، نا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، نا أَبِي، نا عِيسَى بْنُ مُوسٰى، نا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ وَلَهُ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ فَالَّذِي عَلَيْهِ حَالٌّ وَالَّذِي لَهُ إِلَى أَجَلِهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی فوت ہو جائے اور موت تک کا کچھ قرض اس کے ذِمے ہو اور کچھ قرض اس نے لینا ہو تو اس کے ذِمے کا قرض برقرار رہے گا، البتہ جو اس کے لیے تھا وہ اس کی موت تک کے لیے تھا۔

[٤٥٥٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ الرَّمَادِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا قُسِمَ وَوَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم سے قبل ہر چیز میں شفعہ قرار دیا ہے، لیکن جب تقسیم ہو جائے اور حدود متعین ہو کر راستے جدا جدا ہو جائیں تو شفعہ نہیں رہتا۔

[٤٥٥٦]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، وَعُمَرُ

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دایہ کی گواہی کو

---

❶ مسند الشافعی: ٢/ ١٦٠۔السنن الکبریٰ للبیهقی: ٦/ ٦١

❷ صحیح البخاری: ٢٣٩٣۔صحیح مسلم: ١٦٠١

❸ صحیح البخاری: ٢٢١٣۔سنن النسائی: ٧/ ٣٢١۔الموطأ: ٢٣٧١۔مسند أحمد: ١٤١٥٧، ١٤٩٩٩، ١٥٢٨٩۔صحیح ابن حبان: ٥١٨٤، ٥١٨٦، ٥١٨٧

بْـنُ الْـحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَعْمَرٍ هُـوَ ابْـنُ أَخِـي أَبِـي مَعْمَرِ الْقَطِيعِيِّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْـدِ الْـمَـلِكِ الْوَاسِطِيُّ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِـلٍ ، عَـنْ حُـذَيْفَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَجَـازَ شَهَـادَةَ الْـقَـابِـلَةِ . مُـحَـمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الْأَعْمَشِ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ . ❶

جائز قرار دیا۔

محمد بن عبدالملک نے اس حدیث کو اعمش سے نہیں سنا، ان دونوں کے درمیان ایک مجہول آدمی ہے۔

[٤٥٥٧]...... نـا عُـمَرُ بْنُ الْحَسَنِ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَا: نا وَهْبُ بْـنُ بَـقِيَّةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الـرَّحْـمٰـنِ الْـمَـدَائِنِيِّ ، عَنِ الْأَعْـمَـشِ ، عَنْ أَبِي وَائِـلٍ ، عَـنْ حُـذَيْـفَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ ﷺ أَجَـازَ شَهَادَةَ الْقَابِلَةِ . ❷

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دایہ کی گواہی کو جائز قرار دیا۔

[٤٥٥٨]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ ، نـا إِبْـرَاهِيـمُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّوَّافُ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُـحَـمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ ، نا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَـلِـيٍّ ، قَـالَ: شَهَـادَةُ الْـقَـابِـلَةِ جَـائِـزَةٌ عَلَى الِاسْتِهْلَالِ . ❸

عبداللہ بن نجی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچے کے چیخنے (رونے) کے متعلق دایہ کی گواہی جائز ہے۔

[٤٥٥٩]...... ثـنـا عُـمَـرُ بْـنُ الْـحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، نا إِبْـرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ ، نا بَـقِيَّةُ ، عَـنْ شُعْبَةَ ، عَـنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ عَـطَـاءٍ ، عَـنْ عُـمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَـالَ: أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهَـادَةَ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ فِي النِّكَاحِ . ❹

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کے لیے ایک آدمی اور دو عورتوں کی گواہی جائز قرار دی۔

---

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ١٠/ ١٥١
❷ المعرفة للبیهقی: ١٤/ ٢٦١
❸ مصنف عبد الرزاق: ١٣٩٨٦
❹ السنن الکبریٰ للبیهقی: ١٧/ ١٢٦

[٤٥٦٠] ..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، نا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ فَرَضَ لِامْرَأَةٍ وَخَادِمِهَا اثْنَا عَشَرَ دِرْهَمًا، لِلْمَرْأَةِ ثَمَانِيَةٌ وَلِلْخَادِمِ أَرْبَعَةٌ وَدِرْهَمَانِ مِنَ الثَّمَانِيَةِ لِلْقُطْنِ وَالْكَتَّانِ.

خلاس سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت اور اس کے خادم کے لیے بارہ درہم وظیفہ مقرر فرمایا، عورت کے لیے آٹھ اور خادم کے لیے چار درہم، اور آٹھ میں سے دو درہم روئی اور سن کے لیے ہیں۔

[٤٥٦١] ..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَقَتَادَةَ، وَحُمَيْدٍ، وَسِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَأَقْرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَرَدَّ أَرْبَعَةً فِي الرِّقِّ. ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کیے، ان کے علاوہ اس کے پاس مال نہیں تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان میں قرعہ ڈال کر دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی رکھا۔

[٤٥٦٢] ..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا اللَّيْثُ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَرَكَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَأَعْتَقَهُمْ جَمِيعًا عِنْدَ مَوْتِهِ، فَرُفِعَ ذَالِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ الثُّلُثَ وَأَرَقَّ الثُّلُثَيْنِ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْحَسَنِ. وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کی وفات ہوئی تو اس نے چھ غلام چھوڑے، اس کے پاس ان کے سوا کوئی مال نہیں تھا، تو اس نے اپنی وفات کے وقت ان سب کو آزاد کر دیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی گئی تو آپ ﷺ نے تین حصوں میں بانٹ کر قرعہ اندازی کی اور ایک تہائی (یعنی دو) کو آزاد کر دیا اور دو تہائی (یعنی چار) کو غلام ہی رہنے دیا۔

❶ صحيح مسلم: ١٦٦٨۔ سنن النسائي: ٤/ ٦٤۔ سنن أبي داود: ٣٩٥٨۔ مسند أحمد: ١٩٨٤٥۔ صحيح ابن حبان: ٤٣٢٠، ٥٠٧٥

هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَالِكَ . ❶

[٤٥٦٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْأَيْلِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، نا اللَّيْثُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ تَوْبَةَ بْنِ نَمِرٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ الدِّمَشْقِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ سِتَّةَ أَرْؤُسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَسْهَمَ عَلَيْهِمْ فَأَخْرَجَ ثُلُثَهُمْ .

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے چھ غلام آزاد کیے، اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا۔ جب اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ اس پر ناراض ہوئے، پھر آپ ﷺ نے ان میں قرعہ ڈال کر دو کو آزاد کر دیا۔

[٤٥٦٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَنا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نا وَكِيعٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مُعَاوِيَةَ ، قَالَا: نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا أَنْ آخُذَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فِي ذَالِكَ؟ قَالَ: ((خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي أَوْلَادَكِ بِالْمَعْرُوفِ)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان بخیل آدمی ہے، مجھے اتنا خرچہ بھی نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بیٹوں کو کفایت کرے، سوائے اس کے کہ میں اس کی لاعلمی میں کچھ لے لوں، کیا ایسا کرنے میں مجھ پر گناہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اتنا لے سکتی ہو جو دستور کے مطابق تمہیں اور تمہاری اولاد کو کفایت کر سکے۔

[٤٥٦٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذِهِ حَرَمُ اللّٰهِ حَرَّمَهَا يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَوَضَعَ هَذَيْنِ الْجَبَلَيْنِ ، لَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ يَحِلَّ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شہر (مکہ) کو اللہ نے اس دن سے حرم قرار دے رکھا ہے جس دن اس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا اور (مکہ کے گرد) ان دو پہاڑوں کو گاڑا۔ یہ نہ تو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، میرے لیے بھی دن کا کچھ وقت ہی حلال ہوا تھا۔ یہاں کی گھاس نہیں کاٹی

❶ مسند أحمد: ١٩٨٢٦ ـ صحيح ابن حبان: ٤٥٤٢

❷ صحيح البخاري: ٥٣٦٤ ـ صحيح مسلم: ١٧١٤ ـ سنن أبي داود: ٣٥٣٢ ـ سنن ابن ماجه: ٢٢٩٣ ـ السنن الكبرٰى للنسائي: ٣٠٨ ـ مسند أحمد: ٢٤١١٧ ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٥٥ ، ٤٢٥٦ ، ٤٢٥٧ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٨٣٣ ، ١٨٣٤ ، ١٨٣٥

لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَنْ لَا يُحْصَدَ شَوْكُهَا وَلَا يُنَفَّرَ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَائُهَا، وَلَا تُرْفَعَ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ))، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ لَا صَبْرَ لَهُمْ عَنِ الْإِذْخِرِ لِقَيْنِهِمْ وَأَبْنِيَاتِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ)). ❶

جا سکتا، یہاں کا شکار نہیں بھگایا جا سکتا، یہاں کے کانٹے (درخت) نہیں اُکھاڑے جا سکتے، یہاں سے گری پڑی چیز نہیں اٹھائی جا سکتی، صرف اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اہلِ مکہ کا اِذخر (بوٹی) کے بغیر گزارہ نہیں، یہ ان کے سوناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوائے اِذخر کے (یعنی اسے کاٹنے کی اجازت ہے)۔

[٤٥٦٦]...... نَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَرَبِيعَةُ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، قَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَغْنِ بِهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ، فَإِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ))، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، قَالَ: ((مَا لَكَ وَمَا لَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا))، وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ، فَقَالَ: ((خُذْهَا فَإِنَّهَا لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)). ❷

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گرے پڑے سونا چاندی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تھیلی اور منہ بند کو پہچان لو اور ایک سال تک اس کا اعلان کراؤ، اگر کوئی اس کا طالب نہ ہو تو اسے اپنے مال میں شامل کر لو، لیکن یہ بہ طورِ امانت رہے گا، جب کبھی اس کا طالب آئے تو اسے واپس کرنا ہوگا۔ سائل نے آپ ﷺ سے گمشدہ اُونٹ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس سے کیا غرض؟ اس کا جوتا اور اس کا مشکیزہ اس کے ساتھ ہوتا ہے، وہ تب تک خود ہی پانی پی سکتا ہے اور درختوں کے پتے کھا سکتا ہے جب تک کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈ نہ لے۔ سائل نے آپ ﷺ سے گمشدہ بکری کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑ لو، کیونکہ وہ یا تو تمہاری ہے، یا تیرے بھائی کی، یا پھر بھیڑیے کی (یعنی اگر تم اسے نہیں پکڑو گے تو یا کوئی اور پکڑ لے گا، یا پھر بھیڑیا کھا جائے گا)۔

[٤٥٦٧]...... نَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، نَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَيَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، فَقَالَ: ((مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتُصِيبُ الشَّجَرَ فَلَا تَعَرَّضْ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا جوتا اور اس کا مشکیزہ اس کے ساتھ ہوتا ہے، وہ پانی پی سکتا ہے، درختوں کے پتے کھا سکتا ہے، تم اس کے در پے نہ ہو۔ آپ ﷺ سے گمشدہ بکری کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یا تو

❶ مسند أحمد: ٢٢٧٩، ٢٩٦٢

❷ مسند أحمد: ١٧٠٦٠

لَهَا))، وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: ((لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَخُذْهَا)). ❶

تمہاری ہے، یا تمہارے بھائی کی، یا پھر بھیڑیے کی، لہٰذا اسے پکڑ لو۔

[٤٥٦٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَبَّانَ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ أَحَدٍ أَحَقُّ بِمَالِهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)). ❷

حبان بن ابوجبلہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص اپنے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر اپنے مال کا حق رکھتا ہے۔

[٤٥٦٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَأَنَا لِحَدِيثِ يَحْيَى أَحْفَظُ، قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُهُ لِرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَحَدَّثَنِي عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، فَقَالَ: ((مَا لَهُ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ مِنَ الشَّجَرِ حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا))، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((خُذْهَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)).

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: گمشدہ اونٹ کے متعلق آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ آپ (اس قدر) غصے ہوئے کہ آپ کے رُخسار سرخ ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس سے کیا غرض؟ اس کا جوتا اور اس کا مشکیزہ اس کے ساتھ ہوتا ہے، وہ پانی پی سکتا ہے اور درختوں کے پتے کھا سکتا ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈ لے۔ سائل نے کہا: اور گمشدہ بکری (کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑ لو، کیونکہ وہ یا تو تمہاری ہے، یا تمہارے بھائی کی، یا پھر بھیڑیے کی۔

[٤٥٧٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ؟ قَالَ: ((هِيَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ إِلَّا مَا أَوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ قَطْعُ الْيَدِ، وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَتُهُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلے کا ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! پہاڑ پر چرنے والے جانوروں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جانور اور اس جیسا ایک جانور دے اور سزا الگ پائے، جانور کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن جو باڑے کے اندر ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو، اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر وہ ڈھال کی مالیت سے کم ہو تو وہ جانور اسی طرح سے دے اور سزا کے کوڑے کھائے۔ اس نے

❶ سلف مطولاً برقم: ٣٤٣٦

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١٠/ ٣١٩

وَجَـلَدَاتُ نَكَالٍ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ؟ قَالَ: ((هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلَّا مَا أَوَاهُ الْجَرِينُ فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ الْقَطْعُ، وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَتُهُ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ))، قَالَ: فَكَيْفَ تَرَى فِيمَا يُوجَدُ فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَفِي الْقَرْيَةِ الْمَسْكُونَةِ؟ قَالَ: ((عَرِّفْهُ سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهِ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهِ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَمَا كَانَ فِي الطَّرِيقِ غَيْرِ الْمِيتَاءِ وَالْقَرْيَةِ غَيْرِ الْمَسْكُونَةِ، فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ))، قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((طَعَامٌ مَأْكُولٌ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ احْبِسْ عَلَى أَخِيكَ ضَالَّتَهُ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، وَلَا يُخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبَ، تَأْكُلُ الْكَلَأَ وَتَرِدُ الْمَاءَ دَعْهَا حَتّٰى يَأْتِيَ طَالِبُهَا)). ❶

عرض کیا: اے اللہ کے رسول! درخت پر لگے پھلوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسی مقدار میں پھل اور ادا کرے اور وہ بھی واپس کرے اور اس کی سزا برداشت کرے، پھل چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، لیکن جو کھلیان میں رکھا گیا ہو، اگر اس قدر چوری کرے کہ اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر کم چوری کرے تو تاوان دے اور سزا کے کوڑے کھائے۔ اس نے عرض کیا: عام راستے اور آبادی سے ملنے والی چیز کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سال اس کا اعلان کراؤ، اگر طالب آ جائے تو اسے دے دو، ورنہ تم اس کو اپنے استعمال میں لے آؤ، البتہ اگر کبھی اس کا طالب آ جائے تو اسے واپس کرنا ہوگا۔ غیر آباد راستے اور ویران علاقے سے ملنے والی چیز اور (جاہلیت کے) دفینے (یعنی زیر زمین مدفون خزانے) میں پانچویں حصے کی ادائیگی ہے۔ اس نے عرض کیا: گمشدہ بکری کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو کھائی جانے والی چیز ہے، جسے تم یا تمہارا بھائی یا بھیڑیا کھا جائے گا، اسے اپنے بھائی کے لیے پکڑ رکھ۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گمشدہ اونٹ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس سے کیا غرض؟ اس کا مشکیزہ اور جوتا اس کے ساتھ ہوتا ہے، بھیڑیے کا اسے کوئی خطرہ نہیں، وہ پتے کھا لیتا ہے اور پانی پی لیتا ہے، اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈ لے۔

[٤٥٧١]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّرَّادُ، نَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ وَصِيَّةٌ)). مُبَشِّرُ بْنُ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل کے لیے وصیت روا نہیں۔

مبشر بن عبید متروک راوی ہے جو اپنی طرف سے ہی حدیث گھڑ لیتا تھا۔

❶ سنن النسائي: ٨/ ٨٥ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٨١ ـ سنن أبي داود: ١٧٠٨ ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٩٦

عُبَيْدٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ يَضَعُ الْحَدِيثَ. ❶

[٤٥٧٢]...... نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الْعَرْزَمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَافِرِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، عَنْ أَبِي مَرْوَانَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل کو میراث نہیں ملے گی۔

[٤٥٧٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ح وَنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ)). ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل کے لیے میراث میں کچھ نہیں ہے۔

[٤٥٧٤]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَزْهَرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا أَبُو قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ)). ❹

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل کے لیے کچھ نہیں ہے۔

[٤٥٧٥]...... وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٥٧٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ

اسلم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہانی نام کے ایک غلام کو چراگاہ پر مقرر کیا اور اس سے فرمایا: اے ہانی! مسلمانوں پر دستِ شفقت رکھنا اور مظلوم کی آہ سے بچنا، کیونکہ

---

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٦/ ٢٨١

❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٦/ ٢٢٠

❸ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٦/ ٢٢٠

❹ مسند أحمد: ٣٤٨

أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى: هَانِءٌ عَلَى الْحِمَى، فَقَالَ لَهُ: يَا هَانِءُ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا مُجَابَةٌ، وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ، وَابْنِ عَوْفٍ فَإِنَّهُمَا إِنْ تُهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَانِ إِلَى زَرْعٍ وَنَخْلٍ، وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ إِنْ تُهْلِكْ مَاشِيَتُهُ يَأْتِينِي بِبَنِيهِ، فَيَقُولُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَتَارِكُهُمَا أَنَا لَا أَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ، وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنْ قَدْ ظَلَمْنَاهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا حَمَيْتُ عَلَى النَّاسِ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا.
وَكَذَٰلِكَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ. ❶

وہ قبول ہو جاتی ہے۔ مویشی وغنائم والوں کو داخل ہونے دو، مجھ سے، ابن عفان سے اور ابن عوف سے پرہیز کرو، کیونکہ اگر ان کے جانور ہلاک ہو گئے تو وہ کھیتی اور کھجوروں سے پورا کر لیں گے لیکن جانوروں اور غنائم والوں کے جانور ہلاک ہوئے تو وہ اپنے بچوں کو میرے پاس لا کر کہیں گے: اے امیر المومنین! کیا انہیں چھوڑ دیں؟ تیرا باپ نہ رہے، درہم و دینار کی بہ جائے مجھے پانی اور گھاس دے دینا آسان ہے۔ اللہ کی قسم! وہ سمجھیں گے کہ ہم نے ان پر ظلم کیا، یہ سرزمین ان کی ہے، زمانہ جہالت میں انہوں نے اس کے لیے لڑائی کی اور اسلام قبول کیا تو یہ ان کے پاس تھی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر راہِ خدا میں کام آنے والے مال کی فکر نہ ہوتی تو میں لوگوں کی سرزمین میں ایک بالشت برابر بھی جگہ اپنی تحویل میں نہ لیتا۔

[٤٥٧٧]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ)). ❷

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی چراگاہ نہیں، مگر اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔

[٤٥٧٨]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ، نَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ هِلَالٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعُشُورِ نَحْلٍ لَهُ وَسَأَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ: سَلَبَةُ، فَحَمَى لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شہد کا دسواں حصہ لے کر حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے سوال کیا کہ سلبہ نامی وادی اس کے نام کر دی جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ وادی اس کے نام کر دی۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو سفیان بن وہب نے اس کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے خط لکھ کر دریافت کیا تو آپ نے جواب لکھا: اگر وہ تمہیں شہد کا

❶ صحيح البخاري: ٣٠٥٩

❷ سنن أبي داود: ٣٠٨٣ ـ مسند أحمد: ١٦٤٢٢، ١٦٦٥٧، ١٦٦٥٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٣٦، ١٣٧، ٤٦٨٤

ذَالِكَ الْوَادِي، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ فَكَتَبَ عُمَرُ: إِنْ أَدَّى إِلَيْكَ مَا كَانَ يُؤَدِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهِ فَاحْمِ لَهُ سَلَبَةَ ذَالِكَ الْوَادِي وَإِلَّا فَهُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ شَاءَ. ❶

دسواں حصہ اسی طرح دے رہا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتا تھا تو وادیٔ سلبہ اسی کے نام رہنے دو، بہ صورت دیگر وہ شہد کی مکھیاں ہیں، جو چاہے (ان کا شہد) کھائے۔

[٤٥٧٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی چراگاہ نہیں، مگر اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔

[٤٥٨٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ جَالِسَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ فِي أَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ لِقَضِيَّةٍ أُرَاهَا فَقَطَعَ بِهَا قِطْعَةً ظُلْمًا فَإِنَّمَا يَقْطَعُ بِهَا قِطْعَةً مِنْ نَارٍ، اسْطَامًا يَأْتِي بِهَا فِي عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، قَالَ: فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: حَقِّي هَذَا الَّذِي أَطْلُبُ لِصَاحِبِي، قَالَ: ((لَا وَلَكِنِ اذْهَبَا فَتَوَخَّيَا ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ)). ❷

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھی تھی کہ دو آدمی وراثت کی کچھ چیزوں کا مسئلہ لے کر حاضر ہوئے، جن کے نشانات مٹ چکے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسئلے کے متعلق مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی، اس کا فیصلہ میں اپنی رائے سے کرتا ہوں، لہٰذا جس کے لیے میں اپنی رائے سے فیصلہ کروں اور وہ اس کے ذریعے ظلماً کسی کا حق مار رہا ہو، تو وہ (جان لے کہ وہ) صرف آگ کا ٹکڑا حاصل کر رہا ہے، روزِ قیامت وہ اس کی گردن کا طوق ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ دونوں رو پڑے اور ہر ایک کہنے لگا: میں اپنا جو یہ حق طلب کر رہا تھا؛ وہ میرے ساتھی کو دے دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے نہیں، بلکہ تم دونوں چلے جاؤ، آپس میں برادرانہ تقسیم کر کے الگ الگ حصے کر لو، اور تم دونوں ایک دوسرے کو بری الذمہ کر دو۔

[٤٥٨١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحُجَّةٍ أُرَاهَا فَقَطَعَ بِهَا قِطْعَةً ظُلْمًا)) وَالْبَاقِي

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل مروی ہے۔ البتہ (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: میں کسی دلیل کی وجہ سے اپنی رائے کے مطابق جس کے حق میں فیصلہ کر دوں اور وہ اس کے ذریعے ظلماً (کسی کی زمین کا)

❶ سنن أبي داود: ١٦٠٠ ـ سنن النسائي: ٥/ ٤٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٢٤

❷ مسند أحمد: ٢٦٧١٧ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٧٥٥، ٧٥٦، ٧٥٧

نَحْوُهُ.

ٹکڑا اٹھالیا۔۔۔باقی روایت اسی طرح ہے۔

[٤٥٨٢]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَأَبُو أُمَيَّةَ، قَالَا: نا رَوْحٌ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ جَالِسَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ سِتْرٌ فَجَاءَ إِلَيْهِ قَوْمٌ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ وَذَهَبَ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ.

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھی تھی، میرے اور لوگوں کے درمیان پردہ حائل تھا۔ اتنے میں دو آدمی وراثت کا مسئلہ لے کر حاضر ہوئے، جس کے نشانات مٹ چکے تھے اور پہچان کرنیوالے باقی نہ رہے تھے۔ پھر راوی نے عثمان بن عمر کی روایت کردہ حدیث کے مثل بیان کی۔

[٤٥٨٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ، قَالُوا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ صَوْتَ خُصُومٍ بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسَبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا)). تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، وَعَقِيلٌ، وَشُعَيْبٌ، وَاللَّيْثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. ❶

اُم المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: میں صرف ایک بشر ہوں، میرے پاس جھگڑا آتا ہے، تو تم میں سے شاید کوئی دوسرے سے بڑھ کر بلیغ گفتگو کرتا ہے اور میں اسے سچا سمجھ کر فیصلہ اس کے حق میں کر دیتا ہوں، سو میں فیصلے میں کسی مسلمان کا حق کسی اور کو دے دوں تو (وہ جان لے کہ) وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے، چاہے تو لے جائے، یا اسے چھوڑ دے۔

معمر، یونس، عقیل، شعیب اور لیث نے امام زہری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[٤٥٨٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَقْضِي

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے پاس جھگڑے لاتے ہو، ہو سکتا کہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بہ نسبت زیادہ اچھی گفتگو کرنے والا ہو، میں تو صرف ایک انسان ہوں، جو سنتا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں۔ لہٰذا جس شخص کو اس کے بھائی کا حق لے کر دے دوں، تو وہ اس میں سے کچھ بھی قبول نہ کرے، کیونکہ میں اسے

❶ مسند أحمد: ٢٥٦٧ ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٧٠

عَلٰى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنْ نَارٍ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ: ((فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا))، وَفِي حَدِيثِ هِشَامٍ: ((فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا))، وَهِشَامٌ وَإِنْ كَانَ ثِقَةً فَإِنَّ الزُّهْرِيَّ أَحْفَظُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

آگ کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں۔

ابوبکر نے امام زہری رحمہ اللہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے: وہ اسے لے لے، یا پھر چھوڑ دے۔ اور ہشام کی حدیث میں (یہ الفاظ) ہیں: وہ اس میں سے کوئی چیز قبول نہ کرے۔ ہشام اگرچہ ثقہ راوی ہے، تاہم زہری اس سے بڑے ثقہ ہیں، واللہ اعلم

[٤٥٨٥]..... نَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَأَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالُوا: نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا، فَقَالَ: أَلَمْ تَرَى يَا عَائِشَةُ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ، وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُئُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: هٰذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ خوش خوش میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: عائشہ! کیا تو نے مجزز مدلجی کو نہیں دیکھا کہ وہ میرے پاس آیا تو اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، ان دونوں پر چادر تھی جس سے انہوں نے اپنے سروں کو ڈھانپ رکھا تھا اور ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے۔ اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے (ملتے جلتے) ہیں۔

[٤٥٨٦]..... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، وَاللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَسْرُورًا فَرِحًا، فَقَالَ: أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ وَنَظَرَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مُضْطَجِعًا مَعَ أَبِيهِ، فَقَالَ: هٰذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ مسرور و خوش میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: کیا تو نے مجزز کو نہیں دیکھا کہ اس نے اسامہ بن زید کو اپنے والد کے ساتھ لیٹے دیکھا تو کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے (ملتے جلتے) ہیں۔ مجزز قیافہ شناس تھا۔

[٤٥٨٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما

---

❶ صحيح البخاري: ٢٤٥٨۔ صحيح مسلم: ١٧١٣۔ سنن أبي داود: ٣٥٨٣۔ جامع الترمذي: ١٣٣٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٣١٧۔ سنن النسائي: ٨/ ٢٣٣

❷ صحيح البخاري: ٦٧٧٠۔ صحيح مسلم: ١٤٥٩۔ سنن أبي داود: ٢٢٦٨۔ جامع الترمذي: ٢١٢٩۔ سنن النسائي: ٦/ ١٨٤۔ سنن ابن ماجه: ٢٣٤٩۔ مسند أحمد: ٢٤٠٩٩۔ صحيح ابن حبان: ٤١٠٢، ٤١٠٣۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٧٨٠، ٤٧٨١

عَبْدِالرَّحْمٰنِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ، فَقَالَ: هٰذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، قَالَتْ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: وَكَانَ زَيْدٌ أَحْمَرَ أَشْقَرَ أَبْيَضَ وَكَانَ أُسَامَةُ مِثْلَ اللَّيْلِ.

تھے کہ ایک قیافہ شناس آیا۔ اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما لیٹے ہوئے تھے، اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے (ملتے جلتے) ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے، آپ کو اس سے خوشی ہوئی اور آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا۔ ابراہیم بن سعد کہتے ہیں: زید رضی اللہ عنہ سرخ وسپید خوبصورت تھے جبکہ اُسامہ رضی اللہ عنہ رات کی مانند (سیاہ رنگت والے) تھے۔

[٤٥٨٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا يُوسُفُ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأُسَامَةَ وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا؟ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوشی خوشی تشریف لائے، آپ کے چہرے پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی، پھر آپ ﷺ فرمایا: کیا تو نے مجزز کو نہیں دیکھا کہ اس نے زید اور اُسامہ (رضی اللہ عنہما) کے قدموں کو دیکھ کر کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے (ملتے جلتے) ہیں۔

[٤٥٨٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا وَكَانَتْ تُظَنُّ بِرَجُلٍ آخَرَ أَنَّهُ يَقَعُ عَلَيْهَا، فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَوَلَدَتْ غُلَامًا يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَتْ تُظَنُّ بِهِ فَذَكَرَتْهُ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ، وَأَمَّا أَنْتِ فَاحْتَجِبِي مِنْهُ فَلَيْسَ لَكِ بِأَخٍ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ صحبت کیا کرتا تھا، یہ بھی گمان تھا کہ اس لونڈی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کے بھی تعلقات ہیں۔ زمعہ فوت ہو گیا جبکہ وہ حاملہ تھی۔ پھر اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو اس شخص کے مشابہ تھا، جس کے متعلق اس سے تعلقات کا گمان تھا۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک وراثت کی بات ہے تو وہ اسے ملے گی، البتہ تم اس سے پردہ کرو، وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

[٤٥٩٠]...... قُرِئَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَأَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ: نا سُفْيَانُ، نا الزُّهْرِيُّ، وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ اور ابن زمعہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا جھگڑا پیش کیا، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے بھائی عتبہ نے وصیت کی کہ جب تم مکہ جاؤ تو زمعہ کی لونڈی کا بچہ لے لینا، کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ میرا

❶ مسند أحمد: ١٦١٢٧ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٢٥٥، ٤٢٥٦، ٤٢٥٧

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ فَقَالَ: إِذَا دَخَلْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَإِنَّهُ ابْنِي، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخِي، ابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِي، فَرَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ)). ❶

بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی سے ہے اور میرے باپ کے گھر پیدا ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس بچے میں عتبہ کی واضح مشابہت دیکھی، اور فرمایا: اے عبد بن زمعہ! وہ تیرا بھائی ہے، اور اے سودہ! تو اس سے پردہ کر۔

[٤٥٩١]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ، نا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ وَعَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى شَبَهِهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا أَخِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ قَالَ: فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ))، فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ کا زمعہ کی لونڈی کے بچے میں جھگڑا ہو گیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی عتبہ کا بیٹا ہے، اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہ اس کا بیٹا ہے، میں اس میں عتبہ کی جھلک دیکھ رہا ہوں۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی سے ہے اور اس کے گھر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بچے میں عتبہ کی واضح مشابہت دیکھی، تو فرمایا: اے عبد! وہ تجھے ملے گا، کیونکہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور بدکار کے لیے پتھر ہے (یعنی اسے رجم کیا جائے گا)، اے سودہ! تو اس سے پردہ کر۔ چنانچہ اس نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہیں دیکھا۔

[٤٥٩٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا رَوْحٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

[٤٥٩٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو بتایا تھا کہ زمعہ کی لونڈی سے جو بچہ ہے، وہ میرا ہے، اسے لے لینا۔ جب مکہ فتح ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے، میرے بھائی نے مجھے

❶ صحيح البخاري: ٢٤٢١۔ صحيح مسلم: ١٤٥٧۔ سنن ابن ماجه: ٢٠٠٤۔ سنن أبي داود: ٢٢٧٣۔ سنن النسائي: ٦/ ١٨٠

❷ سلف برقم: ٣٨٥٠

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: ابْنُ أَخِي وَقَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَاهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ))، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: ((احْتَجِبِي مِنْهُ)) لَمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، قَالَتْ: فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

اس کے متعلق کہا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی سے ہے اور اس کے گھر پیدا ہوا ہے۔ دونوں اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھتیجا ہے، میرے بھائی نے مجھے اس کے متعلق کہا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، کیونکہ میرے باپ کی لونڈی سے ہے اور اس کے گھر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! وہ تجھے ملے گا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: بچہ صاحبِ بستر کا ہوتا ہے (یعنی بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو) اور بدکار کے لیے پتھر ہے (یعنی اسے رجم کیا جائے گا)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اس سے پردہ کرو۔ کیونکہ آپ ﷺ نے اس کی عتبہ سے مشابہت دیکھ لی تھی، چنانچہ اس نے مرتے دم تک سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

[٤٥٩٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، نا يُونُسُ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ، نا سَلَامَةُ، عَنْ عُقَيْلٍ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ، نا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، وَابْنِ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، قَالَا: نا أَبُو الْيَمَانِ، نا شُعَيْبٌ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، نا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ لَيْثٌ: نا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

مذکورہ اسناد سے بھی یہی روایت مروی ہے۔

[٤٥٩٥]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

محمد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے مابین کسی چیز پر جھگڑا تھا، تو انہوں نے سیدنا

كَانَ بَيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَبَيْنَ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ دَعْوَى فِي شَيْءٍ فَحَكَّمَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقَصَّ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَقَالَ أُبَيٌّ: اعْفُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لَا لَا تَعْفِنِي مِنْهَا إِنْ كَانَتْ عَلَيَّ، قَالَ: قَالَ أُبَيٌّ: فَإِنَّهَا عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: فَحَلَفَ عُمَرُ، ثُمَّ أَتُرَانِي قَدْ أَسْتَحِقُّهَا بِيَمِينِي اذْهَبِ الْآنَ فَهِيَ لَكَ.

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم کرلیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ماجرا سنایا تو انہوں نے فرمایا: امیر المومنین! درگذر کیجئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، اگر میرے خلاف ہے تو مجھ سے درگذر نہ کیجئے۔ سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین! فیصلہ آپ کے خلاف ہے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قسم اُٹھائی، پھر (معاذ رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تم سمجھتے ہیں کہ میں قسم اُٹھا کر مستحق ہورہا ہوں؟ جاؤ، وہ تمہاری ہے۔

[٤٥٩٦]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، قَالَا: نَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثُمَامَةَ، قَالَ: زَعَمُوا أَنَّ حُذَيْفَةَ عَرَفَ جَمَلًا لَهُ سُرِقَ فَخَاصَمَ فِيهِ إِلَى قَاضِي الْمُسْلِمِينَ، فَصَارَتْ عَلَى حُذَيْفَةَ يَمِينٌ فِي الْقَضَاءِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ يَمِينَهُ، فَقَالَ: لَكَ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ، فَأَبَى، فَقَالَ: لَكَ عِشْرُونَ، فَأَبَى، قَالَ: فَلَكَ ثَلَاثُونَ، فَأَبَى، فَقَالَ: لَكَ أَرْبَعُونَ، فَأَبَى، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اتْرُكْ جَمَلِي، فَحَلَفَ أَنَّهُ جَمَلُهُ مَا بَاعَهُ وَلَا وَهَبَهُ. ❶

حسان بن ثمامہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنا چوری ہوا اونٹ پہچان لیا اور مسلمانوں کے قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر دیا۔ فیصلے کے لیے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو قسم اُٹھانے کا کہا گیا تو انہوں نے اس شخص سے اپنی قسم کی قیمت (فدیہ) دینے کا ارادہ کیا اور کہا: تمہیں دس درہم دیتا ہوں۔ اس نے انکار کیا تو فرمایا: بیس درہم دیتا ہوں، اس نے انکار کیا تو انہوں نے فرمایا: تیس درہم دیتا ہوں۔ اس نے انکار کیا تو فرمایا: چالیس درہم دیتا ہوں۔ اس نے انکار کیا تو آپ نے فرمایا: میرا اونٹ چھوڑ دے۔ پھر آپ نے قسم اُٹھائی کہ وہ ان کا اونٹ ہے، نہ تو انہوں نے اسے بیچا ہے اور نہ اسے ہبہ کیا ہے۔

[٤٥٩٧]..... نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ فَدَى يَمِينَهُ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ قَالَ: وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ وَرَبِّ هٰذَا الْقَبْرِ لَوْ حَلَفْتُ لَحَلَفْتُ صَادِقًا وَذَالِكَ أَنَّهُ شَيْءٌ افْتَدَيْتُ بِهِ يَمِينِي. ❷

محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے اپنی قسم کا دس ہزار درہم فدیہ دیا، پھر فرمایا: اس مسجد کے رب کی اور اس قبر والے کے رب کی قسم! اگر میں قسم اُٹھالیتا تو سچا تھا، لیکن میں نے اس کی بجائے اپنی قسم کا فدیہ دے دیا۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٦٠٥٥

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٨٨٥

[٤٥٩٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا بِشْرٌ، وَعَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَا: نَا هُشَيْمٌ، نَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَسْتَاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَضَى فِي كَلْبِ الصَّيْدِ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا، وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ شَاةٌ، وَفِي كَلْبِ الزَّرْعِ فِرْقٌ مِنْ طَعَامٍ، وَفِي كَلْبِ الدَّارِ فِرْقٌ مِنْ تُرَابٍ، حَقٌّ عَلَى الَّذِي قَتَلَ أَنْ يُعْطِيَ وَحَقٌّ عَلَى صَاحِبِ الْكَلْبِ أَنْ يَأْخُذَ مَعَ مَا نَقَصَ مِنَ الْأَجْرِ.

سماعیل بن جستاس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے شکاری کتے کے عوض چالیس درہم، ریوڑ کے کتے کے عوض ایک بکری، کھیت کے محافظ کتے کے عوض اناج کا ایک ٹوکرا اور گھریلو کتے کے عوض مٹی کا ایک ٹوکرا قرار دیا۔ ان کتوں کو مارنے والوں کے ذمے یہ ادائیگی ہے اور کتے کا مالک یہ وصول کرے گا اور اس کے ساتھ اجر کی کمی واقع ہوگی۔

[٤٥٩٩]...... حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ الْعُثْمَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَالَةَ، نا كَثِيرُ بْنُ أَبِي صَابِرٍ، نا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ بَنَى فِي رِبَاعِ قَوْمٍ بِإِذْنِهِمْ فَلَهُ الْقِيمَةُ، وَمَنْ بَنَى بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَهُ النَّقْضُ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کی زمین میں اجازت سے تعمیر کرے، وہ اپنی قیمت کا مستحق ہے، اور جو بلا اجازت تعمیر کرے تو اس کے لیے اس کا انہدام ہے۔

[٤٦٠٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلَى أَخِيهِ، وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ وَأَجَازَهَا عَلَى غَيْرِهِمْ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خیانت کرنے والے مرد و عورت اور اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص کی گواہی کو ناقابل قبول قرار دیا اور (اسی طرح) خادم کی گواہی کو اس کے گھر والوں کے حق میں ناقابل قبول قرار دیا، جبکہ ان کے علاوہ کے لیے اس کی اجازت دی ہے۔

[٤٦٠١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ آدَمَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد و عورت، اسلام میں جس مرد و عورت پر حد لگائی گئی ہو اور اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص کی گواہی جائز نہیں۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٩١

❷ سنن أبي داود: ٣٦٠٠-سنن ابن ماجه: ٢٣٦٦-مسند أحمد: ٦٦٩٨، ٦٨٩٩، ٦٩٤٠-السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٥٥

مَحْدُودٍ فِي الْإِسْلَامِ وَلَا مَحْدُودَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ)).

[٤٦٠٢]..... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا أَبُو بَدْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَا: نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقُرَشِيُّ، نا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ وَلَا الْقَانِعِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ لَهُمْ)). يَزِيدُ هٰذَا ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد و عورت، جس شخص حد میں کوڑے لگائے گئے ہوں اور اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص کی گواہی جائز نہیں، نیز خادم کی گواہی اس کے گھر والوں کے حق میں جائز نہیں۔

یزید ضعیف راوی ہے، اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔

[٤٦٠٣]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الدِّمَشْقِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ، فَقَالَ: ((أَلَا لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْخَائِنِ وَلَا الْخَائِنَةِ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ وَلَا الْمَوْقُوفِ عَلَى حَدٍّ)). يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الْفَارِسِيُّ مَتْرُوكٌ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى ضَعِيفٌ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: خبردار! خیانت کرنے والے مرد، خیانت کرنے والی عورت، اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص اور حد لگے شخص کی گواہی جائز نہیں۔

یحییٰ بن سعید سے مراد فارسی ہے، جو متروک ہے اور عبدالاعلی ضعیف راوی ہے۔

[٤٦٠٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ، أَخْبَرَنِي الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَوْقُوفٍ عَلَى حَدٍّ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ)). ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خائن، خائنہ، حد لگے شخص اور اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص کی گواہی جائز نہیں۔

---

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٨٦٦

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٥٥

❸ سلف برقم: ٤٦٠٠

[٤٦٠٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَالِدًا، يَذْكُرُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يُجِيزُ شَهَادَةَ كُلِّ مِلَّةٍ عَلَى مِلَّتِهَا، وَلَا يُجِيزُ شَهَادَةَ الْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَا النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ إِلَّا الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَتَهُمْ عَلَى الْمِلَلِ كُلِّهَا.

شعبی بیان کرتے ہیں کہ شریح رحمہ اللہ ایک مذہب والوں کی گواہی کو اسی مذہب والوں کے لیے جائز قرار دیتے تھے لیکن یہودی کی عیسائی کے متعلق اور عیسائی کی یہودی کے متعلق گواہی کو ناجائز کہتے تھے۔ البتہ مسلمانوں کی گواہی تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے جائز قرار دیتے تھے۔

[٤٦٠٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا أَبُو قَبِيصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، نا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، نا صَالِحُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَلَّفْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي، وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جن کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے: اللہ کی کتاب اور میری سنت، یہ دونوں حوض (کوثر) پر پہنچنے تک کبھی جدا نہیں ہوں گے۔

[٤٦٠٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مَرْوَانَ، نا جُنَادَةُ بْنُ مَرْوَانَ، نا أَبِي، نا شَعْوَذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: قَالَ كَعْبُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيُّ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَجَارَنِي عَلٰى أُمَّتِي مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَجُوعُوا، وَلَا يَسْتَجْمِعُوا عَلٰى ضَلَالٍ، وَلَا تُسْتَبَاحُ بَيْضَةُ الْمُسْلِمِينَ)).

سیدنا کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تین چیزوں کے متعلق میری اُمت کا تحفظ عطا فرمایا: وہ قحط کا شکار نہیں ہوں گے، گمراہی پر اکٹھا نہیں ہوں گے اور مسلمانوں کا انڈہ (چرانا) بھی مباح قرار نہیں دیا گیا۔

[٤٦٠٨]...... حَدَّثَنَا أَبِي، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَمِينَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرَبِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ، عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ شُمَيْرٍ، عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَحْمِي مِنَ الْأَرَاكِ؟ قَالَ: ((مَا لَا تَنَالُهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ)). ❷

سیدنا ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! پیلو کے درختوں کی زمین گھیرنے (یعنی اپنے قبضے میں لینے) کے متعلق کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ زمین جس میں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچتے ہوں (یعنی آبادی سے کافی دُور ہو)۔

---

❶ الموطأ: ١٨٧٤ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٩٣

❷ جامع الترمذي: ١٣٨٠ـ سنن أبي داود: ٣٠٦٤ـ سنن ابن ماجه: ٢٤٧٥ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٧٣٧ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٩٩

[٤٦٠٩]..... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُحْرِمِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّمْرِيُّ، نا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، وَمَصْقَلَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِيَّ تَنَازَعَا بِالْكُوفَةِ فَفَخَرَ الْمُغِيرَةُ بِمَكَانِهِ مِنْ مُعَاوِيَةَ عَلَى مَصْقَلَةَ، فَقَالَ لَهُ مَصْقَلَةُ: وَاللّٰهِ لَأَنَا أَعْظَمُ عَلَيْهِ حَقًّا مِنْكَ، قَالَ لَهُ الْمُغِيرَةُ: وَلِمَ؟، قَالَ لَهُ مَصْقَلَةُ: لِأَنِّي فَارَقْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَوُجُوهِ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَلَحِقْتُ بِمُعَاوِيَةَ فَضَرَبْتُ مَعَهُ بِسَيْفِي وَاسْتَعْمَلَنِي عَلِيٌّ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَأَعْتَقْتُ لَهُ بَنِي سَامَةَ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ بَعْدَ مَا مُلِكَتْ رِقَابُهُمْ وَأُبِيحَتْ حُرْمَتُهُمْ، وَأَنْتَ مُقِيمٌ بِالطَّائِفِ تُنَاغِي نِسَاءَكَ وَتُرَشِّحُ أَطْفَالَكَ طَوِيلُ اللِّسَانِ قَصِيرُ الْيَدِ تُلْقِي بِالْمَوَدَّةِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ حَتَّى إِذَا اسْتَقَامَتِ الْأُمُورُ غَلَبْتَنَا غَلَبَةً، فَقَالَ لَهُ الْمُغِيرَةُ: وَاللّٰهِ يَا مَصْقَلَةُ مَا زِلْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تُكْثِرُ الْحَزَّ وَتُخْطِي الْمَفَاصِلَ، أَمَّا تَرْكُكَ عَلِيًّا فَقَدْ فَعَلْتَ فَلَمْ تُؤْنِسْ أَهْلَ الشَّامِ وَلَمْ تُوحِشْ أَهْلَ الْعِرَاقِ، وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي عِتْقِ بَنِي سَامَةَ بْنِ لُؤَيٍّ فَإِنَّمَا أَعْتَقَهُمْ ثِقَةُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكَ، أَمَا وَاللّٰهِ مَا صَبَرْتَ لَهُمْ نَفْسَكَ وَلَا أَعْتَقْتَهُمْ مِنْ مَالِكَ، وَأَمَّا مَقَامِي بِالطَّائِفِ فَقَدْ أَبْلَانِي اللّٰهُ تَعَالَى فِي الْخَفْضِ مَا لَمْ يُبْلِكَ فِي الظَّعْنِ، وَلِلّٰهِ تَعَالَى عَلَيْنَا، فَإِنْ أَنْتَ عَادَيْتَنَا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَرَائِكَ.

جعفر السمری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور مصقلہ بن ہبیرہ شیبانی کا کوفے میں تنازعہ ہو گیا۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں اپنی قدر و منزلت پر فخر کا اظہار کیا تو مصقلہ نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کی نسبت میں ان پر زیادہ حق رکھتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا: کیوں؟ مصقلہ نے جواب دیا: کیونکہ میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مہاجرین وانصار اور کوفیوں کے پاس چھوڑ کر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلا آیا اور ان کے ساتھ اپنی تلوار چلائی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بحرین کا گورنر مقرر کیا تو میں نے ان کی خاطر سامہ بن لوی بن غالب کی اولاد کو آزاد کیا جو غلام بنالیے گئے تھے اور ان کی حرمت پامال کی جا رہی تھی، جبکہ تم طائف میں بیٹھے اپنی بیویوں کے ساتھ مشغول تھے اور اپنے بچے پال رہے تھے، تمہاری زبان دراز ہے لیکن ہاتھ تنگ ہے، دور سے ہی محبت کی پینگیں بڑھاتے ہو، یہاں تک کہ جب تمام تر معاملات درست ہو گئے تو تم نے ہم پر غلبہ پالیا۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے مصقلہ! اللہ کی قسم! آج تک تم کثرت سے بیہودہ گوئی کرتے اور باچھیں مارتے آئے ہو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تم نے چھوڑا تو سہی لیکن تم اہل شام سے مانوس نہیں ہو پائے اور اہل عراق پر دھاک نہیں بٹھا سکے۔ جہاں تک سامہ بن لوی کی اولاد کو آزاد کرنے کی بات ہے تو وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مضبوط تعلق کی وجہ سے تم نے کیا، تم نے نہ تو ان کے بارے میں برداشت کا مظاہرہ کیا اور نہ ہی انہیں اپنے مال سے آزاد کیا، رہا میرا طائف میں مقیم ہونا، تو اللہ کی قسم! اللہ نے مجھے اقامت میں جس آزمائش سے دوچار کیا تمہیں سفر میں بھی وہ پیش نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ ہم پر نگران ہے، اگر تم ہم پر زیادتی کرو تو اللہ اس پر تمہاری خبر لے گا۔

❋❋❋❋

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب الأشربة وغيرها

مشروبات وغیرہ کے مسائل

بَابُ أَحْكَامِ الْأَشْرِبَةِ

مشروبات کے متعلق احکام

[٤٦١٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَأَبُو عُمَرَ الْقَاضِي ، قَالَا: نَا عَلِيُّ بْنُ أَشْكَابٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ، نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ وَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، فَإِنْ مَاتَ وَهِيَ فِي بَطْنِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)). وَاللَّفْظُ لِأَبِي عُمَرَ الْقَاضِي. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب برائیوں کی جڑ ہے، جو شخص اسے پیئے گا، اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں کرے گا، اور اگر اسے اس حالت میں موت آ جائے کہ اس کے پیٹ میں شراب ہو؛ تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔
یہ الفاظ ابو عمر القاضی کے ہیں۔

[٤٦١١]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ ، نَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: تَلَقَّفْتُ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِتَبُوكَ ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ)).

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تبوک کے مقام پر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: شراب گناہوں کا سرچشمہ ہے۔

[٤٦١٢]...... حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ ، نَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، نَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، نَا أَبُو صَخْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: شراب برائیوں کی جڑ اور کبیرہ ترین گناہ ہے، جس نے اسے پیا، اس نے گویا اپنی ماں، چچی اور خالہ سے بدکاری کی۔

❶ سنن ابن ماجه: ٣٣٧٧۔ مسند أحمد: ٦٦٤٤۔ صحيح ابن حبان: ٥٣٥٧

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْخَمْرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلَى أُمِّهِ وَعَمَّتِهِ وَخَالَتِهِ)). ❶

[٤٦١٣]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا أَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب برائیوں کی جڑ ہے۔

[٤٦١٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ زَكَرِيَّا، وَأَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اما بعد! شراب حرام ہے اور یہ پانچ چیزوں انگور، گندم، جو، کھجور اور شہد سے بنتی ہے۔

[٤٦١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيحَ الشَّرَابِ، فَسَأَلْتُهُ مَاذَا شَرِبَ؟ فَزَعَمَ أَنَّهُ شَرِبَ الطِّلَا وَأَنَا سَائِلٌ عَنِ الشَّرَابِ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا.

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے فلاں سے شراب کی بو آئی، میں نے اس سے پوچھا کہ کیا پی رکھا ہے؟ اس نے کہا: طلا پیا ہے۔ حالانکہ میں اس سے شراب کے متعلق پوچھ رہا تھا، لیکن اگر وہ (طلا) اسے نشہ کر دے گا تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پوری حد لگوائی۔

[٤٦١٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ حَمَّادٌ: وَلَا أَعْلَمُهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور شراب ہے، جس شخص نے دنیا میں شراب پی، پھر وہ مر گیا، اور وہ شراب کا رسیا تھا، تو وہ

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١١٣٧٢، ١١٤٩٨

❷ سلف برقم: ٤٦١٠

❸ صحيح البخاري: ٥٥٨١ـ صحيح مسلم: ٣٠٣٢

إِلَّا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ)). ❶

آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

[٤٦١٧]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَشُكَّ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٦١٨]..... نا الْمَحَامِلِيُّ، نا ابْنُ مَحْشَرٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مَرْفُوعًا، وَكَذَالِكَ رَوَاهُ يُونُسُ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ حَمَّادٍ، كَذَالِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِغَيْرِ شَكٍّ، وَقَالَ لُوَيْنٌ، عَنْ حَمَّادٍ: رَفَعَهُ وَلَمْ يَشُكَّ.

ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

[٤٦١٩]..... وَرَوَاهُ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو النُّعْمَانِ الْبَصْرِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، كَذَالِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِغَيْرِ شَكٍّ. وَنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ جَارُ ابْنِ حَسَنَاتٍ عَنْهُ.

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

[٤٦٢٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢١]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، نا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ٤٦٤٥، ٤٨٣٠، ٥٧٣٠۔صحيح ابن حبان: ٥٣٥٤، ٥٣٦٦، ٥٣٦٨

❷ صحيح مسلم: ٢٠٠٣۔مسند أحمد: ٤٨٣٠۔صحيح ابن حبان: ٥٣٦٨

[٤٦٢٢]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْجَوْهَرِيُّ الْمَرْوَزِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالِ بْنِ عُمَرَ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، نا أَبُو حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، وَالْأَجْلَحِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢٣]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، أنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَجْشَرٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢٤]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)). [1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر قسم کی شراب حرام ہے۔

[٤٦٢٥]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا رِزْقُ اللهِ بْنُ مُوسَى، نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢٧]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر قسم کی شراب حرام ہے۔

[1] مسند أحمد: ٤٦٤٤، ٤٨٣١، ٤٨٦٣۔ صحيح ابن حبان: ٥٣٦٩

سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُلَاثَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)).

[٤٦٢٨]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قُرَادٌ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے۔

[٤٦٣٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)) وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا أُحِلُّ مُسْكِرًا)). ❷

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس کی زیادہ مقدار نشہ کرے؛ اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے، نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کسی نشہ آور چیز کو حلال نہیں کرتا۔

[٤٦٣١]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا سَهْمُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو هِشَامٍ، نا عِمْرَانُ بْنُ أَبَانَ، نا أَيُّوبُ بْنُ سَيَّارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْمَجَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جس کی زیادہ مقدار نشہ کرے؛ اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے، جس چیز کے ایک فرق (بڑی مقدار) سے نشہ ہو اس کی ایک کلی بھی حرام ہے۔

---

❶ سنن أبي داود: ٣٦٨٧۔جامع الترمذي: ١٨٦٦۔مسند أحمد: ٢٤٤٢٣۔صحيح ابن حبان: ٥٣٨٣

❷ تاريخ بغداد للخطيب: ٩/ ٩٤

[٤٦٣٢]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ، نَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ ، نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِي أَسْكَرَتْكَ . ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ مشروب ہے جو تجھے مدہوش کر دے۔

[٤٦٣٣]...... قَالَ: وَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ ، نَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَوْلَهُ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ: وَهِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِي أَسْكَرَتْكَ . هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ ، وَلَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ الْحَجَّاجِ وَقَدِ اخْتُلِفَتْ عَنْهُ . وَعَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ ضَعِيفٌ ، وَحَجَّاجٌ ضَعِيفٌ ، وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ النَّخَعِيِّ .

ایک اور سند سے ابراہیم رحمہ اللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے'' (کی تشریح یوں) مروی ہے کہ اس سے مراد وہ مشروب ہے جو تجھے نشہ کر دے۔ یہ راویت اس سے زیادہ صحیح ہے جو اس سے پہلی ہے۔ اسے حجاج کے علاوہ کسی نے مسند روایت نہیں کیا اور ان سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔ عمار بن مطر ضعیف راوی ہے اور حجاج بھی ضعیف ہے، اور یہ فقط ابراہیم نخعی کا قول ہے۔

[٤٦٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ زُرَارَةَ ، نَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ: هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِي تُسْكِرُكَ .

ابراہیمؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اس سے مراد وہ مشروب ہے جو تجھے مدہوش کر دے۔

[٤٦٣٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، نَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ: وَهِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِي تُسْكِرُكَ . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: هٰذَا حَدِيثٌ بَاطِلٌ .

سفیان بن عبدالملک سے مروی ہے کہ ان کے ہاں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ (کی روایت کردہ) حدیث بیان کی گئی کہ اس سے مراد وہ مشروب ہے جو تجھے مدہوش کر دے۔ تو عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا: یہ حدیث باطل ہے۔

[٤٦٣٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ ، نَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا

ابراہیم رحمہ اللہ اس حدیث کے متعلق؛ کہ جس میں بیان ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے، فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ پیالہ ہے جس سے نشہ ہو جائے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٣٣٨٨

الْحَدِيثِ الَّذِي جَاءَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ: هُوَ الْقَدَحُ الَّذِي يَسْكُرُ مِنْهُ . هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ .

[٤٦٣٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، أنا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ ، فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ حَرَامٌ)) . ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مشروب جونشہ کردے؛حرام ہے۔

[٤٦٣٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ ، فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مشروب جونشہ کردے،حرام ہے۔

[٤٦٣٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، نا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ ، وَالْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ ، فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع کی شراب کے متعلق پوچھا گیا۔ بتع سے مراد شہد کی شراب ہے، جسے اہل یمن پیا کرتے تھے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مشروب جونشہ کردے،حرام ہے۔

[٤٦٤٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ)) . ❷

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ طاری کرے، میں تمہیں اس کی کم مقدار سے بھی روکتا ہوں۔

[٤٦٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَدَنِيُّ ، نا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ طاری کرے، میں تمہیں اس کی کم مقدار سے بھی روکتا ہوں۔

❶ صحيح البخاري: ٥٥٨٥ـ صحيح مسلم: ٢٠٠١ ـ مسند أحمد: ٢٤٠٨٢ ـ صحيح ابن حبان: ٥٣٤٥ ، ٥٣٧١ ، ٥٣٧٢

❷ سنن النسائي: ٨/ ٣٠١ ـ مسند البزار: ١٠٩٨ ـ صحيح ابن حبان: ٥٣٧٠

الْأَشَجِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ.

[٤٦٤٢]...... قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ الْقَاضِي، نَا سَعِيدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ أَبُو عُثْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ، نَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَزَعَةُ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: انْتَبَذْتُ نَبِيذًا فِي دُبَّاءٍ تُحْفَةً أَتْحِفُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فِي يَوْمٍ كَانَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ فِطْرِهِ جِئْتُهُ بِهَا أَحْمِلُهَا، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟))، قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ نَبِيذٌ انْتَبَذْتُهُ لَكَ عَرَفْتُ أَنَّكَ تَصُومُ يَوْمَكَ هٰذَا فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُصِيبَ مِنْهُ، فَقَالَ: ((ادْنُهَا مِنِّي))، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ يَنِسُّ، قَالَ: ((اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ، فَإِنَّمَا يَشْرَبُ هٰذَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تحفے کے طور پر کدو کے برتن میں نبیذ تیار کیا تا کہ جس دن نبی ﷺ روزہ رکھا کرتے تھے؛ اس دن آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کروں گا۔ چنانچہ جب افطاری کا وقت ہوا تو میں وہ اُٹھائے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ نبیذ ہے جو میں نے آپ کے لیے تیار کیا ہے، مجھے معلوم تھا کہ آپ آج کے دِن روزہ رکھتے ہیں، چنانچہ میں نے اس سے آپ کی خدمت کرنا پسند کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے قریب کرو۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: اس کو دیوار سے دے مارو، یہ تو صرف وہ شخص پیتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔

[٤٦٤٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ الْمُبَارَكِ التُّرْكِيُّ، نَا أَصْرَمُ بْنُ حَوْشَبٍ، نَا فُضَيْلٌ أَبُو مُعَاذٍ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ، أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الْخَمْرُ مِنَ الْعَصِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ، وَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ)). ❷

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: شراب انگور، کھجور، منقی، گندم، جو اور مکئی سے بنتی ہے، اور بلاشبہ میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

[٤٦٤٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، نَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر فرمایا: امابعد، اے لوگو! شراب حرام ہے اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے: انگور، شہد، کھجور، گندم اور جو سے۔ شراب

❶ سنن أبي داود: ٣٧١٦ـ سنن النسائي: ٨/ ٣٠١

❷ مسند أحمد: ١٨٣٥٠، ١٨٤٠٧ـ صحيح ابن حبان: ٥٣٩٨

عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالْعَسَلِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، وَثَلَاثٌ أَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ: الْحَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا. ❶

وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔ اے لوگو! میں نے چاہا کہ تین باتوں میں رسول اللہ ﷺ ہمیں پختہ بات بتادیں کہ ہم اسی پر اکتفاء کرلیں، حد، کلالہ اور سود کی تمام صورتیں۔ (کلالہ سے مراد وہ شخص ہے جس کے ورثاء میں نہ باپ ہو اور نہ اولاد، بلکہ کوئی قرابت دار اس کا وارث ہو، جیسے بھائی بہن وغیرہ)۔

[٤٦٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ زَكَرِيَّا، وَأَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا وَهِيَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو منبر رسول پر فرماتے سنا: امابعد، اے لوگو! یقیناً شراب حرام ہے اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے: انگور، گندم، جو، کھجور اور شہد سے۔

[٤٦٤٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِرَاجٍ الْكِنْدِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَلَى هٰذَا الْمِنْبَرِ يَعْنِي مِنْبَرَ الْكُوفَةِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ خَمْرًا)). ❷

شعبی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اس منبر پر، یعنی کوفے کے منبر پر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ شراب کھجور، منقیٰ، گندم، جو اور شہد سے بنتی ہے۔

[٤٦٤٧]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأَشْرِبَةُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ، وَمَا خُمِّرَ بِهِ فَهُوَ خَمْرٌ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ قسم کے مشروب جو گندم، جو، کھجور، منقیٰ اور شہد سے بنتے ہیں، ان میں سے جس کی بھی شراب بنائی جائے وہ حرام ہے۔

❶ سلف برقم: ٤٦١٤

❷ مسند أحمد: ١٨٣٥٠ ـ سنن أبي داود: ٣٦٧٦ ـ سنن ابن ماجه: ٣٣٧٩ ـ جامع الترمذي: ١٨٧٢ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٦٧٨٧

[٤٦٤٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ کھجور سے شراب بنتی ہے، منقیٰ سے شراب بنتی ہے، گندم سے شراب بنتی ہے، جو سے شراب بنتی ہے اور شہد سے شراب بنتی ہے۔

[٤٦٤٩]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ بِهٰذَا. وَرَوَاهُ قَاسِمٌ الْجُوعِيُّ عَنِ الْفِرْيَابِيِّ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ. وَوَهِمَ فِيهِ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[٤٦٥٠]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا جَعْفَرٌ الصَّائِغُ، نا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ، نا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خبردار! شراب انگور، منقیٰ، کھجور، گندم اور جو سے بنتی ہے۔

[٤٦٥١]..... أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ السَّرِيَّ بْنَ إِسْمَاعِيلَ الْكُوفِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا، وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا، وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ گندم سے شراب بنتی ہے، جو سے شراب بنتی ہے، منقیٰ سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے اور شہد سے شراب بنتی ہے، میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

[٤٦٥٢]..... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لُؤْلُؤٌ، نا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم اُٹھا کر بیان کرتے تھے کہ شراب کی حرمت کے وقت نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے مٹکے توڑ دیے جائیں اور کھجور و منقیٰ کے پھل انڈیل دیے جائیں۔

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ إِنَّ الَّتِي أَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ حِينَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ: ((أَنْ يُكْسَرَ دِنَانُهُ ، وَأَنْ يُكْفَأَ ثَمَرُ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ)).

[٤٦٥٣]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)). قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ الرَّائِيُّ كُوفِيٌّ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔
ابوالحسن کہتے ہیں: عبیداللہ بن عمر سے مراد ابوسعید الرائی کوفی ہے۔

[٤٦٥٤]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَذَا نَسَبَهُ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)). ❷

سیدنا خوات بن جبیر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

[٤٦٥٥]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّينِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، نا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي يُونُسَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَمَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

[٤٦٥٦]..... نا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ح وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک اوقیہ بھی حرام ہے۔

❶ مسند أحمد: ٦٥٥٨ ، ٦٦٧٤

❷ المستدرك للحاكم: ٣/ ٤١٣ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٤١٤٩

أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ فَالْأُوقِيَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ)). ❶

[٤٦٥٧]..... حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، نا ابْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ، جَمِيعًا عَنْ لَيْثٍ بِإِسْنَادِهِ، وَقَالَ: ((فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے، اس میں ہے: اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

[٤٦٥٨]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي عَفَّانُ، حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ح وَنا عَبْدُ اللّٰهِ، نا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، نا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، نا أَبُو عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ)). قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ: اسْمُ أَبِي عُثْمَانَ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَكَانَ قَاضِي أَهْلِ مَرْوَ، رَوَى عَنْهُ مُطَرِّفٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کی ہتھیلی بھر مقدار بھی حرام ہے۔

[٤٦٥٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجْشَرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ مِنْهُ فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

[٤٦٦٠]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ، نا أَبِي، عَنْ عَدِيِّ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ فَالْأُوقِيَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ)). قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: هٰذَا إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک اوقیہ بھی حرام ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٤٤٢٣ ـ سنن أبي داود: ٣٦٨٧ ـ جامع الترمذي: ١٨٦٦ ـ صحيح ابن حبان: ٥٣٨٣

[٤٦٦١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا فَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ، نا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الرَّازِيُّ، نا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ فَالْأُوقِيَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک اوقیہ بھی حرام ہے۔

[٤٦٦٢]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ، نا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ. مَوْقُوفٌ.

ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک اوقیہ بھی حرام ہے۔
یہ روایت موقوف ہے۔

[٤٦٦٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ، نا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ فَالْجُرْعَةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

[٤٦٦٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، سَمِعَا الزُّهْرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

[٤٦٦٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْهَرَوِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

❶ سلف برقم: ٤٦٢٨

[٤٦٦٦]...... حَدَّثَنِي دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّمَا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ. قَالَ مُوسَى: وَنا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بِنْتِ السُّدِّيِّ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ سَوَاءً: وَالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ. قَالَ مُوسَى: وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَرَوَى عَنْهُ طَاوُسٌ، وَعَطَاءٌ، وَمُجَاهِدٌ: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ، وَرَوَاهُ عَنْهُ قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ، وَكَذَالِكَ فُتْيَا ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْكِرِ. ❶

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یقیناً شراب کو اور مشروبات میں سے ہر نشہ آور مشروب کو حرام قرار دیا گیا۔ ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بالکل اسی کے مثل ہی مروی ہے۔ موسیٰ کہتے ہیں کہ ان الفاظ کا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہونا ہی درست بات ہے، کیونکہ نبی ﷺ سے تو یہ روایت کیا گیا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ان سے طاؤس، عطاء اور مجاہد رحمہم اللہ نے روایت کیا کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ ان سے قیس بن حبتر نے بھی اسے روایت کیا اور نشہ آور چیز کے بارے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ بھی اسی طرح ہے۔

[٤٦٦٧]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى، نا أَبِي، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَلِيلُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ حَرَامٌ.

عطاء، طاؤس اور مجاہد رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس چیز کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ دے۔

[٤٦٦٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَلِيلُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ حَرَامٌ.

عطاء، طاؤس اور مجاہد رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس چیز کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے۔

[٤٦٦٩]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْبُسْتَانِيُّ، نا أَبُو حَفْصٍ الدِّمَشْقِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِهِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيذِ؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک شخص نے نبیذ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! اللہ تعالیٰ نے شراب کو اس کے نام کے سبب حرام نہیں کیا، بلکہ اس کے نتیجے کی وجہ سے حرام کیا ہے، اور ہر وہ مشروب جس کا نتیجہ شراب کا سا ہو (یعنی وہ نشہ چڑھا دے) تو وہ شراب کی طرح ہی حرام ہے۔

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٥١٧٣

فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمِ الْخَمْرَ لِاسْمِهَا وَإِنَّمَا حَرَّمَهَا لِعَاقِبَتِهَا، وَكُلُّ شَرَابٍ يَكُونُ عَاقِبَتُهُ كَعَاقِبَةِ الْخَمْرِ فَهُوَ حَرَامٌ كَتَحْرِيمِ الْخَمْرِ.

[٤٦٧٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا نَنْبِذُ النَّبِيذَ فَنَشْرَبُهُ عَلَى غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا، قَالَ: ((اشْرَبُوا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُكْسِرُهُ بِالْمَاءِ، فَقَالَ: ((حَرَامٌ قَلِيلُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم نبیذ تیار کر کے صبح اور شام کے کھانے میں استعمال کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پی سکتے ہو، تاہم ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم پانی ملا کر اس کا جوش مارتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس چیز کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ دے۔

[٤٦٧١]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَنْبِذُ نَبِيذًا فَنَشْرَبُهُ عَلَى طَعَامِنَا، فَقَالَ: ((اشْرَبُوا وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ)) فَأَعَادُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نبیذ تیار کرتے ہیں اور اسے اپنے کھانے پر پیتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پی سکتے ہو، تاہم ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو۔ انہوں نے آپ ﷺ سے اپنی بات دوبارہ بیان کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اس چیز کی تھوڑی مقدار سے بھی منع کرتا ہے جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہو۔

[٤٦٧٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرَخْسِيُّ، نا بَكْرُ بْنُ خِدَاشٍ، نا قَطَنٌ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّغْلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِعَشَاءٍ فَتَعَشَّى ثُمَّ سَقَانَا ثُمَّ خَرَجْنَا فِي الظُّلْمَةِ، فَلَمْ نَهْتَدِ فَأَرْسَلَ مَعَنَا بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ وَخَرَجْنَا.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس شام کے کھانے کے لیے گئے، سو انہوں نے کھانا کھلایا اور ہمیں (مشروب) پلایا، پھر ہم تاریکی میں (واپسی کے لیے) نکلے تو ہمیں راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا، تو انہوں نے ہمارے ساتھ آگ کا شعلہ (چراغ وغیرہ) دے بھیجا، اور ہم (اس کی روشنی میں) واپس آ گئے۔

[٤٦٧٣]...... قُرِئَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا شَرِيكٌ،

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے مشکیزوں کا تذکرہ ہوا تو ایک اعرابی نے کہا: یہ برتن نہیں ہیں۔

❶ سلف بنحوه برقم: ٤٦٥٣

عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: ذُكِرَتِ الْأَوْعِيَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: لَا ظُرُوفَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَلَا تَسْكَرُوا)) . ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز سے بچو اور نشہ نہ کرو۔

[٤٦٧٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَابْنُ صَاعِدٍ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالُوا: نا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، نا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: ((لَا تَشْرَبُوا فِي نَقِيرٍ ، وَلَا مُقَيَّرٍ ، وَلَا دُبَّاءٍ ، وَلَا حَنْتَمٍ ، وَلَا مَزَادَةٍ ، وَلَكِنِ اشْرَبُوا فِي سِقَاءِ أَحَدِكُمْ غَيْرَ مُسْكِرٍ ، فَإِنْ خَشِيَ شِدَّتَهُ فَلْيَصُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ)) . لَفْظُ ابْنِ مَنِيعٍ . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالقیس کے وفد سے فرمایا: تم لکڑی کے کھدے ہوئے برتن، جس برتن کو روغنِ زفت لگا ہو، کدو کے برتن (تونبے)، جس برتن کو سبز رنگ کا روغن مَلا گیا ہو اور بڑی مشک؛ جسے اوپر سے کاٹ لیا گیا ہو اور پیندے کی طرف سے سوراخ نہ ہو (ان تمام برتنوں میں) مت پیا کرو، لیکن اپنے مشکیزے میں پی لیا کرو جس میں نشہ پیدا نہ ہو، لیکن اگر کسی کو اس کے جوش مارنے کا اندیشہ ہو تو اس پر پانی ڈال (کر اسے ٹھنڈا کر) لو۔

[٤٦٧٥]...... قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، حَدَّثَنَا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ ، نا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَهُ فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَلَا يَسْأَلْهُ ، وَإِنْ سَقَاهُ شَرَابًا فَلْيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْهُ عَنْهُ ، وَإِنْ خَشِيَ مِنْهُ فَلْيَكْسِرْهُ بِالْمَاءِ)) . ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ اسے کھانا پیش کرے تو اسے چاہئے کھانا کھا لے، اس کے (حلال وحرام کے) متعلق سوال نہ کرے، اور اگر وہ مشروب پیش کرے تو اسے پی لے اور اس کے (حلال وحرام کے) متعلق نہ پوچھے، اگر اسے کوئی خدشہ ہو تو پانی ملا کر اس کا جوش ختم کر دے۔

[٤٦٧٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ ، نا أَبُو غَسَّانَ ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((اشْرَبُوا فِي

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: تارکول لگے برتن میں پی لیا کرو، البتہ نشہ نہ پیدا ہونے دو۔

اس میں ابوالاحوص کو اس کی سند اور متن میں وہم ہوا ہے، اور ان کے علاوہ (دیگر رُواۃ) نے سماک سے، انہوں نے قاسم

❶ مسند أحمد: ٦٩٧٩

❷ صحيح مسلم: ١٩٩٣۔سنن أبي داود: ٣٦٩٣۔سنن النسائي: ٨/ ٢٩٧۔مسند أحمد: ٩٥٣٩، ١٠٥١٠۔صحيح ابن حبان: ٥٤٠٨

❸ مسند أحمد: ٩١٨٤

الْمُزَفَّتِ وَلَا تَسْكَرُوا)) . وَهِمَ فِيهِ أَبُو الْأَحْوَصِ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ . وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ: ((وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)) . ❶

سے، انہوں نے ابن بریدہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا: اور تم نشہ آور چیز نہ پیو۔

[٤٦٧٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي ، نا لُوَيْنٌ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ فَاشْرَبُوا فِيمَا شِئْتُمْ وَلَا تَسْكَرُوا)) . رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ ، فَقَالَ: ((وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)) ، وَقَالَ ذَالِكَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ وَهُوَ إِمَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ . ❷

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں کچھ برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا، سو (اب تم) جن برتنوں میں چاہو پی لیا کرو، لیکن نشہ نہ پیدا ہونے دو۔
ان کے علاوہ (دیگر رُواۃ) نے اسے محمد بن جابر سے روایت کیا اور (انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: تم نشہ آور مشروب مت پیو۔ یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، جو کہ امام ہیں، نے بھی محمد بن جابر سے یہی بیان کیا ہے۔

[٤٦٧٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي أَيِّ سِقَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)) . وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم تمہیں مشکیزوں میں پینے سے منع کرتے تھے، لیکن (اب تم) جس مشکیزے سے چاہو پیو لیکن نشہ آور (مشروب) مت پیو۔
یہی روایت درست ہے۔ واللہ اعلم

[٤٦٧٩]...... قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو كَامِلٍ ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، نا فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نُزُولٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: ((أَلَا إِنِّي

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مقام ابطح میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پڑاو کیے ہوئے تھے، پھر انہوں نے حدیث ذکر کی اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، لیکن (اب تم) ان کی زیارت کر لیا کرو، کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دِلاتی ہیں، میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد

❶ مسند أبي داود الطيالسي: ١٣٦٩۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤/ ٢٢٨۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٢٩٨

❷ صحيح مسلم: ٩٧٧۔سنن أبي داود: ٣٢٣٥۔سنن النسائي: ٨/ ٣١١۔مسند أحمد: ٢٣٠١٥۔ صحيح ابن حبان: ٣١٦٨

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا تُذَكِّرْكُمْ آخِرَتَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ وَإِنَّ الْأَوْعِيَةَ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا فَاشْرَبُوا وَلَا تَسْكَرُوا)). فَرْقَدٌ، وَجَابِرٌ ضَعِيفَانِ، وَلَا يَصِحُّ. ❶

کھانے سے منع کیا تھا، لیکن (اب تم) کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور میں تمہیں مشکیزوں کے استعمال سے منع کیا تھا، بلاشبہ مشکیزے کسی چیز کو حرام نہیں کرتے، سو (اب تم) پی لیا کرو مگر نشہ آور سے بچو۔

فرقد اور جابر دونوں ضعیف راوی ہیں، اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

[٤٦٨٠]..... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ أَنْبِذُ النَّبِيذَ لِعُمَرَ بِالْغَدَاةِ وَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً، وَأَنْبِذُ لَهُ عَشِيَّةً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَلَا يَجْعَلُ فِيهِ عَكَرًا.

اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے صبح کے وقت نبیذ تیار کرتا، آپ اسے شام کے وقت نوش فرماتے، میں شام کے وقت تیار کرتا تو آپ صبح کے وقت نوش فرماتے، اس کی رنگت نہیں بدلتی تھی۔

[٤٦٨١]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنِّي لَأَشْرَبُ هٰذَا النَّبِيذَ الشَّدِيدَ يَقْطَعُ مَا فِي بُطُونِنَا مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ.

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اتنا گاڑھا نبیذ پیتا ہوں جو ہمارے پیٹ میں موجود اونٹ کے گوشت تک کو کاٹ دے۔

[٤٦٨٢]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: نُبِذَ لِعُمَرَ لِقُدُومِهِ فَتَأَخَّرَ يَوْمًا فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ قَدِ اشْتَدَّ، قَالَ: فَدَعَا بِجِفَانٍ فَصَبَّهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ.

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آمد پر آپ کے لیے نبیذ تیار کیا گیا، آپ ایک دن تاخیر سے تشریف لائے اور نبیذ حاضر خدمت کیا گیا، جو گاڑھا ہو چکا تھا، تو آپ نے پیالہ منگوا کر کچھ نبیذ اس میں ڈالا پھر اس میں پانی ملا لیا۔

[٤٦٨٣]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، نا خَلَفٌ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: تَلَقَّتْ ثَقِيفٌ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَبِيذٍ، فَوَجَدَهُ شَدِيدًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ ثقیف نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ضیافت میں نبیذ پیش کیا، آپ نے دیکھا کہ وہ خاصا گاڑھا ہو چکا تھا، چنانچہ آپ نے پانی منگوا کر دو یا تین مرتبہ پانی ملا لیا۔

[٤٦٨٤]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، نا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، نا إِسْمَاعِيلُ

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو مرتبہ حج کیا، تو میں نے انہیں فرماتے سنا: میں نبیذ

❶ مسند أحمد: ٤٣١٩ ـ صحيح ابن حبان: ٥٤٠٩

بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَجَّتَيْنِ فَسَمِعْتُهُ، يَقُولُ: إِنَّا لَنَشْرَبُ النَّبِيذَ لِيَقْطَعَ مَا فِي بُطُونِنَا مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ أَنْ يُؤْذِيَنَا.

پیتا ہوں تاکہ وہ ہمارے پیٹ میں موجود اونٹ کے گوشت کو ہمارے لیے تکلیف دہ بننے سے روک لے (یعنی اسے جلد ہضم کر دے)۔

[٤٦٨٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ الْمَشْرِقِيِّ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي لَعْوَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا شَرِبَ مِنْ إِدَاوَةِ عُمَرَ نَبِيذًا فَسَكِرَ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ. لَا يَثْبُتُ هٰذَا.

سعید بن ذی لعوہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے پرانے مشکیزے سے نبیذ پیا اور مدہوش ہو گیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی۔

یہ روایت ثابت نہیں ہے۔

[٤٦٨٦]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، نا أَبُو الْمُوَجِّهِ، نا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، أَنَّ عُمَرَ مَرَّ عَلَى إِدَاوَةِ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِهٰذَا النَّبِيذِ، فَأُتِيَ بِهِ فَأَخَذَهُ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا، فَقَالَ: مَنْ رَابَهُ مِنْ هٰذَا النَّبِيذِ شَيْءٌ فَلْيَكْسِرْ مُتْنَهُ بِالْمَاءِ.

عثمان بن ابی العاص روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک ثقفی کے مشکیزے کے پاس سے گزرے تو فرمایا: میرے پاس یہ نبیذ لاؤ۔ نبیذ لایا گیا تو آپ نے دیکھا کہ وہ انتہائی گاڑھا ہو چکا تھا، آپ نے فرمایا: جب کسی کا نبیذ گاڑھا ہو تو وہ اس میں پانی ملا کر اس کا جوش ختم کر لیا کرے۔

[٤٦٨٧]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ، قَالَ: حَمَلْتُ سِلَالًا مِنْ خَبِيصٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَحَ بَعْضَهُنَّ، فَقَالَ: يَا عُتْبَةُ، كُلُّ الْمُسْلِمِينَ يَجِدُ مِثْلَ هٰذَا؟، قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا شَيْءٌ يَخْتَصُّ بِهِ الْأُمَرَاءُ، قَالَ: ارْفَعْهُ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ دَعَا بِغَدَائِهِ فَأُتِيَ بِلَحْمٍ غَلِيظٍ وَبِخُبْزٍ خَشِنٍ فَجَعَلْتُ أَهْوِي إِلَى الْبَضْعَةِ أَحْسَبُهَا سَنَامًا فَإِذَا هِيَ عِلْبَاءُ الْعَنَقِ، فَأَلُوكُهَا فَإِذَا غَفَلَ عَنِّي جَعَلْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْخِوَانِ، ثُمَّ دَعَا بِنَبِيذٍ لَهُ قَدْ كَادَ أَنْ يَصِيرَ خَلًّا فَمَزَجَهُ حَتَّى إِذَا أَمْكَنَ شَرِبَ وَسَقَانِي، ثُمَّ قَالَ: يَا

عتبہ بن فرقد بیان کرتے ہیں کہ میں کھجور اور گھی سے بنے ہوئے حلوے کی ٹوکریاں لے کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جب میں نے وہ ان کے سامنے رکھیں تو انہوں نے کچھ کو کھولا اور فرمایا: اے عتبہ! کیا تمام مسلمانوں کو یہ میسر ہے؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! یہ ایسی چیز ہے جو صرف امراء کو خاص طور پر دی جا رہی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اسے اٹھا کر لے جاؤ، مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں ان کے پاس ہی موجود تھا تو اسی دوران انہوں نے اپنا کھانا منگوایا تو انہیں موٹا گوشت اور سخت روٹی لا کر دی گئی۔ میں نے گوشت کے ایک ٹکڑے کی طرف ہاتھ بڑھایا، مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کوہان کا گوشت ہے، لیکن جب دیکھا تو وہ (اونٹ کی) گردن کا لمبا پٹھا تھا۔ میں اسے ہلکا ہلکا چبانے لگا، لیکن جب آپ کا دھیان میری طرف سے ہٹا تو

عُتْبَةُ إِنَّا نَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا، فَأَمَّا وَرِكُهَا وَأَطَايِبُهَا فَلِمَنْ حَضَرَنَا مِنْ أَهْلِ الْآفَاقِ وَالْمُسْلِمِينَ، وَأَمَّا عُنُقُهَا فَلَنَا نَأْكُلُ مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ الْغَلِيظِ الَّذِي رَأَيْتَ وَنَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا النَّبِيذِ يَقْطَعُهُ فِي بُطُونِنَا.

میں نے اسے دسترخوان پر رکھ دیا۔ پھر آپ نے اپنا نبیذ منگوایا، جو سرکہ بننے کے قریب تھا، تو آپ نے اس میں پانی ملایا، یہاں تک کہ اس کا جوش ختم ہو گیا، پھر آپ نے بھی پیا اور مجھے بھی پلایا۔ پھر فرمایا: اے عتبہ! ہم روزانہ ایک اونٹنی ذبح کرتے ہیں، اس کی ران اور گوشت کے عمدہ حصے ہم ان مسلمانوں اور مہمانوں کے لیے رکھ لیتے ہیں جو اطراف و اکناف سے ہمارے پاس آتے ہیں۔ اور اس کی جو گردن ہوتی ہے وہ ہمارے لیے ہوتی ہے، اس لیے ہم یہ موٹا گوشت کھاتے ہیں جو تم نے دیکھا ہے اور اس پر ہم یہ نبیذ پی لیتے ہیں تا کہ یہ اس (گوشت) کو ہمارے پیٹ میں کاٹ دے (یعنی ہضم کر دے)۔

[٤٦٨٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى السَّرَخْسِيُّ الْقَاضِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدَانُ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: سَأَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ أَبَا حَنِيفَةَ عَنِ الشَّرَابِ، قَالَ: حَدَّثُونَا مِنْ قِبَلِ أَبِيكَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ: إِنْ رَابَكُمْ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: فَإِذَا تَيَقَّنْتَ وَلَمْ تَرْتَبْ.

عبداللہ بن مبارکؒ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر العمری نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نبیذ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: محدثین نے ہمیں آپ کے والد کے طریق سے حدیث بیان کی ہے کہ نبیذ گاڑھا ہو تو اس میں پانی ملا لیا جائے۔ عبداللہ نے کہا: آپ کو یقین ہے، شک نہیں۔

[٤٦٨٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ جَلَدَ رَجُلًا وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ شَرَابِ الْحَدَّ تَامًّا.

سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے شراب کی بو آنے پر اسے پوری حد لگائی۔

[٤٦٩٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ خُشَيْشٍ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ رَجُلًا شَرِبَ مِنْ إِدَاوَةِ عَلِيٍّ نَبِيذًا بِصِفِّينَ فَسَكِرَ، فَضَرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَدَّ.

شعبی روایت کرتے ہیں کہ صفین میں ایک آدمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مشکیزے سے نبیذ پیا اور مدہوش ہو گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی۔

[٤٦٩١]...... قَالَ: وَنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي

عامر بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے پرانے مشکیزے سے

إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا شَرِبَ مِنْ إِدَاوَةِ عُمَرَ نَبِيذًا فَسَكِرَ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ . هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَا يُثْبَتَانِ .

نبیذ پیا تو اسے نشہ ہو گیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حد لگائی۔
یہ مرسل ہے اور یہ دونوں روایتیں ثابت نہیں ہیں۔

[٤٦٩٢]...... نَا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى الْبَزَّازُ ، نَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ ، نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ ، قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَيْتِ فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَاسْتَسْقَى رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَرَابٌ فَيُرْسِلُ إِلَيَّ؟ ، فَأَرْسَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلٰى مَنْزِلِهِ فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ نَبِيذُ زَبِيبٍ ، فَلَمَّا رَآهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا خَمَّرْتِهِ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ)) ، فَلَمَّا أَدْنَى الْإِنَاءَ مِنْهُ وَجَدَ لَهُ رَائِحَةً شَدِيدَةً فَقَطَّبَ وَرَدَّ الْإِنَاءَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ يَكُنْ حَرَامًا لَمْ تَشْرَبْهُ فَاسْتَعَادَ الْإِنَاءَ وَصَنَعَ مِثْلَ ذَالِكَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ مِثْلَ ذَالِكَ ، فَدَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَصَبَّهُ عَلَى الْإِنَاءِ ، وَقَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْكُمْ شَرَابُكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا)) . الْكَلْبِيُّ مَتْرُوكٌ ، وَأَبُو صَالِحٍ ضَعِيفٌ وَاسْمُهُ بَاذَانُ مَوْلَى أُمِّ هَانِىءٍ . ❶

مطلب بن ابی وداعہ سہمی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ سخت گرمی میں بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ ایک قریشی گروہ سے پینے کو کچھ طلب کیا اور فرمایا: اگر تمہارے پاس پینے کی کوئی چیز ہے تو مجھے دو۔ ان میں سے ایک آدمی نے اپنے گھر پیغام بھیجا، ایک لونڈی برتن لے آئی جس میں نبیذ تھا۔ نبی ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ خواہ ایک لکڑی ہی اس پر چوڑائی کی صورت میں رکھ دیتی۔ جب برتن آپ کے قریب کیا تو آپ نے اس سے بہت تیز بو پائی، آپ کی پیشانی پر شکن پڑا اور آپ نے برتن واپس کر دیا۔ اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر یہ حرام ہے تو مت پیجیے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ برتن لیا اور اسی طرح کیا، آدمی نے بھی ویسے ہی کہا، تو آپ ﷺ نے زم زم کا ایک ڈول منگوا کر اس میں ملایا اور فرمایا: جب تمہارا مشروب گاڑھا ہو جائے تو اس طرح کر لیا کرو۔
کلبی متروک راوی ہے اور ابو صالح ضعیف ہے، اس کا نام باذان ہے اور یہ اُم ہانی کا آزاد کردہ غلام تھا۔

[٤٦٩٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ ، نَا مُوسَى بْنُ سُفْيَانَ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ ، نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ بَاذَانَ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ ، قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ ، وَقَالَ: ((اسْقُونِي)) ، فَأُتِيَ بِنَبِيذِ زَبِيبٍ فَشَرِبَ فَقَطَّبَ فَرَدَّهُ ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَحَرَامٌ هُوَ؟ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ لَشَرَابٌ ، فَسَكَتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ

مطلب بن ابی وداعہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور فرمایا: مجھے پانی پلاؤ۔ تو آپ کو منقیٰ (خشک انگور) کا نبیذ پیش کیا گیا، آپ پینے لگے تو آپ کی پیشانی پر شکن نمودار ہوئی، پھر اسے واپس کر دیا۔ مطلب کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا یہ حرام ہے؟ اللہ کی قسم! یہ تو مشروب ہے۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ انہوں نے بات دوہرائی اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا یہ حرام ہے؟ اللہ کی قسم! یہ تمام اہل مکہ کا مشروب ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٨/ ٣٠٤

فَسَكَتَ ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَحَرَامٌ هُوَ؟ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ لَشَرَابُ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ آخِرِهِمْ ، قَالَ: ((رُدُّوهُ))، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ ، وَيَقُولُ: ((صَبَّ))، ثُمَّ عَادَ حَتّٰى أَمْكَنَ شَرِبَهُ ، فَقَالَ: ((اصْنَعُوا بِهٖ هٰكَذَا)).

واپس لاؤ۔ اور انہیں حکم دیا کہ اس میں پانی ڈالو۔ پھر آپ ﷺ اسے پینے لگے اور فرمانے لگے: ڈالو۔ پھر اسی طرح کہا۔ یہاں تک کہ وہ پینے لائق ہو گیا تو فرمایا: تم اس طرح کر لیا کرو۔

[٤٦٩٤]..... نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، نا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ ، فَقَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَوَجَدَ مِنْ رَجُلٍ رِيحَ نَبِيذٍ ، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ الرِّيحُ؟))، قَالَ: رِيحُ نَبِيذٍ ، قَالَ: ((فَأَرْسِلْ فَلْيُؤْتَ مِنْهُ))، فَأَرْسَلَ فَأُتِيَ بِهٖ فَوَضَعَ فِيهِ رَأْسَهُ فَشَمَّهُ ثُمَّ رَجَعَ فَرَدَّهُ حَتّٰى إِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ الْبَطْحَاءَ رَجَعَ ، فَقَالَ: أَحَرَامٌ أَمْ حَلَالٌ؟ قَالَ: فَوَضَعَ رَأْسَهُ فِيهِ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا فَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ شَرِبَ ، فَقَالَ: ((إِذَا اغْتَلَمَتْ أَسْقِيَتُكُمْ فَاكْسِرُوهَا بِالْمَاءِ)). كَذَا قَالَ مَالِكُ بْنُ الْقَعْقَاعِ ، وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ بْنِ أَخِي الْقَعْقَاعِ وَهُوَ رَجُلٌ مَجْهُولٌ ضَعِيفٌ ، وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ))، وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ. [1]

مالک بن قعقاع بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گاڑھے نبیذ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی سے نبیذ کی بو محسوس کی، تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیسی بو ہے؟ اس نے عرض کیا: نبیذ کی بو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو بھیج کر منگواؤ۔ اس نے منگوایا تو آپ نے اس میں سر جھکایا، پھر اسے سونگھا اور اسے واپس تھما دیا۔ وہ آدمی واپس چلا گیا، جب وہ بطحاء سے آگے گزر گیا تو واپس آیا اور پوچھا: یہ حلال ہے یا حرام؟ آپ ﷺ نے اسے قریب کیا تو دیکھا کہ وہ انتہائی گاڑھا ہے، پھر پانی ملایا اور پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے مشکیزوں میں نبیذ گاڑھا ہو جائے تو اس کا جوش پانی سے مار لیا کرو۔

اسی طرح مالک بن قعقاع نے اور ان کے علاوہ دیگر رُواۃ نے قعقاع کے بھتیجے عبدالملک بن نافع سے بیان کیا اور وہ مجہول آدمی اور ضعیف راوی ہے۔ جبکہ صحیح روایت وہ ہے جو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ اس کا ذکر پیچھے بھی ہو چکا ہے۔

[٤٦٩٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ الْمِصِّيصِيُّ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ح وَنا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ آپ کو پیاس لگی، آپ نے پانی طلب کیا، تو ایک مشکیزے سے آپ کو نبیذ پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے اسے سونگھا، پھر پیشانی پر شکن ڈالے اور فرمایا: آبِ زم زم کا ایک ڈول میرے پاس لاؤ۔ پھر آپ نے اس

[1] سنن النسائی: ٨/ ٣٢٣

بَحْرِ الْعَطَّارُ جَمِيعًا بِالْبَصْرَةِ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، قَالُوا: نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: عَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقَى فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنَ السِّقَايَةِ فَشَمَّهُ ثُمَّ قَطَّبَ، فَقَالَ: ((عَلَيَّ بِذَنُوبٍ مِنْ زَمْزَمَ))، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَا)). لَفْظُ أَبِي حَامِدٍ، وَالشَّهِيدِيُّ، وَقَالَ لَنَا الْمَحَامِلِيُّ: وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُتِمَّهُ. ❶

میں پانی ملا کر اسے پیا۔ ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

یہ ابو حامد اور شہیدی کے الفاظ ہیں، اور محاملی نے ہم سے کہا: انہوں نے حدیث مکمل بیان نہیں کی۔

[٤٦٩٦]..... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ الْعِجْلِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَطِشَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنَ السِّقَايَةِ فَقَطَّبَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَا عَلَيَّ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ))، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ آپ کو پیاس لگ گئی، آپ کو مشکیزے سے نبیذ پیش کیا گیا تو آپ کے ماتھے پر شکن پڑ گئے۔ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میرے پاس آبِ زم زم کا ایک ڈول لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے اس میں پانی ملا کر پیا اور آپ طواف کر رہے تھے۔

[٤٦٩٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ، نا الْيَسَعُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ نَبِيذٌ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَطَّبَ ثُمَّ رَدَّهُ، فَتَبِعَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَرَامٌ هُوَ؟ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَصَبَّهُ فِيهِ فَشَرِبَ، ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمُ الْأَنْبِذَةُ فَاكْسِرُوهَا بِالْمَاءِ)). لَا يَصِحُّ هٰذَا عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا نبی ﷺ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں نبیذ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے پکڑا تو آپ کی پیشانی پر شکن نمودار ہوئی، پھر آپ نے وہ واپس کر دیا۔ وہ آدمی آپ ﷺ کے پیچھے آیا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ نبیذ لیا، پھر آبِ زم زم کا ایک ڈول منگوا کر اس میں ملایا، پھر پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب نبیذ گاڑھا ہو جائے تو پانی ملا کر اس کا جوش مار لیا کرو۔

اس حدیث کو زید بن حباب کا ثوری سے روایت کرنا صحیح نہیں ہے، ان سے یسع بن اسماعیل کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو

❶ سنن النسائی ٨/ ٣٢٥

الْيَسَعِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفٌ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ مَعْرُوفٌ بِيَحْيَى بْنِ يَمَانٍ وَيُقَالُ: إِنَّهُ انْقَلَبَ عَلَيْهِ الْإِسْنَادُ وَاخْتَلَطَ عَلَيْهِ بِحَدِيثِ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

روایت نہیں کیا اور وہ ضعیف ہے۔

[٤٦٩٨]...... ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَثْرَمُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُقْرِءِ نا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مِهْرَانَ الْمُؤَدِّبُ ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُشْرِقُ ، قَالَا: نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ حَلَالٌ هُوَ أَوْ حَرَامٌ؟ قَالَ: ((حَلَالٌ)) . عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ نبیذ حلال ہے یا حرام؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال ہے۔
عبدالعزیز بن ابان متروک الحدیث ہے۔

[٤٦٩٩]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الصَّيْدَلِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ دَاوَرَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيذِ تَمْرٍ ، فَجَلَدَهُ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جو کھجور کا نبیذ پی کر مدہوش ہو چکا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے لگائے۔

[٤٧٠٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، نا أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيذٍ ، فَجَلَدَهُ . كَذَا قَالَ الْبُسْرِيُّ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جو نبیذ پی کر مدہوش ہو چکا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے لگائے۔
اسی طرح بُسری نے بیان کیا ہے۔

[٤٧٠١]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا نَصْرُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ طَوْقٍ ، نا أَبُو عُبَيْدٍ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: مَا فِي شَرْبَةٍ مِنْ نَبِيذٍ مَا يَنْبَغِي لِمُؤْمِنٍ أَنْ يُغَرِّرَ فِيهَا بِدِينِهِ . قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا النَّضْرِ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ فَأَعْجَبَهُ فَاسْتَعَادَنِيهِ بَعْدَ سَنَةٍ .

سلیمان تیمی فرماتے ہیں کہ کسی مومن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ نبیذ پینے کی وجہ سے اپنے دین کو خطرے میں ڈال لے۔
ابوعبید کہتے ہیں: میں نے ابونضر ہاشم بن قاسم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہیں اس پر تعجب ہوا اور ایک سال بعد دوبارہ مجھ سے یہ پوچھا۔

بَابُ اتِّخَاذِ الْخَلِّ مِنَ الْخَمْرِ
شراب سے سرکہ بنانے کا بیان

[٤٧٠٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي اشْتَرَيْتُ لِأَيْتَامٍ فِي حِجْرِي خَمْرًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَكَسِّرِ الدِّنَانَ)). فَأَعَادَ ذَالِكَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور کہا: میں نے اپنے زیر کفالت یتیم بچوں کے لیے شراب خریدی ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: شراب کو بہا دو اور مٹکے توڑ دو۔ آپ ﷺ نے یہ بات انہیں تین مرتبہ فرمائی۔

[٤٧٠٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّرِيِّ بْنِ عُثْمَانَ التَّمَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقَزَّازُ، نا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهَا، فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهَا دَاءٌ وَلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ)). ❷

سیدنا وائل الحضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سوید بن طارق نامی ایک آدمی نے نبی ﷺ سے شراب کے متعلق سوال کیا، تو آپ ﷺ نے اسے اس سے منع فرما دیا۔ اس نے کہا: میں اسے صرف بہ طور دوا استعمال کرتا ہوں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تو بیماری ہے، دوا نہیں ہے۔

[٤٧٠٤]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ أَيُتَّخَذُ خَلًّا؟ قَالَ: ((لَا)). ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے شراب کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا اسے سرکہ بنایا جا سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

[٤٧٠٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ يَتِيمًا كَانَ فِي حِجْرِ أَبِي طَلْحَةَ فَاشْتَرَى لَهُ خَمْرًا فَلَمَّا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی کفالت میں ایک یتیم تھا، انہوں نے اس کے لیے شراب خرید کر رکھی ہوئی تھی (یعنی اس کے مال سے شراب کا کاروبار کرتے تھے) پھر جب شراب حرام قرار دی گئی، تو نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کیا

---

❶ مسند أحمد: ١٢١٨٩، ١٢٨٥٤، ١٣٧٣٢

❷ صحيح مسلم: ١٩٨٤۔مسند أحمد: ١٨٧٨٧۔سنن أبى داود: ٣٨٧٣۔سنن ابن ماجه: ٣٥٠٠۔صحيح ابن حبان: ٦٠٦٥

❸ صحيح مسلم: ١٩٨٣

حُرِّمَتْ، سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُتَّخَذُ خَلًّا؟ قَالَ: ((لَا)).

اسے سرکہ بنالیا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

[٤٧٠٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، نا أَبِي، نا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لِيَتَامَى فَاشْتَرَى بِهِ خَمْرًا، قَالَ: فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، قَالَ: وَمَا خَمْرُنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا مِنَ التَّمْرِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ عِنْدِي مَالُ يَتِيمٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ خَمْرًا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، فَأَمَرَنِي أَكْسِرُ الدِّنَانَ وَأُهْرِيقُهُ، فَأَتَيْتُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَكْسِرَ الدِّنَانَ وَأُهْرِيقَهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے چچا سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ یتیموں کا مال تھا، انہوں نے اس سے شراب خرید لی، پھر شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان دِنوں ہم صرف کھجور کی شراب بناتے تھے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا: میرے پاس یتیم کا مال تھا، تو میں نے شراب کی حرمت سے قبل اس مال سے شراب خرید لی۔ تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں مٹکے توڑ دوں اور شراب کو انڈیل دوں۔ میں تین بار آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ ہر بار مجھے یہی حکم فرماتے رہے کہ میں مٹکے توڑ دوں اور شراب کو انڈیل دوں۔

[٤٧٠٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، نا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ لَنَا شَاةٌ فَمَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا فَعَلَتْ شَاتُكُمْ؟))، قُلْنَا: مَاتَتْ، قَالَ: ((أَفَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟))، قُلْنَا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ: ((يَحِلُّ دِبَاغُهَا كَمَا يَحِلُّ خَلُّ التَّمْرِ)). تَفَرَّدَ بِهِ فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ضَعِيفٌ، يَرْوِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ أَحَادِيثَ عِدَّةً لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا. ❶

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مرگئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہاری بکری کو کیا ہوا؟ ہم نے کہا: مرگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہ اُٹھایا؟ ہم نے عرض کیا: وہ تو مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی دباغت اسے حلال کر دیتی ہے جیسے کھجور کا سرکہ بنانا حلال ہے۔

اس روایت کو اکیلے فرج بن فضالہ نے یحییٰ سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے، وہ یحییٰ بن سعد سے اور بھی متعدد احادیث روایت کرتا ہے جن پر موافقت نہیں کی جاتی۔

بَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْأَطْعِمَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

شکار، ذبیحوں اور ماکولات وغیرہ کے احکام

[٤٧٠٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: غَزَوْنَا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے کہ ہمیں بھوک لگ گئی، یہاں تک کہ ہم نے ایک ایک دو دو کھجوریں (آپس میں) تقسیم کیں۔ اسی کیفیت میں ہم سمندر

❶ سلف برقم: ١٢٥

فَجُعْنَا حَتّٰى إِنَّا نَقْسِمُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى شَطِّ الْبَحْرِ إِذْ رَمَى الْبَحْرُ بِحُوتٍ مَيِّتَةٍ، فَاقْتَطَعَ النَّاسُ مِنْهُ مَا شَاءُوا مِنْ شَحْمٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ مِثْلُ الضَّرْبِ، فَبَلَغَنِي أَنَّ النَّاسَ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرُوهُ، فَقَالَ لَهُمْ: ((أَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟)). قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟))، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَأَعْطُوهُ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. ❶

کنارے گئے تو دیکھا کہ سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر نکال پھینکی۔ لوگوں نے جتنا چاہا چربی اور گوشت کاٹ لیا، وہ مچھلی پہاڑ کے مانند (بڑی) تھی۔ مجھے پتہ چلا کہ جب لوگ واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ حصہ ہے؟

مجھے مخرمہ بن بکیر نے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے نافع سے روایت کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ حصہ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو اس میں سے کچھ حصہ دیا، تو آپ نے اسے کھالیا۔

[٤٧٠٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا الْمُعْتَمِرُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: آكُلُ مَا طَفَا عَلَى الْمَاءِ؟ قَالَ: إِنَّ طَافِيَهُ مَيْتَةٌ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مَاءَهُ طَهُورٌ، وَمَيْتَهُ حِلٌّ)).

عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: میں پانی پر تیرتی (مردہ) مچھلی کھا سکتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً اس پر تیرنے والی مردار ہوتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بلاشبہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

[٤٧١٠]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا فُهَيْرُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ الْخُوزِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ، وَكَانَ شَيْخًا قَدِيمًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ ذَبَحَ كُلَّ نُونٍ فِي الْبَحْرِ لِبَنِي آدَمَ)).

عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے لیے سمندر کی ہر مچھلی مذبوح (یعنی حلال) ٹھہرائی ہے۔

[٤٧١١]...... حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ، نا شَبَابَةُ، نا حَمْزَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ إِلَّا قَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِي آدَمَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمندر میں جتنی مچھلیاں ہیں، سب کو اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے لیے حلال ٹھہرایا ہے۔

[٤٧١٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، نا يَحْيَى بْنُ

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ اللہ

❶ صحيح البخاري: ٤٣٥١۔ صحيح مسلم: ١٩٣٥۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ٢٥٣

أَبِي طَالِبٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ اللّٰهَ ذَبَحَ مَا فِي الْبَحْرِ لِبَنِي آدَمَ.

تعالیٰ نے سمندر کی تمام مچھلیاں ابن آدم کے لیے حلال کی ہیں۔

[٤٧١٣]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ، وَابْنُ الرَّبِيعِ، وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُوا مَا حَسَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ وَمَا أَلْقَاهُ وَمَا وَجَدْتُمُوهُ مَيِّتًا أَوْ طَافِيًا فَوْقَ الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلُوهُ)). تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مچھلی دریا سے پکڑی جائے وہ کھالیا کرو اور جسے دریا باہر نکال پھینکے اور جسے تم مردہ یا پانی پر مری ہوئی تیرتی پاؤ، تو اسے مت کھاؤ۔

اس حدیث کو اکیلے عبدالعزیز بن عبیداللہ نے وھب سے روایت کیا ہے اور عبدالعزیز ضعیف راوی ہے، اس سے حجت نہیں پکڑی جاسکتی۔

[٤٧١٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا طَفَا فَلَا تَأْكُلْهُ وَإِذَا جَزَرَ عَنْهُ فَكُلْهُ وَمَا كَانَ عَلَى حَافَتِهِ فَكُلْهُ)). لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ، وَخَالَفَهُ وَكِيعٌ، وَالْعَدَنِيَّانِ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَمُؤَمَّلٌ، وَأَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الثَّوْرِيِّ، رَوَوْهُ مَوْقُوفًا وَهُوَ الصَّوَابُ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَزُهَيْرٌ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْقُوفًا. وَرُوِيَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَرْفُوعًا وَلَا يَصِحُّ رَفْعُهُ. رَفَعَهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب مچھلی مردہ تیر رہی ہو تو اسے مت کھاؤ، جو سمندر سے پکڑی جائے اور جو سمندر کے کنارے پر ملے، اسے کھالو۔

ابواحمد کے علاوہ کسی نے اسے مسنداً روایت نہیں کیا۔ وکیع، عبدالرزاق، مؤمل اور ابوعاصم وغیرہ نے ثوری سے روایت کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے، ان سب نے اسے موقوف روایت کیا ہے اور یہی درست ہے۔ اسی طرح ایوب السختیانی، عبیداللہ بن عمر، ابن جریج، زہیر اور حماد بن سلمہ وغیرہ نے ابوزبیر سے موقوف روایت کیا ہے۔ اسماعیل بن اُمیہ سے مرفوع روایت کیا گیا ہے، انہوں نے ابوالزبیر اور ابن ابی ذئب سے روایت کیا اور انہوں نے ابوالزبیر سے، لیکن اس کا مرفوع ہونا صحیح نہیں ہے۔ یحییٰ بن سلیم نے اسماعیل بن اُمیہ سے اسے مرفوع روایت کیا جبکہ ان کے علاوہ دیگر نے اسے موقوف روایت کیا۔

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٠٢٦

❷ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٠٢٨

[٤٧١٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ، وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ)). رَوَاهُ غَيْرُهُ مَوْقُوفًا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے سمندر باہر نکال پھینکے، یا جو سمندر سے پکڑی جائے وہ کھالو اور جو اس میں مرجائے اور اوپر تیرنے لگے، اسے مت کھاؤ۔ ان کے علاوہ دیگر نے اسے موقوف روایت کیا ہے۔

[٤٧١٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا يَزْدَادُ بْنُ جَمِيلٍ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ حَسَرَ عَنْهُ مِنَ الْحِيتَانِ فَكُلْهُ، وَمَا وَجَدْتَهُ طَافِيًا فَلَا تَأْكُلْهُ. مَوْقُوفٌ هُوَ الصَّحِيحُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو مچھلی سمندر نکال پھینکے یا جس سے سمندر ہٹ جائے، وہ کھالو اور جسے تم تیرتی ہوئی پاؤ، اسے مت کھاؤ۔ یہ روایت موقوف ہے اور یہی صحیح بات ہے۔

[٤٧١٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فَيْرُوزَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا ضَرَبَ بِهِ الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ أَوْ صِيدَ فِيهِ فَكُلْ وَمَا مَاتَ فِيهِ ثُمَّ طَفَا فَلَا تَأْكُلْ.

ابوالزبیر سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جو مچھلی سمندر نکال پھینکے، یا جس سے سمندر ہٹ جائے، یا جس کا سمندر میں شکار کیا گیا ہو، اسے کھالو اور جو مردہ اس میں مر جائے اور اوپر تیرنے لگے، اسے مت کھاؤ۔

[٤٧١٨]...... نا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا يَزْدَادُ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، نا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، نَحْوَهُ مَوْقُوفًا.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل موقوفاً مروی ہے۔

[٤٧١٩]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، يَقُولُ: مَا فِي الْبَحْرِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا قَدْ ذَكَّاهُ اللهُ تَعَالَى لَكُمْ. [1]

ابوعبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: سمندر میں جو بھی (مچھلی) ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے حلال کیا ہے۔

[٤٧٢٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ الْكَوْكَبِيُّ،

صحابی رسول سیدنا شریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ٢٥٢

نـا خَالِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّدَفِيُّ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى ذَبَحَ مَا فِي الْبَحْرِ لِبَنِي آدَمَ)). ❶

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سمندر کی تمام مچھلیاں بنی آدم کے لیے حلال کی ہیں۔

[٤٧٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ: وَنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَا: نا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ: السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ حَلَالٌ لِمَنْ أَرَادَ أَكْلَهَا . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مردہ تیرتی مچھلی حلال ہے، جو کھانا چاہے کھا سکتا ہے۔

[٤٧٢٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، بِهٰذَا قَالَ: السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ عَلَى الْمَاءِ حَلَالٌ .

مذکورہ سند سے بھی مروی ہے کہ پانی پر تیرتی مردہ مچھلی حلال ہے۔

[٤٧٢٣]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ ، يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى ذَبَحَ لَكُمْ مَا فِي الْبَحْرِ فَكُلُوهُ كُلَّهُ فَإِنَّهُ ذُكِّيَ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے سمندر کی تمام مچھلیاں حلال کی ہیں، سب کھا سکتے ہو، کیونکہ یہ مذبوح ہیں۔

[٤٧٢٤]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى عِكْرِمَةَ ، أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ أَكَلَ السَّمَكَ الطَّافِيَ عَلَى الْمَاءِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں گواہ ہوں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانی پر مردہ تیرتی ہوئی مچھلی کھائی۔

[٤٧٢٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ ، نا بَشِيرُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

❶ مصنف عبد الرزاق: ٨٦٦٣

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ٣٨٠

آدَمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ، وَعِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: السَّمَكُ ذُكِّيَ كُلُّهُ.

فرمایا: تمام مچھلیوں کو حلال قرار دیا گیا ہے۔

[٤٧٢٦]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الْحُوتُ ذُكِّيَ كُلُّهُ، وَالْجَرَادُ ذُكِّيَ كُلُّهُ.

جابر بن زید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام مچھلیاں حلال ہیں اور تمام ٹڈیاں حلال ہیں۔

[٤٧٢٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، نا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، نا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ﴾ (المائدة: ٩٦)، ﴿وَطَعَامُهُ﴾: مَا لُفِظَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ﴾ ''تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے، جہاں تم ٹھہرو وہاں بھی اسے کھا سکتے ہو اور قافلے کے لیے زادِراہ بھی بنا سکتے ہو۔'' اس میں ''اور اس کا کھانا'' سے مراد وہ (مچھلی) ہے جسے (سمندر سے) باہر پھینک دیا گیا ہو۔

[٤٧٢٨]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، نا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ﴾ (المائدة: ٩٦)، أَلَا إِنَّ صَيْدَهُ مَا صِيدَ، وَطَعَامُهُ مَا لَفَظَ الْبَحْرُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ﴾ ''تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شکار سے مراد وہ ہے جو شکار کی جائے اور طعام سے مراد جسے سمندر باہر نکال پھینکے۔

[٤٧٢٩]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ رَكِبَ فِي الْبَحْرِ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَوَجَدُوا سَمَكَةً طَافِيَةً عَلَى الْمَاءِ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا، فَقَالَ: أَطَيِّبَةٌ هِيَ لَمْ تَغَيَّرْ؟، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلُوهَا وَارْفَعُوا نَصِيبِي مِنْهَا وَكَانَ صَائِمًا.

ثمامہ بن انس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ سمندری سفر کیا، تو لوگوں نے پانی پر مردہ مچھلی تیرتی دیکھی تو آپ سے اس مچھلی کے متعلق پوچھا، تو آپ نے استفسار فرمایا: کیا وہ چیز پاک نہیں ہوتی جس میں کوئی تبدیلی نہ آئی ہو؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر کھاؤ اور میرا حصہ رکھ لینا۔ آپ روزے کی حالت میں تھے۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ٨٦٥٩

[٤٧٣٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، نا عَفَّانُ ح قَالَ: وَنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا حَجَّاجٌ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، أَنَّ أَصْحَابَ أَبِي طَلْحَةَ أَصَابُوا سَمَكَةً طَافِيَةً فَسَأَلُوا عَنْهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: اهْدُوهَا إِلَيَّ.

جبلہ بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب نے آپ سے مردہ تیرتی مچھلی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ مجھے ہدیہ کردو۔

[٤٧٣١]...... حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ، قَالَا: نا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْمَرٍ الْبَلْخِيُّ، نا عِصَامُ بْنُ يُوسُفَ، نا مُبَارَكُ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْجَنِينِ: ((ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ أَشْعَرَ أَوْ لَمْ يُشْعِرْ)). قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَلَكِنَّهُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ يُؤْمَرُ بِذَبْحِهِ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (پیٹ کے بچے) کے متعلق فرمایا: اس کا ذبح اس کی ماں کے ذبح کرنے کے ساتھ ہے، خواہ اس کے بال نکلے ہوں یا نہ نکلے ہوں۔ عبید اللہ کہتے ہیں: جب وہ ماں کے بطن سے نکلے تو اس کے ذبح کا حکم دیا جائے گا، یہاں تک کہ اس کے پیٹ سے خون نکل آئے۔

[٤٧٣٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، نا مُطَرِّفٌ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((أُحِلَّ لَنَا مِنَ الدَّمِ دَمَانِ وَمِنَ الْمَيْتَةِ مَيْتَتَانِ، مِنَ الْمَيْتَةِ الْحُوتُ وَالْجَرَادُ، وَمِنَ الدَّمِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ)) لَفْظُ مُطَرِّفٍ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے دو خون اور دو مردار حلال کئے گئے ہیں، مردار مچھلی اور ٹڈی ہیں اور خون جگر اور تلی ہیں۔

[٤٧٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا ابْنُ يَاسِينَ، نا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْجَنِينِ يَخْرُجُ مَيِّتًا، قَالَ: ((إِنْ شِئْتُمْ فَكُلُوهُ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے (جانور کے) مردہ جنین کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو تو کھالو۔

❶ سنن ابن ماجه: ٣٣١٤ـ مسند أحمد: ٥٧٢٣ـ مسند الشافعي: ٢/ ١٧٣

❷ سنن أبي داود: ٢٨٢٧ـ جامع الترمذي: ١٤٧٦ـ سنن ابن ماجه: ٣١٩٩

[٤٧٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ، قَالَا: نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحَبْرِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، نا صَبَاحُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلِ الْجَنِينَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ)). وَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فِي بَطْنِ النَّاقَةِ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس جنین کو کھالیا کرو جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہو۔ ابوالاسود نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ جو اونٹنی کے پیٹ میں ہو۔

[٤٧٣٥]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي، نا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْجَزُورِ وَالْبَقَرَةِ يُوجَدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينُ، فَقَالَ: ((إِذَا سَمَّيْتُمْ عَلَى الذَّبِيحَةِ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس اونٹنی اور گائے کے متعلق سوال کیا گیا جن کے پیٹ میں بچہ ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ذبیحے پر اللہ کا نام لے لو تو ماں کا ذبح ہی اس کے بچے کا ذبح ہے۔

[٤٧٣٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْنَا: أَحَدُنَا يَنْحَرُ النَّاقَةَ أَوْ يَذْبَحُ الْبَقَرَةَ أَوِ الشَّاةَ فَيَجِدُ فِي بَطْنِهَا جَنِينًا فَيَأْكُلُهُ أَوْ يُلْقِيهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: ((كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ إِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم میں سے کوئی شخص اونٹنی یا گائے یا بکری ذبح کرے اور اس کے پیٹ میں بچہ پائے، تو اسے کھالے یا پھینک دے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو کھالو، یقیناً اس کی ماں کو ذبح کرنا ہی خود اس کا ذبح ہے۔

[٤٧٣٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيُّ الْإِمَامُ مِنْ أَصْلِهِ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ هُوَ الْحَدَّادُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنین کی ماں کا ذبح کرنا خود جنین کا ذبح کرنا ہے۔

---

❶ سنن الدارمي: ٢٨٢٨ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ١٨٠٨ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ١١٤

❷ مسند أحمد: ١١٢٦٠، ١١٣٤٣، ١١٤٩٥ ـ صحيح ابن حبان: ٥٨٨٩

[٤٧٣٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ الصَّلْتِ، نا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَلْمٍ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ: ((ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ)). ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرفوع روایت کیا، (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: جنین کی ماں کا ذبح کرنا ہی اس کا ذبح ہے۔

[٤٧٣٩]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نَزَّارٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْجَنِينِ: ((ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے متعلق فرمایا: اس کی ماں کا ذبح کرنا خود اس کا ذبح کرنا ہے۔

[٤٧٤٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُنَبِّهٍ، نا مُحْرِزُ بْنُ هِشَامٍ، نا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ الْكِنْدِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں کا ذبح کرنا خود جنین کا ذبح کرنا ہے۔

[٤٧٤١]...... وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں کا ذبح کرنا خود جنین کا ذبح کرنا ہے۔

[٤٧٤٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، أنا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الضَّحَايَا إِلَى آخِرِ الشَّهْرِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْتَأْنِيَ ذَالِكَ)). ❸

سیدنا ابوسلمہ اور سلمان بن یسار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تاخیر کرنا چاہے تو مہینے کے آخر تک قربانی کر سکتا ہے۔

[٤٧٤٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ

سعید بن میّب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

❶ نصب الراية للزيلعي: ٤/ ١٩٠

❷ المستدرك للحاكم: ٤/ ١١٤

❸ المراسيل لأبي داود: ٣٧٧

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَرْوَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي مَسَاجِدِنَا. ❶

جس شخص کو مالی طور پر گنجائش میسر ہو اور اس کے باوجود وہ قربانی نہ کرے، تو وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔

[٤٧٤٤]...... قَالَ عِيسَى: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْآخَرُ عَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِهِ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے دو مینڈھے قربان کیے، ایک اپنی اور اہل خانہ کی طرف سے اور دوسرا اپنی اُمت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہ کر سکے۔

[٤٧٤٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَحْيَى بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِرْهَمٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ)). ❸

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ذوالحجہ کا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بال اور ناخن نہ تراشے۔

[٤٧٤٦]...... حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو كَامِلٍ، نا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ، نا عُتْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَحٰى ذَبْحُ الْأَضَاحِيِّ كُلَّ ذَبْحٍ كَانَ قَبْلَهُ)). وَذَكَرَ صَوْمَ رَمَضَانَ وَالزَّكَاةَ وَالْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بِمِثْلِ ذَالِكَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی ذبح کرنے کے عمل نے پہلے کی تمام قربانیوں کو ختم کر دیا ہے۔ راوی نے اسی طرح رمضان کے روزوں، زکاۃ اور جنابت کے غسل کا ذکر کیا۔

[٤٧٤٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْخَلَّالُ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ، نا عُبَيْدٌ الْمُكْتِبُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی نے ذبح کی تمام انواع منسوخ کر دی ہیں، رمضان کے روزوں نے تمام روزے، غسل جنابت نے تمام غسل اور زکاۃ

❶ سنن ابن ماجه: ٣١٢٣ـ مسند أحمد: ٨٢٧٣ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٨٩

❷ مسند أحمد: ٢٥٠٤٦ـ سنن ابن ماجه: ٣١٢٢ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٩/ ٢٧٣ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٢٧

❸ صحيح مسلم: ١٩٧٧ـ جامع الترمذي: ١٥٢٣ـ مسند أحمد: ٢٦٤٧٤ـ صحيح ابن حبان: ٥٨٩٧، ٥٩١٧

مَسْرُوقٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَسَخَ الْأَضْحَى كُلَّ ذَبْحٍ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ، وَالزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ)). خَالَفَهُ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ هُوَ ابْنُ شَرِيكٍ وَكِلَاهُمَا ضَعِيفَانِ، وَالْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ مَتْرُوكٌ.

نے تمام صدقات منسوخ کر دیے ہیں۔
میّب بن واضح نے میّب سے روایت کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی، اس سے مراد ابن شریک ہے اور وہ دونوں ضعیف راوی ہیں، اور میّب بن شریک متروک ہے۔

[٤٧٤٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ تَمَامِ بْنِ صَالِحٍ النَّهْرَانِيُّ بِحِمْصَ، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ يَقْظَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَسَخَتِ الزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ فِي الْقُرْآنِ، وَنَسَخَ صَوْمُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ، وَنَسَخَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ، وَنَسَخَتِ الْأَضَاحِيُّ كُلَّ ذَبْحٍ)). عُقْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ مَتْرُوكٌ أَيْضًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکاۃ نے قرآن میں موجود تمام صدقات کی فرضیت کو منسوخ کر دیا ہے، رمضان کے روزوں نے تمام روزوں کی فرضیت کو، غسل جنابت نے تمام انواع کے غسل کی فرضیت کو اور قربانی کے عمل نے ذبح کی تمام انواع کو منسوخ کر دیا ہے۔
عقبہ بن یقظان بھی متروک راوی ہے۔

[٤٧٤٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ عَيَّاشَ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَإِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةَ أَبِي أَوْ شَاةَ أَبِي وَأَهْلِي وَمَنِيحَتَهُمْ أَذْبَحُهَا؟ قَالَ: ((لَا وَلَكِنْ قَلِّمْ أَظْفَارَكَ وَقُصَّ شَارِبَكَ وَاحْلِقْ عَانَتَكَ فَذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللهِ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: مجھے قربانی کے روز کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے یہ دن عید قرار دیا ہے۔ اس نے کہا: اگر میں اپنے باپ کی دودھ دینے والی بکری کے سوا کچھ نہ پاؤں تو کیا اسے ذبح کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تاہم تو اپنے ناخن اور مونچھیں تراش لے اور زیر ناف بال صاف کر لے، تو اللہ کے ہاں یہ عمل تیری قربانی کا درجہ حاصل کر لے گا۔

[٤٧٥٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ مسند أحمد: ٦٥٧٥ ـ صحيح ابن حبان: ٥٩١٤

نـا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ ، نا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَرَّانِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ بِالنَّحْرِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ)). ❶

فرمایا: مجھے قربانی کا حکم دیا گیا ہے، لیکن یہ واجب نہیں۔

[٤٧٥١]..... نـا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَسْكَرِيُّ ، نا الْحُنَيْنِيُّ ، نا أَبُو غَسَّانَ ، نا قَيْسٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ ، وَأُمِرْتُ بِصَلَاةِ الْأَضْحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِهَا)). قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْحُنَيْنِيُّ نا أَبُو نُعَيْمٍ نا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ: كُتِبَ عَلَيَّ الْأَضْحٰى.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر قربانی کو فرض کیا گیا ہے لیکن تم پر اسے فرض نہیں کیا گیا، مجھے نمازِ چاشت کا حکم ہے لیکن تمہیں اس کا پابند نہیں کیا گیا۔

ہمیں حنینی نے بیان کیا، (انہوں نے کہا) ہمیں ابونعیم نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں حسن بن صالح نے بیان کیا اور انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل بیان کیا (اس میں یہ الفاظ ہیں) کہ مجھ پر نمازِ چاشت کو فرض کیا گیا ہے۔

[٤٧٥٢]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ نَحِيرَةٍ فِي يَوْمِ عِيدٍ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عید کے روز جانور قربان کرنے میں صرف کی گئی رقم سے بہتر کوئی رقم نہیں۔

[٤٧٥٣]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، نا أَبِي ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْإِبِلِ الْجَلَّالَةِ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا ، وَلَا يُشْرَبَ لَبَنُهَا ، وَلَا يُحْمَلَ عَلَيْهَا إِلَّا الْأُدُمَ ، وَلَا يُذَكِّيَهَا النَّاسُ حَتّٰى تُعْلَفَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً . ❸

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاست خور اونٹنی کا گوشت کھانے، اس کا دودھ پینے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے، البتہ اس کا چمڑا استعمال ہوسکتا ہے۔ لوگ اسے ذبح کرنے سے پہلے چالیس دن تک باندھ کر رکھتے تھے (تاکہ وہ کھلی رہ کر نجاست نہ کھا سکے)۔

---

❶ سلف برقم: ١٣٦١

❷ المعجم الكبير للطبراني: ١٠٨٩٤ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ٢٦١

❸ سنن أبي داود: ٣٨١١ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٣٩ ـ سنن ابن ماجه: ٣١٨٩ ـ مسند أحمد: ٧٠٣٩ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٩

[٤٧٥٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ، نَا سَعِيدُ بْنُ سَلَّامٍ الْعَطَّارُ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ الْخُزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُدَيْلَ بْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيَّ عَلَى جَمَلٍ أَوْرَقَ يَصِيحُ فِي فِجَاجِ مِنًى: ((أَلَا إِنَّ الذَّكَاةَ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ، أَلَا وَلَا تَعْجَلُوا الْأَنْفُسَ أَنْ تَزْهَقَ، وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقاء خزاعی کو ایک خاکستری رنگ کے اُونٹ پر سوار کر کے بھیجا، وہ منیٰ کے راستوں پر آوازیں لگا رہے تھے: خبردار! حلق اور سینے (کے درمیان) میں ذبح کیا جائے، خبردار! جلد بازی نہ کرو، کہیں ازدھام نہ ہو جائے۔ منیٰ کے ایام کھانے پینے اور مباشرت کے ایام ہیں۔

[٤٧٥٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا رِفَاعَةُ بْنُ هُرَيْرٍ، نَا أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَدِينُ وَأُضَحِّي؟ قَالَ: ((نَعَمْ فَإِنَّهُ دَيْنٌ مَقْضِيٌّ)). هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ، وَهُرَيْرٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يُدْرِكْهَا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا میں قرض لے کر قربانی کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیونکہ ایسا قرض ادا کر دیا جاتا ہے۔
یہ اسناد ضعیف ہے اور ھریر سے مراد ابن عبدالرحمان بن رافع بن خدیج ہیں، اس کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہ تو سماع ثابت ہے اور نہ ہی اس نے ان کا زمانہ پایا۔

[٤٧٥٦]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، نَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((أَيَّامُ التَّشْرِيقِ كُلُّهَا ذَبْحٌ)). ❸

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایامِ تشریق ذبح کے دن ہیں۔

[٤٧٥٧]...... نَا جَعْفَرُ بْنُ نُصَيْرٍ، نَا ابْنُ رِشْدِينَ، نَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، نَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٧٥٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ، نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، نَا

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایامِ تشریق ذبح کے دن ہیں۔

❶ الطبقات لابن سعد: ٤/ ٢٩٤۔الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم: ٢٣٣٩۔معرفة الصحابة لأبی نعيم: ١٢١٦
❷ السنن الكبرىٰ للبيهقی: ٩/ ٢٦٢
❸ مسند أحمد: ١٦٧٥١ ، ١٦٧٥٢۔صحيح ابن حبان: ٣٨٥٤

أَبُـو مُـعَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، أَنَّ عَمْرَو بْنَ دِيـنَـارٍ حَـدَّثَـهُ، عَـنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ)).

[٤٧٥٩]...... حَـدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ، نا عَبْدُ الْـعَـزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الـرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحَّى بِكَبْشٍ أَقْرَنَ ثُـمَّ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا عَنِّي وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي)). ❶

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والا ایک مینڈھا قربان کیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ قربانی میری طرف سے اور میری اُمت کے ان افراد کی طرف سے ہے جو قربانی نہیں کر سکے۔

[٤٧٦٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْـنُ إِسْـحَـاقَ، نـا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، نا يَـعْـقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِـي عَـمْـرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْأَضْـحَـى بِـالْمُصَلَّى فَلَمَّا صَلَّى وَقَـضَـى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَأُتِيَ بِكَبْشِهِ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ، وَقَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي)). ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ میں موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور خطبہ مکمل کیا تو منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ پھر آپ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے ذبح کیا اور پڑھا: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي "اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ سب سے بڑا ہے، یہ میری طرف سے اور میری اُمت کے ان افراد کی طرف سے ہے جو قربانی نہیں کر سکے۔"

[٤٧٦١]...... حَـدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نـا أَبِـي، نا أَبُو سُحَيْمٍ الْمُبَارَكُ بْنُ سُحَيْمٍ، نا عَبْدُ الْـعَـزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ضَـحَّى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ وَالْآخَرُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے دو مینڈھے قربان کیے، ایک اپنی اُمت کی طرف سے اور دوسرا اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے۔

[٤٧٦٢]...... حَـدَّثَـنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ سنن أبي داود: ٢٧٩٦ـ سنن ابن ماجه: ٣١٢٨ـ جامع الترمذي: ١٤٩٦ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٢٠ـ مسند أحمد: ١١٠٥١ صحيح ابن حبان: ٥٩٠٢

❷ مسند أحمد: ١٤٨٣٧، ١٤٨٩٣، ١٤٨٩٥

❸ مسند أحمد: ١١٩٨٤، ١٣٩٩٥

بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانَ، نا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، نا ابْنُ عُلاثَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا)). ❶

فرمایا: تم میں سے جس شخص کو (مالی) گنجائش میسر ہو لیکن وہ قربانی نہ کرے، تو وہ ہماری عیدگاہ کے بالکل قریب نہ آئے۔

[٤٧٦٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي جِنَازَةٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، قَالَ: فَرَأَيْتُهُ يُوصِي الْحَافِرَ، قَالَ: ((أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ))، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَلَقَّاهُ دَاعِي امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: إِنَّ فُلانَةَ تَدْعُوكَ وَأَصْحَابَكَ، قَالَ: فَأَتَاهَا فَلَمَّا جَلَسَ الْقَوْمُ أُتِيَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَوَضَعَ الْقَوْمُ فَبَيْنَا هُوَ يَأْكُلُ إِذْ كَفَّ يَدَهُ، قَالَ: وَقَدْ كُنَّا جَلَسْنَا بِمَجَالِسِ الْغِلْمَانِ مِنْ آبَائِهِمْ، قَالَ: فَنَظَرَ آبَاؤُنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَلُوكُ أَكَلْتُهُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ يَدَ ابْنِهِ حَتَّى يَرْمِيَ الْعِرْقَ مِنْ يَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا)). قَالَ: فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ أَطْلُبُ شَاةً فَلَمْ أُصِبْ، فَبَلَغَنِي أَنَّ جَارًا لِي اشْتَرَى شَاةً فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ فَنَهَى، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ فَبَعَثَتْ بِهَا امْرَأَتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَطْعِمُوهَا الْأُسَارَى)). ❷

ایک انصاری بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے، جب ہم قبر پر پہنچے تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ قبر کھودنے والے کو کہہ رہے تھے: سر کی طرف سے کشادہ کرو، پاؤں کی طرف سے کشادہ کرو۔ جب آپ واپس ہوئے تو ایک قریشی عورت کا قاصد آپ سے ملا، اس نے کہا: فلاں عورت آپ کو اور آپ کے اصحاب کو بلا رہی ہے۔ تو آپ ﷺ اس عورت کے پاس تشریف لائے، جب لوگ بیٹھ گئے تو کھانا پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا تو لوگوں نے بھی ہاتھ بڑھائے، اسی دوران جب آپ کھا رہے تھے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم بڑوں میں بچوں کی طرح بیٹھا کرتے تھے۔ ہمارے بڑوں نے رسول اللہ ﷺ کو انگلیوں سے کھاتے دیکھا تو ہر آدمی اپنے بیٹے کے ہاتھ پر مارنے لگا، یہاں کہ اس کے ہاتھ سے چیچ چھوٹ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بکری کا گوشت اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کیا گیا ہے۔ اس عورت نے جواب بھیجا: اے اللہ کے رسول! میں نے بقیع سے بکری لانے کے لیے آدمی کو بھیجا تھا لیکن بکری نہیں ملی، تو مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے پڑوسی نے بکری خریدی ہے، میں نے اس سے پوچھا مگر اس نے انکار کیا۔ ہمارے اختیار میں نہ تھا تو اس کی بیوی نے بکری بھیج دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے قیدیوں کو کھلا دو۔

[٤٧٦٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ

ایک مزنی بیان کرتے ہیں کہ ایک قریشی مسلمان خاتون نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کر کے آپ ﷺ کو اور آپ

❶ سنن ابن ماجه: ٣١٢٣۔مسند أحمد: ٨٢٧٣۔المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٨٩

❷ سنن أبي داود: ٣٣٣٢۔مسند أحمد: ٢٢٥٠٩

الْجُنَيْدِ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، قَالَ: صَنَعَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قُرَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فَدَعَتْهُ وَأَصْحَابَهُ، قَالَ: فَذَهَبَ بِي أَبِي مَعَهُ، قَالَ: فَجَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْ آبَائِنَا مَجَالِسَ الْأَبْنَاءِ مِنْ آبَائِهِمْ، قَالَ: فَلَمْ يَأْكُلُوا حَتَّى رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَكَلَ فَلَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُقْمَتَهُ رَمَى بِهَا، ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي لَأَجِدُ طَعْمَ لَحْمِ شَاةٍ ذُبِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبَتِهَا))، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخِي وَأَنَا مِنْ أَعَزِّ النَّاسِ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ خَيْرًا مِنْهَا لَمْ يُغَيِّرْ عَلَيَّ، وَعَلَيَّ أَنْ أُرْضِيَهُ بِأَفْضَلَ مِنْهَا، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا وَأَمَرَ بِالطَّعَامِ لِلْأُسَارَى.

کے اصحاب کو دعوت دی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ ہم اپنے بڑوں کے سامنے اسی طرح بیٹھے جس طرح بچے اپنے بڑوں کے سامنے بیٹھتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس وقت تک کھانا شروع نہ کیا جب تک کہ رسول اللہ ﷺ کو کھاتے نہ دیکھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک لقمہ لیا تو فوراً رکھ دیا اور فرمایا: میں ایسی بکری کے گوشت کا ذائقہ محسوس کر رہا ہوں کہ جسے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کیا گیا ہے۔ تو اس عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ میرا بھائی ہے اور سب سے زیادہ میری عزت کرتا ہے، اس سے بھی بہتر مال ہوتو وہ مجھے (اسے استعمال کرنے پر) کچھ نہیں کہتا، تاہم میں اسے اس سے بہتر لوٹا کر راضی کرلوں گی تو آپ ﷺ نے اس کا گوشت کھانے سے انکار کر دیا اور قیدیوں کو کھلانے کا حکم دے دیا۔

[٤٧٦٥] ...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، نا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي وَأَنَا غُلَامٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: قَالَتْ: فَبَعَثْتُ إِلَى أَخِي عَامِرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَدِ اشْتَرَى شَاةً مِنَ الْبَقِيعِ فَلَمْ يَكُنْ أَخِي ثَمَّ فَدَفَعَ أَهْلُهُ الشَّاةَ إِلَيَّ.

ایک انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں بچہ تھا، اور میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلا۔ راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی، اس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے اپنے بھائی عامر بن ابی وقاص کو پیغام بھیجا، اس نے بقیع سے بکری خریدی تھی، لیکن میرا بھائی (گھر میں) موجود نہیں تھا، پھر اس کی بیوی نے وہ بکری مجھے بھیج دی۔

[٤٧٦٦] ...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، نا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي حَنِيفَةَ: مِنْ أَيْنَ أَخَذْتَ هَذَا؟ الرَّجُلُ يَعْمَلُ فِي مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ إِنَّهُ يَتَصَدَّقُ بِالرِّبْحِ، قَالَ: أَخَذْتُهُ مِنْ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ.

عبدالواحد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ نے یہ بات کہاں سے لی ہے کہ آدمی کسی کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں کام کرتا ہے تو نفع صدقہ کر دیا جائے؟ انہوں نے کہا: میں نے یہ بات حدیث عاصم بن کلیب کی حدیث سے اخذ کی ہے۔

[٤٧٦٧] ...... نا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ، نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز کچھ چیزوں کو حرام کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ آدمی اپنی مسند پر ٹیک لگائے

كَرِبَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُوشِكُ الرَّجُلُ يَتَّكِئُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِي فَيَقُولُ: بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا كَانَ فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ)). ❶

میری حدیث بیان کرے اور کہے: میرے اور تمہارے مابین کتاب اللہ ہے، جو ہم نے اس میں حلال پائی ہے وہ حلال ہے اور جو ہم نے اس میں حرام پائی ہے وہ حرام ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح (حرام امور کو) حرام ٹھہرایا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے۔

[٤٧٦٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، نا بَقِيَّةُ، نا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِنِّي قَدْ أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهُ، يُوشِكُ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْكِتَابُ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ أَحْلَلْنَاهُ، وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ، لَا يَحِلُّ أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَلَا الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ، وَلَا اللُّقَطَةِ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يُسْتَغْنِيَ عَنْهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْصِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ)). ❷

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن اور اس جیسی اور چیز (سنت) دی گئی ہے، ہو سکتا ہے کوئی شکم سیر اپنی مسند پر بیٹھا کہے کہ ہمارے اور تمہارے مابین کتاب اللہ ہے، جو چیز اس میں حلال (قرار دی گئی) ہے اسے ہم حلال سمجھیں گے اور جو چیز اس میں (حرام قرار دی گئی) ہے اسے ہم حرام مانیں گے۔ حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے، ہر کچلی والا درندہ کھانا حلال نہیں ہے، گھریلو گدھا حلال نہیں ہے، کسی ذمی کے مال سے گری پڑی چیز اٹھانا حلال نہیں ہے، سوائے اس صورت کے کہ اس سے مستغنی کر دیا جائے، اور جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان ہو لیکن وہ اس کی میزبانی نہ کریں، تو وہ میزبانی کے بہ قدر ان سے زبردستی لے سکتا ہے۔

[٤٧٦٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، نا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحُمُرِ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ، أَوْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. ❸

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے اور ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجوں والے پرندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا۔

[٤٧٧٠]...... نا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ، نا

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ مسند أحمد: ١٧١٩٤

❷ مسند أحمد: ١٧١٧٤۔ صحيح ابن حبان: ١٢

❸ مسند أحمد: ١٦٨١٦، ١٦٨١٧، ١٦٨١٨

يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. ❶

نے گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے اور ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا۔

[٤٧٧١]..... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ هَارُونَ، يَقُولُ: لَا يُعْرَفُ صَالِحُ بْنُ يَحْيَى وَلَا أَبُوهُ إِلَّا بِجَدِّهِ، وَهٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ، وَزَعَمَ الْوَاقِدِيُّ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَسْلَمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ.

ابوسہل بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن ہارون کو فرماتے سنا: صالح بن یحییٰ اور اس کے والد کو صرف ان کے دادا کی وجہ سے ہی پہچانا جاتا ہے، اور یہ حدیث ضعیف ہے۔ واقدی کا خیال ہے کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فتح خیبر کے بعد اسلام قبول کیا۔

[٤٧٧٢]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْمِقْدَامَ، يَقُولُ: أَقَمْتُ أَنَا وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً لَمْ نَذُقْ طَعَامًا وَقَدْ رَبَطُوا بُرْذُونَةً لِيَذْبَحُوهَا، فَأَتَيْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَأَعْلَمْتُهُ الَّذِي كَانَ مِنَّا فِي أَمْرِ الْبِرْذُونَةِ، فَقَالَ: لَوْ ذَبَحُوهَا لَسُؤْتُكَ، ثُمَّ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ أَمْوَالَ الْمُعَاهِدِينَ، وَحُمُرَ الْإِنْسِ وَخَيْلَهَا وَبِغَالَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِمُدَّيْنِ أَوْ مُدٍّ مِنْ طَعَامٍ - الشَّكُّ مِنْ يَحْيَى - وَقَالَ: إِذَا أَتَتْنَا سَرِيَّةٌ فَاطَّلَعْنَا، لَمْ يَذْكُرْ أَبَاهُ.

مقدام بیان کرتے ہیں کہ میں اور دس سے زائد افراد نے دو تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا، ایک بوجھ بردار گھوڑا تھا جسے ذبح کرنے لگے تھے کہ میں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے گھوڑے کا تذکرہ کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: اگر ذبح بھی کرلو تو حرام ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز ذمیوں کے اموال، گھریلو گدھے، گھوڑے اور خچر حرام قرار دے دیے تھے۔ پھر انہوں نے دو مُد طعام (ہمیں) دینے کا حکم دیا، اور فرمایا: جب ہم آئے تو ہمارے پاس آنا۔

[٤٧٧٣]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، نا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْإِنْسِيِّ وَعَنْ خَيْلِهَا وَبِغَالِهَا. لَمْ يَذْكُرْ فِي إِسْنَادِهِ صَالِحًا وَهٰذَا إِسْنَادٌ مُضْطَرِبٌ.

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھے، گھوڑے اور خچر کھانے سے منع فرمایا۔
انہوں نے اس کی اسناد میں صالح کا ذکر نہیں کیا اور یہ اسناد مضطرب ہے۔ واقدی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے فتح خیبر کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

---

❶ سنن أبي داود: ٣٧٩٠ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٠٢ ـ سنن ابن ماجه: ٣١٩٨ ـ مسند أحمد: ١٦٨١٨ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٣٨٢٨

وَقَالَ الْوَاقِدِيُّ: لَا يَصِحُّ هٰذَا لِأَنَّ خَالِدًا أَسْلَمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ.

[٤٧٧٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَنَّهُ اشْتَكٰى، فَبَعَثَ لَهُ أَنْ يَسْتَنْقِعَ فِي أَلْبَانِ الْأُتُنِ وَمَرَقِهَا، فَكَرِهَ ذَالِكَ.

سیدنا زاہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے درخت کے نیچے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی (یعنی بیعت رضوان)، وہ بیمار ہوگئے تو انہیں گدھی کے دودھ اور شوربے کو بہ طورِ دوا استعمال کرنے کا کہا گیا لیکن انہوں نے اسے ناپسند کیا۔

[٤٧٧٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ، نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ، قُلْتُ: الْبِغَالُ، قَالَ: لَا. ❶

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ عطاء کہتے ہیں: میں نے پوچھا: خچر کا بھی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

[٤٧٧٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ أَبُو سَعِيدٍ، نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، نَا فُرَاتُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْكُلُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ، وَزَعَمَ أَنَّ عَطَاءً نَهٰى عَنِ الْبِغَالِ وَالْحُمُرِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ عہد رسالت میں گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ عطاء رحمہ اللہ خچروں اور گدھوں کے گوشت سے منع کرتے تھے۔

[٤٧٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، نَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَافَرْنَا يَعْنِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَكُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ، وَأَشْرَبُ أَلْبَانَهَا.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کیا تو ہم گھوڑوں کا گوشت کھاتے اور میں ان کا دودھ پیتا تھا۔

[٤٧٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نَا أَبُو كُرَيْبٍ، نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ، فَنَهَانَا رَسُولُ

ابوالزبیر سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیبر کے روز ہم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کھانے چاہے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خچروں اور گدھوں سے منع فرمایا لیکن گھوڑوں سے منع نہیں کیا۔

❶ صحيح البخاري: ٤٢١٩ـ صحيح مسلم: ١٩٤١

اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِیرِ وَلَمْ یَنْهَنَا عَنِ الْخَیْلِ. ❶

[٤٧٧٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَکَرِیَّا، نا أَبُو کُرَیْبٍ، نا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لُحُومَ الْخَیْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

[٤٧٨٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَکَرِیَّا، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ کَرْکَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ أَکْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِیَّةِ، وَأَذِنَ لَنَا فِی لَحْمِ الْفَرَسِ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا، البتہ گھوڑے کا گوشت کھانے میں ہمیں اجازت دی۔

[٤٧٨١]...... حَدَّثَنَا یُوسُفُ بْنُ یَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّی، نا شَبَابَةُ، نا الْمُغِیرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِیُّ ﷺ أَنْ نَأْکُلَ لُحُومَ الْخَیْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی اور ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

[٤٧٨٢]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ نُصَیْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سُلَیْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ الْمُحَارِبِیُّ، نا عُمَرُ بْنُ عُبَیْدٍ، عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهَی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ بِلُحُومِ الْخَیْلِ أَنْ یُؤْکَلَ. ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت (کھانے) سے منع فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

[٤٧٨٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرٍ النَّیْسَابُورِیُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَکَمِ، نا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ،

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

❶ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٣٥ـ مسند أحمد: ١٤٤٥٠، ١٤٨٤٠، ١٤٩٠٢ـ صحيح ابن حبان: ٥٢٦٩، ٥٢٧٠، ٥٢٧٢ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٠٦٣

❷ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٠٥٣، ٣٠٥٨

❸ جامع الترمذي: ١٧٩٣ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٠١

❹ صحيح البخاري: ٤٢٢٧ـ صحيح مسلم: ١٩٣٩

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: ذَبَحْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلْنَا مِنْهُ. ❶

[٤٧٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا مُؤَمَّلٌ، نا سُفْيَانُ، وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: كَانَ لَنَا فَرَسٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَرَادَتْ أَنْ تَمُوتَ فَذَبَحْنَاهَا فَأَكَلْنَاهَا.

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں ہمارے پاس ایک گھوڑا تھا، وہ مرنے کو تھا تو ہم نے اسے ذبح کر لیا اور اس کا گوشت کھایا۔

[٤٧٨٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، وَعَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَنْحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ.

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

[٤٧٨٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، نا أَبُو مَرْوَانَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ، نا أَبُو خُلَيْدٍ عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُقْرِئُ، نا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: ذَبَحْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور ہم نے اور آپ کے اہل خانہ نے اس کا گوشت کھایا۔

[٤٧٨٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ، نا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کا گوشت اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔

[٤٧٨٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، نا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک خرگوش ہدیہ کیا گیا اور میں سو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کا

❶ مسند أحمد: ٢٦٩١٩ـصحيح ابن حبان: ٥٢٧١ـشرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٠٦٥

❷ صحيح مسلم: ١٥٦٩ـسنن أبي داود: ٣٤٨٠ـسنن ابن ماجه: ٣٢٥٠ـجامع الترمذي: ١٢٨٠ـ مسند أحمد: ١٤١٦٦ـالمستدرك للحاكم: ٢/ ٣٤ـمصنف عبد الرزاق: ٨٧٤٩

الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ ، نا الشَّيْبَانِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْنَبٌ وَأَنَا نَائِمَةٌ ، فَخَبَأَ لِي مِنْهَا الْعَجُزَ ، فَلَمَّا قُمْتُ أَطْعَمَنِي. ❶

پچھلا حصہ میرے لیے رکھ لیا، جب میں بیدار ہوئی تو آپ نے مجھے کھلایا۔

[٤٧٨٩]...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللهِ ، نا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ ، نا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ وَالْوَدَكِ ، قَالَ: ((اطْرَحُوا مَا حَوْلَهَا إِنْ كَانَ جَامِدًا ، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَانْتَفِعُوا بِهِ وَلَا تَأْكُلُوا)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس چوہیا کے بارے میں سوال کیا گیا جو گھی اور چربی میں گر جائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر (گھی یا چربی) ٹھوس ہو تو اس (چوہیا) کے اردگرد کا حصہ نکال پھینکو اور اگر مائع ہو تو مت کھاؤ، اسے کسی اور استعمال میں لے آؤ۔

[٤٧٩٠]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ ، نا عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ وَالزَّيْتِ ، قَالَ: ((اسْتَصْبِحُوا بِهِ وَلَا تَأْكُلُوهُ)). وَنَحْوُ ذَالِكَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چوہیا کے گھی اور تیل میں گرنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چراغ روشن کرنے میں استعمال کرلو، کھاؤ نہیں۔

امام ثوری رحمہ اللہ نے ابوہارون کے واسطے سے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔

[٤٧٩١]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، نا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ ، وَأُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَا: نا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ أَوِ الزَّيْتِ ، فَقَالَ: ((اسْتَنْفِعُوا بِهِ وَلَا تَأْكُلُوهُ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس چوہیا کے متعلق، جو گھی اور تیل میں گر جائے، فرمایا کہ اس سے (کوئی اور) فائدہ اُٹھالو لیکن اسے کھاؤ نہیں۔

❶ صحيح البخاري: ٢٥٧٢

❷ صحيح البخاري: ٢٣٥ ـ سنن النسائي: ٧/ ١٧٨ ـ مسند أحمد: ٢٦٧٩٦

[٤٧٩٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ ، وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ)) . ❶

سیدنا ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، تو (وہاں کے) لوگ اُونٹوں کی کوہان کھانا پسند کرتے تھے اور (زندہ) بکریوں کی رانیں کاٹ لیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زندہ جانور کا جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔

[٤٧٩٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ)) . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زندہ جانور کا جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔

[٤٧٩٤]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، نا أَبُو حَنِيفَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ح وَنا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُّوذِيُّ ، يُعْرَفُ بِابْنِ الْهَرْشِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، نا أَبُو حَنِيفَةَ ، نا أَبُو فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: نَزَلْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ عَلَى دِهْقَانَ فَأَتَانَا بِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا ، فَدَعَا حُذَيْفَةُ بِشَرَابٍ فَأَتَاهُ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَخَذَ الْإِنَاءَ فَضَرَبَ بِهِ وَجْهَهُ فَسَاءَ بِالَّذِي صَنَعَ بِهِ ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ لِمَ صَنَعْتُ هٰذَا؟ قُلْنَا: لَا ، قَالَ: نَزَلْنَا بِهِ فِي الْعَامِ الْمَاضِي فَأَتَانِي بِشَرَابٍ فِيهِ فَأَخْبَرْتُهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا ((أَنْ نَأْكُلَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَشْرَبَ فِيهِمَا وَلَا نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ فَإِنَّهُمَا

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دہقان کے پاس گیا، وہ ہمارے پاس کھانا لایا تو ہم نے کھا لیا۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پانی طلب کیا، تو وہ چاندی کے برتن میں پانی لایا، تو آپ نے برتن پکڑا اور اس کے منہ پر دے مارا۔ اسے آپ کا یہ فعل بہت ناگوار گذرا، تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ ہم نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: گذشتہ سال ہم اس کے مہمان ہوئے تھے تو یہ اسی میں پانی لایا، میں نے اسے بتایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور باریک وموٹا ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے کیونکہ دنیا میں یہ چیزیں مشرکین کے لیے ہیں اور آخرت میں ہمارے لیے ہیں۔

❶ مسند أحمد: ٢١٩٠٣ـ جامع الترمذي: ١٤٨٠ـ سنن أبي داود: ٢٨٥٨ـ سنن الدارمي: ٢٠٢٤ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٣٩ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٥٧٢

❷ الموجم الأوسط للطبراني: ٧٩٢٨ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٢٤

لِلْمُشْرِكِينَ فِي الدُّنْيَا وَهُمَا لَنَا فِي الْآخِرَةِ)). ❶

[٤٧٩٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو خَيْدَرَةَ حَيْدُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: وَنا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَدْ دَخَلَ فِي حَدِيثِ صَاحِبِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِيهِمَا)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: سونے چاندی کے برتنوں میں مت پیو اور نہ ہی ان میں کھاؤ۔

[٤٧٩٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، نا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَخَذَهُ فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهِمَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ.

ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو ایک دہقان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، آپ نے اس برتن کو پکڑا اور اسی کو دے مارا، اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے اور باریک و موٹے ریشم کو پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

[٤٧٩٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يُقَالُ لَهُ: أَبُو ثَعْلَبَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَأَفْتِنِي فِي صَيْدِهَا، فَقَالَ: ((إِنْ كَانَتْ لَكَ كِلَابٌ مُكَلَّبَةٌ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ ذَكِيٌّ وَغَيْرَ ذَكِيٍّ))، قَالَ: وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: ((وَإِنْ أَكَلَ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ابوثعلبہ نامی ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس سدھائے ہوئے کتے ہیں، ان کے شکار کے متعلق آپ مجھے کیا ہدایت دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس سدھائے کتے ہیں تو جو شکار وہ تمہارے لیے کریں وہ کھالو، خواہ ذبح کرسکو یا نہ۔ اس نے پوچھا: اگر چہ وہ (کتا) اس میں سے کھالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خواہ وہ اس میں سے کھا

❶ سنن أبي داود: ٣٧٢٣ـ مسند أحمد: ٢٣٢٦٩ـ صحيح ابن حبان: ٥٣٣٩

مِنْهُ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفْتِنِي فِي قَوْسِي، قَالَ: ((كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ))، قَالَ: ذَكِيٌّ وَغَيْرَ ذَكِيٍّ؟ قَالَ: ((ذَكِيٌّ وَغَيْرَ ذَكِيٍّ)). قَالَ: وَإِنْ تَغِيبَ عَنِّي؟ قَالَ: ((وَإِنْ تَغِيبَ عَنْكَ مَا لَمْ تَضِلَّ أَوْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرًا غَيْرَ أَثَرِ سَهْمِكَ)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفْتِنِي فِي آنِيَةِ الْمَجُوسِ إِذَا اضْطُرِرْنَا إِلَيْهَا، قَالَ: ((اغْسِلْهَا ثُمَّ كُلْ فِيهَا)). ❶

لے۔اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! مجھے قوس سے شکار کے متعلق بتائیے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو تمہارے تیر کا شکار ہو، اسے کھالو۔اس نے پوچھا: خواہ ذبح ہو یا نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) ذبح ہو یا نہ ہو۔اس نے پوچھا: اگر وہ (شکار) نظروں سے اوجھل ہو جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اوجھل ہو جائے لیکن گم نہ ہوا اور تمہارے تیر کے علاوہ کوئی اور نشان بھی اس پر نہ ہو (تو تم کھا سکتے ہو)۔اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! حالتِ اضطرار میں مجوس کے برتنوں (میں کھانے کے) کے متعلق بتلایئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں دھو لو اور پھر ان میں کھالو۔

[٤٧٩٨]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ هَارُونَ الْعَسْكَرِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْمَاطِيُّ، قَالُوا: أنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: أَرْمِي بِسَهْمِي فَأُصِيبُ فَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، فَقَالَ: ((إِذَا قَدَرْتَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِيهِ أَثَرٌ وَلَا خَدْشٌ إِلَّا رَمْيَتُكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَجَدْتَ فِيهِ أَثَرَ غَيْرِ رَمْيَتِكَ فَلَا تَأْكُلْهُ))، أَوْ قَالَ: ((لَا تَطْعَمْهُ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَنْتَ فَعَلْتَهُ أَوْ غَيْرُكَ وَإِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَأَخَذَ فَأَدْرَكْتَهُ فَذَكِّهِ وَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ أَخَذَ وَلَمْ يَأْكُلْ شَيْئًا مِنْهُ فَكُلْهُ، وَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا))، أَوْ قَالَ: ((لَا تَأْكُلْهُ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ))، قَالَ عَدِيٌّ: فَإِنِّي أُرْسِلُ كِلَابِي وَأَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ فَتَخْتَلِطُ بِكِلَابِ غَيْرِي فَيَأْخُذْنَ الصَّيْدَ فَيَقْتُلْنَهُ، قَالَ: ((لَا تَأْكُلْهُ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَكِلَابُكَ قَتَلَتْهُ أَوْ كِلَابُ غَيْرِكَ)). ❷

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: میں ایک تیر پھینکتا ہوں اور وہ شکار کو جا لگتا ہے، لیکن لیکن وہ شکار (گم ہو جاتا ہے اور) مجھے ایک یا دو دن بعد ہی مل پاتا ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس میں اپنے تیر کے زخم اور نشان کے سوا کوئی نشان نہ دیکھو تو کھالو، لیکن اگر کوئی اور نشان بھی دیکھو تو مت کھاؤ۔یا فرمایا کہ اسے مت کھاؤ، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس کا تم نے شکار کیا ہے یا کسی اور نے۔اور جب تم اپنا کتا چھوڑو اور وہ شکار کو پکڑ لائے، تو اسے ذبح کر لو، اگر تم دیکھو کہ اس نے شکار پکڑا ہے اور اس سے کھایا نہیں تو کھالو لیکن اگر اس نے اسے مار دیا اور خود بھی اس میں سے کھا لیا تو پھر تم مت کھاؤ۔یا فرمایا کہ اسے مت کھاؤ، کیونکہ اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بسم اللہ پڑھ کر کتے چھوڑوں، پھر دوسرے کتے بھی شکار میں شامل ہو جائیں اور شکار کو قتل کر دیں تو (اس کا کیا حکم ہے)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مت کھاؤ، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اسے تمہارے کتوں نے شکار کیا ہے یا دوسرے کتوں نے۔

---

❶ مسند أحمد: ٦٧٢٥ ـ سنن أبي داود: ٢٨٥٧

❷ مسند أحمد: ١٨٢٤٦، ١٨٢٤٩، ١٨٢٥٥

[٤٧٩٩] ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ، قَالَ: ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْهُ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَمَاتَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَمْ سَهْمُكَ)).

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو بسم اللہ پڑھ کر تیر چھوڑے اور شکار کو مردہ پائے تو کھا لے، اگر دیکھے کہ وہ پانی میں گر کر مرا ہے تو مت کھا، کیونکہ تجھے معلوم نہیں کہ اسے پانی نے مارا ہے یا تیرے تیر نے۔

[٤٨٠٠] ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، نا شَاذَانُ، نا شَرِيكٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نُهِيَ عَنْ ذَبِيحَةِ الْمَجُوسِيِّ، وَصَيْدِ كَلْبِهِ وَطَائِرِهِ. ❶

سلیمان الیشکری سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجوسی کے ذبیحے، اس کے کتے کے شکار اور اس کے شکون سے منع کیا گیا ہے۔

[٤٨٠١] ...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنِ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُخَالِطُ الْمُشْرِكِينَ وَلَيْسَ لَنَا قُدُورٌ وَلَا آنِيَةٌ غَيْرُ آنِيَتِهِمْ، قَالَ: فَقَالَ: ((اسْتَغْنُوا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورُهَا ثُمَّ اطْبُخُوا فِيهَا)). ❷

سیدنا خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم مشرکین کے ساتھ گھل مل کر رہتے ہیں اور (بسا اوقات) ہمارے پاس ہنڈیاں اور برتن نہیں ہوتے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک ممکن ہو ان سے بچو، اگر کچھ نہ پاؤ تو انہیں پانی سے دھو لو، کیونکہ بلاشبہ پانی انہیں پاک کر دے گا، پھر ان میں کھانا پکالو۔

[٤٨٠٢] ...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ ثَلَاثًا فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ)). ❸

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو تیر چلائے اور وہ (شکار) تین دن تک تجھ سے غائب رہے، پھر وہ تجھے مل جائے تو اسے کھا لے، بشرطیکہ وہ بدبودار نہ ہوا ہو۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٣٢٠٩ ـ جامع الترمذي: ١٤٦٦

❷ مسند أحمد: ١٧٧٤٨، ١٧٧٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٥٨٧٩

❸ مسند أحمد: ١٧٧٤٤

[٤٨٠٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْعَسْكَرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْأَهْوَازِيُّ، نا أَبُو هِشَامٍ الْأَهْوَازِيُّ ح وَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بِمِصْرَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، نا الْحَسَنُ بْنُ الْحَارِثِ، وَيَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالُوا: نا أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَذْبَحُ وَيَنْسَى أَنْ يُسَمِّيَ اللَّهَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْمُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ)). مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيفٌ، وَقَالَ ابْنُ قَانِعٍ: ((اسْمُ اللَّهِ عَلَى فَمِ كُلِّ مُسْلِمٍ)). [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا بھول جائے تو (وہ کیا کرے)؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر اللہ کا نام ہے۔
مروان بن سالم ضعیف راوی ہے، اور ابن قانع نے یہ الفاظ بیان کیے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ہر مسلمان کے منہ پر اللہ کا نام ہوتا ہے۔

[٤٨٠٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، قَالُوا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: نا أَبُو جَابِرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِي الْمُسْلِمِ يَذْبَحُ وَيَنْسَى التَّسْمِيَةَ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ.

ابراہیم رحمہ اللہ نے اس مسلمان کے متعلق، جو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا بھول جائے، فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

[٤٨٠٥]...... قَالَ: وَنا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنِي عَيْنٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا، قَوْلُهُ: عَيْنٌ يَعْنِي بِهِ عِكْرِمَةَ.

عینؒ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔
''عین'' سے مراد عکرمہ ہیں۔

[٤٨٠٦]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ عَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِذَا ذَبَحَ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَأْكُلْ فَإِنَّ الْمُسْلِمَ فِيهِ اسْمًا مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ.

عینؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب مسلمان (جانور) ذبح کرے اور اللہ کا نام نہ لے، تو اسے چاہیے کہ وہ کھا لے، کیونکہ مسلمان (لفظ) میں بھی اللہ کے ناموں میں سے نام ہے۔

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ٢٤٠

[٤٨٠٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ ، نا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ ، نا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَكْلِ خُبْزِ الْمَجُوسِ ، إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَبَائِحِهِمْ .

عبداللہ بن خلیل سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجوسی کی روٹی کھانے میں کوئی حرج نہیں، البتہ ان کے ذبیحے سے منع کیا گیا ہے۔

[٤٨٠٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، نا مَعْقِلٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((الْمُسْلِمُ يَكْفِيهِ اسْمُهُ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ حِينَ يَذْبَحُ فَلْيُسَمِّ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ لِيَأْكُلْ)) . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو اس کا نام ہی کافی ہے، اگر ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اللہ کا نام لے، پھر کھالے۔

[٤٨٠٩]..... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَمُّوا عَلَيْهِ وَكُلُوا)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، ہم نہیں جانتے کہ وہ (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیتے ہیں یا نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھالیا کرو۔

[٤٨١٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ، نا هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْجَشَّاشُ ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ ، عَنْ عَمِّهِ ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ وَوَجَدَ عِنْدَهُمْ رَجُلًا مَجْنُونًا فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، فَبَرَأَ فَأُعْطِيَ مِائَةَ شَاةٍ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ ، قَالَ: ((هَلْ قُلْتَ إِلَّا هٰذَا؟)) ،

خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر آپ کے ہاں سے واپس آئے تو کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جن کے پاس ایک پاگل شخص تھا، تو انہوں نے اسے سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا، تو وہ صحت یاب ہوگیا۔ انہیں (اس کے عوض) ایک سو بکریاں دی گئیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ بھی تم نے کچھ پڑھا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بکریاں وصول کرلو، اللہ کی قسم! لوگ باطل دم سے یہ

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ۹/ ۲۳۹

❷ صحیح البخاری: ۲۰۵۷۔سنن أبی داود: ۲۸۲۹۔سنن النسائی: ۷/ ۲۳۷۔سنن ابن ماجه: ۳۱۷٤

قَالَ: لا، قَالَ: ((خُذْهَا فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ فَلَقَدْ أَكَلْتَهُ بِرُقْيَةِ حَقٍّ)). ❶

معاوضہ لیتے ہیں جبکہ تم نے حق دم سے لیا ہے۔

[٤٨١١]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ التَّمِيمِيُّ، أَنَّ عَمَّهُ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: ((كُلْهَا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ فَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ)).

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی ہے، اور اس میں (یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نام سے اسے کھا لو، لوگ تو باطل دم سے کھاتے ہیں، لیکن یقیناً تم نے تو حق دم سے کھایا ہے۔

[٤٨١٢]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ نَحْوَ ذَالِكَ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٨١٣]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَأَعْطُونَا جُعْلًا، فَقُلْتُ: حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: ((كُلْ))، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح ہے، اس میں (یہ الفاظ ہیں کہ) راوی نے کہا: انہوں نے ہمیں معاوضہ دیا۔ میں نے کہا: میں پہلے رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں گا۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھا سکتے ہو۔ پھر اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٤٨١٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِوَاسِطَ، نا جَعْفَرُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ حَمَّادٍ الْوَاسِطِيُّ، أنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ، عَنْ نَهْشَلٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ أَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ، وَمَكْحُولٌ الشَّامِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْمَكِّيُّ، وَطَاوُسٌ الْيَمَانِيُّ، فَاجْتَمَعُوا فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فِي الْقَدَرِ، فَقَالَ طَاوُسٌ وَكَانَ فِيهِمْ مَرْضِيًّا: أَنْصِتُوا حَتَّى أُخْبِرَكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ

ضحاک بن مزاحم روایت کرتے ہیں کہ وہ اور حسن بن ابی حسن، مکحول شامی، عمرو بن دینار مکی اور طاؤس یمانی، یہ سب لوگ مسجد خیف میں جمع تھے تو تقدیر کے معاملے میں بحث کرتے ہوئے اونچی آوازوں میں بولنے لگے اور بہت زیادہ شور وغل ہو گیا، تو (ان اصحاب میں) طاؤس رحمہ اللہ (کے پسندیدہ صاحب بھی تھے، چنانچہ انہوں) نے کہا: وش ہو جاؤ، تاکہ میں تمہیں وہ حدیث بتلاؤں جو میں نے سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سنی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر کچھ چیزیں فرض کی ہیں؛ تم انہیں ضائع مت کرو، اس نے تم پر حدود متعین کر دی ہیں؛ لہٰذا تم ان سے تجاوز مت کرو،

❶ سنن أبي داود: ٣٤٢٠ـ سنن النسائي: ١٥٣٤ـ مسند أحمد: ٢١٨٣٥ـ صحيح ابن حبان: ٦١١٠، ٦١١١

اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ لَكُمْ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَنَهَاكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَكَلَّفُوهَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكُمْ فَاقْبَلُوهَا)). نَقُولُ مَا قَالَ رَبُّنَا وَنَبِيُّنَا ﷺ: الْأُمُورُ بِيَدِ اللّٰهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مَصْدَرُهَا، وَإِلَيْهِ مَرْجِعُهَا، لَيْسَ إِلَى الْعِبَادِ فِيهَا تَفْوِيضٌ وَلَا مَشِيئَةٌ، فَقَامُوا وَهُمْ رَاضُونَ بِقَوْلِ طَاوُسٍ. ❶

اس نے تمہیں کچھ چیزوں سے منع فرمایا ہے؛ لہٰذا تم ان کا ارتکاب مت کرو، اس نے کچھ چیزوں کے متعلق ارادتاً سکوت فرمایا ہے؛ لہٰذا بہ تکلف ان میں بحث مت کرو، یہ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے، لہٰذا تم اسے قبول کرو۔ ہم وہی بات کرتے ہیں جو ہمارے رب اور ہمارے نبی ﷺ نے فرمائی ہے، تمام امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور ان کا صدور اور انجام وہیں سے ہے، بندوں کا اس میں نہ کوئی کردار ہے اور نہ مرضی۔ (یہ حدیث سن کر) سب لوگ اُٹھے اور وہ طاؤس کے قول پر رضامند تھے۔

❶ مسند البزار: ۱۲۳ـ المعجم الأوسط للطبرانی: ۸۹۳۳ـ المستدرك للحاكم: ۲/ ۳۷۵ـ السنن الكبرىٰ للبیهقی: ۱۰/ ۱۲

بَابُ السَّبَقِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَمَا رُوِيَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

گھوڑ دوڑ کا بیان اور اس بارے میں نبی ﷺ سے جو کچھ مروی ہے

[٤٨١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ، نا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑ دوڑ منعقد کی اور جو گھوڑا پانچویں برس میں لگ چکا تھا اس کی حد ذرا دور مقرر کی۔

[٤٨١٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، نا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ح وَنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعَنْبَرِيُّ، نا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَمَّرَ الْخَيْلَ وَسَابَقَ بَيْنَهَا. وَقَالَ الْمُعْتَمِرُ: كَانَ يُضَمِّرُ وَيُسَابِقُ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی تضمیر کی اور ان میں دوڑ کا مقابلہ کروایا۔ معتمر نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ آپ ﷺ تضمیر کیا کرتے اور گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کرایا کرتے تھے۔ (تضمیر کا مطلب ہے گھوڑے کو دوڑ کی تیاری کے لیے ایک عرصے تک کھڑا کر کے کھلانا اور میدان میں ہلکا پھلکا کر کے دوڑانا۔ کھلانے کی یہ مدت عربوں کے ہاں چالیس دن ہوتی تھی)۔

[٤٨١٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تضمیر شدہ گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیہ تک دوڑ لگوائی اور دیگر گھوڑوں کی ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑ لگوائی۔

❶ سنن أبي داود: ٢٥٧٧ـ مسند أحمد: ٦٤٦٦ـ صحيح ابن حبان: ٤٦٨٨

❷ مسند أحمد: ٥٥٨٨

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَا: نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ح وَنا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ مِنْهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. ❶

[٤٨١٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ح وَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، قَالَا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ضَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَيْلَ وَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی تضمیر کروائی، تضمیر شدہ گھوڑوں کی دوڑ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک اور دوسرے گھوڑوں کی ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑ کا انعقاد کیا۔

[٤٨١٩]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو عُبَيْدٍ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ سُفْيَانَ ح وَنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، وَأَبُو حُذَيْفَةَ قَالَا: نا سُفْيَانُ ح وَنا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ، نا أَبُو مَسْعُودٍ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا سُفْيَانُ ح وَنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک تضمیر شدہ گھوڑوں کی اور ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک غیر تضمیر شدہ گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ کروایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرا گھوڑا مجھے لے کر دیوار کود گیا۔ سفیان کہتے ہیں: ثنیۃ الوداع سے حفیاء تک کی مسافت پانچ یا چھ میل اور ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کی مسافت ایک میل ہے۔ یہ عبداللہ بن ولید العدنی کی امام ثوریؒ سے روایت کردہ حدیث کے الفاظ ہیں۔ ہارون بن اسحاق نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے کہ مسجد بنی زریق تک اور انہوں نے بیان کیا کہ یہ چھ میل بنتے ہیں۔ رمادی نے ابوحذیفہ سے روایت کیا۔ سفیان کہتے ہیں: حفیاء سے ثنیۃ

❶ صحيح البخاري: ٤٢٠ ـ صحيح مسلم: ١٨٧٠ ـ سنن أبي داود: ٢٥٧٥ ـ سنن ابن ماجه: ٢٨٧٧ ـ جامع الترمذي: ١٦٩٩ ـ سنن النسائي: ٦/ ٢٢٥ ـ مسند أحمد: ٤٤٨٧، ٤٥٩٤، ٥١٨١ ـ صحيح ابن حبان: ٤٦٨٦، ٤٦٨٧، ٤٦٩٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٩٠٠، ١٩٠١

عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَجْرَى النَّبِيُّ ﷺ الْمُضَمَّرَةَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَجْرَى مَا لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. قَالَ: فَوَثَبَ بِي الْجِدَارَ. قَالَ سُفْيَانُ: مَا بَيْنَ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى الْحَفْيَاءِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَمَا بَيْنَ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيِّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ. وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ: إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَذَكَرُوا أَنَّهَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ، وَقَالَ الرَّمَادِيُّ، عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: مَا بَيْنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ سِتَّةُ أَمْيَالٍ، وَمَا بَيْنَ مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مِيلٌ. وَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فِي حَدِيثِهِ: وَأَجْرَى مَا لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى.

الوداع تک کی مسافت چھ میل اور مسجد بنی زریق سے ثنیۃ الوداع تک کی مسافت ایک میل ہے۔ ابومسعود نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ آپ ﷺ نے غیر تضمیر شدہ گھوڑوں کی ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑ لگوائی۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے گھوڑے دوڑائے۔

[٤٨٢٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، نا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَبَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْخَيْلِ، فَأَرْسَلَ مَا ضُمِّرَ مِنْهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَرْسَلَ مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنْهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَكُنْتُ فَارِسًا يَوْمَئِذٍ فَسَبَقْتُ النَّاسَ وَطَفَّفَتْ بِي الْفَرَسُ مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ. تَفَرَّدَ بِهِ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑ دوڑ کا انعقاد کیا تو تضمیر شدہ گھوڑوں کو حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا اور غیر تضمید شدہ گھوڑوں کو ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دن میں بھی گھڑ سوار تھا اور میں لوگوں پر سبقت لے گیا، میرے گھوڑے نے مجھے لے کر مسجد بنی زریق کے چکر لگائے۔

اس روایت کو اکیلے اسماعیل بن عُلَیہ نے ایوب سے روایت کیا، انہوں نے ابن ابی نافع سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا۔

[٤٨٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، نا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، نا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَجَعَلَ غَايَةَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑ دوڑ منعقد کی تو تضمیر شدہ گھوڑوں کی مسافت فلاں جگہ سے ثنیۃ الوداع تک رکھی اور غیر تضمیر شدہ گھوڑوں کی مسافت ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک مقرر کی۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

الْمُضَمَّرَةِ مِنْ مَكَانِ كَذَا إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَجَعَلَ غَايَةَ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَفَتْ بِي الْمَسْجِدَ وَكَانَ قَصِيرًا.

فرماتے ہیں: میں سبقت لے گیا تو میرے گھوڑے نے مجھے لے کر مسجد کا چکر لگایا، مسجد چھوٹی تھی۔

[٤٨٢٢]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، نا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مَالِكٌ ح وَنا أَبُو رَوْقٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، نا مَالِكٌ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَزَّازُ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، نا بُنْدَارٌ، نا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، نا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا. أَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ إِلَّا أَنَّ بَشِيرَ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَبَّقَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تضمیر شدہ گھوڑوں کی دوڑ حفیاء سے کرائی اور ان کی مسافت ثنیۃ الوداع تک تھی اور غیر تضمیر شدہ گھوڑوں کی ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک دوڑ کروائی۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے دوڑ میں حصہ لیا۔

ان تمام روایات کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں، سوائے بشیر بن عمر (کی روایت) کے، انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ نے دو مقامات میں دوڑ کا مقابلہ کرایا۔

[٤٨٢٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ، نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَبَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْخَيْلِ وَكُنْتُ عَلَى فَرَسٍ مِنْهَا، فَقَالَ: ((لَا تَزَالُ تَبْضِعُهُ أَيْ لَا تَزَالُ تَضْرِبُهُ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑ دوڑ کروائی اور میں بھی ان میں سے ایک گھوڑے پر سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے مارتے رہے ہو۔

[٤٨٢٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا سَعِيدُ بْنُ

ابولبید لمازہ بن زبار بیان کرتے ہیں کہ حجاج کی طرف سے گھوڑے بھیجے گئے اور اس وقت بصرہ کا گورنر حکم بن ایوب تھا۔

زَيْدٍ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ، نا أَبُو لُبَيْدٍ لُمَازَةُ بْنُ زَبَّارٍ قَالَ: أُرْسِلَتِ الْخَيْلُ مِنَ الْحَجَّاجِ وَالْحَكَمُ بْنُ أَيُّوبَ عَلَى الْبَصْرَةِ فَأَتَيْنَا الرِّهَانَ، فَلَمَّا جَاءَتِ الْخَيْلُ قُلْنَا: لَوْ مِلْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَأَلْنَاهُ أَكَانُوا يُرَاهِنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: فَمِلْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ فِي قَصْرِهِ بِالزَّاوِيَةِ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا حَمْزَةَ أَكُنْتُمْ تُرَاهِنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أَوْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرَاهِنُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاهَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ: سَبْخَةٌ فَجَاءَتْ سَابِقَةً فَهَشَّ لِذَالِكَ وَأَعْجَبَهُ. ❶

ہم گروی والے کے پاس گئے، جب گھوڑے آئے تو ہم نے سوچا: اگر ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ملیں اور ان سے دریافت کریں کہ وہ عہد رسالت میں گروی رکھا کرتے تھے؟ چنانچہ ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ زاویہ مقام پر اپنے گھر میں تھے۔ ہم نے کہا: اے ابوحمزہ! کیا آپ عہد رسالت میں گروی رکھا کرتے تھے؟ یا کیا رسول اللہ ﷺ گروی رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے سبخہ نامی گھوڑے کو گروی کے عوض لیا تھا، وہ گھڑ دوڑ میں آگے نکل گیا تو آپ ﷺ کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔

[٤٨٢٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خُرَيْتٍ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ، فَذَكَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٤٨٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، وَأَبُو بَكْرٍ الْأَزْرَقُ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، قَالَا: نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْقُصْوَى لَا تُدْفَعُ فِي سِبَاقٍ إِلَّا سَبَقَتْ. قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا فَوَجَدَ النَّاسُ مِنْ ذَالِكَ أَنْ سُبِقَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَبَلَغَ ذَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَرْفَعُوا شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اُونٹنی قصوی دوڑ میں شامل کی جاتی تو ہمیشہ جیتتی۔ سعید بن میسّب کہتے ہیں: ایک آدمی آیا، اس نے اس اونٹنی کے ساتھ (اپنے اونٹ کی) دوڑ لگائی تو وہ اس سے آگے نکل گیا۔ لوگوں کو عجیب سا لگا کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ہار گئی ہے۔ جب اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً لوگ اس دنیا کی جس چیز کو بہت اُونچا کر دیتے ہیں، اسے اللہ عزوجل نیچا کر دکھاتا ہے۔

[٤٨٢٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، وَأَبُو

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی

❶ مسند أحمد: ١٢٦٢٧، ١٣٦٨٩۔سنن الدارمی: ٢٤٣٥۔السنن الکبرٰی للبیهقی: ١٠/ ٢١۔شرح مشکل الآثار للطحاوی: ١٨٩٩

❷ مسند البزار: ٣٦٩٤۔تاریخ بغداد للخطیب: ٩/ ٤٣٧

سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، قَالُوا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، نا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَتِ الْقُصْوَى نَاقَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لا تُدْفَعُ فِي سِبَاقٍ إِلَّا سَبَقَتْ.

قصویٰ دوڑ میں شامل کی جاتی تو ہمیشہ جیتتی۔

[٤٨٢٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْوَاثِقِ، نا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى الْبَرْمَكِيُّ، نا مَعْنٌ، نا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَتِ الْقُصْوَى لا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى بَكْرٍ فَسَابَقَهُ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَضَعَهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی قصویٰ دوڑ میں ہمیشہ جیتتی تھی، ایک دیہاتی اونٹ پر آیا اور اس نے قصویٰ کے ساتھ (اپنے اونٹ کی) دوڑ لگائی تو وہ آگے نکل گیا، مسلمانوں پر یہ بہت ناگوار گزرا۔ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! قصویٰ ہار گئی؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ اللہ کا حق ہے کہ زمین کی جو چیز بلند ہو جاتی ہے، وہ اسے نیچا کر دیتا ہے۔

[٤٨٢٩]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، وَأَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، قَالُوا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: إِنَّ الْعَضْبَاءَ نَاقَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ لا تُسْبَقُ كُلَّمَا دُفِعَتْ فِي سِبَاقٍ، فَدُفِعَتْ يَوْمًا فِي إِبِلٍ فَسُبِقَتْ فَكَانَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَآبَةٌ أَنْ سُبِقَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَفَعُوا شَيْئًا أَوْ أَرَادُوا رَفْعَ شَيْءٍ وَضَعَهُ اللّٰهُ)).

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی عضباء جب بھی دوڑ میں شریک ہوتی، جیت جاتی۔ ایک دن ایک اونٹ سے دوڑ ہوئی تو ہار گئی، مسلمانوں کے لیے یہ پریشان کن بات تھی کہ عضباء ہار گئی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ جب کسی چیز کو اونچا کر دیتے ہیں، یا (فرمایا کہ) لوگ جب کسی چیز کو اُونچا رکھنا چاہتے ہیں تو اللہ اسے نیچا کر دیتا ہے۔

[٤٨٣٠]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، نا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَابَقَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهُ، فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی اونٹنی) سے ایک دیہاتی نے (اپنے اونٹ کی) دوڑ لگائی، تو وہ جیت گیا۔ اصحابِ رسول پر یہ بات ناگوار گزری، لیکن جب آپ ﷺ کو بتلایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ دنیا کی جو چیز بلند ہوتی ہے، وہ اسے نیچا کر دیتا ہے۔

وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ ذَالِكَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَالِكَ، فَقَالَ: ((حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ)). ❶

[٤٨٣١]..... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْعَسْكَرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَحْمَدَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرَّاجُ ح وَنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الصَّفَّارُ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرَّاجُ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَاسِطِيِّ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَنِ اسْتَعْمَلَهُ فَلَيْسَ مِنَّا)). وَقَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: ((وَمَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا))، تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَلَمْ يَكْتُبْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ السَّرَّاجِ عَنْهُ. ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھڑ دوڑ میں گھوڑے کے ساتھ کوئی آدمی نہ دوڑایا جائے (تاکہ وہ گھوڑے کو ڈانٹتے اور مارتے ہوئے تیز بھگائے) اور گھوڑے کے ساتھ کوئی اضافی گھوڑا دوڑانا بھی جائز نہیں، اور نہ ہی اسلام میں وٹہ سٹہ کا تصور ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔ ابن مہران نے یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) جس شخص نے ڈاکہ ڈالا، وہ ہم میں سے نہیں۔

اس روایت کو اکیلے محمد بن ابان نے حماد بن سلمہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے صرف ابراہیم السراج کی ان سے روایت کردہ حدیث سے لکھا ہے۔

[٤٨٣٢]..... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الرَّاسِبِيُّ، نا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، نا كَثِيرٌ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)). قَالَ ابْنُ الْفُضَيْلِ: فَسَّرَ لَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: الْجَلَبُ يُجْلَبُ حَوْلَ الْفَرَسِ مِنْ خَلْفٍ فِي الْمَيْدَانِ لِيَحُوزَ السُّبْقَةَ، وَالْجَنَبُ: أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ بِهِ اعْتِرَاضُ جُنُوبٍ فَيَعْتَرِضُ لَهُ الرَّجُلُ بِقُرْبِهِ فَيَحُوزَ الْغَايَةَ.

کثیر مزنی اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھڑ دوڑ میں گھوڑے کے ساتھ کوئی آدمی نہ دوڑایا جائے اور گھوڑے کے ساتھ کوئی اضافی گھوڑا دوڑانا بھی جائز نہیں، اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے خرید فروخت نہ کرے۔

ابن فضل کہتے ہیں کہ ابن ابی اویس رحمہ اللہ نے ہمیں ان کی وضاحت یوں بیان کی کہ جَلَبْ سے مراد یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ کے میدان میں گھوڑے کے ایک طرف پیچھے کی جانب سے آدمی کو دوڑایا جائے جو چیخ رہا ہو، تاکہ وہ گھوڑے کو جتانے کے لیے تیز دوڑا سکے۔ اور جَنَبْ سے مراد یہ ہے کہ دوڑ والے گھوڑے کے

❶ صحيح البخاري: ٢٨٧١ ـ سنن النسائي: ٦/ ٢٢٧ ـ مسند أحمد: ١٢٠١٠ ـ صحيح ابن حبان: ٧٠٣ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٩٠٣

❷ سنن أبي داود: ٢٥٨١ ـ سنن النسائي: ٦/ ١١١ ـ جامع الترمذي: ١١٢٣ ـ مسند أحمد: ١٩٨٥٥ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٦٧

ساتھ ایک اضافی گھوڑا ہوتا ہے جو اس کے پہلوؤں میں (یعنی دائیں بائیں) دوڑ رہا ہوتا ہے، پھر جب وہ (منزل کے) قریب پہنچ جاتے ہیں تو آدمی چھلانگ لگا کر اس پر بیٹھ جاتا ہے اور دوڑ جیت جاتا ہے۔ جَلَبْ سے مراد یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ کے میدان میں گھوڑے کے ایک طرف پیچھے کی جانب سے آدمی کو دوڑایا جائے جو چیخ رہا ہو، تاکہ وہ گھوڑے کو جتانے کے لیے تیز دوڑا سکے۔ اور جَـنَـبْ سے مراد یہ ہے کہ دوڑ والے گھوڑے کے ساتھ ایک اضافی گھوڑا ہوتا ہے جو اس کے پہلوؤں میں (یعنی دائیں بائیں) دوڑ رہا ہوتا ہے، پھر جب وہ (منزل کے) قریب پہنچ جاتے ہیں تو آدمی چھلانگ لگا کر اس پر بیٹھ جاتا ہے اور دوڑ جیت جاتا ہے۔

[٤٨٣٣]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَكْرٍ، وَدَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَا: نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ، قَالَ: ((الْجَلَبُ فِي شَيْئَيْنِ يَكُونُ فِي سِبَاقِ الْخَيْلِ وَهُوَ أَنْ يَتْبَعَ الرَّجُلُ فَرَسَهُ فَيَرْكَبُ خَلْفَهُ وَيَزْجُرُهُ وَيَجْلِبُ عَلَيْهِ فَفِي ذَالِكَ مَعُونَةٌ لِلْفَرَسِ عَلَى الْجَرْيِ فَنُهِيَ عَنْ ذَالِكَ، وَالْوَجْهُ الْآخَرُ فِي الصَّدَقَةِ أَنْ يَقْدُمَ الْمُصَدِّقُ فَيَنْزِلُ مَوْضِعًا ثُمَّ يُرْسِلُ إِلَى الْمِيَاهِ فَيَجْلِبُ أَغْنَامَ تِلْكَ الْمِيَاهِ عَلَيْهِ فَيَصْدُقُهَا هُنَاكَ فَنُهِيَ عَنْ ذَالِكَ وَلٰكِنْ يَقْدُمُ عَلَيْهِمْ عَلٰى مِيَاهِهِمْ وَبِأَفْنِيَتِهِمْ فَيُصْدِقُهُمْ، وَأَمَّا الْجَنَبُ فَأَنْ يُجْنِبَ الرَّجُلُ فَرَسَهُ الَّذِي سَابَقَ عَلَيْهِ فَرَسًا عَرِيًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَإِذَا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْغَايَةِ رَكِبَ فَرَسَهُ الْعَرِيَّ فَسَبَقَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ أَقَلُّ إِعْيَاءً أَوْ كَلَالًا مِنَ الَّذِي عَلَيْهِ الرَّاكِبُ)).

ابوعبید بیان کرتے ہیں کہ ''جلب'' سے مراد یہ ہے کہ گھڑ دوڑ ہو اور ایک آدمی گھوڑے پر سوار ایک گھوڑے کو ڈرائے اور تیز بھگائے، یوں (جیتنے میں) اس شخص سے معاونت ہوتی ہے، چنانچہ اس سے منع کر دیا گیا۔ دوسری توجیہ زکاۃ کے باب میں ہے کہ عامل کسی جگہ بیٹھ رہے اور جانوروں کو اپنے پاس طلب کر کے ان کی زکاۃ وصول کرے، اس سے بھی منع کیا گیا ہے، بلکہ وہ ان کے پاس باڑوں میں جائے اور زکاۃ وصول کرے۔ اور ''جنب'' سے مراد یہ ہے کہ گھڑ دوڑ میں شریک شخص اپنے گھوڑے کے ہمراہ خالی گھوڑا رکھے، جب وہ منزل کے قریب ہو تو اس خالی (تازہ دم) گھوڑے پر سوار ہو کر جیت جائے، کیونکہ وہ اس گھوڑے کی بہ نسبت جو دوڑ میں ہوتا ہے، کم تھکا ہوا ہوتا ہے۔

[٤٨٣٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلام میں عتیرہ اور فرع کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور گھڑ دوڑ میں گھوڑے کے ساتھ کوئی آدمی نہ دوڑانا اور گھوڑے کے ساتھ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَتِيرَةَ وَلَا فَرَعَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ)). فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْعَتِيرَةُ: ذَبْحٌ كَانَ لِمُضَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. ❶

کوئی اضافی گھوڑا دوڑانا جائز نہیں۔
امام زہریؒ فرماتے ہیں: عتیرہ جاہلیت میں قبیلہ مضر کا ذبیحہ تھا۔

[٤٨٣٥]...... وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، نا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ فَإِنَّ ذَالِكَ هُوَ الْقِمَارُ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو (مقابلہ کرنے والے) گھوڑوں میں (اپنا) گھوڑا شامل کیا اور اسے اس کے جیت جانے کا یقین نہ ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا شامل کیا اور اسے یقین تھا کہ وہ جیت جائے گا، تو یہ جوا ہے۔

[٤٨٣٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ صُدْرَانَ السُّلَمِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ الْمُرَادِيُّ، نا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ أَوْ خِلَاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ - شَكَّ ابْنُ مَيْمُونٍ - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((يَا عَلِيُّ قَدْ جَعَلْتُ إِلَيْكَ هٰذِهِ السَّبْقَةَ بَيْنَ النَّاسِ)) فَخَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَعَا سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ، فَقَالَ: يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ إِلَيْكَ مَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عُنُقِي مِنْ هٰذِهِ السَّبْقَةِ فِي عُنُقِكَ فَإِذَا أَتَيْتَ الْمِيطَانَ - قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَالْمِيطَانُ مُرْسِلُهَا مِنَ الْغَايَةِ - فَصُفَّ الْخَيْلَ ثُمَّ نَادِ ثَلَاثًا هَلْ مِنْ مُصْلِحٍ لِلِّجَامِ أَوْ حَامِلٍ لِغُلَامٍ أَوْ طَارِحٍ لِجُلٍّ، فَإِذَا لَمْ يُجِبْكَ أَحَدٌ فَكَبِّرْ ثَلَاثًا ثُمَّ خَلِّهَا عِنْدَ الثَّالِثَةِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آپ سے فرمایا: اے علی! میں لوگوں کے درمیان دوڑ کی ذمہ داری تمہیں سونپتا ہوں۔ چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ باہر نکلے، سرقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے سراقہ! جو ذمہ داری مجھے نبی ﷺ نے سونپی ہے، میں وہ تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ جب تم نقطہ آغاز پر پہنچو اور گھوڑوں کی صف بندی ہو چکی ہو تو تین مرتبہ اعلان کرنا: کسی نے لگام صحیح کرنی ہے؟ کسی نے بچے کو اٹھانا ہے؟ کسی نے زین ڈالنی ہے؟ جب کوئی جواب نہ دے تو تین مرتبہ تکبیر کہنا اور تیسری پر راستہ چھوڑ دینا، اللہ اپنے بندوں میں سے جسے جتانا چاہے گا اسے سعادت بخش دے گا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نقطہ انتہا پر بیٹھ جایا کرتے، ایک لکیر کھینچتے اور دو آدمیوں کو اس لکیر کی دونوں جانب کھڑا کر دیتے، ان دونوں کے پاؤں کے انگوٹھے لکیر کے برابر ہوتے۔ گھڑ سواران کے درمیان سے گزرتے تو آپ فرماتے: جب دو گھڑ سواروں میں سے ایک کے کان کا

❶ مسند أحمد: ٧١٣٥، ٧٢٥٦، ٧٧٥١ـ صحيح ابن حبان: ٥٨٩٠

❷ سنن أبي داود: ٢٥٧٩ـ سنن ابن ماجه: ٢٨٧٦ـ مسند أحمد: ١٠٥٥٧ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١١٤ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٠

يُسْعِدُ اللّٰهُ بِسَبْقِهِ مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ ، فَكَانَ عَلِيٌّ يَقْعُدُ عِنْدَ مُنْتَهَى الْغَايَةِ وَيَخُطُّ خَطًّا يُقِيمُ رَجُلَيْنِ مُتَقَابِلَيْنِ عِنْدَ طَرَفِ الْخَطِّ طَرَفُهُ بَيْنَ إِبْهَامَيّ أَرْجُلِهِمَا ، وَتَمُرُّ الْخَيْلُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَيَقُولُ لَهُمَا: إِذَا خَرَجَ أَحَدُ الْفَرَسَيْنِ عَلَى صَاحِبِهِ بِطَرَفِ أُذُنَيْهِ أَوْ أُذُنٍ أَوْ عِذَارٍ فَاجْعَلُوا السَّبْقَةَ لَهُ ، فَإِنْ شَكَكْتُمَا فَاجْعَلَا سَبْقَهُمَا نِصْفَيْنِ فَإِذَا قَرَنْتُمْ ثِنْتَيْنِ فَاجْعَلُوا الْغَايَةَ مِنْ غَايَةِ أَصْغَرِ الثِّنْتَيْنِ ، وَلَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ .

کنارہ، یا کان، یا لگام دوسرے سے پہلے گزر جائے تو اس کی جیت قرار دو، لیکن اگر تمہیں شک ہو تو دونوں کو جیت میں شریک سمجھو اور ان کے مابین پہلے سے کم مسافت کی دوڑ کراؤ۔ گھڑ دوڑ میں ساتھ آدمی دوڑانا اور گھوڑے کے ساتھ اضافی گھوڑا دوڑانا جائز نہیں، اور اسلام میں وٹہ سٹہ کا کوئی تصور نہیں۔

تمّ بحمد الله الجزء الثالث من سنن الدارقطني

❋❋❋❋

علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ
علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

کامل سیٹ

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان ★ ۱۴۔ دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور ★ موہن روڈ
فون ۷۲۳۲۹۹۱ - ۷۳۵۳۲۵۵، فون ۷۲۳۴۳۱۲، فیکس ۹۲-۴۲-۷۲۳۴۱۸۵ چوک اردو بازار، کراچی فون ۷۷۲۲۴۰۱

ای میل E mail:islamiat@lcci.org.pk